

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232383

UNIVERSAL
LIBRARY

مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِالْإِسْلَامِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ الْإِسْلَامَ رُفِئَ حُجْرَتُهُ

لَمْ يَكُنْ مِنْ دَانَ سَعَادَتِ اقْتِرَانِ سَنَةِ ١٠٣٥ الْهَجْرِيَّةِ بِشَوَّابِ

خُرَيْجَةُ الْإِسْلَامِ
مَحَالِسُ الْإِسْلَامِ

حَسْبُ ارْتِجَافِ رَايَتِ بَنِي إِدْرِيسَ وَمَوْلَايَ مُحَمَّدٍ طَلَبِ الْإِسْلَامِ الْكَامِلِ صَاحِبِ

مَصْنُوعِ مِصْطَفَايَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا حَسَنٌ حَانَ كِي هُمَا مِثْلِي هُمَا



بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں سائنس نام اللہ بخش کر نبوی مہربان کی

الحمد لله الذي رفع قدر العلم بمقدار معرفته كتابه المحكم ثم هدى المحدثين بمصابيح
 سيرة نبيه اوس خدامه لكي يكتسبوا من عظماء في علم وفق
 معرفت كتاب نبی کی جو مضبوطی بہر جا بیت کیا محدثوں کو سائنس پر موقوف
 المصباح من شبه الظلم وجعل علم الكتب كالعلم لمن تقدم من اصحاب الامم واصلهم
 روشن کی یعنی حدیثوں کی تائید کے ساتھ ہی اور گردانا علم کتاب کو مانند نشان کی اور ان کی کرا کی گئی استون میں اور سائنس
 عليهم مساويع النعم يعرفونه بمصابيح السنة والعرفان المقدم واعزهم في الدارين
 او کو پوری نعمتیں اپنی معرفت کی سنت کی چراغوں اور عرفان پہنچ گئی ہوئی اور ان کو دین و دنیا میں عزت دی
 واكرم واحترم على العلمين في سابق القدم بالقران الاحكم فقال الذين يجتنبون
 اور اکرام کیا اور محترم بنی تمام عالم پر ازل میں قرآن استوار سی اور ارشاد کیا جو لوگ بچتے ہیں
 كبار الائمة والفوا حاشي الالهم فسيحان من يعلم الحكم فيمن اخرو قدّم احده حاشي
 بڑی گناہوں سے اور سچائی کی کاموں سے اور کچھ صبر و سہاوت ہی جو سکھائی گئیں پہلے اور بچوں کو میں اور کیا کرنا چاہیے
 شكرا اولاه من عظيم النعم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
 کچھ کرنا چاہیے اس کی رعایت میں اور کو بڑی نعمتیں اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کی وہ الہی ہی اور کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد
 عبده ومهسولة الاكرم المبعوث الى جميع الامم نسل الله ان يجتهد في كتاب العمل به اخذتم صلى
 اور اس کا بزرگ رسول ہی بھیجا ہوا تمام امتوں کی طرف ہم اسی بات کی کہ پوری ہمارے عمل کی کتاب اس گواہی پر ہم ختم کریں محمد
 الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم الذين هم اهل الفضل والحكم ما عيّد الله احدا واحرم هذا
 نازل کرے اللہ تعالیٰ اور اس کو اہل آل اور اس کی یادوں پر اور سلام کہ اہل فضل اور صاحب حکمت ہیں جب اللہ کی بندگی پر جو عزت دی اور جو عزت دی
 المكتوب بالقلم شرح بعض اصحاب الحديث المعظم وبعض الحسن المعظم من كتاب مصابيح
 کتاب کبھی ہوئی قدر کی شرح چند صحیح حدیثوں بزرگ کی اور چند حسن حدیثوں بزرگ کی کتاب مصلح
 الظلم دافع لهم والامر جمعت لبعض اخوان الاخرة مع ضم ما وجدته في الكتب المعتمدة
 الظلم سے دور کرنا ہوا ہم اور اللہ کی بیعتی اس کو واسطی بعضی جانوں اخوی کی اور اور مضمون معتبر کتابوں میں سے ہمارے جمع کیا
 من التفسير والحديث والفقه والكلام وتوصوف الخيرة واثبت ما فيه من الاعتقادات
 تفسیر اور حدیث و فقہ اور عقائد اور نیک لوگوں کی تصوف کی اور بیان کردوں گا ان میں صحیح اعتقادات
 الصحيحة واعمال الاخرة واحترمت ما فيه من استمداد القبول وغيرها من فعل الكفرة واهل
 اور عمل اس حشر کی اور برائی بیان کردوں گا اس میں قبول سے مدد گئی کی اور سوء او اسکی افعال کفار اور اہل بدعت کی

نقطہ صحرایی
 المدینہ منورہ
 صومریہ
 شاہد کائنات
 اللہ عزوجل
 دلائل کی
 بیان کائنات
 کو کر کے
 ہم کو
 اللہ تعالیٰ

فی بیان الفرق بین المؤمن والمسلم و بین المجاهد والمهاجر **المجلس الحادى عشر**
 بیان فرقی در میان مؤمن اور مسلم کی اور میان مجاہد اور مہاجر کی مجلس کیا ہوئے

فی بیان افضل الذکر و افضل الدعاء **المجلس الثانى عشر** فی بیان اسعد الناس شفاعته
 بیان افضل ذکر اور افضل دعا کی مجلس کیا ہوئے بیان بری سعادتمندوں کی قیامت کی دن

النبي صلى الله عليه وسلم يوم القيمة **المجلس الثالث عشر** فی بیان اخلاص التوحيد
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی مجلس تیسرے ہوئے بیان بین اہل کمال کو خاص توحید

سبب لمحوة النار **المجلس الرابع عشر** فی بیان ایمان المنجى صاحبه يوم القيمة **المجلس**
 سبب ہوتی کہ حرام ہوتی کہ جس کی مجلس چوتھے ہوئے بیان ایمان غایت دینی والی کی روز قیامت کی مجلس

المجلس الخامس عشر فی بیان ان کل مولود یولد علی فطرة الاسلام و فيه تفصیل **المجلس السادس عشر**
 بیان میں اہل ہر یک پیدا ہوتا ہی ایات واستعداد ایمان پر اور میں تفصیل کی مجلس سولہویں

فی تحقیق السعید و الشقی و بیان اقسام الکفر و غیرہ **المجلس السابع عشر** فی بیان عدم جواز
 بیچ تحقیق نیکوئی اور بدیہ کی اور بیان اقسام کفر و بدیہ کی مجلس سترہویں بیچ بیان نہ جائز ہوتی

الصلوة عند القبر و الاستعداد من اهلها و اتخاذ السروج و الشموع علیها **المجلس الثامن عشر**
 نماز کی پاس قبروں کی اور نہ جائز ہوتی مدافعتی کی مردوسی اور نہ جائز ہوتی چراغ اوشمع روشن کرنی قبروں پر مجلس اٹھارہویں

فی اقسام البدع و احکامها و غیرها من الامور المهمة **المجلس التاسع عشر** فی بیان بدیة
 بیچ قسموں بدعتوں کی اور احکام انکی اور سوال کی امور ضروری سی مجلس انیسویں بیچ بیان بدعت ہوتی

صلوة النوافل بالجماعة کالزناجب و غیرها **المجلس العشرون** فی بیان فضائل الجملة و رد بیان
 نماز نفل کی جماعت سی مانند صلوة زناجب وغیرہ کی مجلس بیسویں بیچ بیان فضیلت جماعت کی اور بیان

البدعة فيه **المجلس الحادى والعشرون** فی بیان فضائل الزکوة و غوائل ترکها **المجلس الحادى والعشرون**
 بدعت کی بیچ میں مجلس اکیسویں بیچ بیان فضائل زکوٰۃ کی اور بیان ترک انکی مجلس بائیسویں

فی بیان فضائل الصرم مطلقا **المجلس الثالث والعشرون** فی بیان فضيلة صوم شعبان **المجلس**
 بیچ بیان فضائل صرم روز یکم عید مجلس تیسویں بیچ بیان فضیلت روزی اشہان کی مجلس

المجلس الرابع والعشرون فی بیان فضيلة احياء ليلة البراءة علی وجه السنة و الاحراز عن البدعة للزکوة
 بیچ بیان فضیلت جاکتی ہر یک کی سب برات میں بطریق سنت کی اور ہمیز کر کی بدعت نہ ہوسکتی

المجلس الخامس والعشرون فی لزوم طلب زبدة هلال رمضان و کراهة صوم يوم الشك
 مجلس پچیسویں بیچ لازم ہوتی تلاش رویت جائزہ رمضان کی اور کراہت روزی یوم شک کی

المجلس السادس والعشرون فی بیان فضيلة رمضان و عزلة حقہ و تعظیم شأنہ **المجلس**
 مجلس چھتیسویں بیچ بیان فضیلت رمضان کی اور انکی حق کی رعایت میں اور تعظیم شان میں مجلس

السابع والعشرون فی بیان كيفية النية وما يفسد الصوم وما يفسد وما يلزم به الكفارة
 ستائیسویں بیچ بیان کیفیت نیت و نیتی اور بدیہ کی کہ وہ کی روزی کو اور جو نہیں توڑی تو کو اور جو مستلزم کی کفارہ کو

وما يلزم **المجلس الثامن والعشرون** فی بیان كيفية الذواجر و فضيلتها **المجلس التاسع والعشرون**
 اور جو مستلزم مجلس اٹھائیسویں بیچ بیان کیفیت ذواجر کی اور فضیلت ذواجر کی مجلس انتیسویں

بیان فرقی بین مؤمن و مسلم و بین مجاہد و مہاجر

صومہ غایب
 ربیعہ کی پہلی
 تاریخ کی کتب
 میں بعضی ہر یک
 میں جماعت کی
 وہ بدعت کی
 عہ خواہ
 نفل خواہ
 فرض ہو

بیچ بیان فضیلت جماعت کی اور بیان
 بیچ بیان فضیلت زکوٰۃ کی اور بیان ترک انکی
 بیچ بیان فضیلت رمضان کی اور انکی حق کی رعایت میں اور تعظیم شان میں
 بیچ بیان فضیلت ذواجر کی اور فضیلت ذواجر کی

فی بیان فضیلة تأخیر السجود وتجهیل الاطمار وغیره المجلس الثلثون فی بیان غائبة من
 بیان فضیلة تأخیر سجودک اور بعدک کرنی افطار کی اور غیر اوسکی مجلس بیستون بیچ بیان غمناہ اوسکی
 بصریہ اس رمضان میں اوس حال میں کہ واجب ہوا زمین کفارہ ملے مجلس کیسویں بیچ بیان ست ہولی
 غنہ کر کے یا کو رمضان میں اوس حال میں کہ واجب ہوا زمین کفارہ ملے مجلس کیسویں بیچ بیان ست ہولی
 لا اعتکاف وطلب لیلۃ القدر فیہ وفضیلۃ المجلس الثانی والثلثون فی بیان صدق
 اعتکاف کی اور طلب کرنی شب قدر کی اوس میں اور فضیلت اوسکی مجلس بیستون بیچ بیان صدق
 الفطر و احکام العیدین و بیان البدع فیہ المجلس الثالث والثلثون فی بیان فضیلة
 فطر کی اور احکام عیدین کی اور بیان بدعتوں کی عیدین میں مجلس تیسویں بیچ بیان فضیلت
 صوم شوال و عدم جواز التشاءم بہ المجلس الرابع والثلثون فی بیان فضیلة
 روزوں شوال کی شب اور ہر کثرت شوال کو منسوخ سمجھنا جائز نہیں ہی مجلس چونتیسویں بیچ بیان فضیلت
 ایام العشر الاول من ذی الحجة للمجلس الخامس والثلثون فی بیان فضیلة هرق
 اول دسم ہرقہ عبد کی مجلس بیستون بیچ بیان فضیلت بانی
 دم القربان فی ایام الخروصہ و کیفیۃ ذبحہ للمجلس السادس والثلثون فی بیان
 خون قربانی کی ایام قربانی میں اور بیان اقسام قربانی کی اور کیفیت ذبح کی مجلس چونتیسویں بیچ بیان
 فضیلة شهر الله المحرم و صوم یوم عاشوراء المجلس السابع والثلثون فی بیان فضیلة
 فضیلت مہینہ خدا کی کہ محرم ہی اور بیان روز کی روز عاشوراء کی مجلس سیستویں بیچ بیان فضیلت
 یوم عاشوراء و بیان ما یفعل فیہ من البدع المکروہۃ المجلس الثامن والثلثون
 روز عاشوراء کی اور بیان اون بدعات مکروہات کا جو اوس میں کجائی میں مجلس اسیستویں
 فی بیان عدم سرایۃ المرض و عدم جواز الطیرة و عدم وجوب القول للمجلس التاسع والثلثون
 بیچ بیان نہ لگ جانے بیماری کسی کی کہ کو اور نہ جائز ہونی شکون ہر کی اور نہ ہونی جنون کی مجلس انتالیسویں
 فی بیان الطیرة و القال المذموم و افساھم و مدح قال المسنون و الزاۃ المجلس الاربعون
 شکون اور قال ہر کی بیان میں اور اوسکی اقسام میں اور قال مسنون کی مدح اور اوسکی اقسام میں مجلس چالیسویں
 فی بیان استحسان التاتی فی عمل الدنیا دون عمل الاخرة للمجلس الحاد والاربعون فی
 بیان میں خوبی رنگ کرنی کی دنیا کی کار میں سوا عمل آخرت کی اسیستویں مجلس
 بیان سبب نزول البلیات و سبب دفعہا من التوبة و الدعوت للمجلس الثاني والاربعون
 بیان میں سبب بلاؤں کی اور توبہ کا اور بیان میں سبب اوسکی دفع کی جو توبہ اور دعا ہی مجلس بیالیسویں
 فی بیان دفع البداء و دفع البلاء و بعد النزول للمجلس الثالث والاربعون
 اس بیان میں کہ دعا درود کہ ہر تیری یا نا کو اور تیری وقت اور بعد اونز کی تیسستویں مجلس
 فی بیان مسنونۃ الصلوة عند ظهور الایۃ المخوفة و الاشتغال بالامور المدافعة للمجلس
 اس بیان میں کہ مسنون ہی نماز جب کوئی امر خوفناک ظاہر ہو اور مشغول ہو نا بیسیں ازمین جو روک دی
 الرابع والاربعون فی بیان صلوة الکسوف و الخسوف و ظهور الامور المخوفة للمجلس الخامس
 چالیسویں مجلس بیان میں نماز سورج کھن اور چاند کھن کی اور ظهور امور خوفناک کی بیستالیسویں

بیچ بیان غمناہ اوسکی
 بیچ بیان ست ہولی
 بیچ بیان غمناہ اوسکی
 بیچ بیان ست ہولی

بیچ بیان غمناہ اوسکی
 بیچ بیان ست ہولی

وفضيلة الاسترجاع عندها المجلس الثاني والستون في بيان تحقيق قوله عليه السلام
اور فضيلة انما طاعة الله واجوب ان يرضى كل امرئ
بيان من تحقيق اس حدیث کی
استعمل خمساً قبل خمس الحديث وما يفرغ عليه المجلس الثالث والستون في بيان محاسبة
غفبت جانوا بائع کو پہلی پانچ ہی آفرنگ اور اسکی تعریفات
بیان من حساب
العيد يوم القيمة والمناقشة في الحساب المجلس الرابع والستون في بيان محاسبة العبد
بنده کی قیامت کی دن اور جو مناقش ہوگا حساب میں
چوتھویں مجلس
نفسه قبل ان يحاسب ويناقش في ذلك المجلس الخامس والستون في بيان حثامة
اپنی ذات سے پہلی ہی اس کی اور حساب لیا جاوے اور مناقش ہو کہ چار بجادی پیشہوین مجلس میں
بیان رغبت دانی امر
على التوبة ووجوبها على الفرد وتحقيقها بالمعاني الثلاثة المجلس السادس والستون
توبہ پر اور توبہ واجب ہونا تو یہ کی اور تحقیق توبہ کی قبول معانی کا
چھٹا بیسویں مجلس میں
في بيان قوله عليه الصلوة والسلام ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغفر المجلس السابع
بیان قول علیہ السلام کا
کہ اللہ توبہ منہ کی قبول کرتا ہے جب تک نزع کو نہ پہنچی ستر بیسویں مجلس میں
الستون في بيان حال الكيس وحال الاحمق المجلس الثامن والستون في بيان فضيلة
بیان حال وانا اور احمق
الانفوى وحسن الخلق وحقيقتها المجلس التاسع والستون في بيان لزوم طلب
انفوی اور حسن خلق کی فضیلت کا اور ان دونوں کی حقیقت
بیان اسکا کہ تلاش
كسب الحلال والى اطيب من المكاسب وافهم منها المجلس السبعون
خوال پیشہ کی لازم اور کونسا پیشہ اچھائی
اور کونسا برائی
ستر بیسویں مجلس
في بيان حرمة الاحتكار وسائر ما يتعلق به من الاحكام الشرعية
میں بیان احتکار کی حرمت کا کہ
اور جو احکام مشرعی اس سے متعلق ہیں
المجلس الحادى والسبعون في بيان ائ تاجر يحشر يوم
اگسترون مجلس
القيمة فاجرا والى صادق المجلس الثانى والسبعون
قیامت کو فاجر محشر ہوگا اور کونسا صادق
بیسویں مجلس
في تحريض التاجر على ملازمة الصدق والامانة في جميع اقواله
امارہ کرنی میں تاجر کی ملازمت صدق وامانت پر
اپنی جملہ اقوال
وافعاله المجلس الثالث والسبعون في بيان حقيقة الربوا
وافعال میں مجلس
نہتر بیسویں
سور کی حقیقت
واحكام غواثله المجلس الرابع والسبعون في بيان حقيقة السلم واحكامه
اور اسکی نقصان کی مجلس
چوتھویں
بیان میں حقیقت بیع سلم اور اسکی احکام کی
وغیره من انواع العقود المجلس الخامس والسبعون في بيان سوال الحرام والوعيد
اور سوء اسکی انواع عقود مجلس
پچتر بیسویں
اس بیان میں کہ سوال حرام ہی اور اس میں سزا عودی

مجلس السبعون في بيان فضيلة التوبة وحسن الخلق وحقيقتها

فیه وفي ای موضع بجدد المجلس السادس والسبعون فی بیان حقوق الممالیک
 اور کس مقام پر جائز ہے مجلس چہر دین بیان میں حقوق غلاموں کی

على المولى وغيره من احكام المجلس السابع والسبعون فی بیان حرمة اللواطہ
 مالک پر اور سوا اس کی جو احکام ہیں مجلس ستر دین بیان میں حرام ہونی لواطت کی

وعقوبتها وغیرها المجلس الثامن والسبعون فی بیان حرمة الخمر و بیان عقوبتها
 اور اس کی عذاب کی اور سوا اس کی مجلس اٹھتر دین شراب کی حرمت اور اس کی عذاب

وسائر المنکرات المجلس التاسع والسبعون فی بیان حرمة الغلول ووجوب التقسیم
 اور محل ممنوعہ کی بیان میں مجلس اناسی غلول کی حرام ہونی کی بیان میں اور ہر کہ تقسیم کرنا

بین الغانمين المجلس الثمانون فی بیان ظهور الفتن وما یخالف الشرع وكيف یعمل جینتہ
 غنیمت کر بینہ ان میں ضروری مجلس اسی فتنوں کی ظہور کی بیان میں اور جو مخالف شرع ہے اور کس طرح کیا جاویں اور وقت

المجلس الحادی والثمانون فی بیان احکام القضاء واخذة بالرشوة وحکومتہ
 مجلس اکاسی بیان میں احکام قضاہ کی قاضی ہونی کی اور اس کو لینا رشوت دیکر اور حکم کرنا

بنسہادة الزور المجلس الثاني والثمانون فی بیان من یجوز له الوعظ للناس ومن لا یجوز
 مجلس جہوں کو امام ہونی مجلس بیاسی بیان میں اوس شخص کی جس کو وعظ کرنا جائز ہے اور جس کو نہیں جائز

وما ینفرع علیه المجلس الثالث والثمانون فی بیان ان الله تعالى یبعث لهذه الامة
 اور اسی لغویہات مجلس تدرسی بیان میں سبابت کی کہ اللہ تعالیٰ اور اسی ہی اس امر کی کہ

على راس كل سنة من یجدد الدین المجلس الرابع والثمانون
 ہر سو برس کی شہرہ پر اور اس شخص کو تازہ کریں کہ مجلس چوراسی

فی بیان کیفیت السلام وفضلیہ من بدأ به المجلس الخامس والثمانون
 بیان میں کیفیت سلام کی اور پڑھانی پہلی سلام کرنے والی کی مجلس پچاسی

فی بیان ہجران اخیه المسلم فوق ثلثة ایام المجلس السادس والثمانون
 بیان میں ترک کرنی کسی مسلمان بھائی کی تین روزہ زیادہ مجلس چھیاسی

فی بیان التحذیر من سوء الظن وهي الخمس المجلس السابع والثمانون
 دہائی کی بیان میں چہ گالی سی اور وہ غیر کی حال کی تلاش مجلس ستراسی

فی بیان النهی عن المصاحبة والمواکلة مع الفاسق المجلس الثامن والثمانون
 اس بیان میں کہ ممنوع ہے مصاحبت اور کھانا فاسق کی ساتھ مجلس اٹھاسی

فی بیان افضل الاعمال الحب فی الله والبغض فی الله
 اس بیان میں کہ افضل اعمال حبی محبت خدا کی راہ میں اور بغض خدا کی راہ میں

المجلس التاسع والثمانون فی بیان لزوم متابعة
 مجلس نواسی اس بیان میں کہ لازم ہے متابعت

الرسول علیه السلام فی الامر والنہی ولا یجوز المخالفة المجلس التسعون
 رسول علیہ السلام کی امر دہی میں اور نہیں جائز ہے مخالفت مجلس توی

عقدت
 غایت کی
 میں سے
 اس کو

فی بیان سبق مرحۃ اللہ و غلبۃ علی غضبہ و ماہیتہا المجلس الحادی والتسعون فی بیان
رحمت الہی کی بقت اور غلبہ کی بیان میں غضب پر اور دونوں کی حقیقت مجلس اکاذیب اس بیان میں

من الشیطان یجری من الانسان مجرى الدم المجلس الثانی والتسعون فی بیان عدم المواجهة
کے شیطان پہر تا ہی انسان میں بجای خون کی مجلس بانوین اس بیان میں کہ وہ سکا مواخذہ

بالوسوسة ما لم تعلم بها وتنکلم المجلس الثالث والتسعون فی بیان ان للشیطان لمۃ
نہیں جس تک اوپر عمل نہ ہو نہ ہی مجلس تزانوین اس بیان میں کہ شیطان کو قرب پہر تا ہی

باین آدم وللملائکۃ له المجلس الرابع والتسعون فی بیان ظہر الاسلام غریبا وسیبعی
ہی آدم کی ساتھ اور فتنہ کو قرب پہر تا ہی مجلس چورانوین اس بیان میں کہ اسلام پیدا ہوا تھا غریب اور پہر ہوا چکا

غریبا كما ظہر المجلس الخامس والتسعون فی بیان نعمة الصحة والفراغ و بیان مغنوبۃ
غریب جیسا ظاہر ہوا تھا مجلس پچانوین اس بیان میں نعمت نذرستی اور فراغت کی اور غنیمت میں ہونی

صاحبها المجلس السادس والتسعون فی بیان غمی من اكل ما فيه رائحة كرهته من دخول المسجد
صحیح و غمی کی مجلس چیرانوین اس بیان میں کہ جو شخص کھا دی ایسی چیز جس میں بدبو ہوئی تو مسجد میں نہ جاوی

المجلس السابع والتسعون فی بیان لزوم ترك ما لا يعنيه من القول والفعل المجلس الثامن
مجلس ستانوین اس بیان میں کہ لازم ہی ترک بیفائدہ قول اور فعل کا مجلس اٹانوین

والتسعون فی بیان الوصیۃ فی حق النساء حال المعاشۃ بہن المجلس التاسع والتسعون
بیج بیان وصیت کی عورتوں کی حق میں اور ان کی ساتھ گزاران کی حالت مجلس نینانوین

فی بیان تحقیق قوله عليه السلام استوصوا بالنساء خیرا الى اخره المجلس المائۃ فی بیان لزوم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی تحقیق میں کہ استوصوا الخ اس بیان میں کہ لازم ہی

رعاۃ حق الزہم علی زوجتہ و بیان الوعد عند عدمها المجلس الاول فی بیان تمثیل من
حق شناسی اپنی خاوند کی بلای کو اور بیان سزا کا جہ کہ یہ نہودی پہلی مجلس بیج مثال بیان کرنی اور شخص کی

بید کر رہے ومن لم یدکرہ بالحی والمیت وفي بیان معرفۃ ذکر اللہ تعالیٰ قال رسول
کہ اپنی رب کی یاد کرنا ہی اور جو اس کی یاد نہیں کرتا ساتھ زندہ اور مردہ کی اور بیان میں ذکر اللہ کی فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یدکر رہے والذي لا یدکر رہے کمثل الحی والمیت ہذا الحدیث
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حال اور شخص کا کہیں یاد کرنا ہی اور اس شخص کا جو اپنی رب کی یاد نہیں کرتا جیسی زندہ اور مردہ یہ حدیث

من صحاح المصابیم مرآۃ ابو موسیٰ الاشعری فانه علیہ السلام جعل فیہ الذکر مثل الحی مع
مصاحیح کی صحاح میں ہی ابو موسیٰ اشعری کی روایت سی سو بیخبر صلی اللہ علیہ وسلم اس میں یاد کرنا ہی کو مانند زندہ کی ٹھہرایا ہوا

کونہ حیالان المراد بالحی من لمۃ حیوۃ حقیقۃ ابدیۃ وهی انما تحصل بذکر اللہ تعالیٰ لان
وہ زندہ ہی ہوتا ہی ہستی کہ زندہ ہی وہ مراد ہی جو حقیقی اور دائمی زندگی حاصل ہی اور ایسی زندگی جو یاد الہی کی حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ

الذکر یحیی قلوب الذکرین و یوجب لہم الاستعداد لمعرفۃ رب العالمین والوصول الی الحیۃ الا
کہ ذکر کرنے کا دلوں کو زندہ کر دیتا ہی اور بالضرورة ان کی سامان رب العالمین کی معرفت کا تیار کرتا ہی اور بہشت کی حیات الہی کی لائق بنادیتا ہی

فی دار النعیم ومن کان خالیاً عن الذکر فهو بمنزلۃ المیت لکونہ خالیاً عما یحیی قلبہ وعما یوجب
اور جو شخص یاد الہی نہیں کرتا وہ مردہ کی مانند ہی کیونکہ وہ اس بات سے خالی ہی جس میں دل زندہ ہوتی اور خدا کی

له المعرفة والحياة الابدية لان شرف الانسان وفضيلته التي بها فاق جميع اصناف الخلق

معرفت اور دائمی زندگی پیدا ہو کیونکہ انسان کی شرافت اور فضیلت جسمی تمام اقسام مخلوقات پر فائق ہو رہی

لیکن لا يستعده معرفة الله تعالى وإنما يستعد لمعرفة الله تعالى بقلبه لا بجوارحه من

بجز استعداد معرفت الہی کہ نہیں ہی اور استعداد معرفت الہی کہ دل ہی سے غلا کر کہتی ہی اہم یا دینو وغیرہ

جوارحه بل الجوارحه له اتباع وخدم يستخدمها استخدام الملك للعرايا ويستعملها استعمال

اعضای ہی بجز غلاف نہ نہیں بلکہ تمام اعضا دل کی تابع اور خدمت گزار ہیں لیکن اعضا ہی اسطور کار لیتا ہی جیسی بادشاہ رعیت ہی اور راسی برتتا ہی

السيد للعبيد وهو إنما يطمئن بذكر الله تعالى كما قال الله تعالى الابن ذكر الله نظم

جیسی مولی غلاموں کو اور دل کو طمانیت صرف یاد الہی ہی ہوتی ہی چنانچہ اسدقائی فرماتا ہی یاربہ اسد ہی کی یاد ہی چین باقی ہیں

القلوب بفضل الذكر على ما ورد في الحديث لا اله الا الله فلا بد للعبد المكلف ان يشتغل

اور سب ہی بہتر ذکر موافق معقول حدیث کی لا الہ الا اللہ ہی اب بندہ عاقل بالغ کو ضروری کہ اس ذکر میں

بهذا الذكر حتى يطمئن قلبه ويستعد لمعرفة الله تعالى لكن قبل اشتغاله به يجب عليه

مشغول رہی تاکہ اور سکون و طمانیت پائی اور معرفت الہی کی استعداد حاصل کری لیکن اس مشغول سی پہلی اور سہر واجب ہی

ان يحصل من علم الكلام ما يصح به اعتقاده على مذهب اهل السنة والجماعة وما يجترن

کہ اتنا علم عقائد یہ سیکھی جس سی اسکا اعتقاد موافق اہل سنت و جماعت کی شریک ہو جاوی اور

به عن شبه المبتدعة لان القلب ما دام مكدرا بظلمة البدعة الاعتقادية لا يبين انوار

اہل بدعات کی شہادت سی صح جاوی کیونکہ جب تک دل اعتقادی بدعت کی تاریکی میں مکر رہتا ہی تو آدمین طاعت کی روشنی نہیں جگتی

الظلمة ويجب عليه ايضا ان يحصل من علم الفقه ما يصح به اعماله على وفق الشريعة المطهرة

اور اوپر یہی واجب ہی کہ اتنا علم فقہ یہ سیکھی جس سی اسکی اعمال موافق شریعت پاک کی ہو

والا فلنقدم لمعالى الامر قبل تقان وصولها وضبط طرفها عجلة شيطانية وشهوة نفسا

اور نہیں تو بڑی کام کریشنا بغیر حکم کی اصول کی اور شریک دریافت کرنی طریقوں کی شیطانی جھپٹ اور نفسانی شہوت میں

توجب لصاحبها الفضيحة في الدنيا والاخرة اذ قد يغتر صاحبها بالتخيلات النفسانية

داخل ہی جو ایسی شخص کو دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل کر چھوڑتی ہی اس کی کہ ایسا جاہل کہی غریب میں اگر نادانی سی خیالات نفسانی

والتلبيس الشيطانية ويظنها اكرامات وهي في الحقيقة استدادهم وزيادة له في انواع

اور شہادت شیطانی کو کہ راست تصور کر لیتا ہی اور اصل میں وہ استدرج ہو رہا ہی اور اسکی حق میں طرح طرح کی

الضلالات لان من اشتغل بالذکر والرياسة قبل ان يحصل من علم الكلام ما يصح به الاعتقاد

گرا ہی زیادہ ہوتی ہی کیونکہ جو شخص مشغول ذکر اور ریاضت کا اختیار کرنا ہی بدون سیکھی علم عقائد کی کہ جتنی میں اسکا اعتقاد

على مذهب اهل السنة والجماعة وما يجترن به عن شبه المبتدعة ومن علم الفقه ما يصح

اہل سنت و جماعت کی مذہب پر صحیح ہو جاوی اور بدعتیوں کی شہادت سی صح جاوی اور بدون سیکھی علم فقہ کی جتنی میں

به اعماله على وفق الشريعة المطهرة لا يبعد ان يقع له كشف حتى لبعض الاشياء او امر خارق

اسکی اعمال مطابق شریعت پاک صحیح اور درست ہو جائیں تو کہ ایسی ہی کہ اسکو بعض محسوسات کا کشف ہوتی ہی یا کہ وہ بات کہتے ہی

من خوارق العادات بمقتضى الرياضة وامرأة الشيطان كما حكى كثير من ذلك عن بعض الفقهاء

خوارق عادات میں سی ریاضت کی موافق یا شیطانی دہلے ہی ہو جاوی چنانچہ ایسی بہت کہانیاں بعض فقہاء

مذہب

درج

الراصد فيظن انه ولاية وكرامة وهو في الحقيقة مكر واستدراج لاجل الكرامة ولا ولاية
 رياضية منقش في مشيئة من يبره نادان خيال كراتي كبره ولاية اوركرامت هي اوراصل بين ده مكر اور استدراج هوتاي كرامت هي اورندلايت
 اذ قد يحصل الكشف والامر الخارق لبعض الرهبان وغيرهم من يعتنق بزيادة الرياضات
 استثنائي كركشف اورام خارق كيمي كيمي بعضي ابيي راسب وغيره كيمي هو جاتاي جو رياضية اختيار كراتي
 مع فساد العمل والاعتقاد ولا اعتداده لانه تعالى قد جعل الرياضة سببا لتصفية
 باوجود كبر او كبري عمل اور اعتقاد فاسد هوتي من يبره اسكا كرا اعتبار هي اسلي كادغالي ميشك رياضية من لول كرا صاف كراتي
 القلوب بحيث يوصل بها الى الكشف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلك على رضائه تعالى
 اور كشف كمانه اور خوارق هوتي كمن اور اسى اسدغالي ك بعضي رضامندى ككشفت
 بذلك السبب البتة ومن المعلوم قطعا ان الخوارق ليست مختصة بالمعجزة والكرامة
 اوس سبب معلوم نمين هوتي اور به بات يقيني معلوم هي ك خوارق كو كبره معجزة اور كرامت هي هي خصيت نمين
 بل قد تكون استدراجا ايضا فمتى صدرت من فيه خلل على او اعتقادى يحكم بكونها
 بكونه بقت استدراج هي هوتاي يبره ام خارق البتي شخص هي بيده هوتي جسكا عمل يا اعتقاد باطل هي توه
 استدراجا لاجل الكرامة لان الكرامة ظهور امر خارق للعادة على يد عبد صالح ثم ظاهر صلا
 استدراج هي سمها جاتاي كرامت نمين هوتي كيونكو كرامت توه هي كرام عادت ك خلاف ابيي صالح ادى ك اتمه هي جسي نيك كور كرتي هوتي
 وهذا القيد الاخير للاحتراز عن الاستدراج وهو ظهور امر خارق للعادة على يد الاشقياء
 اور به بيجي قيد استدراج هي احتراز ك لى هي كيونكو استدراج ده هوتاي كرام خارق عادت اشقياء ك اتمه بر يداو
 كالدجال وفرعون والجملة الضالين المضلين فان الخوارق كما تظهر على يد الانقياء تظهر
 جسي دجال اور فرعون اور كراه جهال اور كراه كرنولي كيونكو خوارق جسي يبره كرون ك اتمه بر هوتي نمين
 على يد الاشقياء ايضا فما يظهر من ذلك على يد من كان تحت سياسة الشرع يصير
 اشقياء ك هي اتمه بر هوتي نمين سو جورام خارق ابيي شخص ك اتمه بر ظاهر هو جو شرعي حكومت كا مطيع هي تو
 سببا لمزيد مجاهدته في عبادته وما يظهر من ذلك على يد من لم يكن تحت سيا الشرع
 ابيي شخص ك اتمه بر يداو هو جو شرعي حكومت كا مطيع هي تو
 يصير سببا لمزيد بعده وعزومة ولا يزال الشيطان يغويه حتى يظلمه بقعة الاسلام
 توه اوسكو اور به دورى اور غور بربيك اور شيطان نمين اوسكو بكاهي كا آخر كو اسلام ك رشتي اوسكو كرون نمين ك نكال ك
 من عنقه بانكار الحدود والاحكام والحلال والحرام فعلى هذا يجب على العبد الدائر
 حدود اور احكام اور حلال اور حرام كا سكنا يوكي اسنى بنده ذاكر كونه واجب هي
 ان يجعل جميع اعماله موافقا لاحكام الشرع ما دام حيا عاقلا ولا يجوز له ان يعمل عملا مخالفا
 ك ابيي تمام اعمال جنيك هوش حواس نمين هي احكام شرعي ك موافق كهي اور اوسكو به جاي نمين هي كهي هي كفت كوى عمل
 للاحكام الشرعية في وقت من الاوقات واحكام الشرع على قسمين قسم يتعلق بالظاهر وهو البدن
 احكام شرعي ك مخالفت نمين لادى اور شرعي ك احكام دو قسم نمين ايكه قسم جواهر نمين بدنى ولا توكي نمين
 وقسم يتعلق بالباطن وهو القلب وكل واحد من القسمين على نوعين احدهما يوجب الفعل
 اور كيه قسم جو باطن نمين لى علة رشتي نمين اور به دونو قسمين اور طرح ك نمين ايكه جسكا كرنا واجب هي

والاخر يجب فيه التزك فجملة احكام الشرع اربعة فمن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب
 دوسره ده جسکا ترک واجب ہی پس تمام احکام شرعی چار طرح کی ہوئی پہرہ قسم جو بدن ہی متعلق اور اسکا عمل میں لانا واجب ہی
 فيه الفعل التكلم بكلمتي الشهادة واقامة الصلوة وايتاء الزكاة وصوم رمضان وحج
 دونكلمی شہادت کی پڑھنی اور نماز قائم رکھنی اور زکوٰۃ ادا کرنی اور رمضان کی روزی اور
 البيت وجهاد الكفار والامر بالمعروف والنهي عن المنكر وغير ذلك من الفرائض الواجبة
 جسکا کاج اور کھا دیر جہاد اور نیک بات بیان کرنی اور بدی کسی روکنا اور سوا اسکی اور قاضی اور وجات
 ومن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب التزك القتل والزنا واللواطه والسرقه وشتم المخبر
 اور وہ قسم جو بدلتی متعلق اور اسکا ترک واجب ہی خون پینک اور نیکاری اور اخلاص اور چوری اور شراب خوری
 والغيبة والفبیه والتكذب والنظر الى محرم نظره واستماع محرم استماع وغير ذلك من
 اور غیبت اور سنی جیسی اور چہوٹہ بولنا اور دیکھنا ایسی چہکا جسکا دیکھنا حرام ہی اور ایسی آواز سنی جسکا سنا حرام ہی اور سوا اسکی
 المحرم والمكروهات ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه الفعل التوبة والاخلاص
 اور محرمات اور مکروہات اور وہ قسم جو دل ہی متعلق اور عمل کرنا واجب ہی توبہ اور اخلاص
 والتوكل والصبر والشكر والمغفرة والرجاء وغير ذلك من الاخلاق الحميدة والخصال الجميلة
 اور توکل اور صبر اور شکر اور مغفرت اور امید داری اور سوا اسکی اور نیک عادتیں اور پسندیدہ خصلتیں
 ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه التزك الكبر والعجب والرياء والحسد وغير ذلك
 اور وہ قسم جو دل ہی متعلق اور ترک واجب ہی تکبر اور خود پسندی اور ریا یعنی دکھانا اور حسد اور سوا اسکی
 من الاخلاق الذميمة والخصال القبيحة فمن خالف حکما واحدا من هذه الاحكام الاربعة
 اور بد خویشیاں اور قبیح خصلتیں سو جو شخص خلاف کری کسی ایک حکم کا ان جادوں حکم میں ہی
 عصي الله تعالى واستحق عذابه فلا يكون من اهل الولاية والكرامة وبعض الناس في هذا
 وہ خدا کا نافرمان ہی اور اسکی عذاب کا سزاوار وہ دلی اور کرامت والا کی ہو سکتی اور بعض لوگ اس
 الزمان يدخلون الخلوة ثلاثة ايام واكثر ثم يخرجون منها واذا فعلوا ذلك مرة او مرتين
 زمانہ میں تین دن کا یا زیادہ کا جگہ کھینچ کر پھر فارغ ہو جاتی ہیں اور جب ایک یا دو بار چکر کر چکی
 يدعون نيل الاحوال والوصول الى مقامات الرجال مع انهم يرتكبون ما يخالف الشرع الشريف
 تودعو کرتی گئی کہ جو کجی حالات کھیں گئی اور عمدہ لوگوں کا درجہ یا لیا باوجودیکہ شرع شریف کی مخالفت کئی جاتی ہیں
 واذا انكر عليهم ما ارتكبوه يقولون حرمة ذلك في العلم الظاهر وانا اصحاب العلم الباطن وانه
 اور جب انہی انکی اعمال کی برائی بیان کرو تو کہتی گئی ہیں میان بہر علم ظاہر میں حرم ہی اور ہم تو باطنی علم والی ہیں سو یہ علم
 حلال فيه وان الوصول الى الله تعالى لا يكون الا برفض العلم الظاهر وانكم تخذون من
 اور علم میں حلال ہی اور قربت الہی بدل چھوٹتی علم ظاہر کی کہ نہیں ملتی تم
 الكتاب السنة وانا بالخلوة وهمة الشيخ فصل الى الله تعالى فينكشف لنا العلوم فلا نحتاج
 قرآن اور حدیث ہی قائمہ یعنی ہو اور ہم چلے اور میری بات سنی خدا کی درگاہ میں جاتی ہیں پھر میری علم کھل جاتی ہیں کہو
 الى مطالعة الكتاب والقراءة على الاستاذ واذا صدر منا مكره او حرام بشئ عني في المناسم
 کتابوں کی مطالعہ کی اور استاد ہی پڑھنی کی کچھ حاجت نہیں ہی اور ہم سی جب کوئی مکروہ یا حرام عمل یا بات ہی تو خوب میں کہو مانت ہو جاتی

نفرت الحلال والحرام وما قلتم انه حرام لم ننه عنه فی المنام فعلنا انه ليس بحرام

وخر ذلك من الزهكات التي كلها الحاد وضلال اذ فيه انحراف لليلة الخفيفة والشفقة

النبوية وعدم الاعتماد على الكتاب والسنة واجماع الامة والواجب على كل من سقم

امثال تلك الاقاويل الباطلة الانكار على قائله والحزم ببطلان كلامه بلا شك ولا تردد

ولا توقف ولا فهو يكون من جملة من ويحكم عليه بالزندقة فانهم لما كانوا في الاعتقاد

هذه المرتبة كان بينهم وبين الشيطان مناسبة فيهم في بعض الامكان انشاء

من الاكوار وغيرها فيغترون بها ويظنون انهم محسنون وعند الله مكرمون ولا يعلمون

ان الشيطان لا يزال يحسن لاهل الخلوه وامر باب الرياضة ان يعملوا بحاجتهم ثم يؤاخذ

من غير تحكيم الشرع فيها فيقولون القلب اذا كان محفوظا مع الله تعالى يكون خوار

معصومة عن الخطاء وهذا من اعظم كيد العدو فيهم لان الحواطر ثلثة انواع حامية

وشيطانية ونفسانية فلو بلغ الانسان ما بلغ من الرياضة والمجاهدة فدمعه شيطانه

ونفسه لا يفاقر فانه الى الموت والشيطان يحرق منه مجرى الدم والعصمة ليست

الا للربل الذين هم وسائط بين الله تعالى وبين خلقه في تبليغ امره ونهيه ووعدة

ووعيده ومن عداهم ليس بمعصوم ومن ظن انه يستغنى عما جاء به الرسول ما يلحق

في قلبه من الحواطر فهو من اعظم الناس كفرا لان ما يلحق في القلب يستعمل ان يكون من

العلم النفس والشيطان فلا عبرة به ولا التفات اليه حتى يعرض على ما جاء به الرسول

وه نفس الشيطان في طرفي آيا هو بهر ادسكيا اعتباري ادسا دهر تود كه احكام نبوي كى مقابل هوسك

اور سطر جي خرافات بائين جو سراسر الحاد اور گري كى هين كيتي هين كيركو اسين سطر حقيق اور شيعت نبوي

اور سطر جي خرافات بائين اور اعترافى قرآن وحديث اور اجماع امت كى سوا واجب ي اكسير جواليي ياهل گفتگو سنى

اور سطر جي خرافات بائين اور اعترافى قرآن وحديث اور اجماع امت كى سوا واجب ي اكسير جواليي ياهل گفتگو سنى

اور سطر جي خرافات بائين اور اعترافى قرآن وحديث اور اجماع امت كى سوا واجب ي اكسير جواليي ياهل گفتگو سنى

ويشهد به بالموافقة اذ ليس كل ما يراه الانسان في النوم واليقظة صحيحاً بل قد تكون بعضه

اوراى كى ائى موافقت كا شاهد چاهى كيونكه ادى بوج خواب يا بيدارى مين معلوم كرتاى وه سب درست نهين هو اكرنا بلكه بعضى

من الخواطر النفسانية وبعضه من الوساوس الشيطانية وبعضه من الله تعالى بالهام

خفرت نفسا فى بعضى وسوسه شيطاني هوتى مين اور بعضى الله كى طرف سى بواسطه

ملك الرؤيا فلا يد من التميز بين هذه الثلاثة ليعلم ان ما يراه من اى نوع هو فاذا نعين

فرست خواب كى بهى هوتى مين بهر ان تيقون مين تميز كرتى ضرور چاهى جس سى معلوم هو كه بهر خطره كس قسم كاى جب بهر ثبات چواى

انه من الله تعالى فلا يد من عالم يعلم المراد منه فان المراد منه ان كان ظاهر لا يحتاج

كه الله كى طرف سى بهى تنب ايسا عالم چاهى كراوى مرادو سمجى كيونكه ادى مراد اكر ظاهرى تو

الى التاويل بل انما يحتاج الى التنبيه وان كان غير ظاهر يحتاج الى التاويل فياويل بتاويل

تاويل كى كچه حاجت نهين بلكه صرف تنبيه كى حاجت هى اوراگر مراد ظاهر نهين هى تو تاويل كى حاجت هى بهر صحيح تاويل كى چاهى

صحيح كما ان الكتاب السنة لاشبهة في كونها من الله تعالى ورسوله لكن المراد منها

چنانچہ قرآن اور حديث بلاشبهه الله اور رسول كى كلام مين بهر ادى مراد

قد يكون ظاهراً فلا يحتاج الى التاويل وقد يكون غير ظاهر فيحتاج الى التاويل وقد صرح

بعضى بلكه سى ظاهر هوتى بهى كراويل كى كچه حاجت نهين هوتى اور بعضى بلكه مراد ظاهر نهين هوتى تو ان تاويل كى حاجت پڑتى هى اور

العلماء بان الهام وكذلك الرؤيا في المنام ليس شئ منهما من اسباب المعرفة بالاحكام

علماء بهر سى مين كه الهام اورايسى بى نيد كى خواب ان دونو سى معرفت احكام كى حاصل نهين هوتى

خصوصاً اذا خالف كل منهما كتاب الله وسنة رسوله عليه الصلوة والسلام فان عمر

على الخصوص جبكه بهر دونو كتاب الله اور سنت رسول سى برخلاف هون حضرت عمر

بن الخطاب خول الله عنه مع كونه سيد الملهمين والمحدثين كان اذا وقع في قلبه الخواطر ليلتفت

بن الخطاب رضى الله عنه باوجوديكه اهل الهام اور محدثين كى پيشواى توبهى جب او كى دل پر كوى خطوه انا تو اوس پر توجہ

اليها ولا يحكم بها ولا يعمل بها حتى يعرضها على الكتاب والسنة فهو لاء الجهلة قد يرى

كرتى اورنا وسير يقين كرتى اورنا او كى موافق عمل كرتى جب كى اوسكو كتاب اور سنت كى مطابق نكر لى اور بهر جهال جب

احدهما ادنى شئ فيحكم فيه خاطره على الكتاب والسنة ولا يلتفت اليهما والمحقق من

كوى ادنى بات معلوم كرتى مين تو اوس بهر پائى خطرات كو بكايتى مين اور كتاب اور سنت كى طريق كچه توجہ نهين كرتى اور طريقت كى محقق

علماء الطريقة قد غسكوا بالكتاب والسنة ووزنوا بهما افعالهم ومجاهداتهم ومكاشفاتهم

علماء كتاب اور سنت كاسى سندى تپى اورايسى افعال اور مجاهده اور مكاشفت كو اسمى تولى كراوى كرتى تپى

فما وجدوا غير موزون بهدين الميزانين وغير ثابت بهدين الشاهدين لم يعتمروا ولم يلتفتوا

ان دونو ترانزىجى كتاب سنت مين كم يا اوران دونو شاهد عدل كو لوى كى نيت نهوا تو اوسكا اعتناء نهين

اليه قال ابو سليمان الداراني ربما يقع في قلبى نكتة من نكتة القوم فلا اقبلها الا شاهد عدلين

ابو سليمان دارانى فرماتى مين ايك نكته اس قوم كى نكات مين سى كثر ميرى دليل آتاى سوين اوسكو بدون كو لوى وشاهد عدل

من الكتاب السنة وقال ابو سعيد الخراز كل باطن يخالفه الظاهر فهو باطل وقال ابو حنيفة

كتاب اور سنت كى نهين لغت اور ابو سعيد خراز كيتى مين جواله ام ظاهرى شى كى برضاف هو سوده باطل هى اور بعض كير فرماتى مين

الكل

الکبیر من لم یزین افعاله واقواله واحواله عیزانی الكتاب والسنة ولم یتم خواطره فلا تقدره
 جوشخص ایہی افعال اور اقوال اور احوال کو کتاب اور سنت کی ترازو میں نہ تولی اور ایسی دلی خطروں کو بجا نہ بنائی تو اسکو
 فی دیوان الرجال وقال ابو یزید البسطامی لو نظرتم الی رجل اعطی انواعاً من الکرامات حتی یرجع
 مردوں میں شمار مست کرد اور ابو یزید البسطامی فرماتی ہیں اگر تم ایک شخص کی طرح طرح کی کرامتیں دیکھو
 انکار دہر میں
 فی الهواء ومشی علی الماء فلا تغزوا به حتی تنظر کیف یجد ونه عند الامر والنهی وحفظ
 پانی ہری بیٹھا ہو یا پانی پر بہتا ہو تو یہی اسکی قریب میں نہاؤ جب تک بہہ نہ جا پھلو
 کرام اور نہی اور حفظ
 الحدود واداء احکام الشریعة وقال الجنید البغدادی الطرق الی الله تعالی بعدد انفس
 حدود اور احکام شرعی میں کیسی ہی اور جنید بغدادی فرماتی ہیں اللہ کی ان کی سنتی اتنی ہیں جتنی نفوس
 الخلاق وكلها مسدودة علی الخلق الاعلی من اقلی الی الرسول وحکی انه اقلی یقتل المحلج
 خلقت کی اور وہ سب خلقت پر بند ہیں بجز اسکی جو رسول اور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کری اور کہتی ہیں کہ جس قدر
 حلال کا قتل
 لاجل ما صدر عنه من قوله انا الحق فانظر اهلها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء الکرام مع
 فتویٰ انا الحق کی کہتی پر دیا تھا اسباب ہونشمار حتی کہ طالب دیکھتو کہ ان تمام بزرگوں کی با
 کونهم عظماء مشائخ الطريقة وکبراء ارباب الحقیقة قد تمسکوا بالشریعة ولم یخالفوها
 وجود بکر طریقت کی بڑی بڑی مشائخ اور حقیقت کی بڑی بڑی بزرگ لوگ ہیں کیسی شریعت سی تمسک کیا اور کسی بات میں
 فی شئی اصلاً فعلی هذا لایجب علی العبد المشتغل بالذکر ان یتفک بالشریعة فی جمیع اقواله
 اصلاً مخالفت نہیں کی باقی لحاظ شخص ذاکر شاغل پر واجب ہی کہ اپنی تمام اقوال اور افعال اور احوال میں شریعت سی تمسک
 وافعاله واحواله ولا یخالفها فی شئی اصلاً لکن ینبغی ان یعلم ان المشرک النافع من الذکر هو الذکر
 کیا کریں اور شریعت کی اصلاً مخالفت نہ کیا کریں لیکن یہی سمجھ لینا چاہی کہ اگر کوئی موزر اور مفید وہ ہی جو
 علی الدوام مع حضور القلب فاما الذکر مع ذھول القلب فهو قلیل الحدیث لان الذکر
 ہمیشہ اور دائمی دلی توجہ سی ہو اور جو ذکر دلی غفلت کی سادہ ہوتا ہی وہ فائدہ خوب نہیں دیتا کیونکہ ذکر کا
 اولاً و آخراً اوله یوجب الانس والحب و آخره یوجب الانس والحب والمطلوب ذلک الانس
 ایک بندہ ہی اور کیا کہتا انتہا میں ذکر سی محبت اور انس ہوتا ہی اور انتہا میں ذکر کو انس اور محبت پیدا ہوتی ہی اور مقصود یہی ہی انس
 والحب لان الذکر فی ابتداء امره لیکون متکلفاً فی صرف قلبه عن الوسواس الی ذکر الله
 اور محبت ہوتی ہی کیونکہ ذکر اول حال میں تو اپنی دل کو بذور و تکلف دوسو سو ی شمار ذکر کی طرف لگائی
 فان وفق للبداء و امتانسه وانغرس فی قلبه حب الذکر و صار مضطراً الی کثرة ذکره
 پھر اگر اسکو مدامت کی توفیق ہوتی تو اسی بالانس ہوجاتا ہی اور اسکی دل میں وہ محبت چمک اٹھتی ہی اور کثرت ذکر کی طرف بیکراہ ہوجاتی
 بحيث لا یصبر عنه لان من احب شیئاً اکثر ذکره ومن اکثر ذکر شیئ ولو تکلف لایقع فی
 ایسا کہ ذرہ صبر نہیں آتا کیونکہ جو شخص کسی شئی کو محبوب کہتا ہی تو اسکا ذکر بہت کیا کرتا ہی اور جو شخص کسی شئی کا ذکر بہت کرتا ہی اگرچہ تکلف ہی ہو
 قلبه حبه والحاصل ان الذکر لیکون بالتکلف الی ان یقر الانس بالذکر والحب له ثم
 اسکی دل میں محبوب ہوجاتی ہی حاصل یہی کہ ابتدا میں ذکر تکلیف سی ہوتا ہی آخر کو ایسا مانوس اور محبوب ہوجاتا ہی کہ
 یستمتع الصبر عنه فیصیر الموجب موجباً والمثمر مثمر ثم اذا حصل الذکر الانس بذکر الله تعالی
 اسکی صبر دشوار ہوجاتا ہی پھر تو بالکس بھی عاشق معشوق ہوجاتا ہی اور طالب طلب پھر جب ذکر کو بالذہی ہی محبت ہوجاتی ہی

رواه أبو الدرداء وإنما كان ذكر الله تعالى من سائر العبادات أرفع وخير من انفاق الذهب
 والفضة وملاقات العدو والمقاتلة معهم لأن سائر العبادات وسيلة إلى ذكر الله تعالى

وذكر الله تعالى هو المطلوب الأعلى والمقصود الأقصى إلا أنه ينقسم إلى قسمين أحدهما
 ذكر باللسان والآخر ذكر بالجنان أما الذكر باللسان فهو ذكر ملفوظ باللسان مسموع بالآذان

يحصل بالحرف والصوت وأما الذكر بالجنان فهو غير ملفوظ باللسان ولا مسموع بالآذان
 بل هو فكر وملاحظة القلب وهو أعلى مراتب الذكر ولا يبعد أن يكون المراد بالذكر ههنا هذا

الذكر القلبي الفكري لأنه هو الذي له هذه الفضيلة الزائدة على بذل المال والنفس لما
 جاء في الخبر تفكر ساعة خير من عبادة سبعين سنة وهو لا يحصل إلا بمداومة العبادة

على الذكر باللسان مع حضور القلب حتى يتمكن الذكر في قلبه ويستولى عليه بحيث يحتاج
 في صرفه عنه إلى غيره إلى تكلف كما كان في ابتدائه يحتاج في قراره فيه إلى تكلف لكن حضور

فيه بهذه الوجه موقوف على معرفة الله تعالى لأن من لا يعرف الله تعالى كيف يمكن
 ذكره بقلبه ولسانه وطريق معرفة الله تعالى من وجهين أحدهما طريق اهل النظر

والاستدلال وثانيهما طريق اهل الرياضة والمجاهدة فالسالكون طريق اهل النظر
 والاستدلال ان الترموامة من مل الانبياء فهم المتكلمون والافهم الحكماء المشاءون

وهم قوم من الفلاسفة اختاروا طريق ارسطو وماله من البحث والبرهان ولم يكونوا
 من اهل الايمان والسالكون طريق اهل الرياضة والمجاهدة ان وافقوا في رياضتهم

صاحب الايمان يبين ان اور رياضت اور مجاهدة والى ارموا في احكام شريعت كرياضت

وهم قوم من الفلاسفة اختاروا طريق ارسطو وماله من البحث والبرهان ولم يكونوا

من اهل الايمان والسالكون طريق اهل الرياضة والمجاهدة ان وافقوا في رياضتهم

صاحب الايمان يبين ان اور رياضت اور مجاهدة والى ارموا في احكام شريعت كرياضت

ومجاهدتهم احكام الشريعة فهم الصوفية المشرعون والا فهم الحكماء الاشراقية وهم
 اور مجاہدہ کرتے ہیں تو وہ صوفی تشریح ہیں نہیں تو حکماء اشراقی ہیں
 قوم من الفلاسفة اختاروا طريق افلاطون وماله من الكشف والعيان ولم يكونوا من
 ایک قوم فلاسفہ کی جنہوں نے طریق افلاطون کشف اور عیان کا اختیار کیا ہی بہرہ ور ہی
 اهل الايمان فعلى هذا يكون لكل طريق طائفتان فيكون المؤمنون العارفين بالله قسمين
 صاحب ایمان نہیں ہیں اس بیان کی تلقین ہر ایک طریقہ میں دو طرح کی لوگ ہیں سب سے اعلیٰ عارف باللہ دو قسم کی ہوتی
 احدهما اهل الاستدلال والبرهان وثانيهما اهل المشاهدة والعيان لان عرفانهم به تعالى
 ایک استدلال اور برہان والی اور دوسری مشاہدہ اور عیان والی اسلمی کہ معرفت الہی
 ان كان بالاستدلال بالدلائل العقلية والنقلية فهم من اهل العلم الظاهر والبرهان
 اگر دلائل عقلی اور نقلی کی واسطہ سے حاصل کی ہی تو وہ علم ظاہر اور برہان والی ہیں
 وان كان عرفانهم به تعالى بالمشاهدة بعين البصيرة فهم من اهل العلم الباطن والعيان
 اور اگر معرفت الہی چشم بصیرت کی مشاہدہ سے حاصل کی ہی تو وہ علم باطنی اور عیان والی ہیں
 وحاصل الطريق لاول الاستكمال بالقوة النظرية والترقي في مراتبها ومحصول الطريق الثاني الاستكمال بالقدرة
 اور طریق اول کا فائدہ تو قدرت نظری کی اور اسی کا حاصل کرنا اور اسی درجہ میں ترقی کرنی اور اسی درجہ میں ترقی کرنے کا قوت عمل کی زوسی کامل ہونا
 العملية والترقي في درجاتها فهدى الكرامة الحقيقية التي تظهر من ولياء الله على ادعية الكرامة
 اور اسی درجہ میں ترقی کرنے اور کرامت حقیقی بہرہ کی ہوتی ہی جو اولیاء الہی ظاہر ہوا کرتی ہی کیونکہ انعام کرامت کا تو
 حصول الاستقامة والوصول الى كمالها والله تعالى لم يعط العبد من الكرامة مثل ان يعطيه
 بہ ہی راستی کا حاصل ہوتا اور کمال پہنچا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے کسی بندہ کو اس سے بہتر کرامت نہیں دی کہ تعالیٰ
 على ما يحبه ويرضاه من التقوى والاستقامة واما الكرامة بمعنى ظهور امر خارق للعادة فلا عبرة
 اور استقامت پر ہی مرضی اور خوارق عادت کی موافق عادت فرماوی اور ہی وہ کرامت کہ امور خوارق عادت ظاہر ہو جائیں
 به عند المحققين من اولياء الله تعالى لظهوره من الكفرة المرتاضين وغيرهم من اهل الرياسة
 محقق اولیاء اللہ کی نزدیکی اس کا کہ اعتبار نہیں ہی کیونکہ ایسی امور تو کفار ریاضت پیشہ سے جو ریاضت کیا کرتے ہیں ہوتی ہیں جسکی علیٰ عمل میں
 مع فساد العمل والاعتقاد وسبب ذلك على ما ذكره بعض المدققين انه تعالى قد وضع اسبابا وانا لجهلها
 اور اس عقیدہ درست ہوتا ہی اور اس کا سبب موافق بیان بعض مدققین کی یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کر کے اپنی ساتھیہ
 مسبباتها وأجرى عآدته ان يتخلف مسبب عن سببه كالاحتراق عند النار ومن جملة
 مسببات شفق کر دہی اور عادت یوں جاری رکھی ہی کہ کوئی سبب اپنی سبب سے جدا نہ ہو دی ساتھیہ ہی جیسی جلاں الگ کی ساتھیہ ہی
 ذلك الرياسة فانه تعالى جعلها سببا لتصفية القلوب وانا طاهيا بحيث يوصل بها الى
 ایسی ہی ریاضت ایک سبب ہی کہ اور اللہ تعالیٰ نے صفاء قلب کا سبب بنایا ہی اور ایسی ہی متحقق کر دیا ہی
 الكشف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلك على رضائه تعالى بذلك السبب الذي هو الرياسة
 کہ کشف وغیرہ خوارق پیدا ہوا یا کرین پر اس کشف وغیرہ سے رضا مندی اللہ تعالیٰ نے اس ریاضت پر ثابت نہیں ہوتی
 اذ من المعلوم قطعا ان الخوارق ليست مقصورة على المعجزة والكرامة بل قد تكون استكساجا
 کیونکہ یقینی معلوم ہی کہ خوارق کو معجزہ اور کرامت سے کچھ خصوصیت نہیں ہی بلکہ بعض اوقات استکساج ہی

انه ينزل عليه فقال اصدق قال الله تعالى ان الشياطين ليرحون الى وليهم ليحاذلوكم
 كمنسجدهم وحي آتاني جواب ديا جديهاى الله تعالى فرما تاي اور شيطان رعين والهي التي بين ايدي دوستوں کی کستى جھڑکارتی
 وقال الله تعالى هل ينظرون على من تنزل الشياطين تنزل على كل فاجر اذ انهم وكثير ممن ينسب
 اور فرمايے الله تعالى في بين يتاولن تلكم کسر اور تي ہیں شياطين اور تي ہیں ہر جہوني گنہگار پر اور بہت لوگ
 الى الاسلام في الظاهر وهو برئ منه في الباطن يكون له نصيب من هذه الاحوال الشيطانية
 ظاہر کی مسلمان اور باطن میں اسلام ہی ہی بہرہ ہیں کہ انکو ایسی ہی شیطانی حالات میں ہی
 بحسب مولاهم للشيطان ومعاداته للرحمن ويصير فتنة بين الانام وبعضهم وان كانوا
 موافق اختلاط شیطانی اور عداوت رحمانی کی حصص میں اور خلقت کو فتنہ میں مبتلا کرتی ہیں اور بعض شخص اگرچہ
 صديق في معاملتهم وكان لهم عبادة واجتهاد في العمل لکنهم لقلعة عليهم بحقائق الايمان
 اپنی معاملہ میں سچی ہیں اور عبادت اور مجاہدہ علی کرتی ہیں لیکن چونکہ حقائق ایمانی ہی کم واقع ہیں
 وعدم تميزهم ما هو من احوال الشيطان واموال الرحمن يبتس عليهم اهر ويقعون في فتنة
 اور صلات شیطانی اور امور رحمانی میں فرق نہیں کر سکتے لاجہاد اور نہ وہ لطیف پوشیدہ راہ جانتا ہی اور شیطان کی حال میں بہتر کر
 الشيطان ويدعون كشفنا اقص العقل والشرع ويقولون قد ثبت عندنا في الكشف
 ایسی کشف کا دعویٰ کرتی گئی ہیں جو نہ عقل میں آوی اور شرع کی برخلاف ہو اور کہتی ہیں کہ کھوکھ کشف میں وہ امر ثابت ہوئی
 ماينا اقص صريح العقل والشرع وهم قوم لا يتعدون الكذاب لكن يحيل اليهم اشياء يتفق
 جو عقل اور شرع میں صاف مخالف ہی بہرہ وہ لوگ ہیں جو عموماً جہوش نہیں پاتی برائی کی فضیلت میں وہ چیزیں آتی ہیں
 وجودها في الخاسر ويظنونها من كرامات الصالحين ولا يعرفون انها من تلبس الشياطين
 جو خارج میں نادر اور جو میں گامی کا ہی ہوتی ہیں اور کھوکھ کشف کی کرامات سمجھ لیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتی کہ یہ شیطانیوں کی دغا بازی ہیں
 فان كثيرا من الناس يظنون انهم من اولياء الله تعالى وهم ليسوا من اولياء الله تعالى بل هم
 بیشک اکثر لوگ بڑوں گان کہتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ ہیں اور وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتی بلکہ
 من اولياء الشيطان فان اولياء الله تعالى هم الذين وصفهم الله تعالى في كتابه وقال الا ان
 شیطان کی دوست ہوتی کیونکہ اولیاء اللہ تو وہ لوگ ہوتی ہیں جنکی اللہ تعالیٰ ہی اپنی کتاب میں بہرہ تعریف کی فرمایا ہی جو لوگ
 اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون وقال في آية اخرى ان
 اللہ کی دوست ہوتی ہیں نہ ڈری اور نہ ڈرے اور نہ غمگین جو لوگ ایمان لائے اور بہتر گامی کرتی ہری اور ایک اور آیت میں فرمایا نہیں ہیں
 اولياءه الا المتقون فبين سبحانه وتعالى في هاتين الآيتين ان اولياءه هم المتقون وليس
 دوست اور کسی سوا بہتر گامی کی سوا اللہ سبحانہ تعالیٰ ان دونوں آیتوں میں بیان فرما دیا کہ اسکی اولیاء بہتر گامی ہوتی ہیں اور
 لهم في الظاهر من الامور المباحة شيء يميزون به عن الناس فلا يميزون بلباس دون لباس
 ظاہر میں مباح چیزوں میں سے کوئی ایسا نشان نہیں ہی جس سے فرق کرے اور لوگ کسی ایک پہچان میں نہ کوئی ایسا خاص لباس ہی کی بنا پر
 اذا كان كل منهما مباحا بل يوجدون في جميع اصناف امة غير ذالم يكونوا من اهل البدعة
 مباح ہوں لیکن وہ لوگ یعنی اولیاء امت محمدی کی تمام اقسام میں ہوتی ہیں اگر یہ سنی
 واهل القبور وليس من شرط الولي ان يكون معصوما بحيث لا يغلط ولا يخطا ولهن لا يجوز
 اور بدکار نہ ہوں اور ولی کی شرط یہ کہ معصومیت نہیں ہی کہ اسکی کہیں نہ غلطی ہو نہ خطا اور یہی دلیل اسکی ہے جہاں ہیں

له ان يعتد علی ما یلقى الیه فی قلبه ولا علی ما یقره ما یراد الیها ما اخطا بها من الحق لیس
 کما جواسکی دل پر خطر اندازی ^{یا جواسکی بطور ایمان کی معلوم ہو یا حق کی طرف سی خطاب ہوا اور میری خبر کرنا کہ}
 علیہ ان یرض ذلك كله علی ما جاء به النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فان وافقه یقبلہ
 واجب ہی کہ اس میں تو کم احکام شریعی سی مطاب کرے ^{بہر جو موافق ہوگی اور کس تسلیم کرے}
 وان خالفه لا یقبلہ وان لم یعلم انه موافق او مخالف یوقوف فیہ والناس فی هذا الباب
 اور جو مخالف ہو اور کس درکے ^{اور اگر موافق اور مخالف کچھ معلوم نہ ہو تو اس میں توقف کرے انکے آقا میں باہر کٹر لوگ غلطی نہ جاتی ہیں}
 یغلطون کثیرا ویظنون فی شخص انہ ولی ول یعتقدون ان الولی یقبل منه کل ما یقول
 بعضی شخص کو ولی قرار دی کہ بہر اعتقاد کر لیتے ہیں کہ ولی کا کما مناسب مقبول ہی ^{اور کیا اگر اسباب}
 یسلم الیہ فی کل ما یفعل وان خالف الکتاب والسنة ویوافقون ذلك الشخص ویخالفون ما
 سہم ہی ^{اگرچہ قرآن وحدیث سی مخالف ہو اور کسی یہ اس شخص کو مطیع نہ جاتی ہیں اور}
 بعث الله به رسوله الذی فرض علی جمیع الخلق تصدیقہ فیما اخر وطاعته فیما امر فبیرحمہم
 رسول کی ارشاد سی خلاف کرتے ہیں جسکی خبر کی تصدیق ^{اور حکم کی اطاعت تمام عالم پر فرض ہو چکی ہی بہر اسکو}
 عن الفتنم للرسول وموافقہم لذلك الشخص ولا الی البدعة والعصیان واخر الی الکفر والظنیا
 رسول کی مخالفت ^{اور اس ولی موعود کی موافقت یہی تو بدعت اور نافرمانی کی طرف کچھ بخاتی ہی اور تم کو لو بہت کفر اور سرکشئی کی قیام}
 ویبکوہن الذین قال الله تعالیٰ فیہم ویوم بعض الظالم علی یدہ یقول لیبتنی اتخذت مع
 بہر وہی لوگ ہو جاتی ہیں جسکی حق میں اللہ تعالیٰ پیرائے فرمائی اور جیکے کاٹ کاٹ کہا ویکیا کھنکھائی انہ لبتنکاسی طرح جن میں بڑی ہوتی
 الرسول سبیلا یولیبتنی لیبتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جلی فی وکان
 رسول کی سائبر راہ ^{ای خلی میری بہن نہ بڑی ہوتی میں فی فلائی کی دوستی بہکا دیا حکم نصیحت سی جبکہ جو بھٹک اچکی اور ہی}
 الشیطان لا لسان خذ ولا بل یکنون مشابہین للنصارى الذین قال الله تعالیٰ فیہم اتخذوا
 شیطان آدمی کو ^{و غادی والا بلکہ وہ لوگ نصاریٰ کی مثال ہیں جسکی حق میں اللہ تعالیٰ فرمائی}
 احبارہم وھبائہم امر باہا من دون الله قال عدی بن حاتم للنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ما عیدتکم
 ابی عالمون اور درویشوں کو خدا ^{عدی بن حاتم ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے من کیا نصاریٰ عبادت تو نہیں کرتی}
 فقال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعوہم من اطاع احدہم فاعلم باذن به الله تعالیٰ فقد عدا
 سوبی صلی اللہ علیہ وسلم ^{جواب میں فرمایا نصاریٰ کی اوکی اطاعت کی اور جس شخص نے برخلاف حکم الہی کی کسی اطاعت کی اسکی اوکی عبادت کی}
 واتخذہ ربہا فاذن کل من خالف شئ ما جاء به الرسول مقلدا فی ذلك لمن یظن انہ ولی وان الولی
 اور اسکو اپنا رب بنایا سوب جس شے کی کچھ ہی خلاف کیا کیسی پیروی کی لحاظ سی ولی جان کر ^{اس وہم ہی کہ ولی کی ہی اور کسی کا}
 لا یخالف فی شئ مما یصدر عنہ من الاقوال والافعال فھو ضال وعدۃ هؤلاء فی ذلك انہم یرون
 خلاف نہیں ہو سکتا ^{شہرا گراہ ہی اور وہ تعجب بہر ہی کہ بہر لوگ بعض اوقات}
 قد یقم من شخص مکاشفۃ فی بعض الحالات وشئ من خوارق العادات مثل ان یطیر فی الهواء ایشی
 کسی شخص سی بعضی حالات مکاشفہ ^{یا کوئی خارق عادت دیکھتے ہیں جیسے ہوا میں اڑنا}
 علی الماء وتجدہم بحال غائبہم وبما سرفق لهم او غیر ذلك ولیستدلون بھذا الامر علی ولاینہ
 پانی بچلنا یا غیب کی خبر بتانی ^{یا جو رکنا بتاویا اور اور سوا اسکی اور کسی نبوی او کو ولی مجھ کر}

کراماتہم حجۃ فی الدین حیث یکون حصولہا ببرکتہ اتباع رسول رب العالمین وهی فی الحقیقۃ
بہرہ کی کرامت و دنیا کی حجت ہی کی برکت رسول رب العالمین کی اتباع کی برکت ہی حاصل ہوتی ہے اور یہی کرامت حقیقت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ کا
 بڑا حلقہ تھا جس کی حالت کی
 سوسپہ میں اوس سوسپہ میں کی گئی تھی

الحج والشیاطین کا حصلت لکثیر من حکیت عنہم هذه الاحوال منہم عبد اللہ بن صیاد
 جو ان میں چنانچہ یہ حالات بہت مشغول سے ظاہر ہوئی ہیں
 انہی کی ایک عبد اللہ بن صیاد کی

الجن والشياطين كما حصلت لكثير من حكيته عنهم هذه الاحوال فمنهم عبد الله بن صياد
هو بن مينا جنانجي بهر حالات بہت شفقوں سی ظاہر ہوئی ہیں انہیں سی ایک عبد اللہ بن صیادی

الذى ظهر في زمن النبي صلى الله عليه وسلم ووطن بعض الصحابة أنه الرجل وتوقف النبي
ج. بنى صلى الله عليه وسلم زمانه من ثما بعض صحابتي اوكو رجال خيال كياتا اوري

عليه الصلوٰۃ والسلام في امره حتى تبين له انه ليس بالرجال وانما هو من جنس الكهان والكهان يكون
صلی اللہ علیہ وسلم في اوكي حال من توقعه فلما اُخبر معلوم ہوا کہ رجال نہیں ہی کا ہیں ہی اور کہ نہوں میں ہی

لا حرم قرین من الجن یخبره بکثیر من الغیبات مما یسترقه من السمع مع خلط الصدق بالکذب
کیا یارب من مہنای اکثر جوری جوری سکر کیمہ سیمہ کیمہ جیوٹ طا کر علی ضرب تبا کر ای

وَمِنْهُمْ الْأَسْودِيُّ الْعَنْسِيُّ الَّذِي ادَّعَى النَّبُوَّةَ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْجَنِّ مِنْ يَخْبِرُهُ بِبَعْضِ الْأُمُورِ الْعَاقِبَةِ فَلَمَّا
أُورِيكَ الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَنْسِيِّ جَسَنِيَّةً نَبَتْ كَأَدْعَى كَيْمَا أَوْ كَيْسَى أَيْ أَحَدٍ مِنْهَا بَعْضُ خَيْرِنَ غَيْبِكِ أَوْ كَسُوْمَا دِيْمَانَا جَب

قابلہ المسلمین ليقبلوه خافوا من الشياطين ان يخبروه بما يقولون فيه حتى اعانت عليه امراته
مسلمان اسكى قتل كائنى مقابلہ گرگى توشايملىن سايه خوف هوا كى يهان كى گفتگو سى اسكو مطلع نكردين آخر اسكى جروكو

جب معلوم ہوا کہ یہ کافر تو اُسی دلت کی تپ اٹھ کر قتل کیا اور ایک مسیلہ الکذاب ہی اسکی پاس ہی ایک جرتا جو پوشیدہ باتیں اُسکو

[illegible]

بن مرثد و ادعای نبوت و کان شیطانہ یخرجہ من جملہ من القید و یمنعہ السلام بنفذ فیہ و کان نبوت کا دعویٰ کیا اسکا یار شیطان پانوں میں سے بزرگ الگ کر دیتا تھا اور کوئی ہتھیار اور کسی بدن پر اثر نہ کرتا تھا اور

بِرِّى النَّاسِ اسْحَابُ رِبَا نِافِى الْهَوَى وَيَقُولُ هِىَ الْمَلَكَةُ وَأَمَّا الْجِنِّ وَالْشَّيَاطِينُ فَلَيْسَ لَهُمَا مَسْكَنَةٌ فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ مَّسْكَنٍ وَلَهُنَّ أَسْوَاقٌ فِي كُلِّ بَلَدٍ

اَسْمُوكُمْ لِيَعْلَمَهُ طَعَنَهُ رَجُلٌ بِالرَّحِمِ وَلَمْ يَفْعَدْ فِيهِ الرَّحِمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ اِنَّكَ لَمْ تَسْمِ اللَّهَ
مُسْلِمًا لَوْ اَنْتَ قُلْتَ كُنْ فَرَأَيْتَا نَوَاسِكَ تَخْشَى اَوَّلَ رَجُلٍ رَأَى ذُرِّيَّتَهُ هِيَ اَشْرَكَكَ يَا
تَوْبَ عَبْدُ الْمَلِكِ يَا كَيْفَا تَوْنِي بِسْمِ اَللّٰهِ طَعَنَهُ رَجُلٌ بِرَحْمَتِهِ

قسمی اللہ تعالیٰ قطعہ وقتہ ومن غیر ہواۃ المدن نورین من مجاہد شیطانہ عشیہ عرفہ الی
پھر اوستی بسم اللہ پڑھ کر ماری تو ایک کوچ میں مار ڈالا اور ان طائفہ کو روکی کیا اور دسویں ہزار شیطان اس کو شب عرفہ کو

عزات پر سچا روتا تھا یہ وہ شخص موافق شرع کی جسٹس خود اور رسول کا حکم

وہ یقیناً ہے وہ یقیناً بالہیت وہ یقیناً بین الصفا والمروۃ ولا یرعی بحار یقیناً بتیابہ ہم اور ہم دلفہ برد و قوت کرنا نہ نسبت اللہ کا طواف کرنا اور نہ صفام دہ کی بیچ میں سعی کرنا اور نہ بی جہاد کرنا بلکہ ہم اسانہ تفت کر کر

یرجم من لیلته وهو بصیر کمن یحضر الجمعة ویصلی بلا وضوء ومنهم من یرستغث بالخوف
 اوسمیت بین یفکر صلاته اذ کان لیساً بها جسی کفی جموع من تواجدوا فی برنازی وضو بری ادر یعنی ده لوگ بین جو خوف کوی
 سوء کان الخلق حیا اومیتا اومسلماً او غیر مسلم ویتصور الشیطان بصورته ویقضى
 زندہ ہو یا مردہ مسلمان ہو یا کافر مدد مانگی بین پیر شیطان اوسکی صورت بیکر متغیر کا پورا کردیتا ہی
 حاجۃ من یرستغث به فیظن تلك المسلمین انه من استغاث به ولیس كما ظن بل انما هو
 ایسلاؤنکو اس شنبہ بین ڈالتا ہی کہ یہ وہ شخص ہی جس ہی میں فی حاجت چاہی تھی اوسکا یہ خیال باطل ہوتا ہی بلکہ وہ
 الشیطان ضلماً لک الشک بالله فان الشیطان یصل بنی آدم بحسب قدرته فانہ اذا اعانهم
 شیطان گراہ کرے تو لاہی جب اوسنی اندکا شریک پیدا کیا کیونکہ شیطان تو ہی آدم کو جہان تک بن آوی راہی بھاتا ہی پیر شیطان جادگی
 علی مقاصدہم فهو یضرمہم اضعاف ما یقعہم فان من کان منتسباً الی الاسلام اذا استغاث
 مقصد پوری کرتا ہی تو ہی زیادہ نقصان پہنچا دیتا ہی بہر جو شخص مسلمان ہو کر
 بمن یحسب بہ الظن من شیوخ المسلمین یحیی الیہ الشیطان فی صورة ذلك الشیخ فان الشیطان
 اپنی پیر شتم متفقہ فیسی فریاد گرا ہی تو شیطان اوس پیر کی صورت بدل کر اوسکی پاس آتا ہی کیونکہ شیطان تو
 کثیرا ما یحیی علی صورة الصالحین ولا یقدر ان یقتل بصورة رسول رب العلمین ثم ان ذلك
 اکثر صلوات کی صورت بدل لیتا ہی ان پر یہ قدرت نہیں ہی کہ رسول رب العالمین کی صورت بدل سکی بہر وہ
 الشیخ المستغاث به ان کان منہ علم لا یجبرہ الشیطان باقوال اصحابہ المستغثین بہ
 پیر جسے فریاد کرتی اگر صاحب علم ہوتا ہی تو شیطان اوس پر فریاد کر سکتا تھا بل میں نہیں کرتا
 وان کان منہ لا علم لا یجبرہ باقوالہم ویقل الیہم کلامہ فظن اولئك الجملة ان الشیخ سمع
 وراہر کہ علم ہوتا ہی تو اتنی حال کہتیا ہی ادر یعنی کلام نقل کر دیتا ہی وہ جہاں میریوں سمجھی ہیں کہ جاری پیر ہی اتنی دوسری
 اصواتہم واجابہم مع بعد المسافة ولیس كذلك بل انما هو بتوسط الشیطان وقد روی عن
 ہاری بات سنکر جواب دیا ادر حقیقت میں یہ سب غلط ہی بلکہ یہ بواسطہ شیطان کی ہی چنانچہ
 بعض المشائخ الذین قد جرى لہم مثل ذلك بصورة المكاشفة والمخاطبة انه قال یری لی شواظ
 بعض مشائخ ہی کہ انکو ایسا معاملہ کا شفق ادر محافل کی صورت میں پیش آیا روایت ہی وہ کہتی ہیں کہ انکو کوئی کچھ چیز
 مثل الماء والزجاج ویمثل لی فیہ ما یتطلب منی من الاخبار فاخبر الناس بہ وھذا الوجه
 جسی پانی یا شیشہ نظر آتا ہی اوسکی اندر جو چیز بھی مطلب ہوتی ہی منقش ہوجاتی ہی سو میں لوگوں کو بتا دیتا ہوں ادر اسی طرح
 یصل الی کلام من یرستغث بنی من اصحابی فاجیبہ فیصل الیہ جوالی وکثیر من ھذہ
 مرید رستغیت کی بات مجھ تک آجاتی ہی ادر میں جواب دیتا ہوں تو اوس پر یہ معلوم ہوجاتا ہی ایسی ہی
 الخوارق یحصل لکثیر من الشیوخ الذین لا یعلمون کتاب السنۃ ولا یعلمون بہما فان
 خوارق اکثر مشائخ کو جو کتاب سنت ہی ناواقف ہوتی ہیں ادر ان پر عمل کرتی ہیں جس کی سن تو
 الشیطان کثیرا ما یلعب بالناس ویریہم الاشیاء الباطلة فی صورة الحق فمن کان بصیر الحق
 شیطان ہی آدم ہی اکرم الیسی ہی کہتا ہی ان کرتا ہی ادر باطل کو حق کی صورت میں بنا کر دکھا دیتا ہی بہر جو شخص حقان زبان ہی
 الایمان وخیر البشر لعم الاسلام یعلم انه من مکر الشیطان ویستعید بالله تعالیٰ عنہ
 واقف ادر اسلامی احکام ہی آگاہ ہوتا ہی وہ جانتا ہی کہ پیر شیطان کا کام ہی ادر ضدی بنانا مانگتا ہی

ومن لم يكن من اهل المعرفة واليقين يغتر به ويكون من الهالكين واعظم ما يقرب به
اورجوا شخص صاحب معرفت اورا من يقين نهي في توبه كبر هلاك هوناي اورجوانتي هي به شطاني حالات مضطرب اور

الكحول الشيطانية سماء الغناء اذهو سماء المشركين الذين قال الله تعالى في حقهم وما
راسخ به جاتي بهن وه غنا كما مستغري كيو كوك سماع اولون مشركين كا كام هي جكي حق من اند غناي فرماي اور

كان صلاتهم عند البيت الامكاء ونصديقه قال ابن عباس وغيره من السلف الصند
او كاي مان كچه نهي كعبه كي پاس مگر سيندان اور تالي بكاني ابن عباس وغيره متقدم فرماي بهن نصدي كسي

التصفيق باليد والمكاء الصغير وكان هذا مما اتخذوه المشركون عبادة فمن يؤثر سماع
تالي بكاني انتهى اور مكا كي مضي سيندي مشركون في به عبادت مشركون كي تي بهن يچسي راگشتا خيرا كيا

الغناء فهذا من علامة كونه من اولياء الشيطان لا من اولياء الرحمن اذ لم يجتمع النبي
نوهه نشاني اولياء شيطان كي هي اولياء رحمان كي بهن كيو كي هي صلى الله عليه

عليه السلام واصحابه على استماع الغناء قط بل جميع الصحابة والتابعين وسائر كابر ائمة
دوسلم كو اور جاكرو كهي غنا سني كا اتفاق بهن هوا بكو تمام صحاب اور تابعين اور تمام اكابر ائم

الدين لم يجعلوا هذا طريقا الى الله تعالى ولم يعدده من القرب والطاعة بل عدده من
دين من هي كسي غناكو طريق اهد كا بهن هرايا اورا سكونق اور عبادت من شارب بهن كيا بكو

البدعة والمنكرات حتى قال ابن مسعود الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل فمن
بدعت اور كن بل من داخل كاي چنانچس مسعودي فرماي كغنا نفاق كو دكي اندر ايسا كا تاي جسي باني نكا كا چيچيچي

كان من اهل المعرفة التي هي كمال الولاية يعرفون للشيطان فيه نصيبا وافر ومن كان من
اهل معرفت كامل ولايت والاوي ده جاتاي كواسين شيطان كا برا حصري اور جوتخص

المعرفة البعد يكون فيه نصيب الشيطان اكثر فانه بمنزلة الخمر يثر في النفوس اكثر من
معرفت دور اور اوسين اور هي برا حصري كيو كوك غنا بمنزل شرب كي هي نفوس كي كده شرب سي نيا ده

تأثير الخمر ولهذا اقوى سكر اهله ينزل اليهم الشيطان ويتكلم على السنة بعضهم ويجعل
تأثير كراتي اسهيلي غنا مسكونج بهن مست جاتي من تواوينر شيطان اچيچيچي باني بعضي ك زانسي بولي كدائي اور سكو

بعضهم في الهوى ويظن الجاهل ان هذا من كرامات الاولياء وليس كذلك بل انما هو من
اور بهن او بهاني بهن باني جاهل سمجتي بهن كيه به اولياء كي كرامت هي يون بهن بلاك شطاني

الاحوال الشيطانية ولذلك اذ قرئ هناك ما يطر الشيطان مثابة الكرسي وغيرها
حالات بهن اسهيلي اگر معرفت دان ده چر هو جسي شيطان بهاگ جاتاي جسي آية الكرسي وغره

ينصرف عنه فيسقط كما جرى ذلك لغير واحد فان التوحيد يطر الشيطان حتى حكي ان بعضهم
نوشيطان بهاگ جاتاي اور ده شخص گريچيچي چنانچي بهت لوكون كوايسا اتفاق بهي كيو كوك توحيد شيطان كو بكاري هي كميچيچي كركي شخص كو

حمل في الهوى فقال لا اله الا الله فسقط فلما كان الخوارق كثيرا ما ينقص بها درجة الرجل كان
اور بهن او بهاني او كاي زبان سي لا اله الا الله نكلا وه فرشت گريچيچي اور چو كاي ابي خوارق سي كتر روجه كاي كا پست هوناي

كثير من الصالحين يفرمونها ويستغفر الله ويتوب اليه كما يستغفر من الذنوب ويتوب
نوكتر صلاها اس سي كريز اور اند سي ابي استغفار اور توبه كرتي بهن جسي كوي كيا بوني توبه اور بهن غنا كراي

عنها وقد كان تعرض على بعضهم فيسألون ذوالها والمشاخ كاهم كانوا ينفقون المريدین السالكين
 وبعضون كوجوبی حالت پیش آتی تو اونی عاکی که بهرام موقوف به جادی اور تمام مشایخ اینی مریدون کون خوارق می

غایة التفتیر من المیل الیها فان السالك القاصد لروية الاشياء وحصول الخوارق واقع في
 کمال لغت دلاقی ہی ہیں کیونکہ جو سالک ارادہ غیبی دانی وغیرہ خوارق کارکتنا ہی وہ

شبكة الشيطان فالألمزله ان یخلص نفسه من المیل الیها الا طائل تحتها بل اذا وقعت
 شیطان کی حال میں ہنسنا ہی نہیں نام ہی کراس آرزوی اینی دلو کچا دی کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہی بلکہ اگر بہرہ

له بلا طلب منه یخاف علیه الاستدراج ولهذا قال بعض الکبار اذا دخل سالک في بستا
 بلا طلب پیش آوی تو استدراج کا اندیشہ ہی اور سبیلانی بعضی رنگون نی فرمایا جی کوئی سالک باغ میں جادی

وقالت طیر شجاع ذلك البستان بالسنة فصیحة السلام عليك یا ولی الله فان لم یقفطن
 وراوی باغ کی درختون پر ہی جانور صاف زبان سی بہر کہیں السلام علیک یا ولی اللہ بہرہ وہ اوکو کوہتہ بھی

انه مكر به فقد مكر ولم یشرع وهذا التفتیر من المشاخ عند ظنهم انہا کرامات فكيف اذا تعین كونها
 تو ہی خبر غریب میں آگیا اور مشایخ کی یہ روک ٹوک تیب ہی کا مسکو کرامات جانی ہوں اور اگر یہ ثابت ہووی

لجن والشياطين وكثير من الناس لا يعرفون انما من الجن والشياطين بل یظنون انهم من کرامات الصالحین فیتفتنون بها ویكونون
 کہ جن اور شیاطین کو طرف ہی بہرہ کس ہی ہوگا اور بہت لوگ یہ نہیں جانتے تھے جن اور شیطان کی طرف ہی ہی بلکہ اوکو صلیا کہ بہت جان کر تفتن میں نہیں ہی اور

من الخاسرين ولا یعلمون الکرامة الحقيقية انما هو حصول الاستقامة والوصول الى کمالها
 دیاں اولیائی ہیں اور حقیقی کرامت سی واقف نہیں ہوتی کردہ استقامت کا حاصل کرنا اور کمال کا یہی آکرنا ہی

ومرجعها الى امرین صحة الايمان بالله وقا لی وانبأ ما جاء به من رسول ظاهر وابطان فاذا
 اور اسکی بنا دو چیز پر ہی کہبت تو بحث ایمان کی امد پر دوسری رسول کا اتباع ظاہر اور باطن سی سوا کی کوہ ہی

على العبد ان لا یحرص الا علیهم ولا یكون له همة الا في الوصول الیهما واما الکرامة بمعنی ظهور امر
 کی ہوتی ان کو جو چیز کی اور کچھ خواہش نہ کی اور ہی بحث نہیں کی یہی آکر ہی من طرف کری ہی کرامت جی خرق عادت

خارق للعادة فلا عبرة لها بل هی حیض الرجال وليس من یحصل له شیء مما اقرت به من یحصل له شیء
 سوا کچھ اعتبار نہیں ہی مگر وہ مردوں کا حیض ہی اور جکو ذرہ بہر ہی امراض حاصل ہووہ ہرگز نہیں ہی کہ نہیں ہی ہی ہی ہی

بہر افضل واولی الاحتجاج الیہا الامر کن ضعف الیقین فانه اذا حصل له شیء مما یقوی یقینه واما من کا
 ہوکہ وہ ہی شخص افضل واولی ہی سی کی اور مرضی کا وہ ہی شخص آرزو مند ہوتا ہی کچھ یقین کا نہیں ہی نہاں آلاسہ سیدی اور کافین دی ہجادی اور جو شخص

کامل الیقین فلا یدلتق الیہا الاستغناء عنها ولد لك كانت الخوارق في التابین اکثر مما كانت
 کامل یقین دانی ہیں اوکو اور ہر دو چیز نہیں ہوتی اوکو کیا حاجت ہی اسی ہی طبقہ تابعین میں بہت صحابہ کی خوارق اکثر ہوتی تھی

في الصحابة المجلس الثالث في فضيلة الايمان ومن امن مطلقا قال رسول الله
 صحابی ہی ہیں اوکو اور ہر دو چیز نہیں ہوتی ایمان اور مطلق مؤمن کی فضیلت میں فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل الجنة یترءون اهل الغرف من فوقهم کما تراءون الکوکب الدری
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک ابوجنت کو نظر آویگی غرض دالی اوپر ہی جیسا جتن ستارہ

الغافر فی الاق من المشرق والمغرب لیتفاضل کلینہم قالوا یا رسول الله تلك منا عن الانبیاء لیسئلنا
 انتہا نگارہ مشرق یا انتہا نگارہ مغرب میں تاکہ فضیلت معلوم ہوگی کچھ انہیں ہی عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجہ سوا انبیاء کی اوکو نہ پاسکتا ہی

شجرتها امجن النشون وعبرها من الايات التي تدل على جوده تعالى فان منيتا مل
 اوسكار دست ياتر او چا بوالی اور سوا اکی اور بہت لیتیں ہیں جو وجود الہی پر دلالت کرتی ہیں جسک جو شخص ان آیات کی
 مضمون ہر اے الايات ويدبر فكره فيه ذكر فيها من خلق السموت والارض وفيها من عجائب المخلوقات
 مضمون ہیں یعنی انسان اور زمین کی پیدائش اور جو اسکی اندر عجیب عجیب مخلوقات ہیں غور اور تامل کی وہ خود بخود یقین کر لے گا
 يضطر الى الحكم بان هذه الامور لا يستغنى شئ منها عن صانع بوجده ويدبره وعلى هذا الاعتقاد
 کہ یہ تمام اشیا صانع پیدا کر بوالی اور دہری بی پرواہ نہیں ہیں بلکہ محتاج ہیں کہ پیدا کرے اور کرا کر شکر کی اور تمام ہی کام کیا کرے
 جميع الناس كما يدل عليه قوله تعالى ولئن سألتم من خلق السموت والارض ليقولن الله وانما كفر
 بہر ہی اعتقاد رکھتی ہیں چنانچہ اس آیت ہی ثابت ہے اور جو تو پوچھا اور جسکی سنائی آسمان اور زمین تو کہیں گے امدنی بہر
 من كفر بالاشراك ولذلك كان شان الانبياء دعوة الخلق الى التوحيد ليقولوا لا اله الا الله لا
 جو لوگ کافر ہو گئی ہیں وہ شرک کی شامت ہی ہیں اسبیل ہی تمام انبیاء علیہم السلام توحید کی طرف دعوت کرتی تھے تاکہ لا الہ الا اللہ کی قائل ہوں
 الى ان يقول للعالم له فاذن في فطرة الانسان ودلالة آيات القرآن ما يغني عن قائمة البرهان
 اور ہمیں سکھاتی تھی کہ پیدا کرے عالم کا معبود ہی وہ طبیعت انسانی اور دلالت آیات قرآنی کا وجود الہی پر بران قائم کر دے کی کچھ ضرورت نہیں کہی کی
 على جوده تعالى لكن العلماء يبينوا اثبات وجوده تعالى دليلا عقليا وقالوا الدليل على وجوده تعالى
 لیکن علماء فی توحید واسطی ثبات وجود الہی عقلی دلیل بیان کی ہے کہ توحید وجود الہی کی بہر ہی
 حدوث العالم فبيان حدوثه انه اعيان واعراض والمراد بالاعيان الاجرام القائمة بذاتها
 حدوث عالم کا ہے بہر حدوث ہون معلوم ہو کہ عالم ہی اعیان ہیں یا اعراض اعیان ہی اراد اجسام ہیں جو بذات خود قائم ہیں
 والمراد بالاعراض الصفات التي لا تقوم بذاتها بل تقوم بالاجرام وتزورها ولا تتفك عنها وكل منهما
 اور اعراض ہی اراد صفات ہیں جو اپنی ذات میں آپ قائم نہیں رہ سکتیں بلکہ اجسام کی سہارے ہی اور اجسام کو لازم ہیں کہی الگ نہیں ہوتی اور بہر
 حادث اما الاعراض فحدث بعضها ناعلم بالمشاهدة كالحركة بعد السكون والصنوع بعد الظلمة
 حادث ہیں اعراض میں ہی بعضی حادث تو مشاہدہ ہی معلوم ہوتا ہے جیسے حرکت بعد سکون اور اجالا بعد اندھیر کی
 والسواد بعد البياض وحدث بعضها كنعلم بالدليل وهو بيان العدم كما في اضداد ما ذكر وما لا اجزاء
 اور سیاہی بعد سفید کی اور بعضی حادث دلیل ہی معلوم ہوتا ہے یعنی عدم کا آجانا جیسے ان متکورات کی ضد ہون پر اور اجسام کی
 فذليل حدوثها انها لا يخلو عن الحوادث وكل ما لا يخلو عن الحوادث فهو حادث اما عدم خلوها عن
 حدوث کی سہر دلیل ہے کہ اجسام حادث ہی کہی حالی نہیں ہوتی درجوشی حوادث ہی حالی نہ ہوتی وہی حادث ہوتی ہی اور اجسام حوادث ہی حالی نہ ہوتا
 الحوادث فلا يخلو عن الحركة والسكون وهو ظاهر مدرك بالبدهة ولا خطر ولا يحتاج فيه
 ہون ثابت ہے کہ اجسام حرکت اور سکون ہی حالی ہیں ہوتی اتنا تو ظاہر ہی خود بخود معلوم ہوتا ہے اور ہمیں کچھ تکرار اور تامل کی حاجت نہیں
 الى تامل وافكار فان من عقل جسمه لا ساكنا ولا متحركا كان عن نفع العقل نكبا ولبن المجهل راكبا
 کو کو جو شخص کسی جسم خیال کی کہ نہ متحرک ہو نہ ساکن نہ وہ شخص عقل کی دستہ ہی گراہی اور حالت کی پشت بر سوار
 والحركة والسكون حادثان يدل على حدوثهما وتبعهما فقيهما وانقضاء كل منهما عند وجود الآخر وذلك
 اور حرکت اور سکون دون حادث ہیں الکی حدوث ہر الکی پیچیدہ ہوتا دلالت کرتا ہے اور جب ایک پیدا ہوتا ہی تو دوسرا فنا ہو جاتا ہے
 مشاهد في بعض الاجرام وانه يشاهد فيه ذلك فاما ساكن الا والعقل يقتضي مجاز حركته واما من
 یعنی حرکت ہی سکون اور سکون ہی حرکت فہم ہی بہر حال بعضی اجسام میں تو مشاہدہ ہوتا ہے اور جمہان ہمیں ہی تو یہ کہہ سکتی ہیں کہ ساکن اور اعتبار تجرید عقل کی حرکت ہو

متحرك الا والعقل يقتضي مجازا سکونه فالطاري منهما حادث بطر يانه والسابق حادث اذ لو كان
 اور هر متحرك باعتباره غير عقل کي ساکن ہو سکتا ہے اب نو پيدا تو حادث ہی کیونکہ اب پیدا ہوا اور موجود سابق ہی حادث ہی کیونکہ اگر
 قديم لا يستحال علمه واما کون ما لا ینخلو عن الحوادث حادثا فلا نہ لولم یکن حادثا لکان قديما
 قديم ہوتا تو اسے ہرگز نہ آتا اور جو شی حادث ہی خالی نہ ہو اؤ کی حادث کی یہ دلیل ہی کہ اگر وہ حادث نہ ہوگا تو ہیکہ قديم
 ثابتا فی الزل فیلزم ثبوت الحوادث فی الزل وهو محال اذ یلزم ان یکون قبل کل حادث حوادث مرتبة
 اور زل میں ثابت ہوگا اس سے لازم آتا ہی کہ حادث یعنی حرکت اور سکون زل میں ثابت ہوا اور یہ علم محال ہی کیونکہ اس سے پہلے لازم آتا ہی کہ حادث ہی پہلی ہی نسبتا حادث
 لا اول لها کما یقول الفلاسفة فی حرکات الافلاک واشخاص الحيوانات وغيرهما فانهم ومن تبعهم
 جسکا ابتدا نہ پایا جاویں اور جو ہوں جس سے قبلہ حرکات فک اور اشخاص حیوانات وغیرہ میں قابل ہوتی ہیں تو کفہ اور جو نام کی مسلمان
 من ینسب نفسه الی الاسلام ولیس له منه نصیب قالوا ان العالم العلوی قديم بذاته وصفاته
 اؤ کی تابع ہیں اور اسلام ہی لی نصیب وہ کہتی ہیں کہ عالم سموی یعنی ذات اور صفات میں
 الحركات فانها حادثة بالاشخاصها قديمة بانواعها فلهی حركة لا الی اول واما العالم
 سواء حرکات کی قديم ہی حرکات جزئی البتہ حادث ہیں اور کی قديم ہیں یعنی حرکت ہی پہلی حرکت ہی لی ابتدا اور عالم
 السفلی الذی هو عالم الکون والفساد وهو ما تحت فک القبر فک الوان هیولاہ قديمة وكل ما فیہ من
 سفلی کہ عالم کون اور فساد کہتا ہی اور فک فک پیچی سوا زمین سے کہتا ہی کہ اسکا مادہ اور اصل قديم ہی اور اسکی
 الصور والاعراض حادثة بالاشخاصها قديمة بانواعها فلا ولد الا من ولد ولا بیضة الا من دجاجة
 صور اور اعراض جزئی سب حادث ہیں اور کی نوعی قديم ہیں پس جو بیضی ہی سو با پی ہی اور جو لڈا ہی سو مرغی ہی
 ولا دجاجة الا من بیضة ولا زرع الا من زرا وهكذا الی غیر النہایة فیلزم علی قولهم ان یوجد حادث
 اور جو مرغی ہی سو لڈا ہی اور جو نبات ہی سو بیج ہی ایسی ہی غیر نبات تک اب اؤ کی قول کی موافق یہ لازم آتا ہی کہ ایسی حادث
 لا اول لها اذ ما من حادث علی قولہ الا قبلہ حادث لا الی اول وعلی تقدیر وجود حادث لا اول لها
 جسکا ابتدا نہ ہو کیونکہ اسکی موافق ہر حادث ہی پہلی حادث ہوگا جسکا ابتدا نہ ملے اور جب حادث غیر مستانی ہوتی
 یلزم ان یکون قبل کل حادث من حرکات الافلاک واشخاص الحيوانات وغيرها حوادث مرتبة
 تو ہر حرکت فکلی ہی اور ہر حیوان وغیرہ ہی پہلی حادث غیر مستانی ہی نہ ہو جو ہوتی جسکا
 لا اول لها فمالہ یقتضی تلك الحوادث بجلتها لاشتهی النوبة الی وجود الحادث الحاضر لان الحركة
 ابتدا نہیں پہرہ ہر تمام حوادث بالکل گذر چکین کی نوبت حادث حاضر کا کہ وجود کی نہیں آؤگی اور اسکی حرکت
 اليومية یجودها مشروط بانقضاء ما قبلها وكذلك الحركة التي قبلها وجودها مشروط بمثل ذلك
 یومیہ مثلا آج کی جب ہو سکتی ہی کہ اسکی پہلی کی تمام حرکتیں گذر لیں اور ایسی وہ حرکت جاد ہی پہلی کی ہی یعنی کل کی جب ہو سکتی ہی کہ اسکی پہلی کی جب گذر لیں
 وهلم جرا وانقضاء ما لا اول له محال بینه انک اذا لاحظت الحوادث الحاضرة انتقلت الی ما قبلہ
 اور بطریق ہر حرکت اور تمام ہو چکا غیر مستانی کا حال ہی تفصیل سے یہی جب تو حادث حاضر کو غور کری پہر اسکی ماقبل کو
 ولا حظہ وهلم جرا علی الترتیب لا یفرض الی النہایة حتی تجد طريقا الی وجود الحادث الحاضر فیلزم ان
 لحاظ کری اور ایسی طرح اسکی پہلی کو ترتیب وار تو ایسی نہایت نہ ملے گی کہ کوئی طور حادث حاضر کی وجود کا نہ ہو ہی اس سے لازم آتا ہی
 یکون وجود الحادث الحاضر محال لکن وجود الحادث الحاضر ثابت فی بطل وجود حادث لا اول لها
 کہ حادث حاضر کا وجود محال ہی لیکن حادث حاضر کا وجود تو ثابت ہی پس وجود حوادث غیر مستانی کا بطل ہی

اذ لا بد من تشترك فيه البهائم والاشنان والحاصل ان المكلف لا يعرف من صفاته تعالى بالعقل الا
اسمى كالقول في قوله تعالى لا اله الا الله وحده لا شريك له تعالى بالسمع والبصر واللامعة
مادل عليه افعاله فاما يدل عليه افعاله كالسمع والبصر واللامعة فقد يستدل على ثبوتها له تعالى

حسبه ان افعال دلالت کرتی ہیں اور جن صفات پر افعال دلالت نہیں کرتی جیسے سمع اور بصر و لامعة ایسی صفات

ثارة بالعقل وثارة بالنقل اما وجه الاستدلال على ثبوتها له تعالى بالعقل فهو انها صفات كالانضام
کسی دلیل عقلی ہی ثابت کرتی ہیں اور کسی دلیل نقلی ہی دلیل عقل اور صفات کی ثبوت کی توجہ یہی

صفات نقصان واتصافه تعالى بصفات الكمال وعدم اتصافه بصفات النقصان واجوب فوجب
نقصان کی صفات ہیں اور اسد تعالیٰ کا صفات کمال ہی موصوف ہوتا اور صفات نقصان ہی بری ہوتا واجب ہیں

اتصافه تعالى بتلك الصفات واما وجه الاستدلال على ثبوتها له تعالى بالنقل فهو ان الشرع قد
اب موصوف ہوتا ان صفات ہی واجب ہوتا اور استدلال نقلی انکی ثبوت پر یہی کہ

ورد بثبوتها له تعالى فوجب لقطع بثبوتها له تعالى ودليل النقل في هذه المسئلة اولى من دليل العقل
انکی ثبوت پر ناظم ہی سوا انکا ثابت ماننا واجب ہوتا اور اس باب میں نقلی دلیل عقلی دلیل ہی بہتر ہی

لان تلك الصفات لا توقف عليها افعاله تعالى حتى يستدل بها على ثبوتها له تعالى وذاته تعالى
کیونکہ ان صفات پر افعال الہی موقوف نہیں ہیں تاکہ افعال ہی ان صفات کی ثبوت پر استدلال کیا جاوی اور اسد کی ذات

لهم يكن معلوما لاحد حتى يعلم انها في حقه تعالى كمال يجب اتصافه بها بحيث لو لم يتصف بها ليزم
کسی کو معلوم نہیں ہی تاکہ یہ معلوم ہو دی کہ یہ صفات اسکی حق میں صفات کمال ہیں انکا ثبوت ضروری ہی نہیں تو

ان يتصف باضدادها وما ذكر من كونها كمالا انما هو بالنسبة اليها ولا يلزم من كون الشئ بالنسبة
انکی صفات لازم اور یہی جو کہ حق میں کہ یہ صفات کمال ہیں تو کمال الیہ ہمارے حق میں ہی اور ہمارے حق میں کمال ہونی ہی کیا ضروری کی نسبت

اليس كما لان يكون كالا في حقه تعالى لان ان اللذة والالم مع كونهما كالا بالنسبة اليها فمتنعان
ذات الہی کی ہی کمال ہوتا کیا ممکن معلوم نہیں کہ لذت اور اہم ہمارے حق میں کمال ہیں اور اسد تعالیٰ کی نسبت متنع ہیں

على الله تعالى لكونهما من علو رتب الاجسام فعلى هذا يلزم في ثبات تلك الصفات له تعالى التساوي
کیونکہ یہ ہر جسم کی اوصاف ہیں اس بیان کی موافق لازم ہی کہ ان صفات کی اثبات کی ہی دستاویز

بالنقل عن الانبياء الذين ثبت نبوة كل واحد منهم بالمعجزة القائمة مقام قوله تعالى صدق عبدي
انبیاء علیہم السلام ہی نقل کیا وی جکی نبوت الہی نبوہ ہی ثابت ہی جو قائم مقام اس ارشاد الہی کی ہو کہ یہ ارشاد

في كل ما بيلم عنى سواء كان تبليغه بقوله او فعله او سكوته لان المعجزة تصديق فعلى من الله تعالى
جہر ہی طرف ہی احکا یہ سمجھا تا ہی ہر جہی میں ہر جہی کہ وہ تبلیغ قولی ہو یا فعلی ہو یا سکوت ہی ہو کیونکہ معجزہ اسد تعالیٰ کی طرف ہی

لرسوله لكونها فعلا من افعاله خارقا للعادة منزها لمزلة صريح القول في تصديق رسوله في دعوى
رسول کی حق میں فعلی تصدیق ہی اسد کی معجزہ کوئی فعل عبادت کی خلاف ہوتا ہی گویا صاف اور سچ رسالت کی دعویٰ میں رسول کی

الرسالة فان له تعالى لما خلق امر خارقا للعادة على عهده عند ادعاء الرسالة صار كانه قد صدق
تصدیق کرتا ہی کیونکہ اسد تعالیٰ ہی جب کوئی امر خارق رسول کی اتہ پر بروقت دعویٰ رسالت کی پیدا کیا توجہ الیہا ہی کہ فرمایا

رسولى في كل ما بيلم عنى سواء كان تبليغه بقوله او فعله او سكوته قال العلماء مثال ذلك ان رجلا
یہ رسول خجائی ہر طرفی جو بیان کر ہی ہر جہی کہ وہ تبلیغ قولی ہو یا فعلی ہو یا سکوت ہی ہو علم ہی اسکی ہر مثال بیان کی ہی جیسے کوئی شخص

مذہب

اذ قام فی مجلس ملك بحضور جماعة وقال انا رسول هذا الملك بعثني اليكم بكذا وكذا من الملك ليف
 بارشاه کی در بارین ایک جماعت کی سامنی ہون کی کہ میں اس بادشاہ کا ایلی ہوں تمہاری حق میں غلامی کی حکم جاری کر کے پوچھا
 فطلبوا منه المحبة تدل على صدقه فقال اية صدقي اني اطلب من الملك ان يخالف عادته ويقدم
 پھر اس جماعت کی تصدیق کی کہ اسی تحت طلب کی اس شخص جواب دیا میری صدق کی یہ نشانہ کی میں بادشاہ کی کہتا ہوں کہ اپنی عادت عادت
 من مقامه ويقعد ثلاث مرات ففعل الملك ذلك بطلبه ولا ريب ان ذلك الفعل من الملك
 اپنی جگہ کی تین بار کھڑا ہو جا اور پھر جا پھر بادشاہ کی اس کی کہنی دے دی کیا تو بیشک بادشاہ کی بہر حرکت ایسی ہی
 قائم مقام قوله صدق هذا الرجل في كل ما يبذل عنى وعفید للعلم الضرورى بصدقه لمن شاهد
 جیسی دیانتی کہ کیا کہ بہر شخص صحیح کہتا ہی میری طرف ہی جو جو حکم بیان کری اور بادشاہ ہی جتنی یہ کام مشاہدہ کیا تو اس کو ایسا یقین حاصل
 ذلك الفعل من الملك ولم يشاهده بل وصل اليه خبره بالتواتر ولا شك ان هذا المثال مطابق
 حاصل ہو اگرچہ میں نے کچھ حاجت نہیں ہی جس کو کہی اتفاق نہیں ہوا بلکہ اسی بہت آدھوں ہی بالتواتر یہ حال سنا اس کو ہی اور بیشک یہ مثال
 لحال الرسل عليهم الصلوة والسلام في افادة معجزتهم للعلم الضرورى بصدقه لمن شاهد هاد ومن
 انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حال ہی مطابق ہی کہ اوکی معجزہ ہی ہی کہی والوں کو اور
 لو شاهد هاد بل وصل اليه خبره بالتواتر اذا عرفت هذا فاعلم ان كل ما يحسن بالله وصدق المرسلين
 تو اس کی سنی والوں کو علم یہی یقینی حاصل ہوتا ہی جبکہ بہر سمجھ چکا تو یاد رکھ کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاکر اور نبیوں کی تصدیق کرے
 اذا المراد ان يكون من اهل الفقه لا بد له ان يشتغل بالطاعة ويجتهد عن السيئات لان الايمان وحده
 بہر آرزوی کہ اہل عرف میں داخل ہو تو اس کو ضروری کہ عبادت میں مشغول اور موعظات ہی پتھاری اس کی کرے
 وان كان يجنيه من العذاب الموبد لكن لا يفيقه في الفنون بالدرجات بل لا بد له من ضم العمل
 اگرچہ دائمی عذاب ہی نجات دے پھر حصول درجات کی کوئی کافی نہیں ہی بلکہ اس کی ساتھ نیک اعمال ہی چاہئیں
 الصالح اليه كما يدل عليه آيات القرآن من جعلها قوله تعالى وما امر الاكم ولا اولادكم بالتي تقر بكم
 چنانچہ کئی آیات قرآنی ہی معلوم ہوتا ہی مثلاً وہی ایک یہ آیت ہی اور تمہاری مال اور تمہاری اولاد ایسی نہیں کہ نزدیک کری
 عندنا لنلقى الا من وعمل صالحا فاولئك لهم جزء الضعف بما عملوا وهم في الفنون اصنوف فدا لا يفي
 ہماری پاس تمہارا درجہ ہر جو کوئی یقین لایا اور بہر کام کیا سوا کو ہی بدلا دونا اوکی کی پر آوردہ چہر کوں میں بیٹھ میں خاطر جمع ہی اس کی
 على العمل الصالح لكونه اقبالا على الله تعالى واشتغالا بطاعته بقرب العبد الى الله تعالى واما العمل
 کہ عمل صالح کہ اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی طاعت کا شغل ہی بندہ کو اللہ تعالیٰ کی نزدیک کر دیتا ہی رہی مال
 والا ولا تدفكون كل من ما يشتغل الانسان عن الله تعالى الا يقرب احدا الى الله تعالى الا المؤمنون
 اور ادا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ ہی غافل کر دیتی ہیں کہ سب کو خدا ہی نزدیک نہیں کرتی پھر صالحی و مؤمنین کی
 الصالحين الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله ويعلمون ولا دهم الخير ويربونهم على الصلح فانهم
 جو ایمان مندوں کی رست میں خرچ کرتی ہیں اور اپنی اولاد کو نیک عمل سکھاتی ہیں اور نیک مالوں پر پرورش کرتی ہیں ایسی اولاد کی
 بانصافهم بما ذكر يكون لهم جزء الضعف بان يضاعف حسناتهم ويكون الواحد عشر اضعافا فوقها وهم في غنى
 جو ان اوصاف ہی موصوف ہیں دونا ثواب ہی اسطر کہ اوکی حسنات بڑھتی ہیں ایک ہی دس گز ہوئی ہیں اور ہی زیادہ ہی لوگ
 الجنة اصنوف من جميع المكافاة بما عملوا من الصلح يسرنا الله تعالى بلطفه وكرمه المجلس الرابع
 اعمال صالحی بہر غرات میں تمام کلمات ہی ہی ہر سنگی الہی اپنی لطف و کرم ہی ہر انسان کر چوتھو مجلس

فی الزوم محبة النبي صلى الله عليه وسلم من زيادة من والده وولده

اور اولاد

باب

نبي صلى الله عليه وسلم کی محبت نہ زیادہ تر لازم کرئیں

والناس اجمعین قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يكون أحب اليه

اور تمام لوگوں سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مؤمن نہیں ہوگا کوئی تم میں سے جس تک ہوں میں ہو کر ہو

من والده وولده والناس اجمعین هذا الحديث من صحاح المصاحم رواه انس وليس المراد بالحب ههنا

اوسکی باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے یہ حدیث مصاحیح کی صحیح حدیثوں میں ہی انس کی روایت سے اور محبت سے مراد اس کے

الحب الطبيعي التابع للشهوة النفسانية لانه خارج عن حد الاختيار فلا يراى فيه الانسان

محبت طبعی نہیں ہے جو شہوت نفسا کی تابع ہوگا کہی کیونکہ محبت اختیاری نہیں ہوتی سوائے اختیاری انسان کی کہ یہ نہیں

لقوله تعالى لا يكلف الله نفسا الا دسعا بل المراد به الحب العقلي الاختياري الذي هو باثارة يقضى

خافرا ہی تخلف نہیں دیتا اس کے سبب مگر جتنا اس سے ہوگی بلکہ عقل اختیاری محبت مرادی یعنی اختیار کرنا اس امر کا جسکو

العقل يحججه وليست عدى اختياره وان كان على خلاف الطبع الا ترى ان المريض يكره الدواء المر وينفر

عقل غالب سمجھی اور اوسکی اختیار کو پسند کرے اگرچہ طبیعت کی برخلاف ہو تو جانتا نہیں کہ بیمار کو کوڑی دوا سے نفرت ہوتی ہے

عنه طبعه ومع ذلك يميل اليه ويقصد تناوله بمقتضى عقله لعل له وظنه ان حجة

اور اوسکی طبیعت کی گئی ہے یہ بھی اختیار خود اپنی عقل سے یہ سمجھ کر کہ میری صحت اس ہی میں ہی خواہش کر رہی ہے

فيه وكذلك المؤمن اذا علم ان الرسول لا يامر ولا ينهى الا بما فيه صلاحه في الدنيا والاخرة

ایسی ہی مؤمن مسلمان جب یہ جان لیتا ہے کہ رسول وہ ہی فرماتا ہے جس میں دین کی بھلائی ہے

يرجح جانب الرسول على جميع الناس فيقتل امره ويحتجب نهيه وهذا لا يحصل الا بالامان الاله

پہر خواہ مخواہ تمام لوگوں پر رسول کی جانب غالب دیکھ کر اوسکی امر کی اطاعت اور نہی سے نفرت کرتا ہی اور یہ تو اتنا امر کی جس بغیر ایمان نہیں ہوتا

لان الايمان وان كان في اللغة بمعنى التصديق مطلقا لكنه في الشريعة بمعنى التصديق مقيدا

اس ہی کا ایمان اگرچہ لغت میں مطلق تصدیق کو کہتی ہیں پر شریعت میں مطلق تصدیق نہیں ہے

بالمخصوص وهو تصديق الرسول في جميع ما علم ضرورة انه من دينه عليه الصلوة والسلام

بلکہ خاص تصدیق ہی یعنی رسول کی تصدیق تمام دینی ضروریات میں

والمعتبر في التصديق اليقين واليقين لفظ مشتق يطلق على العنيين احدهما عدم الشك فكل علم

اور تصدیق میں یقین معتبر ہے اور یقین مشتق لفظ ہے اور یقین مشتق لفظ ہے اسکی وضع میں ایک تو شک ہوتا سو جو علم

يكن فيه شك فهو يقين وعلى هذا المعنى لا يوصف اليقين بالقوة والضعف لعدم التقاوت

مشکوک کہتا ہے وہ یقین ہوتا ہی اس اعتبار سے یقین قوی اور ضعیف نہیں ہوتا کیونکہ شک کی نفی میں کچھ تفاوت

في نفى الشك فمن كان في قلبه مثقال ذرة من الشك في شيء ما علم ضرورة انه من دينه عليه السلام

ہی بہر جس شخص کی دین وہ یہ بھی شک ہو دی نہ نسبت دینی ضروریات کی

لا يكون مؤمنا البتة بل لا بد فيه من يقين هذا المعنى ليحصل له المحبة للنبي صلى الله عليه وسلم

وہ ہرگز مؤمن نہیں بلکہ ان ضروریات کا یقین ہونا ضروری ہے تاکہ اوسکی محبت حاصل ہو دی

ويشتمل امره ويحتجب نهيه لكن قد يجعل الظن الغالب الذي لا يخطر معه احتمال النقيض

اور اوسکی امر کی اطاعت اور نہی سے نفرت کرے لیکن بعضی وقت ایسی غن غالب کو بھی جسکی سبب احتمال نقيض کا دین نہ آوی

بالبال فی حکم الیقین فی کونه ایمانا حقیقیا فان ایمان اکثر العوام من هذا القلیل وتحقیقه علم
 قائم مقام یقین کا ہر فکر حقیقی ایمان کا حکم دیتی ہیں کیونکہ اکثر عوام کا ایمان ایسا ہی ہوتا ہے اور اس مقام کی تحقیق
 ماذکرہ الامام الغزالی فی الاحیاء ان میل النفس الی التصدیق لہ اربع مقامات الاول استواء
 موافق بیان امام غزالی کی احیاء میں یہ ہے کہ نفس کا میلان تصدیق میں چار درجہ پر ہوتا ہے اول یہ کہ
 الطرفين عندك كما اذا سالت عن شخص مجهول الحال عندك هل يعاقب في الآخرة ام لا
 تیری رہی میں دونوں جانب برابر ہوں جیسے کسی شخص کا حال جسکو تو نہیں جانتا جیسے پوچھیں بتا دو سکو آخرت میں عذاب ہوگا یا نہیں
 فانك لاتميل الى الحكم عليه بشئ من نفي واثبات بل يستوي عندك امكان الامر من وجه
 اب تو بیچہ کہ میں کہہ سکتا ہوں نہ کہ اگر اور ثابت ہو بلکہ تیری عند یہ میں دونوں ممکن ہیں ایسی حالت کو
 عنه بالشك والثاني مرجحان احدا الامرین عندك مع الشك وامكان نفيضه امكانا لا يسم
 شک کہتے ہیں دوسرے درجہ یہ ہے کہ تیری رہی میں ایک جانب کا غلبہ ہو یا دوسری جانب ہی ایسی ممکن معلوم نہیں ہے جانب
 ترجيح الاول كما اذا سالت عن شخص تعرفه بالصلاح انه مات على هذا الحال هل يعاقب
 اول کا غلبہ ثبوت ہو جاوی جیسے کا جیسے ایسی شخص کا حال پوچھیں جسکو تو بہتر کار جانتا ہے کہ اگر یہ شخص ایسی حال پر ہوا تو بتا دو سکو آخرت میں عذاب ہوگا
 في الآخرة ام فانك تميل الى انه لا يعاقب اكثر من ميلك الى عقابه لظهور علامات صلاحه
 یا نہیں اب تیری رہی ثواب کی طرف زیادہ ہوگی یا عذاب کی کیونکہ تیری عند یہ میں صلاح کی نشانیں ظاہر ہیں
 عندك ومع هذا لا يراجح زاحفاه امر مرجح للعقاب في باطنه وهذا التحيز غير دافع لرجحانه و
 توبہ یہ مشبہ ہوتا ہے کہ کوئی بات اسکی دلیل ایسی پوشیدہ ہو جسے عذاب ہو جاوی لیکن یہ مشبہ ہو سکتی ہے دوسری غلبہ کو نہیں اور جاتا
 يسمى جانب الرأح ظنا وجانب المرجح وهما والثالث ميلك الى الحكم بشئ بحيث يغلب عليك
 ایسی وقت جانب غالب کو ظن کہتے ہیں اور جانب مغلوب کو وہم تیسرے درجہ یہ ہے کہ کچھ کسی شے کا ایسا یقین حاصل ہو کہ اسکی نقیض
 ذلك الحكم ولا يخطر ببالك نفيضه ولوخطر لتأيت عن قبوله لكن ليس ذلك الحكم عن معرفة
 تیری دلیل ہرگز نہ آوی اور اگر نقیض کا خیال آوی ہی تو اسکو توڑنا ہی لیکن یہ یقین معرفت حقیقی سے نہیں
 محقة بل عن مجرد السماع ويسمى هذا اعتقادا مقارنا لليقين وهو اعتقاد العوام في الشرعيات
 بلکہ صرف سنی سنائی سے پیدا ہوا ہو اس طرح کی حالت اعتقاد مقارن الیقین کہلاتی ہے یعنی یقین سے ملا ہوا عوام کا اعتقاد قائم شرعیات میں
 كلها اذ لم يميز في نفوسهم بغير السماع حتى ان كل احد يثق بصحة مذهبه واصابة امامه ولو
 ایسا ہی ہوتا ہے جب کہ کسی سنتی کو اسکی دلیل پر جرح نہ ہو ہر ایک شخص اپنی ذہنی سبک صحت اور یہ امام کا صواب پر ہوا یقین ہوتا ہے
 ذكره امكان خطأ امامه يفرض قبوله لكنه لو احسن التامل لاسعفت نفسه الى قبوله والرابع
 کوئی کہیں کہ امام سے بھی غلطی ہو سکتی ہے تو آنگہ بہاگ جاوی کہیں نہ مانی لیکن اگر وہ خوب سوچ پکار کر تو اسے انکار قبول کر سکتا ہے چوتھا درجہ یہ ہے
 ميلك الى الحكم بشئ على طريق الحزم الذي لا يوجد معه الشك ولا يتصور فيه التشكيك فكل
 کہ تو کسی شے کا ایسا یقین بالجزم کہ کر ا صلوا اسکی مانند شک باقی اور کسی شک کو تو اسکی تصور نہ کرے پس جو
 علم كان على هذا الوجه يسمى يقينا لان شرط اطلاق اسم اليقين على العلم عدم الشك فكل علم
 علم اس درجہ کا ہوتا ہے اسکو یقین کہتے ہیں کیونکہ یقینی کہیں کی یہ ہی شرط ہے کہ شک اصلا باقی نہ ہو پس ہر علم میں
 انتفى عنه الشك فهو يقين سواء حصل بالحس كالعلم بوجود الاشياء المحسوسة او بغرفة العقل
 شک ہوگا وہ ہی یقین ہی برابر ہی کہ بواسطہ حس کی حاصل ہوا ہو جیسے علم شے محسوس کی وجود کا یا بواسطہ طبیعت عقل کی

کالعلم باستحالة حدوث حادث بلا سبب و بالتوازن کالعلم بوجود مکه او بالتجربة کالعلم بکن
جیسی عمل ہونا وجود حادث کا ہر عمل جیسی علم وجود کوشش کا یا بار بار ناشی جیسی علم

المطبوع مسهل اول الدليل كالعلم بوجود شئ قديم كما اذا قيل كهل في الوجود شئ قديم فيمكننا
 مطبق ك دست آور بهيچا دليلي چي علم كرات قديم ك موجود بهيچا چاي ك تجربي و چي ك كوي ذات قديم موجودي نو كسيه نو باس كرسا

الحكم به بدلاء لان القديم ليس محسوسا كالشمس والقمر حتى يمكن الحكم بوجوه بالحسن والاضرويا مثل
 كيونك قديم آفتاب مستطال كالحلقة في الشمس. كما وكوكب كوكب كوكبي ان موجود في اوتو ليس برى هي

كون الواحد نصف الاثنين حتى يمكن الحكم بوجوده بالضرورة بل حق غريزة العقل ان يتوقف عن
 ايك كودكا آرد چاقی بین تاکراس بیلتی اوسکی وجودکا حکم کاجا داری بلکے طریقہ عقل کا یہی ہے کہ

الحكم بوجوده بالبداية ثم من الناس من يحكم بوجوده بالسماح حكما جزوا ويستمر عليه وهذا
 كما كثر من توقع كبر بعض شخص ومن سكر بعض بالامور كانه من

هو لا اعتقاد وهو حال جميع العوام ومن الناس من يحكم بوجوده بالبرهان مثل ان يقول لو لم يكن
اعتقادكم في من ادعاه علماء كل حال ولا اعتقاد من السالكين ما ادى الى بعض شئ بل الى التباس المسألة وحالها كقولهم لو لم يكن

الحال محال، بمانه ان الحوادث لا يتصور وجوده بنفسه بل يحتاج في وجوده الى غيره وهو ظاهر

وكان لا يتصور ايجادها لغده لانه فرع وحده فلو انحصر الوجود في الحادث يلزم ان لا يوجد شئ من

الموجودات اصلا في الضرورة يلزم ان يحكم العقل بوجود شيء قديم موصوف بالقدرة والامرادة و

العلم والحياة حتى يتأتى منه أحداث المحدثات كلها لأنه لو لم يكن فيه تلك الصفات لكان

عاجز عن إيجاد شيء من الكائنات لأن الإيجاد انزاعاً للقدرة وتأثير القدرة في شيء من الأشياء عيب وقبح

على الرادة ذلك الشيء واردة ذلك الشيء يتوقف على العلم به لان القصد الى ايجاد شئ من غير العلم به

محال ولا تصاف بهذه الصفات الثلاث يتوقف على الحجة لكونها شرطاً فيها فعلى هذا يكون وجود العالم

من السموات وأقربها ومن الأرض ومن عليها أدليا لقطعيا على وجود شئ قديم موضوع هذه الصفات

الاربع وهو الله سبحانه تعالى ولهذا كان بعض اهل اليقين يقولون استدلوا بالاربع على المزمع انما

[illegible]

التسك بقول الرسول الذي ثبت رسالته بالمعجزة القائمة مقام قوله تعالى صدق عبدك
 دست آید ای رسول کی قلبی بجاوی جسکی صالت معجزه سی ثابت ہوئی ہو جو قائم مقام اسراشا والہی کی ہو میرا بندہ
 في كل ما يبلغ عنى سواء كان تبليغه بقوله وافعله او سكوته لان المعجزة تصديق فعلى من الله
 جو میری طرف سے اچھا یا بُھّا یا سب سے بہتر ہے کہ وہ بتاتا قول سے ہو یا فعل سے یا چھپ رہی سی کیونکہ معجزہ اس کے طرف سے رسول کی حق میں فعلی تصدیق
 لرسوله لكونه فعلا من افعاله تعالى خارقا للعادة منزلا منزلة صريح القول في تصديق رسوله
 ہوئی سی اسلمی کہ معجزہ خدا کی طرف سے ایک فعل عادت کی خلاف ہوتا ہے گو یا صاف و صریح رسالت کی دعویٰ میں رسول کی تصدیق کرتا ہے
 في دعوى الرسالة فانه تعالى لما خلو امر خارقا للعادة على يد رسوله عند اعائه الرسالة
 کیونکہ اس تعالیٰ فی جب ایک امر خارق
 رسول کی آئندہ پر بروقت دعویٰ رسالت کی پیہ کیا
 صار كانه قال صدق رسولی في كل ما يبلغ عنى سواء كان تبليغه بقوله وافعله او سكوته
 تو بہہ ایسا ہی کہ فرما دیا یہاں رسول بجاوی میری طرف سے جو بیان کری برابر ہی کہ وہ تبلیغ قول سے ہو یا فعل سے یا سکوت سے
 قال العلماء مثال ذلك ان رجلا اذا قام في مجلس حضر جماعة وقال انا رسول هذا الملك بعثني
 علماء فی اسکی مثال یہ بیان کی کہ کوئی شخص بادشاہ کی دربار میں ایک جماعت کی سامنے یہ بیان کری کہ میں اس بادشاہ کا ایلی ہوں مجھ کو
 اليكم بهذا وكذا من التكليف فطلبوا منه حجة تدل على صدقه فقال اية صدق في اتي اطلب
 تمہاری حق میں فانی نے حکم جاری کر رکھو یہی ہی اس جماعت فی تصدیق کی کیا اس سے حجت طلب کی اسنی جواب دیا میری صدق کی یہی مثال ہے کہ میں
 من الملك ان يخالف عاداته ويقوم من مقامه ويقعد ثلث مرات ففعل الملك ذلك بطلبه
 بادشاہ کہہتا ہوں کہ ایسی عادت کی برخلاف ایسی مقام سے تین بار کھڑا ہو جا اور بیٹھ جا
 یہاں بادشاہ اسکی کئی سی اوٹھا بیٹھا
 فلا ريب ان ذلك الفعل من الملك قائم مقام قوله صدق هذا الرجل في كل ما يبلغ عنى مفيد
 اب بیشک بادشاہ کی یہہ حرکت ایسی سی جیسی زبان سے کہہ دے کہ یہ شخص سچ کہتا ہے
 میری طرف سے جو جو حکم بیان کرے تو یاد رکھا
 للعلم الضروري بصدقه لمن شاهد ذلك الفعل من الملك ولمن لم يشاهده بل وصل اليخبره
 جسنی یہہ حال مشاہدہ کیا اسکو ایسا علم یقینی حاصل ہو کہ جسین حاجت الیل کی ہیں اور جسکو کہیں کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ اسنی متواتر بہت آدمی سی
 بالتواتر ولا شك ان هذا المثال موافق لحال الرسول في اذاعة معجزته العلم الضروري بصدقه لمن
 سنا اسکو ہی اور بیشک یہہ مثال رسول علیہ السلام کی حال سے مطابق ہے کہ اسکی معجزہ سنی ہو کہ کہنی والوں کو
 شاهد بها ولمن لم يشاهدها بل وصل اليه خبرها بالتواتر والمعنى الثاني لليقين ان لا يلتفت
 اور تو تواتر سے سنی والوں کو علم بدیہی یقینی حاصل ہوتا ہے اور یقین کی دوسری معنی یہہ ہیں کہ جسکی کہنوں کی کہنوں سے
 الى عدم الشك بل الى استيلائه وغلبته على القلب بحيث يصير هو المتصرف فيه بالتخيض والمنع
 بلکہ یقین ہو کہ غلبہ اور تصرف دل پر آتا ہو کہ تمام دلی لگاؤ اور مخالفت میں اسکی تصرف ہو
 على هذا المعنى بوصف اليقين بالقوة والضعف حتى يقال لمن لا يستعد الموت فلان ضعيف
 ان معنویٰ کی لحاظ سے یقین قوی
 الاضعف ہو کہنا ہی ایسا کہ جو شخص موت کی سامان میں عفت کرے تو اسکو موت کا ضعیف
 اليقين بالموت مع عدم شكه فيه اذ كبر في كون الناس سواء في القطع بالموت وعدم الشك
 یقین ہوتی ہیں یا جو دیکھ موت میں اصل شک نہیں ہی کیونکہ موت کی یقینی اور بیشک ہوتی ہے تمام ہی آدم ہر آدم میں
 فيه لكن فيهم من لا يلتفت اليه ولا يستعد له كانه لا يؤمن به ومنهم من يستولى خوفه
 ہر بعضی اسکی طرف کچھ توجہ نہیں کرتی اور نہ اسکا کچھ سامان کرتی ہیں گویا وہ لوگ موت کا یقین نہیں کرتی اور بعضی ایسی ہیں جنکی دل بہت خوف
 بر بعضی اسکی طرف کچھ توجہ نہیں کرتی اور نہ اسکا کچھ سامان کرتی ہیں گویا وہ لوگ موت کا یقین نہیں کرتی اور بعضی ایسی ہیں جنکی دل بہت خوف

علی قلبه ویستغرق همه بالاستعداد له ولا یبادر فیہ متبعاً لغيره كما هو شأن من یخاف عن
 ایسا غالب ہوتا ہی اور وہی بہت موت کی تباہی میں ایسی ہیبت کی کارواں کی میں کسی چیز کی اصلاح یا پیش نہیں ہستی یہ حال اون لوگوں کا ہی جو درود کی
 الناس ویرجعوا لدخول فی دار القرار فعلی هذا یلزم للعاقب ان یصرف الغلبة الی تحصیل البیقین بالمعنی
 ورنہ میں اور بہشت میں جانی کی کرور کرتی ہیں اس بیان کی موافق ہر عاقل کو لازم ہے کہ بہت اور ہر گاہ کی یقین بہت قدر و سزا میں حاصل ہو
 وهما نفی الشک عن النفس ولا تم تسلیط البیقین علیہا ثانیاً لکن ینبغی ان یعلم ان نفی الشک
 یعنی پہلی نفس میں ہی شک جاتا رہی پھر آخر کو یقین غالب آجادی لیکن سمجھنا چاہی کہ شک کا رخ ہوتا
 وتسلیط البیقین لا یحصل الا بعد معرفة متعلقاته ومحاربه وهی المعلومۃ التي جاء بها النبوی
 اور یقین کا غالب آنا بدون معرفت متعلقات اور کیا لڑائی نہیں ہوتا یعنی وہ معلومات جو ہی صلی اللہ

عليه الصلوة والسلام من عند الله تعالى فمن صدق بها فهو مؤمن ومع هذا لا تكلم ان تنفخ
فداك طرف سي لاي بين
عليه وسلم
پھر جسے ان کا تصدیق کی وہ مؤمن ہی
اور باوجود اس ایمان کی اگر

عن قلبه امکان الشك فهو موقن بالمعنى الاول وان غلب على قلبه فهو موقن بالمعنى الثاني وفيه
 وسئل ابن تيمية عن رجل شك في معنى يقين كحاصل مبرئ او كذا في دل بر غلبه فوجب ان هو موقن باعتبار دوسرى معنواں كى كجا

یحصل الامتثال بالاداء والاجتناب عن النواهي فان من غلب على قلبه ان من يعمل مثقال

ذرة خبثايره ومن يعمل مثقال ذرة شرايره ويتيقن ان نسبة الطاعن الى الثواب كنسبة الطعام
 الى الماء على وجهه فيكون كذا اوراوسل بهر مرتبه يتيقن كمالا طاعات بلست ثوابك الى البسي من جسي كهنا

۱۰۷

الشیعہ لاشک نہ کا یحصر علی تحصیل الطعام للشیعہ و یحفظ قلیلہ و کثیرہ لکن لا یحصر علی
فردی بلکم سبکی کی تو بیشک وہ جیسے طعام کی حرص کرتا ہی پیٹ بہر کی واسطی اور اوسکا قلیل اور کثیر محفوظ رکھتا ہی ایسی ہی

[illegible]

نسبته السموم الى هذه الاشياء انما يجنب عن قليل السم وثيره حوا عن هذا
 جيسى زهر واسطى بالاك كوشيك وحبى زهر قليل اور كشرى سوت ك دوكا مارا بختارى
 محتنب عن قلى الذئب وكثرها وكبرها وصغرها خافا من العقار فان سب ارتكا العاص

تأخران کی قبل اور کثیر سی اور صبرہ اور کثیر سی غلام کی دو کلاما بیچا کیونکہ باعث معاش

اور جو کہ اختیار کرتی ہے سو اس فساد علم کی اور کچھ بین ہی اس کی کہ معاصی کی مغفرت جسکو حق البیضاء کی مرتبہ میں ثابت ہے چھائی کہ اس کی نسبت سے ان میں علم من طعام لذیذ نہ صمیم لا یقدم علی تناولہ فیعلم من ہذا ان الایمان الحقیقی ہو

کتابخانه ای فردا دار لذت جو حجب معلوم بود که اسیر نه ملای تو گنجی نیست کتابخانه

ابن معلوم بود که حقیقه ایمان

و

الایمان الذی یجمل صاحبیه علی فعل ما یفعله فی الاخوة علی ترک ما یضربها فاذا الذی یفعله یاینها

ہوتا ہی جو مومن کو اس کام کی رغبت دے جس کی آخرت میں نفع ہو اور اس کا کسی روکی چار آخرت میں ہرگز کسی نفع کو عمل میں نہ لائے

فیہا ولم یرک ما یضروہا فیہا لایکون ایمانہ حقیقۃ بل لسانیا لا قلبیا فان المؤمن بالذکر حقیقۃ الانما

حتى كانه يبرح لا يسلك طريقها الموصول إليها فذا دع السعي في تحصيل دخولها وأن المؤمن بخطة حقيقة الإيمان
 كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 حتى كانه يبرح لا يترك طريقها بل يسعى في تحصيل دخولها وهذا من حجة الإنسان في نفسه عند
 كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 في أمور الدنيا في فم ما يضره وجلب ما ينفعه يسر الله من الأعمال ما يوافق رضاه المجلس الخامس
 جب موردنيان من مضر التوسل كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 في لزوم الايمان بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم ولا يجوز
 ايمان كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 الخالفة فيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي
 جازي بنين فرما رسول الله صلى الله عليه وسلم في قسم في أوّل ذات كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي
 أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بما أرسلت به الا كان من أصحاب
 نبوت كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 الناصر هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه ابوهريرة ولبيس المراد بالامة ههنا امة الاجابة بتدليل
 بهر حيث مصابيح صحيح جدول من أبي ابوهريرة كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي
 كون اليهودي والنصارى من كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي
 كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 الباطلة وتخصيص اليهود والنصارى بالذكر ليعلم انهما مع كونهما اهل كتاب وصحبي شريعة
 اورد بهر اور نصارى كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 اذا كان من اهل النار يترك الايمان بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم والصلوة والسلام فغيرهما من لم يكن له كتاب
 جب شريعة نبوتها صلى الله عليه وسلم كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 ولا شريعة اولى بذلك فكانه عليه الصلوة والسلام قال اقسم بالله الذي نفسي بقدرته
 اورد شريعة لم يترك اولى دوزخي بهن كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 ان كل من يسمع بنبوتي ولا يؤمن بما جئت به من عند الله تعالى حتى يموت يكون من اهل النار
 كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 ويعلم منه ان الايمان وان كان في اللغة بمعنى التصديق مطلقا لكنه في الشريعة تصديق الرسول
 اورد في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 في كل ما علم ضرورة انه جاء به من عند الله واشتهر كونه من دينه عليه الصلوة والسلام بحيث
 كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 يعلم كل أحد من اعتقاده في معرفته الى الاستدلال اصلا كتدليل العقل ولا بدليل النقل وان كان
 بهر شخص بدون استدلال كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي كذا في أوّل موضع يوجد في كتابي
 في نفسه يتوقف معرفته على الاستدلال عليه بدليل من دليل العقل والنقل كذا في موضع سائر نظراتها في أوّل موضع يوجد في كتابي
 لعقل من اولى معرفته عقلي بالنقل دليل بر موقوف هو

وجوب الصلوة وحرمة الخمر وحوال الآخرة فان كل واحد منها وان كان في نفسه يتوقف
اور نماز کا وجوب اور شراب کی حرمت اور آخرت کی احوال ان مطالب کی معرفت اگرچہ نفس الامری

معرفته علی الاستدلال علیہ اما بدلیل العقل کوجود الباری تعالیٰ وصفاته اور بدلیل النقل
استدلال پر موقوف ہی یا تو عقلی دلیل پر جیسی باری تعالیٰ کا وجود اور او کی صفات یا نقلی دلیل پر

کوجوب الصلوة وحرمة الخمر وحوال الآخرة لکن کونه من دینہ علیہ الصلوة والسلام
جیسی نماز کا وجوب اور شراب کی حرمت اور آخرت کی احوال لیکن ہر ایک کو صاف معلوم ہی کہ یہ دینی احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں

معلوم بالضرورة لکل احد من غیر احتیاج فی معرفتہ الی الاستدلال علیہ بدلیل وبکفر
اسکی معرفت میں اصل کسی دلیل کی حاجت نہیں ہی اور احکام

الاجال فیما یلاحظ اجمالاً وبشرط التفصیل فیما یلاحظ تفصیلاً حتی ان من لم یصدق بوجوب
معمل کاظم جاتی ہیں وہ ان اجمال کاغایت کرتا ہی اور جهان ملاحظہ تفصیلی چاہی وہ ان تفصیل شرط ہی اتنا کہ سوال کی وقت چوتھیں وجوب

الصلوة عند السؤل عنہا وحرمة الخمر عند السؤل عنہا لکیون مؤمن بل یکن کافر الکن
اور حرمت شراب کی تصدیق کری وہ مؤمن نہیں ہی بلکہ کافر ہو چکا کیونکہ

کل منهما مصاد علم بالتواتر انه من دینہ علیہ الصلوة والسلام والحاصل ان من ابدان
یہہ دونو حکم تو اتنی سی معلوم ہو چکی ہیں کہ دین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حاصل یہی ہی کہ جو شخص ایمان لا چاہی

یکن مؤمناً وقال بلسانہ لا اله الا الله محمد رسول الله وصدق معناه بقلبه یکن مؤمناً
اور یہی زبان سی لا اله الا الله محمد رسول الله اور اسی اسکی معنوں کی تصدیق کری وہ مؤمن ہو جاتا ہی

وان لم یعرف الغرائض والمحرمات ثم اذا قيل الصلوة الخمسة في كل يوم وليلة فوض عليك فان
اگرچہ اسکو فرائض اور محرمات معلوم نہوں پھر اگر اسی کہا جاوی کہ ہر رات دن میں پانچ نمازیں جمعہ پر فرض ہیں پھر اگر

صدقها وقيلها یکن ثابتاً علی ایمانہ وان انكرها ولم یقبلها یکن خاسراً عن الایمان كذلك
اوی اسکی تصدیق کی اور ان لیا تو وہ اپنی ایمان پر ثابت رہا اور اگر انکار کیا اور نہ مانا تو ایمان سی خاسر ہوا اور اسی ہی

سائر الغرائض والمحرمات الثابتة بدلیل قطعی من الكتاب والسنة وجماع الامة وان اشکل
اور تمام فرائض اور محرمات جو دلیل قطعی کتاب و سنت اور جماع امت سی ثابت ہو چکی ہیں اور اگر

علیه مسئلة من مسائل الایمان یجب علیہ فی الحال ان یعتقد علی الاجال ما هو الصواب عند
کوئی مسئلہ ایمان کی مسائل میں ہی اور سبب مشتبه ہو جاوی تو اسبب بالفعل توبہ واجب ہی کہ کبھی ہر اعتقاد کری کہ جواد کی نزدیک

بان یقول اعتقدت ما هو الصواب عند الله تعالى وهذا القدر ینکفی الی ان یجد عالماً یعلم مسائل
حق ہی میں ہی قبول کیا اور باسی کی کہ جواد کی نزدیک حق ہی وہ میں ہی مانا جماع امت اعتقاد رکھتے کہا جیتے کہ تا ہی اگر کوئی عالم ہی مسائل کا سبب

الایمان فیسألہ عما اشکل علیہ ولا یجوز له تأخیر الطل لبقوله تعالیٰ غلبوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور سبب اسی ہی ہر اس مسئلہ مشتبه ہو چکی اور جاہز نہیں کہ اسکی تاہش میں تاخیر کری کہونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی پوچھ لو ہر دین کی والوں کی اگر تم نہیں جانتے

ولا یکن معذوراً بالتوقف فما اشکل علیہ یا یکن کافراً بالتوقف ان کان ما اشکل علیہ من ضروریات
اور اسی مسئلہ مشتبه میں توقف کی باب میں معذور نہیں ہوگا بلکہ اگر وہ مسئلہ ضروریات ہی ہی تو تمہا توقف کرنی ہی کافر ہو جاوے گا

الدین لان التوقف فی المؤمن به بمنع التصدیق فیکون کفراً مثلاً من اشکل علیہ وحداثة الله تعالیٰ
کیونکہ توقف کرنا ایمان کی بات میں تصدیق میں خلل پیدا کرتا ہی سو یہ کفر ہی مثلاً اسکی شخصہ اللہ کی وحدانیت میں

فانه عليه الصلوة والسلام بين فيه معنى الايمان بهذا اللفظ تعويلا على ظاهر معناه عند هم
 سو رسول صلى الله عليه وسلم في ايمان كون انفاؤا سي بيان فرمايا
 اس بروري كه اسكي تعويل كوده خوب چاهي من

ثم قال هذا جبر عيلى تاكم يعلمكم دينكم فلو كان الايمان نقل الى معنى غير التصديق تبين نقله
 الى آتى في هذا ما جبرهم به تا انكم دين سلكوا يا ابا

كما تبين نقل الصلوة والزكاة ونحوهما والالكان هذا خطأ بل هو ما لم يفهمه ولما صح ان يكون تعليمهم

ولما حامت أمتثالهم من غير استفسار فظهور الإيمان لم يعتد فيه شرعاً بالاختصاص باعتبار

متعلق بعدء اريد به التصديق بالمعنى اللغوى وهو ما يعبر عنه فى الفارسية بـ *گرومين* وفى التركية

بأننا نقول ثم التصديق من ضرورة المعرفة واليقين فعلى هذا لا يتحقق تصديق الرسول إلا بعد

ثبات رسالته بالمعجزة الدالة على صدقه ودلالة المعجزة على صدقه تتوقف على العلم بكون المعجزة

فَعَلَامُنْ أَفَعَالَهُ تَعَالَى خَلَقَ لِلْعَادَةِ أَظْهَرَ عَلَى بَدَنِ رَسُولِهِ عِنْدَ عَائِلَةِ الرِّسَالَةِ تَصْدِيقًا لَهُ فَإِنَّهُ تَعَالَى

اوسكونه وقد مثل العلماء بشخص قام في مجلس ملك بحضور جماعة وقال انارسل هذا الملك بعثني

اليكم بهذا وكذا من التكليف فطلبوا منه حجة تدل على صدقه فقال آية صدقني اني اطلب من

پہم اویں جماعت کی اویں صدقہ کی سند طلب کی
اویں کما میری صدقہ کی سند طلب کی کہیں اور اس کی سند

المَلِكُ انْ يَخْلِفَ عَادَتَهُ يَقُومُ مِنْ مَقَامِهِ وَيَقْعِدُ ثَلَاثَ فُرَاتٍ فَيَفْعَلُ الْمَلِكُ ذَلِكَ بِطَلْبِهِ فَرَأَيْنَا

کہ بخلاف این عادت که میری کہنی می تپان بارانویژی ^{اور میجی} بہرادشاہن لکھا کہنی می تپا دی کیا ^{نوبیشک}
 ذلك الفعل من الملك قائم مقام قوله صدق هذا الشخص في كل ما يبلغ عني ومفيد للعلم الضروري

بادشاہ کی بہر حرکت ایسی ہی جیسی انکی بہر کما کہ بہر شخص جو میری طرف سے بیان کرتا ہے سب سے پہلی انکی صداقت کا یہ ہی علم حاصل ہوگا
بصدقہ لمن شاهد ذلك الفعل من الملك ولن يمشي اشده بل وصل اليه خيره بالقول والاعمال

وہو جنہوں نے بار شاہ سی بہ حرکت لکھی اور جس شخص نے اسے دیکھا اور لوگوں سے سنی سنی حاصل ہوگا اور بیشک

ہذا المثال مطابق لحال الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی افادۃ مع بہ العلم الضروری بصدقہ

بہر مثال رسول غیر الصلوۃ والسلام کی حالت میں مطابق یہ کہ مجوزہ دیکھنے والوں کو صداقت کا یقینی علم حاصل ہوتا ہے

انہ علیہ الصلوۃ والسلام ادعی النبوة واطهر المعزة حتی جری ذلک بحری الشمس فی الظہور فوجہ
 کہ رسول من اشد علیہ وسلم فی نبوت کا دعوی کیا اور معجزہ ایسا لکھا کہ آفتاب کی مانند روشن ہو
 علینا تصدیقہ فی جمیع ما جاءہ من عند اللہ تعالیٰ من الاحکام بالتکلیفۃ التي ہو رجب الراجا
 ہر آدمی تصدیق تمام احکام تکلیفی میں جو جو خدا کی طرف سے لایا ہیں واجب اور وہ احکام ہر مہینہ واجب کا وہابی
 وندب المندوبات وباحۃ المباحۃ وحرمة المحرمات وکراہۃ المکروہات ومنہ امور اخرۃ النبی اول
 اور مندوبات کاتب اور مباحات کی باعت اور محرمات کی حرمت اور مکروہات کی کراہت اور بعضی امین امور آخری ہیں جنکی
 منزل من منازل القبر واحیاء المیت فیہ وسؤال منکر وندکر ثم کونہ امارضة من ریاض الجنة
 منزلت میں ہیں پہلی منزل قبری اور دوسریں مردہ کا جینا اور منکر وندکر کا سوال پھر وہ قبر یا جن میں جنت کی باغ
 او حفرة من حفرا رثم البعث منه یوم القيمة الی العرش ثم اعطاء الکتاب التي کتب فیہا اعمال
 یا گڑھی دوغ میں کہ پھر دوسری قیامت کی دن محشر کی میدان میں جانا پھر نامہ اعمال کا دینا جس میں تمام عمل مذکور کی کچھ ہیں
 العباد فیوثی فی کتاب بعضہم یمینہ وکان بعضہم بشمالہ ومن وراء ظہرہ ثم الحسب ثم نصب
 ہوگی پھر سیکو دینی یا تہمین دیا جائیگا اور سیکو بائیں یا تہمین یا پس پشت سی پھر حساب کا ہونا پھر
 المیزان لوزن الاعمال فمن ثقلت حسناتہ وخفت سیئاتہ فهو فی عیشة مرضیۃ ومن خفت
 ترازو ہر کئی اعمال توئی کی کئی پھر سیکو بیکان بہا کا یعنی زیادہ اور گناہ کی یعنی کمتر ہوگی وہ تو اچھے ہیں میں ہا اور سیکو بیکان کمتر
 حسناتہ وثقلت سیئاتہ فامہا وریۃ ثم وضع الصراط علی متن جہنم لمروا الناس علیہ فیم بعضہم
 اور گناہ زیادہ ہوئی تو اوکا ہکا تا گڑھی پھر دوغ کی اوپر صراط کا تان دینا اور میں کی چینی کی کئی پھر کوئی
 کالبقر الخاطف وبعضہم کالبزج العاصف وبعضہم کالفن الجراد وبعضہم یعد عددا وبعضہم یمشی
 شال چلتی ہوگی اور کوئی مانند تند ہوگی اور کوئی مثل دڑی ہوگی اور کوئی دڑتا ہوا اور کوئی پکٹا ہوا تعالیٰ
 مشیا وبعضہم یجرب جربا وبعضہم یسقط الی النار ویلقونہ الزبانية بالسلاسل والاغلال نسأل اللہ
 اور کوئی گڑستا ہوا جاوگا اور کوئی دوغ میں گرے گی اور دوغ کی موکل اوکو توت زبیرون اور طوق میں قید کرے گی اور کوئی
 ان یحفظنا من جمیع ہذہ الاھول وقد تبین جمیع ذکران تصدق الرسول علیہ الصلوۃ والسلام لم یحقق
 ان تمام ہولوں ہی محفوظ رکھو اس تمام فقرے میں ظاہر ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق
 لا بعد اثبات رسالتہ بالمعجزة الدالة علی صدقہ ودلالة المعجزة علی صدقہ تنوقف علی العلم بكون تلك المعجزة
 بدون ثبوت رسالتہ کی معجزہ سی جو آدمی صدق پر دلائل کرتا ہو متفق نہیں ہوتا اور معجزہ کی کئی اور صدق پر علم ہر مہینہ کی پھر
 فعلا من فعلہ تعالیٰ والعلم بكونہا فعلا من فعلہ تنوقف علی العلم بوجودہ تعالیٰ وكونہ قدیم واحد
 ایک فعل ہی افعال الہی اور معجزہ کا فعل ہونا افعال الہی اس علم پر متوقف ہی کہ اللہ تعالیٰ موجود قدیم واحد
 متصفا بالقدرۃ والارادة والعلم والخیر لا یلھا لكونہا فعلا من فعلہ تعالیٰ یتوقف وجودہا علی وجہ
 قدرت والا ارادہ والا علیم ہی کیونکہ معجزہ جب فعل ہوا افعال الہی تو تینیک اور کا عمل آتا وجود الہی
 وكونہ موصوفا بهذه الصفات والعلم بوجودہ تعالیٰ لا یمكن ان یحصل بالحس لانه تعالیٰ لیس محسوس کا شمس
 اولان تمام صفات پر متوقف ہوگا اور علم وجود باری تعالیٰ کا ہر کسی وسیلہ سے حاصل ہوتا ممکن نہیں ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ آقا اللہ مصاب کی کچھ
 والقمہ حتی یعلم وجودہ بالحس لیس العلم بوجودہ ضرور یا کا علم بكونہ لا تبین اکثر من الواحد حتی یعلم
 تو محسوس نہیں ہی جو حال کی پوری معلوم ہوا وہ اور علم وجود الہی کا ایسا نہیں ہی کہ جیسا ہم دیکھو ایک ہی برہتی جاتی ہیں تاکہ بہت سی

وجوده بالبداية بل لما يعلم وجوده بالاستدلال من المصنوع الى الصانع ومن الاشياء المؤثر كما روى ان

اعراباً سئل عن الدليل الدال على وجوده تعالى فقال البعرة تدل على البعير والردث على الحجر واذا اقلع

عن السيرة اقلعت سموات ابراج الارض ذات فنجهم ولجارت امواج على الصانع القدير وروى ان ابا

حنيفة كان سيفاً حاداً على الدهرية وكانوا ينتهضون الفرصة ليقتلوه فبذله امر قاصد في المسجد

وحملوا عليه جماعة منهم يسير ومنسلولة فتهربوا فقتله فقال لهم اجيبوني عن مسألة ثم اقول

ما شئتم فقالوا ما مسئلتك فقال لهم اتقولون في رجل يقول اني رايت سفينة مشحونة بالاحمال

محملة بالاثقال قد احتوتها في حجة البحر امواج متلاطمة ورياح مختلفة وهي من بينهما تجري مستوية

من غير ملاح تجريها ولا مدبر يديرها هل يجوز هذا في العقل قالوا لا هاشي لا يقبله العقل فقال

ابو حنيفة يا سبحان الله ان سفينة اذا لم تجز في العقل ان تجز في مستوية من غير ملاح

يدبرها في جزائها فكيف يجوز في العقل قيام هذه الدنيا على اختلاف احوالها وتقدير اعمالها

وسعتها نظرنا وتبين انما هي من غير صانع يدبرها وحافظ يحفظ حالها فلما سمعوا كلامه

بكوا جميعاً فقالوا صدقت شئنا وفهمنا قالوا واسلموا بين يديه وروى ان بعض الزنادقة انكر الصانع

عند جعفر الصادق فقال له جعفر هل ركب البحر قال نعم قال هل رايت اهل اهل قال نعم قال هل ركب

يوماً رايتهم هالكة فكسرت السفينة واغرق الملاحين فقلعت بلوح ثم ذهب عني ذلك

اللوح واتا مدحرج في تلاطم الامواج حتى وقعت الى الساحل فقال جعفر كان اعتمادك اولا على السفينة

مع الملاح ثم على اللوح بانه ينجيك فلما ذهبت عنك تلك الاشياء هل اسلمت نفسك الى الهلاك

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

او من موجن بين غوطتها ما هو كساره جالكا حضرت جعفر في ذلما ينجيكم بيني وبينكم

ام كنت ترجو سلامة بعد قال بل اجوزك السلامة قال هي كنت ترجوها فمسكت الرجل فقال المحضر
يا بيزي خاتك اسيده يا قتيي لولا خاتك اسيده يا قتيي فلما يا بيزي اسيده كشي قتيي اب وده تفرين چي پور يا بيزي اسيده يا قتيي

ان الصائم هو الذي ترجوه في ذلك الوقت من غير شعورك به وهو الذي المجاهد من الغرق فلما
 رآه صبي ضا جسمى الى الوصف في غات كى امير كبرهتا گوگنگى معلوم نتهتا اورا ورسى نى نگوو ورسى بجايا جب

سمعتك الرجل هذا الكلام منه قبله فاسلم بين يديه فقد علم من هذا ان طريق معرفة

استدلالی ہی یعنی دلیل میں غور کرنا
سو نظر کرنا واجب ہی
کہو کہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ہی
اللہ تعالیٰ بالاستدلال الذی هو النظر فی الدلیل فیکون النظر واجباً لانه تعالیٰ امر به فقال

قل انظر لماذا في السموات والارض فمن تركه لايكون اثمًا لانه تعالى اعطى الانسان نعمة العقل

اور زمین میں پہرہ جو جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھا اور انسان کو عقل کی نعمت اسے ہی دی ہے
 لیستدل به علی وجوده تعالی وقد مر به وحدته وسائر صفاته التي تدل عليها افعاله وهي القدره
 اور اس کا قدیم اور وحدت اور تمام اوصاف و افعال الہیہ ثابت ہوئی ہیں جس سے قدرت اور

اور اس کی قدم اور وحشت اور نام ووصف پر جو افعال الہی سمایات ہوں میں یعنی قدرت اور

اور علم اور حیات استغلا لیکری بہر حسب استغلا نہ کیا تو اسے عقل کی نعمت کا شکر ادا کیا سو یہ شخص کہیں نہ کہ اس کو اس نعمت کی
 اللہ ہا فانیہ وان کان عاقبتہ الجحیم لکن بعد ان بعد ان بقدر ذنبہ فعلى هذا يجب على كل مؤمن

ان یعتنی فی معرفۃ اللہ تعالیٰ و معرفۃ ما یمشی علیہ اعتقادہ بالنظر و الاستدلال حتی یمخرجه

من التقليد ويكون من اهل اليقين لان المقلد لا يقين له اصلا لانه هو الذي لم يتفكر في خلق

نفلک ایل یقین میں داخل ہوا دی کیونکہ مقلد کو یقین کا مرتبہ بھی حاصل نہیں ہوتا کیونکہ مقلد وہ نہ ہوتا جو السموات والارض و اختلاف الیل والنهار حتی بعین خلقه وسائر ما یجب علیہ اعتقادہ بالخبرۃ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور اساتذہ کی اختلاف میں غرور اور فخر نہیں کرتا۔ تاکہ اسے بھی جان کو اجماع اعتقادی امور کو رد کر دے کی بجائے اس کو احادیث و صدقہ فیہا ففی صحیحہ ایمانہ اختلاف بین العلماء و اما الذین نشأوا فی دار الاسلام و سواہ

کبھی یہ بتا دیا کہ اوستی تسلیم کر لیا سو ایسی شخصیات امامین علماء اختلاف کرتی ہیں کہ صحیح یا انہیں اور جو لوگ دارالسلام میں پیدا ہوئے ہیں اور

معجزات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سستی ہیں اور انسانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کی اختلاف میں کھڑکرتی ہیں

اور

دینا و بیکد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذاق طعم الایمان قال رسول

الحمد لله عليه وسلم في طم الإيمان من مرضى بالله رباً وبالإسلام ديناً ومحمد رسولاً هذا
 الحديث من صحيح المصباح مرواه العباس بن عبد المطلب ومعناه ان من اطمن قلبه بكون
 الله تعالى ربه ولم يطلب رباً غيره واكتفى بكون الاسلام دينه ولم يطلب ديناً غيره وقنع بكون محمد
 صلى الله عليه وسلم رسوله ولم يطلب رسولا غيره يتحقق فيه الايمان ومن لم يرض بواحد منها لا
 يوجد فيه الايمان لان الايمان في الشريعة هو التصديق بالمعنى اللغوي وهو اذعان بحكم الخبر وقوله
 وجعله صادقاً بعد العلم بصدقه لا مجرد العلم بصدقه اذ يلزم ان يكون كل عالم بصدق النبي عليه
 الصلوة والسلام مؤمناً وليس كذلك لان كثيراً من الكفار لم يؤمنوا به مع كونهم علماء بصدقه
 كما يدل عليه قوله تعالى في حق بعض الكفرة والذين اتينهم الكتب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم فدل
 النص على ان التصديق ليس مجرد العلم بل هو اذعان لما علمه وقبوله له بترك الجحود والعناد وبناء الاعمال
 عليه وهذا امر تام على العلم لا يحصل في الغالب الا بعد العلم والعلم هو الجزم المطابق لما في نفسه لا
 يشترط ان يحصل ذلك الجزم بسبب واما الجزم المحاصل بغير سبب فليس بعلم بل هو اعتقاد وتحقيق
 ذلك على ما ذكره الاحكام المتوسل ان الحكم الحادث يشترط امر أو خمسة علم واعتقاد وظن وطمع
 وشك لان الحاكم باهر على امر بثبوت او نفي امان ان يجد في نفسه جزمًا بذلك الحكم ولا الاول والثاني
 هو وجود الجزم ان كان بسبب من ضرورة امر او برهان فهو علم وبقيتي معرفة وبقيتي ايضا وان كان بغير
 سبب بل بتقليد محض فهو اعتقاد والثاني لا يشهد به وجود الجزم ان كان راجحاً على مقابلته فهو ظن
 وان كان مرجوحاً فهو هم وان كان مساوياً فهو شك فالإيمان ان حصل من الانقسام الثلاثة الاخيرة
 او اكر مغلوب في تودهم في او اكر برابر في توشك في ابان ان تين بجلي قسمي حاصل هو ارجو ارجو ان كان في

غير الجزم وهي الظن والوهم والشك فالاجماع على بطلانه وان حصل من القسم الاول من قسمي الجزم
 يعني ظن اوروهم اورشك توبه بالافتقار بالظن اوراگر بهي قسم جزم كى در قسمي يميني بهيست يا بهيست حال
 العلم والمعرفة فالاجماع على صحة فالقسم الثاني من القسمين هو الاعتقاد فيقسم اليه من طوائف ثلثي نفس هو اعتقاد صحيح كالاعتقاد
 علم و معرفتي توبه بالافتقار صحيح اور جزم كى دوسري قسم جزم اعتقادي او كى دوسري قسم كى توفيق الله كى مطابق بهي توفيقا كى بهيست يا بهيست
 ثالث المؤمنين المقلدين لائمة الدين والثاني غير مطابق لما في نفس الامر ويسمي اعتقادا فاسدا وجهلا مركبا
 عام سمانون كا اعتقاد جواز دين كى مقلدين اور دوسري نفس الامر كى برخلاف اسكو اعتقادا فاسدا اور جزم كى بهيست يا بهيست
 كاعتقاد كاذبة الكفرين المقلدين لائمة الكفر فالعقائد الفاسدة جزم على كفر صاحبها وكونه مخدفا في النار
 جزمي تمام فلكا اعتقاد جزم كى بهيست يا بهيست اور دوسري قسم كى توفيق الله كى مطابق بهي توفيقا كى بهيست يا بهيست
 واختلاف في الاعتقاد الصحيح الذي يحصل بحصول التقليد الصحيح صاحبها يكون مؤمنا لكنه يكون
 اور اختلاف في صحيح اعتقاد جزم جزمي تقليدي اور صحيح مذهب بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 عاصيا بترك النظر والاستدلال فيبقى في مشية الله تعالى ان شاء يعفونه ويدخله الجنة بلا ضل
 نظر اور استدلال كى ترك كى بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 وان شاء يعذب به بقدر ذنبه ثم يدخله الجنة فعلى هذا يجب على كل مؤمن ان يتعلم كل مسألة من
 اور جزم كى بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 مسائل اعتقادا لا يان بدليل واحد حتى يكون في دينه على بصيرة لان العقائد الحاصلة بالتقليد
 كاسمي كى بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 يخشى على صاحبها الشك عند عرض الشبهات فان التصريح على العقائد من غير تخصيصها بالادلة
 او من بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 لا يامن صاحبها من زوالها عند عرض احدى شبهة وعلى تقدير ان يقابل ذلك الشك والزوال
 توفيقين بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 بالتصحيح للنسائي فاني يقع القلب الذي هو محل الايمان متمم بقول لا ادري فيدخل في ذممة
 تصحيح زبانه عن امي اوى بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 المنافقين الذين يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم ولذلك قيل النفاق نوعان احدهما نفاق يعرفه
 جزمهسي السبي ائين مياك ائين بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 صاحبه من نفسه وهو نفاق الذين يظهرون الاسلام بين الناس يضمنون الكفر في قلوبهم كنفائهم
 بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 كانوا في عهد النبي عليه الصلوة والسلام ومن في معناهم من الزنادقة والملاحدة والثاني نفاق لا يعرفه
 جزمهسي السبي ائين مياك ائين بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 صاحبه من نفسه وهو نفاق الذين يولدون بين المؤمنين فيسمعون منهم كلاما لايمان فيقولون
 منافقون وليس تيم بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست
 مثل ما سمعوا اتباعا وتقليدا حتى انهم لو ولدوا بين اليهود والنصارى لغالوا مثل قولهم ولقعلوا مثل
 وليمي بهيست يا بهيست كاسمي اعتقادا و لا مؤمن بهيست يا بهيست

اور جزم

اعتقاد

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

جزم

فعلم اتباعا وتقليدا من غير ان يلاحظوا من اى شئ خلقوا ولا شئ خلقوا البعز فخالقهم واما ربه

وما فهم عنه بانزال الكتب وارسل الرسل فيكونون من الذين يقولون اذا ماتوا روضوا في القبر

اوربى كو ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

وسالم منكر ونكير لا لادى سمعن الناس يقولون قولا فقلنا ه فانهم اذا اتاهم الملكان في القبر ينطقون

اورسكيز اوسى سوال كى ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

بما عندهم من غير زيادة ولا نقصان لان الانسان في ذلك الحل لا يترك كما في الدنيا ان يحكم باللسان

توى كى وكاست فويل اودين كى ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

قلبه بل ان كان عالما بالحق ينطق به وان كان شاك فيه غير عالم به يقول لا ادرى كما كان يقول بقلبه

بل كى حق جانتا تها ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

في حال حيوته لا ادرى وقد روى انه عليه السلام قال اذا كان يوم القيمة ينادى مناد من كان يعبد

شيعا فليتبعه فمن عبد الله شمس اتبعها ومن عبد القمر اتبعه ومن عبد النور اتبعه ومن عبد الظلم اتبعه

اب اوسكى سانه رى ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

وفيهم منافقوه والمراد بالمنافقين في هذا الحديث ليس الذين عبدوا الاصنام في زمانهم بل من اظهروا

سواى منافقون لى باقى ره جاوى كى منافق سى ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

الاسلام فانه يتبعون الطواغيت من اتبعها لانهم كانوا يعبدونها فدين هبون في جهنم معها بل المراد بهم

الذين كان الربيب في قلوبهم وهم لا يعرفون ذلك لغلبة التقليد عليهم فان اكثر العوام بل اكثر من كان

وه لوگ مين چكى ديلين ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

في شكل العلماء في هذا الزمان لا يعرفون نفس فيظن انه في درجة المعرفة واليقين مع انه لم يتبين

ولو بدرجته التقليد بل بعض التقليد ينطق بكلمتى الايمان من غير ان يعرف معناها ولا ان يميز بين

الله ومرسوله لان اكثر الناس في هذا الزمان ليسوا في درجة الاعتقاد التقليدى الصحيح المطابق بل هم

اوراوكى سلطان بن ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

في درجة الاعتقاد التقليدى الفاسد الغير المطابق لما في نفس الامر وذلك لان راس العلماء الراشدين

تقليدى فاسد اعتقاد كادرجه برحق نفس الامر كى حاصل سى ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

في العلم وكثرة الضالين المضلين من الدجاجة الذين يهتمون بالتصوف لفظ طريق الدين على المسلمين

بنصب حبال الشياطين لما روى عن ابى هريرة انه عليه السلام قال يكون في آخر الزمان دجالون كذا

ره زنى كرى مين ^{بدرج حلو بنين حرم} ^{كريم كومان سى پيدا بوى} ^{اوكس لى پيدا بوى} ^{تلكا پين خانى خانى اودا سكر}

چنانچه ابراهيم روى است بى كرسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية انه قال في آخر الزمان بين رجال كذا

بدرج حلو بنين حرم

يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعون ولم يأتكم وأيامكم لا يضلونكم ولا يفتنونكم فانه

ايضا حديثين روايت كبريكي اور نه تنها راي باب واداني سوخته دور هواي اورد و در وادو كجاي سي اليسا نهو كجوا كراه اور نه من كراون

عليه السلام بين في هذا الحديث ان جماعة من اهل المكرو والتبليس يخرجون في اخر الزمان

اس حديث من رسول صل الله عليه وسلم في يرميان بايا كرا خزانة من جماعت مكار و فريب بان

يزي العلماء والمشائخ ويقولون للناس نحن علماء ومشائخ نعلمكم دينكم ونرشدكم الى

علماء اور نه كجاي وضع پر پيدا هو كجاي كبريكي كه هم عالم اور شيخ وقت بين هم كجوي سكبائي بين اور راه حق بتائي بين

الحق وهم كذا بون يجدونكم بالاحاديث الكاذبة يعلمونكم اعتقادات فاسدة ويبعدون

اور اصل من جهوني هو كجاي اور وضعي حديثين روايت كبريكي اور فاسد عقيدة كا كجوسكها و كجاي اور نه باطل

لكم احكاما باطلة فاحذروا عنهم ولا تقرّبوا عنهم كيلا يضلونكم ولا يفتنونكم في الفتنة فعل

الحكام نهاري كرا كراه دينكي سواي سچو او كجاي پاس نهجاو مبادا كجوا كراه كراون اور نه من شپهساوين اس

هذا كل من لم يجاهد نفسه في هذا الزمان لتعلم علم الايمان بمن على انواع البدع والكفر

مضون كجاي موافق جو شخص اس نه ما بين علم دين كواسط جاني كوشش نه كرا كجوا نووه بغير طريق بدعت اور كفر بات برهري

وهو لا يشعر بها ويكون من الذين يقولون يوم القيمة ما حكي الله تعالى عنهم بقوله يوم يفرق

المتقون والمنفقون الذين امنوا انظروا نكتتس من نوركم فانهم يقولون ذلك لكنهم

مستافق مرد اور عورتين ايمان والون كو جهوم بهي بيلين نهناري روشني سي سويهم لوگ بهي بهي كبريكي كجوا كجوا

حشاة وكون المؤمنين على ركاب تسرع بهم الى الجنة ونورهم بين ايديهم وبأيمانهم كما قال

بياده باهون كجاي اور مؤمنين كجويون بر سوار كدوي صنت بين لي جاتي هو كجاي اور او كجاي سامني اور اسني روشني بهي چنچا نهجاو

يوم ترى المؤمنين والمؤمنات يسعي نورهم بين ايديهم وبأيمانهم واختلف في ذلك النور ففيل

جسدن نو فكيهي ايمان والي مرد اور عورتون كو دور يچاتي هي او كجاي روشني او كجاي آكي اور او كجاي بايني اور اخلاق هي اوس نور من كو كجاي

المزاد به الضياء الذي يستضيئون به على الصراط على ما روى عن ابن مسعود انه قال يؤتون

نورهم على قدر اعمالهم فبهم من يؤتى نورهم كالنخلة وبهم من يؤتى نوره كالرجل القائم وادهم

اعمال كجاي موافق روشني ها كجاي بظنون كو برابر كجوي درخت كجاي اور بعضن كو بمقدار قدوم اور كجاي كجوي

نورهم من يكون نوره على اهام رطله ينطفئ تارة ويلهم اخرى وقيل المراد به معرفة الله تعالى

نور بين ده هو كجاي كه او كجاي باون كجاي كجوي پر روشني هو كجاي كجوي كجوي كجوي او كجاي كجاي نورسي مراد اسد كجاي كجاي معرفت هي

فمقادير الانوار يوم القيمة على حسب مقدار المعارف الالهية المكتسبة في الدنيا ولا نور

به قيا مت كجاي روشني با نوره معارف الهي كجاي جس قدر دنيا من حاصل كجاي هو كجاي

في عرصة القيمة الانوار الايمان والطاعة التي اكتسب في الدنيا باستعمال الآلات البدنية والفكر

قيامت كجاي ميدان بين سولور بايان اور عبادت كجاي جود نيامين بوسيله اعضا بدن

الجسمانية من المحاسن الظاهرة والباطنة لتحصيل المعارف الربانية فكل احد يعطي من النور يوم

جسماني يعني حواس ظاهر باطن كجاي معارف بايني حاصل كجاي هو كجاي كجاي نور بين بهي بهي كجاي قيا مت كجاي دن استافور باجوا و كجاي

حقاً و باطلاً المقدر لا معرفة عنده وإنما عنده الجزم بقول الغير خاصة سواء كان حقاً أو باطلاً
 كحق أو باطل سؤدد كسوفت كسب نہیں ہوتی اور كسوف یقین غیری كسب كہنی كا ہوتا ہی برابر ہی كحق ہو یا باطل

فمن علم هاتين الحقيقتين ثم نظر الى ضميره ايها حاصل له فيه فانه يعرفها هو الحاصل له منها
 اب جو شخص ان دونو حقيقت كو سمجھي پھر اپنی دلیں سوچی تو جان لیگا كا وكرو دونی ہی كسار متعاضل ہی

فان كان الحاصل له منهما هو التقليد لا المعرفة يجب عليه اولا اقامة البرهان لتقصيل المعرفة
 پس اگر او كسوف تبه تقلید كا ہی معرفت كا مرتبہ نہیں ہی تو پھر راجع ہی كہنی كا یكیم كری كك معرفت ایسا ہی

في عقائد الايمان وثانياً البحث عن العقائد الصحيحة حتى يعلم هل كان مصيباً في عقائده ام
 عقائد كہ حاصل ہو پھر صحیح صحیح عقائد كی بحث كری كك معلوم ہو كك اپنی عقائد میں حق ہو تبا یا نہیں

لو يمكن فان وجد نفسه على الصواب فيها يشكر الله تعالى على هذه النعمة العظيمة التي لا يكا فيها
 پھر اگر وہ اپنی كپ كو صواب پر پاوی تو اس نعمت عظیمہ پر سب كی برابر كوی دنیا كی متاع نہیں ہی شكرو ادا كی كا اركی

من متاع الدنيا وان لم يجدها على الصواب فيها يفترض عليه ان يسعى في تصحيح اعتقاده بالبرهان
 اور اگر صواب پر نہ پاوی تو اس پر فرض ہی كك واسطی صحت عقائد كی دلائل میں ككش كری

حتى يحصل له النجاة من عذاب النار والدخول في دار القرار يسر الله تعالى بقضاه المجلس السابع
 كك او كك دور كی عذاب سبى نجات ملی اور بہشت میں جانا مسر ہو الہی افضل ہی پھر آسان كر ساتون مجلس

فی بیان مؤمن به و بیان لزوم الايمان به اجمالاً على الاصح وتفصيلاً
 ادن بجزون كی بیان میں جن پر ایمان لانا چاہی اور ادن پر ایمان بھول لازم ہی موافق مذہب اصح كی اور تفصیل

عند البعض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجرير بن عبد الله السلام حين جله على
 بعض كی نزدك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جبریل ہی فرمایا جب ادنی باس

صورة رجل غريب وسأله عن الايمان الايمان ان تؤمن بالله وعلوكته وكتبه ورسله واليوم
 ایک روسا كی صورت میں آئی اور پوچھا ایمان كی كی ایمان یہ ہی كك ایمان لاوی اللہ پر اور كك فرشتوں اور كك بیان اور رسولوں پر اور قیامت كی

الاخرون مؤمنون بالقدح خير وشر هذا الحديث من صحاح المصابير رواه عن ابن الخطاب سبي السريه
 ان پر اور تو یقین كری نيك اوپر كی تقدیر كا بہرہ صریح مصابيح كی صحیح حدیثوں میں ہی ابن الخطاب كی روایت سبى السريہ میں

جام الاصول وما يصح الاعتقاد عليه فان الاصل في الاعتقاد معرفة المبدأ والمعاد واتما
 تمام اصول دین كی اور جس جس پر اعتقاد كرنا چاہی سب كك اور ان الاصل تمام اعتقادات میں مبدأ اور معاد كی معرفت ہی اور

ذكرت المشككة وما عطف عليه ليتوصل الى معرفة المعاد لان معرفة المبدأ تقتضيها العقل
 مشكوك كا جو مسؤوفات كی ذكر ہی تو واسطی معرفت معاد كی ہی اس كی كہنا كی معرفت كو تو مسلم عقلمن با یقین میں

السليمة تكون ثابتة في فطرة بني آدم من مبدأ خلقهم بمقتضى قوله تعالى فطرة الله التي
 اسلمی كہنی آدم كی اصل فطرت میں ابتدا پھرايش ہی ثابت ہی موافق قول اللہ تعالی كی نزائش اللہ كی جبر

فطر الناس عليها واما معرفة المعاد والاستعداد له فلا سبيل اليها الا بتوفيق من الله تعالى
 كہ تراشا آدمیوں كو اور ہی معرفت معاد كی اور وسا كا سامان سواء كا كوی راہ نہیں ہی بجز توفیق اللہ كی

بواسطة الانبياء الذين وصل اليهم علم ذلك بارسال الرسل من المشككة بانزال الكتب فلذلك
 بوسلہ انبیاء علیہم السلام كی چكو او سكا علم بوسلہ كتب انزل كی كك انزل كی اس ہی الہی

دخل جميع ذلك في مفهوم الايمان وذكر كله في هذه الحديث فلا بد لمطالب معناه من الاستكشاف

ايمان ايمان في مفهوم من داخل بين اوراس حديث من سب مذکور بين سوجواسکی معنی کا طالب ہو اور کو فرد کی حقیقت

عن حقيقة معنى الايمان بهذه الاشياء الستة المذكورة فيه ليكون في دينه على بصيرة

ايمان کی تہیکو ان چیزوں اشیاء مذکورہ کی تفصیل سی دریافت کری تاکہ دین میں بصیرت ہو

الاول مما يجب الايمان به الايمان بالله تعالى العلم بوجوده وقدمه وكونه

اول ايمان الله پر واجب ہی اور اس پر ايمان لانی سی یہی مراد ہی کہ اس کے موجود اور قدیم اور

واحدا ومتصفا بالقدرة والارادة والعلم والحیوة وسائر ما يليق به من الصفات لكن العلم

واحد اور صاحب قدرت اور صاحب ارادہ اور علیم اور حی اور تمام صفات لائق سی معروف جانی لیکن اس کی

بوجوده لا يمكن ان يحصل بالحس لانه تعالى ليس محسوسا كالشمس والقمر حتى يمكن العلم بوجوده

وجود کا علم حواس سے حاصل ہونا ممکن نہیں کیونکہ اس کا تعالیٰ مانند آفتاب اور مہتاب کی نظر نہیں آتا تاکہ اس کا وجود حواس کی وسیع

بالحس وليس العلم بوجوده ضروريا كالعلم بكون الاشياء اكثر من الواحد حتى يعلم بحدوده بالضرورة

معلوم ہوتا ہی اور نہ علم اس کی وجود کا ایسا ہی جیسا جو کد کا عدد ایک سی زیادہ ہی تاکہ اس کا علم بالحدیث خود بخود آتا

بل انما يعلم وجوده تعالى بالدليل وذلك الدليل وجود العالم فانه لكونه حادثا يحتاج الى محدث

بلکہ علم اس کی وجود کا دلیل ہی حاصل ہوتا ہی اور وہ دلیل عالم کا وجود ہی کیونکہ عالم حادث ہونی کی سبب پیدا کرنے والا محتاج ہو کہ

يدل على انه محدث وذلك المحدث لابد ان يكون قديما واحدا متصفا بالقدرة والارادة والعلم

دلائل کا یہی کہ اس کا کوئی پیدا کرنے والا ہی اور وہ پیدا کرنے والا بالضرورة قدیم واحد قدرت والا ارادہ والا علیم

والحیوة لانه لو لم يكن قديما بل كان حادثا لكان محتاجا الى محدث فيلزم الدور والتسلسل وكذا

اور جی ہونا چاہی اس واسطے کہ اگر قدیم نہ ہو تو حادث ہو گا تو یہ وہ خود حادث کا محتاج ہو گا آخر یہ دور لازم آوے گی تا تسلسل اور یہ دور

محال ولو لم يكن واحدا بل كان اكثر من واحد لوقع بينهما التماثل المقتضى لعدم وجود العالم

محال ہیں اور اگر واحد نہ ہو بلکہ کئی ہوں تو آپس میں روک ٹوک واقع ہوگی جس سے عالم کا وجود نہ ہوگی

ولو لم يكن متصفا بالقدرة والارادة والعلم لكان عاجزا عن إيجاد شيء من العالم لان

اور اگر قدرت اور ارادہ اور علیم نہ ہوگی تو ایسا عاجز ہوگا کہ عالم میں کوئی شے ہی پیدا نہ کر سکے اس کی

الإيجاد اثر القدرة وتأثير القدرة في شيء من الاشياء يقتضى لزامة ذلك الشيء وازدادة ذلك الشيء

کہ ایجاد قدرت کا اثر ہوتا ہی اور قدرت کی تاثیر کسی شے میں ہونا ارادہ اس شے کی نہیں ہو سکتی اور ارادہ اس شے کا

يقتضى العلم به لان الفصد الى إيجاد شيء مع عدم العلم به محال والاتصاف بهذه الصفات الثلاث

بدون علم کی نہیں ہو سکتا اس کی کہ پیدا کرنا کسی شے کا بل جانی بوجہ محال ہی اور یہ تینوں صفات دون

يقتضى الحيوة لكونها شرط فيها فعلي هذا يكون وجود العالم بل وجود كل ذرة من ذراته دليلا قاطعا

حیات کی نہیں ہو سکتی اس کی کہ حیات ان میں شرط ہی اس میں لانی کو موافق عالم کا وجود بلکہ ہر ذرہ کا وجود یقینی دلیل ہی

على وجوده تعالى وقدمه وكونه واحدا ومتصفا بهذه الصفات الامر به اذ لا يعرف متصفاته تعالى

اس کی وجود اور قدیم اور وحدت پر اور ان چاروں صفات سی معروف ہونی پر اس کی کہ اس کی صفات

بالعقل الاما يتوقف عليه افعاله وما لا يتوقف عليه افعاله كالسمع والبصر والكلام فيكونان

عقل سے وہ ہی معلوم ہو سکتی ہیں جو ہر اس کے افضل موقوف میں اور جن پر افعال موقوف نہیں جیسی سمع اور بصر اور کلام سوجہ ہی

یستدل علی ثبوتها له تعالی تارة بالعقل وتارة بالنقل اما وجه الاستدلال علی ثبوتها له تعالی
 کبھی عقول دلیل قائم کریں اور کبھی نقل دلیل عقلی ^{الکی ثبوت کی توثیق ہے}
 بالعقل فهو انما صفات کمال و اضدادها صفات النقصان واتصافه تعالی بصفات الکمال
 کہ یہ صفات کمال کی ہیں اور انکی ضدین صفات نقصان کی ہیں اور اسد تعالی کا موصوف ہونا صفات کمال سی
 وعدم اتصافه بصفات النقصان واجب فوجبا تصافه تعالی بتلك الصفات واما وجه
 اور یہی ہونا صفات نقصان سی واجب ہے اسی میں لازم آیا کہ اسد تعالی ان صفات سی موصوف ہو اور
 الاستدلال علی ثبوتها له تعالی بالنقل فهو ان الشرع قد مر به ثبوتها له تعالی فوجبا القطع بثبوتها
 نقلی دلیل ^{الکی ثبوت کی ہے} کہ شرع سی ان صفات کا ثبوت ثابت ہے سو انکی ثبوت کا یقین کرنا واجب ہے
 له تعالی ردلیل النقل في هذه المسئلة اولی من دلیل العقل لان تلك الصفات لا يتوقف علیها
 اور اس مسئلہ کی نقلی دلیل عقلی دلیل سی بہتر ہے اسی میں ان صفات پر افعال الہی موقوف نہیں ہیں
 افعاله تعالی حتی یستدل بها علی ثبوتها له تعالی وذاته تعالی لم یکن معلوما لاحد حتی یعلم
 تاکہ ان افعال سی ان صفات کو ثابت کریں اور ذات الہی کیسکو معلوم نہیں ہے جس سی یہ معلوم ہوا
 انها فی حقه تعالی کمال يجب اتصافه بها بحیث لو لم یوصف بها یلزم ان یتصف باضدادها
 کہ یہ صفات ثابت ذات الہی کی کمال کی ہیں اسکا موصوف ہونا ضروری ایسا کہ اگر ان صفات سی موصوف نہ ہوگا تو انکی اضداد پیدا ہوگی
 وما ذکر من كونها کمالا انما هو بالنسبة الیها ولا یلزم من كون الشئ بالنسبة الیها کمالا ان یکون
 اور ان صفات کو کمال جو کہتی ہو تو یہ ہماری حق میں ہیں اور ہماری حق میں کمال ہونی سی لازم نہیں تاکہ
 فی حقه تعالی کمال والثانی ما یجب الایمان به الایمان بالملئکة والمراد من الایمان بها العلم
 اسکی ذات میں کمال ہونا دوسری چیز الایمان نا چاہی ملئکہ میں اور ملئکہ پر ایمان نا ہی ہے یہی
 بوجودها لکن لا سبیل الی اثبات وجودها بدلیل العقل بل هو ان النقد علیہ الاجماع ونطق به
 کہ ملئکہ کو وجود دہانی پر انکا وجود عقل دلیل سی کسی راہ ثابت نہیں ہونا بلو انکی وجود پر اجماع ہو چکا ہے اور
 الکتاب والسنة فان ظاهر الکتاب السنة يدل علی وجودهم وکونهم اجساما لطيفة نورانية
 کتاب اور سنت سی ثابت ہے بیشک ظاہر معنی کتاب اور سنت کی یہی ہے دلالت کرتی ہیں کہ فرشتے موجود ہیں لطیف اور نورانی جسم
 كاملة فی العلم فادع علی افعال الشاقة وعلی التشکل بأشکال مختلفة ولا یوصفون بالذکورة
 علم میں کامل دشواری دشوار کار کر سکتے ہیں اور مختلف صورتیں بدل سکتے ہیں اور نہ سڑتے ہیں
 ولا نوثة شانهم الطاعات وصکمهم السموات وهم رسل الله علی انبیائه وامناؤه علی ریحہ
 اور نہ بلاء شعل اور انکا عبادت اور مکان اور انکا آسمان اور وہی اسد کی طرف سی انبیاء کی پاس بھیجتے ہوئے آتی ہیں اور وہی پائین ہیں
 فمن ثبت تعینہ باسمه کجبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل یجب الایمان به تفصیلا ومن
 اور چون فرشتوں کی تعین نام سی ثابت ہے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل ان پر تفصیلی ایمان واجب ہے اور
 لم یعرف اسمه یجب الایمان به اجمالا والثالث ما یجب الایمان به الایمان بالکتاب والمراد من الایمان
 جسکا نام معلوم نہیں ان پر ایمان الایمان واجب ہے اور تیسری شے ہر ایمان واجب ہے کتاب میں ہیں اور ان میں ایمان الایمان کی ہے
 بها العلم بکونها کلام الله تعالی انزل علی انبیائه وجملة ما ائمة واربعة کتاب انزل منها علی آدم علیہ السلام
 کہ یقین کری کہ خدا کا کلام سی اپنی انبیاء پر نازل کیا ہے اور تمام کتابیں ایک سو چار ہیں ان میں سی حضرت آدم پر

عشر صحائف و علی شریف علیہ السلام خمسون صحیفه و علی در بیست و ثلثون صحیفه و علی ابرهیم
 دس صحیفه نازل ہوئی اور حضرت شریف پچاس اور حضرت ادریس پچیس اور حضرت ابراہیم پر

علیہ السلام عشر صحائف و علی موسی علیہ السلام التورہ و علی داود علیہ السلام الزبور و علی
 علیہ السلام پر دس اور حضرت موسی علیہ السلام پر توریت اور حضرت داود علیہ السلام پر زبور اور

عیسی علیہ السلام الانجیل و علی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام القرآن فما ثبت تعینہ باسمہ يجب
 حضرت علیہ السلام پر انجیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اور جس کتاب کی تعین نام ہی ثابت ہی

الایمان بہ تفصیلا و ما لم يعرف اسمہ يجب الایمان بہ اجمالاً و الرابع ما يجب الایمان بہ الایمان
 تواسیر تفصیلی ایمان واجب ہی اور جسکی تعین نام ہی نہیں ہی اکثر اعلی ایمان واجب ہی اور جو ہی جسم ایمان لانا واجب ہی

بالرسل والمراد من الایمان العلم بکونهم صادقین فيما اخبروا به عن الله فانه تعالی بعثهم
 رسول ہیں اور در رسولوں پر ایمان لانی ہی یہی کہ یقین کری کہ وہ اپنی اپنی خبروں میں جو خدا کی طرف سے لانی ہیں یہی ہو چکا کہ خدا تعالیٰ کی

الی عبادہ لیلحقهم امره ونهیہ و وعدہ و وعیدہ و ایتہم بالمعجزات الذالۃ علی صدقہم و اھم
 اپنی بندوں کی پاس پہنچا تاکہ امر اور نہی اور وعدہ اور وعیدہ پہنچا دیں اور معجزات ہی اونی حکمت کی جو انکی صداقت پر دلالت کرتی ہیں سب

اؤم علیہ السلام و اخرهم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ولم یبین فی القرآن عددہم کم ہم بل المذكور
 آدم علیہ السلام ہیں اور سب ہی آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن میں اونی گنتی نہیں ہی کتنی ہیں بلکہ قرآن میں

فیه منهم باسمہ العلم علی ما ذکرہ بعض المفسرین ثانیۃ و عشرون و ہم اؤم و ادریس و نوح و ہر
 نام معین لیکر بعض مفسرین کی قول کی موافق اٹھائیس کا ذکر ہی وہ یہ ہیں آدم اور ادریس اور نوح اور ہرود

وصالح و ابرہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و یوسف و لوط و موسی و ہرون و شعیب و زکریا
 اور صالح اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور لوط اور موسیٰ اور ہرون اور شعیب اور زکریا

و یحیی و عیسی و داود و سلیمان و الیاس و الیسع و ذاکلکف و ایوب و یونس و محمد و ذو القرنین و عزیز
 اور یحییٰ اور عیسیٰ اور داود اور سلیمان اور الیاس اور الیسع اور ذاکلکف اور ایوب اور یونس اور محمد اور ذو القرنین اور عزیز

و لقین علی القبل نبوۃ هذه الثلثة الاخیرۃ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین قال بعض
 اور لقینان بموجب قول ان تینوں کی نبوت کی جو آخر میں ہیں رحمت اللہ کی اور سلام ان سب پر بعضی

العلماء يجب علی المؤمن ان یعلم صبیانہ و نساہ و خدہ اسمہ الانبیاء الذین ذکرہم اللہ تعالیٰ فی
 علماء کہی ہیں کہ ہر مؤمن پر واجب ہی کہ اپنی بچوں اور عورتوں اور غلاموں کو ان انبیاء کا نام جگنا ذکر اللہ تعالیٰ کی

کتبہ حتی یؤمنوا بہم و یصدقوا بجمیعہم ولا یظنوا ان الواجب علیہم الایمان بحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اپنی کتاب میں یہی کہ جسکی تاکہ وہ ان سب پر ایمان لادیں اور سب کی تصدیق کریں اور یہی خیال کریں کہ ایمان صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب ہی

فقط لاخبر فان الایمان بجمیعہ الانبیاء سواء ذکر اسمہ فی القرآن اولہم ینکر واجب علی المكلف فمن
 اور کا نہیں کیونکہ ایمان تمام انبیاء پر لانا قرآن میں انکا نام مذکور ہو یا نہ ہو مکلف پر واجب ہی جسکی

ثبت تعینہ باسمہ يجب الایمان بہ تفصیلا ومن لم يعرف اسمہ يجب الایمان بہ اجمالاً و الخامس
 تعین نام ہی ہوگی ہی اور سب تفصیلی ایمان لانا چاہی اور جسکا نام معلوم نہیں اور سب اعلی ایمان لانا چاہی اور انچون ہی

ما يجب الایمان بہ الایمان بالیوم الآخر والمراد من الایمان بہ العلم بما یکن فیہ من احوال
 جسپر ایمان لانا واجب ہی قیامت کا دن ہی اور قیامت کی دن پر ایمان لانی ہی مراد ہی یقین کرنا اول حالات

الآخرة التي أول منزل من منازلها القبر وأحياء الميت فيه وسؤال منكرو وكثير وهما ملكان
 اخذوا من روضة روضة ربيجي حتى منزلون من بين يمين منزل قمری اورا ومن نفعه كرامه كه اورا سوال منكرو كبريكا
 اورا سید و نوزدها

مهيبان يُقعدان العبد في قبره ويسألانه عن ربه وعن دينه وعن نبيه ويقولان له من
 ميت ناك صوت قبر من رده كونهما كرا اوسى يوحى بين بدور دكانكو اورا دين كو اورا نكو اورا سى كبريكي كونى

ربك وما ديناك ومن نبيك وسوالهما أول فتنه بعد الموت فمن وفق إلى الجواب يكون قبره
 تيراب اورا كياى تيرادين اورا كون هى تيرانى اورا دكانكو سوال موت كى بعد ميرا فتنه سى سو جكو جواب كى توفيق هوى نوادى كور

روضة من رياض الجنة ومن لم يوفق إلى الجواب يكون قبره حفرة من حفرة
 ايك چين سى بهشت چين كا اورا جكو جواب كى توفيق نهوى نوادى كور ايك ستر اهوركا دوزخين كا

الناشئ اذا بعث الناس من قبورهم إلى الموقف قاموا فيه
 بهر جب سى آدم كو قبران چين سى اوهاكر موقف چين ليجين كى اورا اورا جكمه كبرى ربهنگى

ما شاء الله حفاة عراة واذا جاء وقت الحساب يؤمر بالكتابة التي كتبها الكرام الكاتبون لان
 جعفر رضى الله كى هو كى يانو نكي دن اورا جب وقت حساب كا هو كا نوحه كا اعلانى چى كا سو كرامه چين كى كبريكي چين اسلى

الناس اذا بعثوا من قبورهم لا يكونون ذاكرين لاعمالهم فيؤنون كتبهم ليقفوا على اعمالهم فمنهم من
 كبرى آدم جباى ابنى قبران چين سى اوهاكا جابو نكي نوادى ابنى اعلان چى ياد نهون كى اسلى اوكونا اعلان دى جابو نكي تاك نكي اعلان شرف داره چين

يؤتى كتابه به يمينه فهو من السعداء لان اخرا الكتب باليمين علامة دخول الجنة وعدم الخلو
 نام اعلان دى ابنى يمينى وهو سعيه هو كى كيونك نامه اعمال كا دى ابنى ايمانى يمين

في النار ومنهم من يؤتى كتابه بشماله اومن وراء ظهره وهو من الاشقياء فاذا وقت الناس
 نهنگى كاشانى كور معصون كو نامه اعلان بائين ابد سى يمينى يا پس پشت كى طرف سى اورا شقى هو نكي سببى آدم ابنى اعلان شرف داره

على اعمالهم يحاسبون بها فاذا انقضى الحساب ينصب الميزان لوزن الاعمال اذ بالحساب
 هو جابو نكي نوادى اوسى حساب هو كا بهر جب حساب هو كيونكا نوادى اعلان نوادى كيو اسلى ترازو قاي كى جابو نكي اسلى حساب سى

يعلم العبد ما هو المقبول من الاعمال الصالحة وما هو المردود منها وما هو المغفور من الاعمال
 معلوم هو كا جى آدم كو كد نيك معلوم چين سى كوشا مقبول سى اورا كوشا مردود سى اورا كوشا اعلان چين سى معاف هو ا

السيئة وما هو المأخذ بها وبالوزن يطلع على ما يتوجه اليه من الثواب والعقاب ويعلم مقدار
 اورا كوشى پر ستر هو كى اورا نوادى سى معلوم هو كا كس كل پر ثواب نكي اورا كس پر عذاب هو كا اورا معلوم هو كا نوزدها

ثواب المقبول من الاعمال الصالحة ومقدار عقاب المأخذ من الاعمال السيئة ولذلك يكون
 ثواب كا اعمال نيك چين سى مقبول كا اورا نوزدها عذاب كا اعمال بد چين سى قابل داور كا اسلى

بعد الحساب نصب الميزان وقد ورد في الخبر ان احدي كفتيه من نور واخرى من ظلمة والكفة
 ميزان بهر حساب كى قاي كى هو كى اورا سديت من مذكورى كوزدها كد ايك پڑا نوادى هو كا اورا نور الله مير كا ينى سببا بهر

المنيرة المحسنات والكفة المظلمة للسبات والناس في الآخرة على ما قال علماءنا ثلثة اصناف
 روشن پڑا واسطى نيكيون كى كى اورا سبها پڑا واسطى بد يون كى اورا سبى آدم آخرت چين موافق قول بهادى علما كى تين قسم هو كى

كفار ومنقرون ومخلطون اما الكفار فيوضع كفرهم في الكفة المظلمة فلا يوجد لهم حسنة حتى
 نركى كفار به اورا سبى حقى پر ستر كار اورا على جلى پر كفار كد كفر سبها پڑى چين ركبها جابو نكي اورا كوى على نيك اوكا هو كا

خلطوا عاصلاً و آخریاً فیہم النبى علیہ السلام حیث ذکر انفا ثم یصیب الصراط علی جہنم
 جہنم کی اعمال تک اور نہ کو ایسا سو او کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیان کیا ابھی ذکر آچکا پھر صراط کو دوزخ کی اوپر تان دیگی
 قال بعض العلماء یکون طرفه لاول فی ارض القیمة وطرفه الاخر فی ارض الجنة ارض القیمة تكون
 بعضی علماء یہ کہتے ہیں کہ اسکا پہلا سرا قیامت کی میدان میں ہوگا اور دوسرا سر بہشت کی زمین میں ہوگا اور قیامت کا میدان
 علی النار و یکون اجتماع الخلائق باسیرم علیہا ونقود النار حتی تغلور من جوانبہا وتختبط باهل المحشر
 دوزخ کی اوپر ہوگا اور انہو تمام خلقت کا اسی جگہ ہوگا اور جوش میں آوگی آگ آتیا کہ اوپر جاوگی ہر طرف سی اور ہمہ گیرگی اہل محشر کو
 حتی لا یبقی للجنة طریق الا الصراط فلا یکون الذہاب الی الجنة الا علی الصراط وقد رد فی الحدیث
 آتیا کہ جنت میں جائیگا کوئی راستہ نہ ہوگا سوائے صراط کی سو کوئی صورت جنت میں جائیگا نہ ہوگی سوائے صراط کو اور حدیث میں آیا ہی
 انه اذ ق من الشجر واحد من السیف و حوزہ الناس بقدر اعلم یحرق بعضهم کالبقر الخاطف وبعضهم
 کہ صراط ہاں زیادہ باریک ہی اور تار سی زیادہ تیز اور تیر کو لوگ گذرینگے ابھی ابھی اعمال کی طرف بعضی جسی گذر جاوگی جسی تک پہنچی اور بعضی
 کالرمح العاصف وبعضهم کالفرس الجواد وبعضهم یعدو عرا وبعضهم یشی مشیا حتی یکون اخر
 مانند آندی تندگی اور بعضی مانند تیز رو کہوئی کی اور بعضی خوب دوڑتی پہنچی اور بعضی چستی ہوئی جاتی ہوں گی ایسا کہ سب ہی بھلا
 من یجوزہ یجوزوا فیقول یارب ابطات بی فیقول الرب تعال ابطی بک انما ابطی بک عملک بعضهم
 جاوگا کہتے ہیں یہ عرض کرینگا یا رب تو نے مجھ کو دیر لگا دی پھر اسے تالی فرما دینگا میں نے تجھ کو دینہیں لگا دی تجھ کو تیری اعمال کی دیر لگا دی اور تھی
 یجبر جلادہ ویعلق بیدہ وبعضهم یسقط علی وجهہ الی جهة النار وینتقلقہ الزبانية بالسلاسل
 اپنے ہاتھ کھینچی ہوں گی دوزخ میں تھون کی پکڑی ہوئی اور بعضی منہ کی بل دوزخ کی اندر گر پڑیں گی اور دوزخ کی موکل اس کو نہ تھیر
 والاغل ویقولون له اما نهیت عن کسب الاوزار اما حقزت من عذاب النار فتفکروا کمسکین اذا
 اور طریق میں جلا دینگے اور کبھی کیا کہتے ہیں کہ تبا اعمال ہی کیا تجھ کو ڈرا یا نہیں تھا دوزخ کی عذاب سی اب تصور کری اور سکین جب
 نظرت الی جہنم وانت علی الصراط مع ضعفک و ثقل اوزارک علی ظہرک والخلائق بین یدیک
 نظر کرینگا دوزخ کی طرف اور تو صراط کی اوپر ہوگا حالت تیری ناتوان اور بوجہ گاہوں کا تیری کریم اور تمام خلق تیری سامنے
 کیف یترلون و ینکون فغلو رجلاہم وتسفل و سہم الی جهة النار و اما لیکن فی الیوم الاخر من احوال الاخر
 کہیں کہ اور تھیں گی اور گرینگے پہر ہاں اوپر کو ہوا دیگی اور سر پہنچی کو دوزخ کی طرف اور منجمل حالات اخر کی کی جو قیامت کی دن پیش آوگا
 الشر من الخوض فان لكل بنی حوضاً یشرب منه مع امته وحوض نبیہا علیہ الصلوۃ والسلام کبر
 حوض میں سی ہاں پینا ہی ہر ہر بنی کا ایک ایک حوض ہوگا اور وہیں سی ہاں ہی ہر گناہ کی سائنت اور ہر گناہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض سب سی ہاں
 من غیرہ متسع الخواب والزوا یا مقدار مسیرۃ شہر کما روی عن عبد اللہ عمر بن العاص انہ علیہ
 ہوگا کہیں ہوی کناری اور کوئی بمقدار سفر ایک مہینہ کی چنانچہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر بن عاص سی کہ فرمایا
 الصلوۃ والسلام قال حوضی مسیرۃ شہر وزوا یاہ سواء و ماءہ ابيض من اللبن واحلی من العسل و
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا حوض برابر سفر ایک مہینہ کی کوئی آوگی برابر یعنی قاتر میں اور اوکا پانی درود ہی زیادہ سفید اور شہر سی زیادہ شیریں
 ریحہ الطیب من المسک و کبرانہ کثیر المساء من یشرب منه فلا یظما ابداً فقد دل ہذا الحدیث
 اور اوکی خوش بو مشک کی زیادہ پاکیزہ اور اوکی آنجور برابر گنتی آسمان کی ستاروں کی جتنی آوہیں سی پیا کہی پیا سانسو گنا ہمہ حدیث میں روایت کرتی ہی
 علی ان من یشرب منه لا یدرب بالعطش ابداً لکن یراد عنہ من یذل وغیرہ لما روی عن سهل بن
 کہ جس نے آوہیں سی پیا یا او کو عذاب پیاں کا کہی نہ ہو دینگا لیکن ہر شادی جاوگی حوض پرسی وہ گناہ گنہوں کی دین کو مٹا دے گت پیدیا کی سی کہ روایت کیا

هم المفعلي ان من ينجو منهم قليل قلنا نعم الضالة على ان الهل بفقتين جمع هامل وهو الضال
 سائتة زمره اميركا الى جمع ي اوراوا سائتة

من الأبل قال القرطبي في تذكرته نقل عن شيخه هذا الحديث مع صحته أدل دليل على كون

[illegible]

له رجوع إليها ألبدا فكيف يصح أن يدعى إليها أوكذا أحياء الأنبياء تكون في الموقف لها روى عن ابن عباس
برده كيث كروا كذا حوض في قبر كوكبر كوكستما كروا كوكسو حوض في بلاد الروم الذي هي حوضين أو ثلاثة يكون كسوف في من هن كوكستما كروا كوكسو حوضين

انه عليه الصلوة والسلام سئل عن الرقوف بين يدي الله تعالى هل فيه ماء قال والذي نفسي بيده
 آيتة او حكمة بياني في قوامها بعد اوقات كل حكمة بعد من

ن فيه الماء وان اولياء الله ليردون حياض الانبياء ويبعث الله تعالى سبعين الف ملك يكذبهم
شك وان اى موبى شك دوست خداى بنين كى حضور پر اى برون كى اورا نه تعالى
ستره زور شى بهر اى كى او اهل بن

عصی من الزايد و دورن الكفار عن حياض الانبياء و هذا الحديث يدل على كون حياض الانبياء في
 ام جديت سي علم ستهای كرض كه نيون كى

الموقف فيلزم منه ان يكون حوض نبيثا في الموقف ايضا واذكر من انه لو كان في الموقف لما دخل
 الموقف من هو اني اتي كما في حوض حماري صلي عليه وسلم كما في موقف من هو اوربهره جوي مني كرا حوض موقف من هو باي نوربهره

منار من شرب منه فالج ربعه ان من شرب منه من اهل الكبار ان دخل النار بشية الله تعالى
 وزعمه خاتم رستم ادين ياني لي حكما لاسكا جوبه ي بشك جو رستم اوس حوض من ي بوي كاي لاسكه من ي اكره دوزخه داخل بويگا مشيت ابي

لا يعذب بالعطش ولا يحرق بالنار جوفه واما الذين بدلوا دينهم فاخذوا باليس في شرايعه عليه السلام
والا فكم يأس كاذب بين من هو كما انك لم تدري حيث يكون عذابي وما يدور له في جنون من ادرك ما اراد الله الا راعى غيبه بين ايديهم حشرته نرى من بين يمين

ان كان تبدلهم في الاعمال ولم يكن في الاعتقاد فانهم قد يتعدون عن الحوض في حال تشردين عنه
 اگر چه تبدل صرف احوال می باشد اما اعتقاد در بینین و تواسی نگردی جاویدگی حوضی ایکه تدریه بهمین گوی حوضی

بعد المغفرة وان كان تبديليم في الاعتقاد اختلف في خلوه هم في النار ومن المعلوم قطعاً ان المخلف في
بعد بمشركي اورا كوه تبدل او ان اعتقادهم اي تواخلف في او انهم دوزخي بونين اورا يقيني معلوم اي دوزخي

مسألة الكافر إذا كفر وقد ثبت أن المظرودين عن المحوص أصناف المناقون الذين يظهرون الإيمان ويصمرون
مسألة الكافر كونه يهين إذا ورثه شرك يستثاب به ويجازي كوحوش برسى تعالى بهوى أن قسم كل لوگ بهون كل الكلب تومنا فى جواربه من ايمان جملته فى اقل من ايام

[illegible]

روى عن كعب بن عجرة أنه عليه الصلاة والسلام قال يا كعب بن عجرة اعيدك الله من امرأ
 كذا وأنت يا كعب بن عجرة ما كنت تعلم عليه وسلم في أسكو فرأى يا كعب بن عجرة محمداً خيراً من
 أول أمير من أسكو

يَكُونُ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ عَشِيَ ابْوَاهُمْ فَصَدَقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَاَنْهُمْ عَلٰى ظَنِّهِمْ فُلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتَ مِنْهُ
جو میری بعد ہوگی پس جو شخص را کہی اورا زنی کہی اورا و کہی جہوئی با تو کہ تو صدق نہ کیا اور ظن منہ شامل ہو کر مردگار بنا دے میرا اور نہ میں اور نہ اسکا

27

ولا یرد علی الخوض ومن لم یغش ابوابهم ولم یصد قلوبهم ولم یعنهم علی ظلمهم فهو منی وانا منه
اورندہ حوض بر آسینجا اور جی شخص اوکی دروازہ ہنگیسا اور نہ اوکی چوٹی یا توں کی تصدیق کی اور نہ ظلم پر اوکی مدد کی پس نہ شخص مراور من ابونکا
ویرد علی الخوض یسرنا اللہ تعالیٰ الورد علیہ والنجاة من النار والسادس ما یجب الا ییمان به الایمان
وہی حوض پر اوکیا الہی آسان کر مجیر حوض پر جانا اور نجات دی آگسی اور چوٹی جی جس پر ایمان لانا واجب ہی ایمان تقدیر کا ہی
بالقدر والمرد من الايمان به العلم بکن کل ما یجری فی العالم من الخیر والشر والنفع والضر والاسلام
اور تقدیر پر ایمان لانی سی مراد یہی کہ یقین کرنا تمام حالات کا جو عالم میں گذرتی ہیں بیک اور یہ اور فائدہ اور نقصان اور اسلام
والکفر والطاعة والعصیان والربح والخسران والامراءات والمخاطر والحركات والسکنات بقضاء
اور کفر اور عبادت اور گنہ اور نفع اور ٹوٹا اور ارادہ اور خطرہ دل اور حرکت اور سکون یہ سب حکم
اللہ تعالیٰ وقدرہ فعلی هذا کان الظاهر ان یدکر الايمان بالقضاء ايضا وانما لم یدکر لکن الايمان
الہی سی اور اوکی اندازہ سی ہیں اس تقریر کی موافق ایمان قضاء پر ہی ذکر کرنا مناسب تھا یہم جو ذکر نہیں کیا تو اس ہی کا ایمان
بالقدر مستلزم الايمان بالقضاء اذ القضاء وجود الموجودات فی الوجود المحفوظ لاجل الوجود
تقدیر پر بعینہ ایمان قضاء پر ہی اسلی کہ قضاء وجودی تمام موجودات کا لوح محفوظ میں مجمل اور قدر
تفصیل القضاء السابق بالیاد تلك الموجودات فی المواد الخارجية واحدا بعد واحد وقيل القضاء
تفصیل اسکی قضاء کی اعتبار پیدا پیش اسی موجودات کی مادہ خارجی میں ایک کی بعد ایک آگسی بھی اور بعضی ہیں من قضاء نام
هو لامرأة الازلیة والعناية الالهية المتضمنة لنظام الموجودات علی ترتیب خاص والقدر یغلق
ارادہ قدیم کا اور خواہش الہی کا جسی سلسلہ موجودات کا خاص ترتیب ہی بنا ہوئی اور تقدیر متعلق ہونا
تلك الازلیة بالاشیاء فی اوقاتها الخاصة بها قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر سورة یوسف علم
اوی مرادہ کا تمام اشیا سی اوکی وقتوں پر ہو اوکی ہی مقدر ہوگی ہیں امام فخر الدین رازی سورة یوسف کی تفسیر میں کہتی ہیں سمجھدی
ان الانسان ما مول بان راعی الاسباب فی هذا العالم فانه ما مول غالباً بان یخسر من الاشیاء المملوكة
کہ انسان کو ہم کی کہ اسباب ظاہری کو اس عالم میں رعایت یعنی استعمال کیا کرے کیونکہ اوکی ہم کی اکثر جاکر جیتا رہی ہو سکتی ہو
والاخذیة المصترقة بان یسعی فی تحصیل المنافع ودفع المضار بقدر الامکان ثم انه مع ذلك ینبغي له
اور اسی غدا ولانی جوہر کر نی اسطرح کہ اپنی مفقود کی موافق کوشش کر کہ منفعت کی نشیا حاصل اور ضرر چھڑ کر دفع کرے بہر تو ہر انسان کو لایق یہی
ان یبکن جازما بان لا یصل الیہ الا ما قدر اللہ له ولا یحصل له الا ما اراده اللہ له فقول یعقوب
کہ یہ یقین کری کہ مجھ کو دی ملیگا جو اللہ ہی میری واسطی اندازہ کیا ہی اور مجھ کو کبھی نہیں حاصل ہوگا سو اوکی جواسہ فی ارادہ کیا ہی اب قول حضرت یعقوب
النبی علیہ السلام لبنیہ لا تدخلون من باب واحد وادخلون ابواب متفرقة اشارة الى رعاية
علیہ السلام کا جوابی بیرونی ذلیا تھا تم سب ایک دروازہ میں نہ جانا اور الگ الگ دروازوں میں جانا اشارہ ہی واسطی
الاسباب المعترضة فی هذا العالم وقوله وما اغنی عنکم من اللہ من شیء اشارة الى التوحید المحض
استعمال اسباب ظاہری کی جواس عالم میں معتبر ہیں اور قول اوکی اور میں نہیں کیا سکتا تو اللہ کی کسی چیز سی اشارہ ہی طرف خاص توحید کی
وعدم الالتفات الی الاسباب وقد ذکر الامام الغزالی فی کتاب الشکر من الاحیاء سوا اللہ وهوان اللہ
اور توجہ نہ کرنا اسباب پر اور امام غزالی فی احیائی کتاب الشکر میں یہم اعتراض ذکر کیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ہی
قد امر ان نعمل له ولا نفن من مومن ومعاقبون علی العصیان مع كون الكل من اللہ تعالیٰ
بیشک حکوم فرمایا کہ اوکی اطاعت کریں اور نہیں تو ہم قابل مرز نشں اور عذاب کی ہیں تا فرمایا سی باوجود کہ یہ تمام اللہ کی حکم سی ہو سکتا ہی

والعمل بشری بقی واتبع هواه وضل عن سواء السبیل بقی فی مشیئة الله تعالی ان شاء یعقوبنا
اور میری طریقت کی برتری کی اور میری نگاہیں پڑھوں گی اور پہنکا سید ہی راہ سی تیرہ خدا کی مشیت میں ہی
جای اوکو معاف کر کے
ویدخل الجنة بلا عذاب وان شاء یدخله النار ویعذب به فیها بقدر ذنبه ثم یخرجہ منها ویدخل
بلا عذاب جنت میں داخل کری اور چاہی اوکو دوزخ میں داخل کری اور مافوق گناہوں کی او میں عذاب دیکر بہرہ ویرا میں ہی نکال کر جنت میں داخل کری
الجنة والمخالصان من اطاع مولاہ وجاہد نفسه وهواہ وخالف شیطانہ ودنیاه یرکون
اور حاصل یہ ہے کہ جس نے اپنی مولیٰ کی اطاعت کی اور مجاہدہ کیا اپنی جان کی اور ہوس کی اور مخالفت کی شیطان اور دنیا سے تو
الجنة منزلة وماولہ ومن تبادی فی غیہ وعصیانہ وارخی فی الدنیا زامام طغیانہ ووافق
جنت اویسی کا گھر اور چھکنا ہی اور جو شخص کبھار اپنی کجی اور منافقان میں اور ذہبی والدی دنیا میں آگ کرش کی اور بری کرتا رہا
ہوئے فی لذاتہ وشہواتہ یرکون النار ولی به اذ قال الله تعالی فاما من طغی واثر الخیرة الدنیا فاما
اپنی خواہش کی لذت اور شہوات میں تو دوزخ اس کی جگہ ملے گا اور اس کی ذہبی والدی دنیا میں آگ کرش کی اور بری کرتا رہا
الجحیم ہی المادی واما من خاف مقام ربہ وهی النفس عن الهی فان الجنة تھی المادی وروی عن
دوزخ ہی ہی ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنی رب کی پاس کڑی ہوئی سی اور دوزخ کو چاہی سو بہت ہی ٹھکانا اور روایت ہی
ابو ہریرہ انہ علیہ السلام قال لا یدخل النار الا شقی قیل ومن الشقی لا رسول الله قال من لم یعمل
ابو ہریرہ ہی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا دوزخ میں کوئی داخل نہ ہوگا سوائے شقی کی کہ جس نے چاہا شوق کی ہو تا ہی یا رسول اللہ فرمایا جس نے
الله بطاعة الله ومن لم یزلف له معصيته فهو شقی وروی عن شداد بن اوس انہ علیہ السلام
خدا کی واسطی طاعت کی اور جس نے اوکی خوف کی گناہ کو چھوڑا وہ شقی ہی اور روایت ہی شداد بن اوس ہی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا چاہے کھان
قال الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله فانه
وہ ہی خدا کی واسطی اپنی جان بچا دی اور آخرت کی واسطی عمل کیا اور عاجز نا دان وہ ہی جو اپنی جان کی ہوا ہوس کی کجی پڑا اور اندسی بچا نہ سکا
علیہ الصلوۃ والسلام بین فی هذا الحدیث ان العاقل من بذل نفسه ویتجملها مطیعة لاهل
رسول علیہ الصلوۃ والسلام فی اس حدیث میں بیان فرمایا کہ ہوشیار وہ شخص ہی جو خود کرے اپنی جان کو اور اپنی جان کو کمر لپی کی تابع نہ کرے
الله تعالی ویحاسبہا فی الدنیا قبل ان یحاسب فی الآخرة فان وجدها علمت خیرا یشکر الله تعالی
اور اوکا حساب دینا میں سمجھی آخرت میں حساب ہونی ہی پہلی پہر اگر معلوم ہو کر اسی اعمال پر عمل کری تو اللہ کا شکر بجا لاری
وان وجدها علمت بشرا یرتد الله تعالی یرتد الیہ ویسافر علی ما ضیع من عمرہ ویستعد
اور اگر یہ معلوم ہو کر اعمال پہلی میں تو اللہ سے بخش طلب کرے اور اوکی طرف رجوع کرے اور اپنی عمر کی بربادی پر افسوس کرے اور اپنی آخرت کی سلامتی کا
لعاقبة امره بالتوجه الی الصالح عملہ والتصل من سالف ذلہ ولاشتغال بعبادة ربہ فی جمیع احوالہ
نیک عمل کی طرف متوجہ ہو اور گذری ہوئی لغزشوں کی تیز رہو اور اپنی بربودگار کی عبادت کا ہر وقت شغل رکھی
فهذا هو الزاد لیوم المعاد والا حقیق من یقصر فی امر مولاہ ویسعی فی تحصیل هواہ وهو مع تقصیرہ
یہ ہی توشہ معاد کی دن کا اور حقیق وہ ہی جو اپنی مولیٰ کی کمان میں من قصور اور اپنی خواہش حاصل کرے کہ کوشش کرے اور وہ تیز رہے کہ
فی طاعة ربہ واتباع شہوات نفسه یتقی علی الله تعالی فهذا هو الغرور لانه تعالی امر وھی ثم
اپنی رب کی طاعت میں قاصر ہی اور اپنی نفس کی خواہش میں لگا جلا جائی اور دین آرزو میں مانگیں میں غرور یہی ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہی کیا اور نہ ہی کہ
قال والله لیس للانسان الا ما سعی وروی عن ابی ہریرہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال ما من احد رغب فی
فرمایا اور یہ کہ آدمی کو وہ ہی ملے گی جو سعی کیا اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ایسا کو نہیں جو رکھ

الاندم قالوا وما ندمته يا رسول الله قال ان كان حسنا ندم ان لا يكون ازداد وان كان
 بجنة ندم ان لا يكون بجنةا واذا كان بجنةا ندم ان لا يكون بجنةا
 مسيئا ندم ان لا يكون نزع في ايها العاقل لا تصنع عمرك في الغفلة واجتهد في تحصيل متعة
 بركه اي توبختا ويحكيا كيون نعيمنا باذره ليس اي شخص هو شيار غفلت من اي عمر بر بادست كرسامان آخرت كي يبيد كرتي من كوشش كرسامان
 لاخرة قبل ان يحجي يوم لا تقدر على تحصيلها في ذلك اليوم فانك عن قريب تغاين ذلك اليوم فقدم
 على فوات من عمرك ولا ينفك الندم قال الامام الغزالي في رسالته المسماة بايها الولد اني رايت
 غفلت من عمره واذا ندمت على ان لا يكون فانه هو كرسامان آخرت كي يبيد كرتي من كوشش كرسامان
 في الانجيل ان الميت من ساعة ان يوضع على الجنازة الى ان يوضع على القبر يمشي في القبر
 بعظمته اربعين سولا وله يقول عبدى طهرت منظر الخلق سنين وما طهرت منظر
 ساعة فانه ينظر في قلبك كل يوم ويقول ما تصنع بعدي وانت محقق بخيري امانت انا
 لا تسمع وقد قال ابوسليمان الداراني لولويك العاقل فيا بقي من عمره على فريته ماضى منه
 في غير الطاعة لكان خليقا ان يحزنه ذلك الى المات قال الامام الغزالي انما قال هذا لان
 العاقل اذا ملك جوهرة نفيسة وضاعت منه في غير فائدة يبكي عليها لا محالة فاذا ضاعت
 منه وصار ضايعا سببا لهلاكه يكون بكاءه اشد فكل ساعة من العمر بل كل نفس منه
 جوهرة نفيسة لا خلف لها ولا بدل لها لانها صالحة لان يوصلك الى السعادة لا بد وينقذك
 من شقاوة السوء واي جوهرة نفس من هذه الجوهرة فاذا ضيعتها في الغفلة فقد خسرت خزانها
 مبينا فاذا صفتها الى المعصية فقد هلك هلاك مبينا فان كنت لا تبكي على هذه المعصية
 فذلك لجهالك فنبذت لك لجهالك اعظم من كل مصيبة لكن الجهل مصيبة لا يعرف صاحبها
 كونه مصيبة لان نوم الغفلة يحمل بينه وبين معرفته والناس بينا ما فاذا اتوا انتموهوا
 مصيبتهم سجنوا كبرك خراب غفلت جليل بر كرتي من كوشش كرسامان آخرت كي يبيد كرتي من كوشش كرسامان

فمن ذلك ينكشف لكل مفلس افلاسه ولكل صااب مصيبته فان الناس في الآخرة ينقسمون الى عدة
 اوسنة برهمنس كواكبا اقدس كبل جادوكا اور برهمنسا كو اوكي صعبت معلوم هويا كا اي بيك مي آدم آخرت مي كئي قسم برهمن كي
 اقسام القسم الاول قسم الفاترين وهم الذين قال الله تعالى فيهم **وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمُ**
 من قرة أعين جزاء عما كانوا يعملون قال النبي عليه السلام حكاية عن الله تعالى اني اعدت لعبادي
 شدة مكافآت كي بدل اوكا جو عمل كرتي تهي بنی صلی الله علیه وسلم الله تعالی کی ہر نیکو کار حاکیت کی فزائی ہیں میں نے اپنی نیک کار بندوں کی واسطی
 الصالحین ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر القسم الثاني قسم الهالكين وهم
 ده سلمان تیار کیا ہی جو کسی انگہ کی دیکھا اور نہ کانون کی سنا اور کسی دل پر خطو میں گذرا اور دوسری قسم الکیر کی ہی دی وہ لوگ ہیں
 الذين كانوا با الحق ولم يصدقوا به فان سعادة الآخرة لا تكون الا في القرب من الله تعالى والنظر اليه
 جنہوں کی حق کو چشما اور اوسکی تصدیق کی بیشک سعادت آخرت کی بجز قرب الہی اور خدا کی یاد رکی نہیں ہی
 وذلك لا يحصل الا بالمعرفة التي يعبر عنها بالایمان والتصديق وهم لما أكد بوالحق ولم يصدقوا به
 اور یہ مرتبہ بدون معرفت کی جسکو ایمان اور تصدیق کہتی ہیں حاصل نہیں ہو سکتا ان لوگوں کی ازلیسکھ کو چشما اور تصدیق کی
 كانوا بعيدا عنه وهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون وكل محجوب عن ربه يكن هالكا معذبا بان الفراق
 قواس سعادت ہی دور ہوگی اور وہ اپنی رب ہی اوس ذوالیت اوٹ میں ہوگی اور جو شخص اپنی رب ہی اوٹ میں رہا ہوا ہوگا جہاں کی آگ میں
 وانما جهنم ابدا لا ياب والقسم الثالث فيه قسم المعدنين وهم الذين تخلوا باصل الايمان لكنهم قصر في العمل
 اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کھلا رہے گا اور تیسرے قسم اس میں وہ جو عذاب دی جاوے گی وہ لوگ جنہوں کی اصل ایمان کو حاصل کیا مگر عمل میں جو سزاوار
 بمقتضاه فان اس لايمان التوحيد وهو نفي الشرك وهو اعتقاد العبدان الله تعالى لاجل في ذاته و صفاته
 ایمان کی تائید کی کہ کوکھو اعتراف ایمان کا توحید ہی یعنی نفی شرک کی اور وہ یہ ہے کہ آدمی میرے اعتقاد رکھ کر کہ خدا تعالیٰ ایک ہی اپنی ذات اوصفا
 وافعاله وكل ما يظهر في العالم لا يظهر الا بعلمه وارادته وخلقاه ولا يستحق العبادة الا هو فعلى هذا
 اور افعال میں اور عالم میں جو کچھ تھی ہرگز نہیں پیدا ہو سکتا بدون اوسکی علم اور ارادہ اور پیدا کر کی اور پختہ کی سوا کی اور کوئی نہیں ہی اس تقریر کی نفی
 كل من يقول لا اله الا الله يصير كانه يقول اني اعتقدت انه تعالى لاجل في ذاته وصفاته وافعاله
 جو شخص نہایت کہتا ہی لا اله الا الله گویا کہہتا ہی میں نے یقین کیا کہ خدا تعالیٰ ایک ہی اپنی ذات اوصفات اور افعال میں
 ولا يظهر في العالم شئ الا بعلمه وارادته وخلقاه ولا يستحق العبادة الا هو وان التزم عبادة
 اور عالم میں کوئی امر نہیں ہو سکتا بدون اوسکی علم اور ارادہ اور پیدا کر کی اور کوئی نہیں سزاوار پختہ کا سوا اوسکی اور میری ذمہ ہی اوسکی عبادت
 ولا اعبد الاياه وبعد هذا الاعتراف كل من اتبع هوبه فقد اتخذ الهه هوبه وهو موحد بلسانه
 اور میں کیسی عبادت کرونگا سوائے اسی اور یہ اقرار کر کہ جو شخص اپنی ہوا ہوس کی پیروی تو اوسی بیشک اپنا معبود ہوا ہوس کو بولیا اب وہ شخص فقط زانی
 فقط والتوحيد لا يكمل الا بالاستقامة عليه ومن لم يستقم عليه ولو في امر يسير بل اتبع هوبه
 توحید کا قائل ہی اور توحید بدون استقامت کی پوری نہیں ہوتی اور جو شخص توحید پر قائم نہ رہی اگرچہ ادنیٰ کار میں بلکہ اپنی ہوا ہوس کی پیروی
 ولو في فعل قليل يكن خارجا عن سبيل السبيل وذلك نادر في كمال التوحيد ولعدم خلوص عن
 اگرچہ چھوٹی سی کام میں وہ سید ہی رستہ ہی پیلا ہی اور اسی کال توحید کو بولتے تھے اور اس سبب کی کہ انہوں نے کمال توحید پر
 ذلك في غالب الامر قال الله تعالى قلن **هِنَّ لَكُنَّ عِدَّةٌ كَمَا يَرَدُّهَا فَيَكُونُ مِنْ دُونِ كَاحِدٍ عَلَى النَّارِ مَتِّقَتَا** وانما
 خدا تعالیٰ فرماتا ہی ایسا کوئی نہیں جو اس پر گزری پس یقیناً اگس کی گزر گاہ ہی

وادی جمیع الفرائض واما من ارتكب بعضا من الکبائر وترك بعضا من الفرائض فانه ان تاب توبه
اولی من تمام فرائض الایمانی اور حتی کچھ کبیرہ گناہ ہی نہ کی
اور کوئی کوئی فرض ہی ادا کیا تو ایسی شخص کی اگر کامل توبہ کی

نصوحا قبل قرب الاجل یمتحن من لم يرتكب ذنبا لان التائب من الذنب کمن لا ذنب له والثوب المغسول
حالت نزع سی پھل توبہ دینیں شامل ہی ہوتی کوئی گناہ نہیں کیا اسلی کوئی گناہ ہی تو بہ کرنا ایسا ہی جیسی بل گناہ اور دوسرا ہوا کچھ ایسا ہوا ہی
کالثوب الذی لم یتمیز وان لم یثبت بل مات قبل التوبه فامره محظر عند الموت اذ ربما یكون موته علی
جیسی پیدا نہیں ہوا اور اگر توبہ نہیں کی بلکہ توبہ ہی پہلی کر گیا تو اسکی حق میں مرنے وقت کا اندیشہ ہی اوسطی اکثر اوقات ایسی موت

الاصول سبب الزوال ایمانه یمتحن له بسوء الخاتمة ویبقى فی جهنم ابد اباد وان لم یختم له سوء الخاتمة
اسرار پر باعث ایمان کی زوال کی ہوجاتی ہی بہر اسکا خاتمہ ہوگا اور جیسا کہ دوزخ میں پڑا ہوگا اور اگر اسکا خاتمہ بد ہوا

بل مات علی الایمان فان لم یعف الله تعالی بعد عذابا یزید علی عذاب المناقشة فی الحساب ویكون
بلکہ ایمان ہی موات بہر اگر اللہ تعالیٰ کی معاف نہ کیا تو اسکو ایسا عذاب ہوگا جو حساب میں سخت گری کی عذاب سی زیادہ ہو اور

کثرة العقاب من حیث المدة بحسب کثرة الاصرار ومن حیث الشدة بحسب شدۃ قبح الکبائر ومن حیث
افزایش عذاب کی درازت کسی باعتبار زیادتی اصرار کی ہوگی اور افزائش سختی میں باعتبار سختی گناہ کی ہوگی اور

اختلاف النوع بحسب اختلاف انواع المعاصی وعند انقضاء مدة العقاب ینزل فی درجات اصحاب
تبدیل عذاب کی باعتبار تدریج گناہ کی یعنی جیسا گناہ ویسا ہی عذاب ہوگا اور بعد گذر جانی مدت عذاب کی وہ شخص ادنیٰ مرتبہ میں شامل ہوگا جیسا کہ
الیمین وفي الخبر ان اخر من یخرج من النار یعطی مثل الدنیا کلها عشرة اضعاف ولا یخرج من النار الا موحد
اعمال اور اس میں آہستہ آہستہ کی اور حدیث میں ہی کہ سب ہی پیچیدہ جرد و زنجی ہی باہر آوے گا اسکو تمام دنیا سی دس گونہ زیادہ عنایت ہوگا اور دوزخ میں ہی سوا اسو چکی
ولیس المرء من الموحدين یقول بلسانه لا اله الا الله فقط لان للسان من هذا العالم الازی یعبر عنه
کوئی خاص نہ ہوگا اور وحدی اور وہ شخص نہیں ہی جو صرف زبانی لا اله الا الله کہتا ہی اسلی کوئی زبان کو اس عالم کا ہی جیسا کہ

بعالم الملک والشهادة فلا ینفع للنظر به الا فی هذا العالم حیث یدفع سیف المسلمین عن رقبتہ وایدی
عالم ملک اور شہادت کہتی ہیں سوزنا ہی کلمہ پڑھتی ہی صرف اسے عالم میں فائدہ ہوگا اوسطی کہ تلوار مسلمانان کی اسکی گران سی دوری کی اور آہستہ
الغانین عن مالہ ومدۃ الرقبة والمال مدۃ الحیۃ واذ لم یبق الرقبة والمال لا ینفع النطق به وانما ینفع الصلۃ
غنیبت کہ نبیوں کا اسکا مال ہی الگ ہی گا و گردن اور اہل توبہ کی بہر ہی پھر جب گردن اور مال نہیں بچتا یعنی بعد موت کی وہ کلمہ پڑھنا کچھ کام نہ آوے گا

فی التوحید وکمال التوحید الاستقامة علی فعل المأمورات وترك المنهيات ولا یتاقی ذلك الا بغلبة البقیة
توحید میں صرف قصد ہی کام آوے گا اور کمال توحید کا مامورات کی عمل کرنا ہی پر اور منہیات کی ترک کرنا ہی تاہم سب ہی ہی اور یہ سہولت حاصل نہیں ہوگی

تلی القلب بعد فی الشک عنه فان من غلب علی ظنہ ان من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ
جینک کہ لہر یقین غالب نہ ہو ورنہ لہر ہی بخا تا ہی کیونکہ جسکی گمان میں یہ بات چمکی کہ جو ذرہ بہر پہلا ہی کو عمل میں لاوے گا وہ دیکھے اور جو ذرہ بہر برائی کرے

شرایہ لا شک ان یحرص علی تحصیل الطاعات وحفظ قلیہا وکثیرہا ویتروک الذنوب والسیات
سور دیکھے تو بیشک وہ شخص جہان تک ہی عبارت کو حاصل کرے اور عبادت میں ہی تمام چھوٹی اور بڑی کھفت کرے اور تمام گناہ اور برائی کرے جو دیکھے

ویجتنب صغیرہا وکبیرہا وقلیہا وکثیرہا وهذا هو الایمان الحقیقی والتوحید الیقینی والناس فی هذا
اور تمام صغیرہ اور کبیرہ ہی اور تہرہ اور بہت سی پیچیدہ اور یہ ہی حقیقی ایمان اور یقینی توحید ہی اور آدھی اس توحید کی اندر

التوحید متقا وتوفن فتمم من له توحید مثل الجبال ومنهم من له توحید مثل دینار ومنهم من له توحید
مختلف درجہ کی ہیں بعضی وہ ہیں جسکی توحید برابر پہاڑ کی ہی اور بعضی ایسی ہیں جسکی توحید برابر دینار کی ہی اور بعضی ایسی کی جسکی توحید

مقدس را خرد لہ و ذرۃ فی فم من ایمان ہوا و اول من یخرج من النار و اخر من یخرج
برائے راضی اودہ کہ کی یہ ہر جگہ دل میں ایمان برابر دینا کہ ہی وہ سب ہی پہلے دوزخ کی اندر ہی ہر اور آگ کی اور سب ہی پہلے دوزخ کی
منہا من فی قلبہ عقدا لذرۃ من ایمان و اکثر ما یدخل الموحدين النار مظالم العباد وقد جلد فی الاثر
اندروں سے نکلیں جسکی دل میں ایمان برابر دہرہ کی ہی اور جو حد آئی کہ دوزخ میں نہ بسبب حق العباد کی جاوے گی اور حد آئی کہ دوزخ میں نہ آئی

ان العبد ليوقف بين يدي الله تعالى وله حسنات امثال الجبال لو سلمت له لكان من اهل الجنة فيقوم

کلیلہ حصہ سانی اللہ تعالیٰ کی کلمہ پڑھا اور اسی حسنت پہاڑ کی برابر بیہون کی اگر وہ سب اکل لٹی بھی زمین تو بیشک جنتی ہوتا پہاڑ کی اصحاب المظالم کان قد سب هذا وضرب هذا واستخدم هذا واخذ مال هذا فبقطع من حسناته

دعای کھڑی ہوگی اور اسکو گالی دی تھی اور اسکو مارا تھا ایک سی خدمت لی تھی کیسا مال چھین لیا تھا اب اس سے کیا بدلہ اور اسکی حسنت میں سی

حتیٰ لا یبقی لہ حسنۃ فیقول الملائکہ یا ربنا قد فینت حسناتہ وبقی الطالبون کثیر فیقول اللہ تعالیٰ
 انزل اکی پاس کچھ بہ نہیں چیکے پھر فرشتے کہیں گی یا اے اللہ اس کی حسنت تو جو ہوئی اور دعی بہت موجود ہیں اللہ تعالیٰ فرما دیگا

القوام سبباً لهم على سياذته وذكوله صكا الى النار وكم يهلك الظالم بسببته غير بطريق القضاء

اور اسکی لئے دروازہ درخ کا کھول دو اور جیسی ظالم غیر کی گناہ سے ہمیں بدبین مارا جاتا ہی

ایسی ہی مظلوم خالام کی حسرتی سچ جانتا ہی
جہ ظالم کی حسرت نظام کی بدلہ میں مظلوم کو ظلمی میں
جب یہ بات پڑی تو رستم پیر دھبی

على كل مسلم البدار الى محاسبة نفسه كما روى عن عثمان الخطاب انه قال حاسبوا انفسكم قبل ان
 تموتوا كما جلد ابي ذر كاحساب سمعي جناحه روي اي عن الخطاب سي كروا في بين اما حساب سمعي كم

تَحَاسِبُوا وِزْنَ الْفَسْكِمْ قَبْلَ أَنْ تَوْزَنُوا فَإِنَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَحَاسِبُونَ أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ وَتَرْوْنَهَا لَعَرْضَ الْأَكْبَرِ

میں نے کہا کہ میں نے تو اس کو پہلے تو دینا ہی کیونکہ اگر تم آج اس کا حساب سمجھ لو گے اور میری وقت کی واسطی تول رکھو گے

توکل کو حساب تم پر بہت آسان ہوگا اوسدن سب سامنی ہوگا کوئی بات چھی نہ رہیگی اور حساب سمجھنی کا یہ رہسہ ہی

نظر المرء في حواله هل عليه شئ من حقوق الله تعالى وحقوق الناس ام لا فيقضي ما فاتته من فرائض
آدمي الخ حال من غدر كرى آبا محمد كوي حقه الله

لله تعالى ويرد المظالم حبة حبة ويستحل كل من تعرض له بيده ولسانه وقلبه بأن يساء له الظن

آجی رہ گیا ہو اور حق العباد کا دانہ دانہ ہمیز دی اور معاف کر لی ہر ایک سی جکو ستایا ہو اہم تہ سی اور زبان سی اور دل سی اسطور کہ اس کی حق میں ہر گائی کی

بسط قلبی رحمة لہم ولہم یوسف علیہ السلام وحق العباد وبلخا الحجة بغیر

الباطل ويعمل بالحق ويختار على الباطل لأن من لم يعرف الحق فهو ضال ومن عرفه واختار عليه
 أن يتبعه حاصل كرى يهتدى به على كرى اور باطل بر او سكوپ بند كرى كيوكو جو شخص حق كو نهين پهچا تا ده مگره هرتاي اور جو شخص حق كو نهين پهچا تا ده
 غيره فهو مغضوب عليه ومن عرفه واتبعه فهو منعم عليه وقد اذنا الله تعالى ان نسله في كل يوم
 پند كرى تروا مير خدا كا غضب هوتا ي اور جو حق كو پهچان كر او كى اطاعت كرى او پير خدا كى رحمت ي اور سكو امدا حكم ي كرم اوس ي مير خدا كا شكر
 وليلة مرات عديدة ان يهدينا صراط الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين وبيّن في
 رات مين كى كنى بار كره كها چكو رسنه اون كوكون كا جن پر تونى مشتكى نه رست اون كوكون كا جن پر تونى غضب فرمايد اور نه مگره پنهكا اور
 ضنه ان اهل السعادة هم الذين عرفوا الحق واتبعوه وكانوا مهتدين وان اهل الشقاوة هم الذين
 اسهي كضمن مين بيان كيا كه سعادتمند ده لوگ هوتى جن جنون كى حق كو پهچان كر اطاعت كى اهداه هت پايا اور پنهجت ده لوگ مين جهنم كى
 لو يعرفوا الحق بل جهلوه وخرجوا منه وكانوا ضالين او عرفوه وخالفوه ولم يتبعوه بل اتبعوا غيره و
 حق كو نهين پهچا تا او جهالت كى بارى حق سى صدمه پور مگره پنهكى ياقين حق كو نهين پهچان كر او كى خلاف كيا اور اطاعت كنى بلكو غير حق كى اطاعت كى اور
 كانوا مغضوبين عليهم وقد ثبت في الحديث ان المغضوب عليهم اليهود وان الضالين النصارى وانما
 او نه غضب نازل هوا اور حديث سى ثابت ي كه مغضوب عليهم سى مراد يهود مين اور ضالين مراد نصارى مين اور كيا وضو
 سمي اليهود بالمغضوب والنصارى بالضالين مع كون كل واحد منهما ضالا ومغضوباً عليهم لكن
 كه يهود مغضوب عليهم هرتاي اور نصارى ضالين هرتاي باوجوديكه يهود دونو مگره اور ستره اور غضب مين اسهي وجها
 كل واحد منهما مختصاً بما غلب عليه من الجهل والعناد فان اليهود كانوا امة عناد فخصوا بالغضب
 كه دونو فرقون كو خصوصيت ي غلبه چل اور عناد سى سوبه دولين مين تو عناد زياده تهاوه نوزم اور غضب كى
 والنصارى كانوا امة جهل فخصوا بالضلال ولهذا قال سفيان بن عيينة من فسد من طمأنا
 اور نصارى مين جهات زياده ته وه كراى سى مخصوص هرتاي اسهي سفيان بن عيينه هت مين كه هت سنجي جو عالم پور كر بلوا دى
 ففيه شبهه من اليهود لان اليهود عرفوا الحق ولم يتبعوه بل عدلوا عنه وكانوا مغضوباً عليهم
 نوره يهود يونسى طما ي كيوكو يهود دولين كى حق كو نهين پهچان كر اطاعت كنى بلكو حق سى انگ پنهكى بهر قابل غضب الهى كى پنهكى
 ومن فسد من عبادنا ففيه شبهه من النصارى لان النصارى لم يعرفوا الحق بل جهلوه وكانوا
 اور مين سى جوعا بهر بلوا دى توه نصارى نوسى طما ي كيوكو نصارى نون كى حق كو نهين پهچا تا بلكو نادانسته هرتاي
 ضالين فانه تعالى جعل العبادة سبباً للثواب والمعصية سبباً للعقاب فمن لم يعرفوا الحق
 آخر مگره هرتاي بيخدا الله كى عباد ده واسطه ثواب كا بنايدى اور نهكا واسطه عذاب كا بنايدى بهر جو شخص از روتوب كى كرى او نه
 العذاب لا بد له ان يعرف العبادة والمعصية ليستغل بالاولى ويصل الى الثواب ويحترق من النار
 عذاب سى وى توه او كرامه ي كى عبادت اور معصيت كى تحقيق دريافت كرى تا كه عبادة كى شغل ي ثواب يادى اور نهكا هت ي بهر مگره
 وينجو من العذاب لان من لم يعرفهما ولم يفرق بينهما يضيع احدهما مقام الاخرى فيكون من الخسرين
 عذاب سى سنجي كيوكو جو شخص ان دونو سى خرب طاعت نهكا اور دونو مين فرق نه كر كرا او كى وسرى كى جكه هت ينگا بهر او سكو برابى خسهه پور كا
 وذلك لان في قلب الانسان قوتين قوة العلم وقوة الازمنة وهما لا يتعطلان ابداً ولا يحصل
 اور طبيعت اسلى كه انسان كى دل مين دونو قوت مين قوت علم كى اور قوت ازمنة كى اور بهر دونو كى بيكار نهين هوتى اور ان دونو
 عمل الا بهما سوء كان خيراً او شر كان من يفعل شيئاً سوء كان خيراً او شر كان يفعل ما لم يدر
 كرى على نهين پنهكا براى ي كنى كى هو ياد هوا اسنى كه جو شخص كى كركار كى براى ي كه هو ياد هوا براى هو توبه دون ازمنة كى نهين ترسنا

اور ایدہ مالہ یعلیٰ فکمال الانسان وصلاحہ باستعمال ہاتین قوتین فیما یقعہ وذلایین
اور ایدہ اوسکا بدول علم کی نہیں ہو سکتا سو تمام غریب اور پورے ہی آدمی کی
ان دونوں قوتوں کو داریں کی شفقت میں استعمال کی گئی ہے

ويعينه في نيل الدارين فلا بد له من استعمال قوة العلم في ادراك الحق وتفسيره عن الباطل
 اور اس دن دونوں نجات کی حصول میں مددگار بنائی جی

واستعمال قوة الارادة في طلب الحق وليتأثره على الباطل لانه اذا لم يستعمل قوته العلمية في معرفة
اورقوت الادلة كان حق كمالا من استعمال كرك حق الباطل هو اختيار كركي كينوك جبه شخص ايت وقت علمو كن كين بيا من استعمال كرك

لحق وادمر که فلاجر مانه استعمالها فی معرفت الباطل و ما یلیق به و اذ لم يستعمل قوه الارادیه
توضیح ادبی قوت کو باطل که بیان من ادراجی استعمل من استعمال که گاه از این قوت و باطل که

فی طلب الحق والعلم به فلا شک انه یستعملها فی طلب الباطل والعلم به ثم ان الانسان مجبول
 طلب حق من اور حق فی علم نہیں صرف رنگا رنگ تو نہیں کہ اور اس کی علم میں صرف رنگا رنگ ہی نہیں بلکہ خلق و تعالیٰ ہی

على معرفة صناعه وبقضى طبعه عبادة خالقه والتفرد اليه بحكم الفطرة التي فطر الناس

عليها لكن لا عدة بالمعرفة الجليية والعبادة الطبيعية لانها تكون على مقتضى النفس.

هو اها فلا يخلو عن شوب الشرك وانما المعتبر بالمعرفة والعبادة على وفق الشرع لا على وفق الطبع
 او عبارة اخرى معتبرة في حشره كما في قوله تعالى من كان يظن ان الله لا يبعث المرسلين الا
 بآيات وبرهان من السماء فبما يشاء وما يغفلون

الان ترى ان البليس كان في طبعه السعور
لربه حتى عبد الله تعالى في ايامه
ثم ان الف سيرة

وانظم بکثرة عبادته في سلك المملکة المقربين ثم لما کان السعی دعی خلاف طبعه ابی واستنکر دکا

من الكفرين فان من يتبع طبعه وهو انه لا يفعل شيئا من المعروفات الا ما يوافق هواه ولا يترك

شیخا من المنکرات الاما یخالف هواه و قد قال بعض السلف من لم یعمل من الحق الا ما یوافق هواه

سركت ميں آيا۔ پھر تاريک جواو آئی جس کا ہنس کا حلقہ ہو اور بعضی سعد بن قنول کی کہو بعض جس الزمر بن سہیل کی کہو اور بعضی کی کہو
ولم يترك من الباطل الا ما يخالف هواه لا يصلح جوعا من الحن ولا ينجو من دوز ما ترك من الباطل
اور باطل سے روک دے جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو جس کا کہو

بل بیکون هذا سببا لسوء خاتمته وشوم عاقبته فان لسوء الخاتمة اسباب يجب على المؤمن

ان یحترق عنہا کھنڈا الفساد فی الاعتقاد وان کان مع کمال الزہد والصلاح فان میں کان لہ فساد

اور صلح ہی کا ہی ہو گا کیونکہ جسکا اعتقاد فاسد ہو گیا
 فی اعتقادہ مع کو نہ قاطعاً متیقن رہے کہ غیر ظان نہ اخطائیہ قدرینکشف فی حال سکرکات

بطلان ما اعتقده فيظن ان سائر ما اعتقده من الاعتقادات الحققة مثل هذا الاعتقاد باطل

كما وسكانه اعتقاد باطل تارة وتارة ويحكمه خيال بولكا كروكا تمام اعتقادات حتى هي

لا اصل له ان لم يكن عنده فرق بين اعتقاد واعتقاد فيكون انكشاف بطلان بعض اعتقاد

اكثر كما اصل بنيا ذهني هي ان كروكا هرهر اعتقادين فرق حاصل بينهما

سبب الزوال بقية اعتقاداته فان خرج روحه في هذا الحالة قبل ان يتبدل مرك ويعد الى اصل

سبب اعتقادنا اني هو جاشيكي

الايان يختم له بالسوء ويجز من الدنيا بغير ايمان فيكون من الذين قال الله تعالى فيهم

وَكَيْدُهُمْ هُوَ أَن يَقُولُوا يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مَالًا كَثِيرًا وَلا يُحَسِبُونَ

الذين صل سعيهم في تحيوة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا فان كل من اعتقد

شبهه على خلاف امر عليه اما نظرا برأيه وعقاه واخذ من هذا حاله فهو واقف في هذا الخطر ولا

يدفعه الزهد والصلاح وانما يدفعه الاعتقاد الصحيح المطابق لكتاب الله تعالى وسنة رسوله

لان العقائد الدينية لا يعتد بها الا ما اخذت منها ومنها الاصول المعاصي فان الله اصدر

على المعاصي يحصل في قلبه الفها وجميع ما الفه الانسان في عمره يعود ذكره عند موته فان كان

ميله الى الطاعات اكثر فيكون اكثر ما يحضره عند الموت ذكر الطاعات وان كان ميله الى المعاصي

اكثر فيكون اكثر ما يحضره عند الموت ذكر المعاصي فيما يغلب عليه حين نزول الموت به قبل التوبة

شهوة من الشهوات ومعصية من المعاصي فيفقيد قلبه بها ويصير حجابا بينه وبين ربه وسببا

لشقاوته في اخراجوته لقوله عليه السلام المعاصي تزيد الكفر والذنوب تتركب ذنبا اصلا

لها من تركب وتاب فهو بعيد عن هذا الخطر واما الذنوب فترتكب ذنوبا كثيرة حتى كانت اكثر من طاعاته

ولو بقيت اعماله لكان مصرا عليها فهذا الخطر في حقه عظيم جدا اذ قد يكون غلبة الالف بها

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

او غلبة الف بالالف

ولا في الخصال على الطاعات فيهنما في الشهوات وارتكاب السيئات فيهنما ظلمات الذنوب

اور نه طاعات کی رغبت پر پس صرف شہوات میں کیا رہے اور معاصی کرتا رہے یہ دل پر تیرتہ سیاهی گناہوں کی

على القلب فلا تزال تظلم ما فيه من نور الايمان مع ضعفه فاذا جاءت سكرت الموت

پر موتی جاوی گی یہ جھنڈا روایت نور ایمان کا ہوگا ضعیف ہو کر پچھتا چکا ہوگا یہ نزع کی وقت

يزداد حب الله تعالى ضعفا في قلبه لما يرى انه يفارق الدنيا وهي محبوبه له وجهها خال عليه

حب الہی میں اور یہی زیادہ دل میں سستی پیدا ہوگی کیونکہ یہ شخص آپ جانتا ہی کہ دنیا مجھ سے ہے اور دنیا چھوڑا دے گی بیاری اور لو کی محبت کو پھر غالب ہی

لا يريد تركها وبيتا لهم من فراقها ويرى ذلك من الله تعالى فيحس ان يحصل في باطنه بغضة

نہ چھوڑی نہیں جاتی اور کسی فراق کی بے خبری ہوتا ہی اور اس فراق کو خدا کی طرف سے جانتا ہی اب یہ دُور ہی کہ اس کی دل میں بجای حب الہی کی نفرت پیدا ہو جاتی

بدل الحب ينقلب ذلك الحب الضعيف بغضا فان خرج من روحه في اللحظة التي خُطرت فيها هذه

اور وہ محبت میں سستی محبت جو بیٹھ ہو جاتی اور محبت کو جانتا ہی اور باقی اس کے جس سے خفا ہوا دنیا کی محبت اور دنیا کی رغبت

الخطر يخطر له بالسوء ويهلك هلكا مؤبدا والسبب المفضي الى هذه الخاتمة حب الدنيا والركن

توا کا خطر ہے کہ وہی ہوگا اور محبت کو جانتا ہی اور باقی اس کے جس سے خفا ہوا دنیا کی محبت اور دنیا کی رغبت

اليها والفرح بها مع ضعف الايمان الموجب لضعف حب الله تعالى وهو الداء العضال قد علم

اور دنیا کی خوشی ہی تسکین سستی ایمان کی جس سے محبت الہی میں سستی آگئی اور یہی ہی بیاری سخت ہی جو

اكثر الخلق فان من يغلب على قلبه عند الموت امر من امور الدنيا ويقتل ذلك الامر في قلبه يستقر

تہاں خلق کو لگے ہی کیونکہ جس کی دل پر مرنے کی تم کوئی بات دنیا کی جہا جاوی اور وہی بات اس کی دل میں تصور کلمہ صبر نہ کرے کہ اس کا

حتى لا يبقى غير مشتمل فان خرج من روحه في تلك الحالة يكون راس قلبه من كوسا الى الدنيا ووجهه

مگر میری ہی کہ یہ کھینچا نہیں ہی یہ کہ اس کی حالت میں اس کی جان نکل گئی تو اس کا دل دنیا ہی کی طرف جھکا ہوا اور اس کا منہ دنیا ہی

مصر وافيها ويحصل بينه وبين ربه حجاب لا يمكن ان يكتسب بعد الموت صفة اخرى

کی طرف متوجہ رہی گا اور وہیں اور اس کی ب میں پردہ حایل ہوگا اب یہ ہر حالت میں کموت کی بعد ایسی صفت حاصل کری

نصار صفة الغالبة عليه الا تنصرف في القلوب الابرار الجوارح وبالموت تنطل الجوارح الى

جس وہ صفت جاتی رہی جو اس پر غالب تھی اس واسطے کہ دل پر تعریف ہر وہ اعضا جسمانی کی نہیں ہو سکتا اور مرنے ہی اعضا جسمانی سے نکلے اور ان کی اعمال

ولا مطمئ في الرجوع الى الدنيا حتى يمكن التدارك ويبقى في حسرة وندامة فمن اراد النجاة من هذه

اور اب یہ ہی توقع نہیں کہ دنیا میں واپس کرے کہ اس کی تدارک کا بعض ہوگی اب ہوا حسرت اور ندامت کی کچھ نہیں ہی پس جو شخص اس حالت میں بچا چاہی

الورطة فعليه بعد اخراج حب الدنيا من قلبه وحفظ جوارحه عن المعاصي وقلبه عن الفكر

تو اس کو لازم ہی کہ پہلے دنیا کی محبت و دل میں دور کری اور اپنی اعضا کو گناہوں سے اور اپنی دل کو دنیا کی فکر سے بچا دے

فيها والاحتراز عن مشاهدتها ومشاهدة اهلها لان ذلك ايضا يؤثر في قلبه ويصرفه فكم لا

اور دنیا اور اہل دنیا کی بے نیکی سے پرہیز کری کیونکہ یہ بھی دل میں اثر کرے کہ اس کی طرف لگا دیتا ہی

ان يلوا على الطاعات لكونها اشارة محبة لله تعالى ولا يتصور محبة الله تعالى الا بعد معرفته

پہر عبادت پر مبادرت کری کیونکہ محبت الہی کا یہ ہی ثمرہ ہی اور محبت الہی بدون معرفت الہی کی نہیں ہو سکتی

الا يجب الانسان ما لا يعرفه وانما يجب ما يعرفه فمن عرف الله تعالى وعرف ان جميع النعم الواصلة

اس کی کوئی نعمت نہ ہو کہ جو محبت نہیں رکھتا محبوب وہی ہوتی ہی جو معلوم ہو یہ کہ جس کی اللہ کی عطا اور تعین کیا کہ تمام نعمتیں جو مجھ کو مل

عند قال اما الحسن فكان الغائب الذي يقدم على اهله واما المسيح فكان الابن يقدم على مولاة فبكى
 جواب ديا نيكولا لانو جيسى بچتر اموال ايلي كي پاس آتاي اور بكار جيسى غلى مهادا جوا اپني مولی کی سامی آتای پریستین
 سليمان حتى خلاصته واشتد بكاءه ثم قال اوصني قال اياك ان يراك الله حيث نهاك
 روبرو اموال او مولا جوی اور بت ہی رویا پیر کما نیکو وصیت کر جواب دیا جہ کہ تھکوا اند دیکھی جی جگہ جہاں میں آئی
 ويقلدك حيث امرك المجلس العاشر في بيان الفرق بين المؤمن والمسلم
 اور نہ دیکھی جس جگہ امر فرمایا دسویں مجلس فرق کی بیان میں مؤمن اور مسلم میں
 وبين المجاهد والمهاجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن من آمنه الناس
 اور مجاہد اور مهاجر میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مؤمن وہی جسکی ہمتی لوگ
 على ما ائتم واما لهم والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمجاهد من جاهد نفسه
 اپنی جائیں اور مال بچائیں اور مسلم وہی کہ مسلمان جسکی زبان اور ہتھکسی سے بچیں اور مجاہد وہی جسکی اپنی جان کو
 في طاعة الله تعالى والمهاجر من ترك الخطايا والدنوب هذا الحديث من حسان المصاير رواه
 اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرے اور مهاجر وہی جو خطا اور گناہوں کو ترک کرے یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں سے ہے
 فضالة بن عبيد وصعنا ان المؤمن ليس من يدعي الايمان فقط بل المؤمن الكامل في ايمانه
 فضالہ بن عبید کہ روایت ہے اسکی معنی یہ ہیں کہ مؤمن وہ نہیں ہے جو ایمان کا صرف دعویٰ کیا کرے بلکہ کامل مؤمن اپنی ایمان میں وہ ہے
 هو الذي ظهر امانته واستقامته بحيث يكون الناس منه اميناً لا يخافونه على سفك دماءهم
 جسکی امانت اور استقامت ایسی ظاہر ہو دی کہ خلق اللہ اور سکوا میں جان کر یہ خوف نہ کریں کہ بھونچا مار ڈالیں
 واخذ اموالهم ظلما والمسلم ليس من يتكلم بكلمتي الشهادة فقط بل المسلم الكامل في اسلامه
 یا لوث لیگا اور مسلم وہ نہیں ہے کہ صرف دونوں کلمات کی بڑا کرے بلکہ کامل مسلمان اپنا اسلام میں
 هو الذي لا يؤذي احدا من المسلمين لا لسانه بالشتم والغيبة والفيمة والبهتان ولا بيده بالضرب
 وہی جو کسی کو مسلمانوں میں سے ایذا نہ دے نہ تو اپنی زبانی کالی گورزی کر اور غیبت کر اور سخن چینی کر اور نہ ہی بیعت میں سے اور نہ اپنی ہتھکری
 والقتل واخذ له بغير حق واما خصل اليد واللسان بالذكر من بين سائر الاعضاء مع الايداء
 یا قتل کی اور اٹھاؤں میں چپیں کر اور تمام اعضا میں سے صرف ہتھ اور زبان کو کس لیے خاص کر ذکر کیا ہے باوجودیکہ اندر
 كما يكون بهما يكون بغيرهما من الاعضاء كالعين والاذن والرجل اذا نظر الى بيت الغير واستمع
 جیسی زبان اور ہتھ سے ہوئی جیسی ہی اور اعضا سے ہوئی جیسی ہی ہتھ اور زبان اور ہتھ کی جیسی انگلی اور کان اور پاؤں جب جاکے جیسی بکریں میں لگا کر
 قوله لا يرصاه او دخل ملكه بغير اذنه لان اكثر الايداء يحصل بهما واما الجمع بينهما فلان
 کئی گت پر اسکی لیے مرضی یا جگہ سے اسکی ملک میں یا اجازت اسکی دکر کیا کہ اکثر ایداء انہیں دونوں سے ہوتی ہیں اور دونوں کو جس اسلی کیا ہے
 كف اليد يحتمل ان يكون لسبب الضعف وعدم القدرة واذا ضم اليه كف اللسان يتعين
 کہ ہتھ کا رکنا شاید کہ بسبب ناتوانی کی ہو کہ اتنی طاقت نہیں ہے اور زبان کو اسکی ساتھ رکنا تو یہ مقرر ہو گیا
 ان كف اليد كان للاسلام والمجاهد ليس من يقاتل الكفار فقط بل المجاهد الكامل من يقاتل
 کہ ہتھ کا رکنا اسلام کی جگہ سے ہے اور مجاہد وہ نہیں ہے کہ صرف کفار سے جنگ کیا کرے بلکہ مجاہد کامل وہی جو اپنی نفس سے جنگ کرے کہ
 نفسه ويحماها على طاعة الله تعالى ويمنعها عن معصيته تعالى لان نفس الانسان اشتد
 اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری پر لگا دی اور اسکی نافرمانی سے اور سکوروک دی اس لیے کہ نفس انسانی انسان کا گھارے کثیت زیادہ تر

وتقاع من تعلم قدر ما هو فرض عين عليه من عقائد الايمان لا يوجد فيه من الايمان الا
 بهيئتي كذا يسكن من عقائد الايمان كجسدها وسفر فرض عينه ^{توأمين ايمان كاصرف دعوى في دعوى يا باجاناي}
 مجرد الدعوى وهذا النوع من الايمان انما يظهر قائده في الدنيا حيث لا يوجد منه الجزئية كما
 البهي ايمان كافتاده صرف دنيا كايين هو باجاناي اسلمى كذا في خراج هينين يا باجاناي ^{جسبي}
 توخذ من الكفار لكن يتعدله الوصول في العقبي الى درجة الانوار فان العبد بمجرد الاتيان بكلمة
 اور كفاي يا باجاناي ليكن اسكودرجه صلى كا آخرت من ملنا بهت دشواري ^{كيونك ادي صرف كلمه شهادت كا پره كر}
 الشهادة وتقر بالفاظ الايمان على طريق العادة وعرف نفسه من المؤمنين من غير فهم معناها
 اور عادت كي موافق الفاظ ايمان كي بول كر ^{اور اچي آپ كو مؤمنين مين شمار كر}
 لا يصير مؤمنا بينه وبين الله تعالى حتى يصدق بقلبه جميع شرائعه وينقاد في جميع حكماته
 خدا كي علم مين مؤمن هينين هو سكتا ^{يهان ننگ كا پي دل سي تمام احكام مشرعي كي تصديق كرى اور تمام احكام كا مطيع هو دي}
 ولا يشك ولا يتردد في شيء منها ولوجود هذا التصديق والانقياد في القلب علامات منها ان
 اور كسات مين اصل شك اور تردد نواي ^{اور بهت نشانيان مين كجسي بهت تصديق اور انقياد دل مين موجود مسلم هو} ^{ايك بهي}
 لا يفرغ عن امر دينه بل يسعى في اصلاحه بتعلمه من اهله والعلم به ومنها ان لا يشق على قلبه
 كدين كي معاملتي نكاهو كر نهو پي بكون كر كي درستي مين كوشش كر تاري ^{ايي اهل كو سكتا دي اور اهل كر تاري اور ايك علامت بهي دي كوايكي ديم دشواري}
 اذ الخبر عن شيء من امر دينه ولا يتهاون به ولا يتكبر عنه بل يقبله ويطيعه وان كان ذلك الامر
 جسامه ديني مين كي كوي سامكم ^{اور ايكو حقيقت بهي} ^{اور ادي گردن كشي نكري بلكو او سكتا لي اور طاقت كرى اگر چه ده حكم كياي}
 في غاية الصعوبة والخبر في غاية المحقارة ومنها ان لا يكون له هوا امير والشرع تابع له بان
 سخت دشواري ^{اور ده حكم سكتا لي كياي دي ذليل و خوار هو اور ايك بهت نشاني دي كي كوايكي هوا نفساني حكمه جادى اور شرع او سكتا لي تابعي دي اسطو}
 لا يأخذ من الشرع شيئا الا ما يوافق هواه بل يجب ان يكون له الشرع اميرا وهواه اسير له فليأخذ
 كشرعي احكام مين سي ده بي اختيار كيا كرى جوايكي مرضي كي موافق هو بكون واجب دي كشرعي او سكتا حكم ^{اور ايكو جوايكي اسير فقيده هو}
 من هواه ومردة شيئا الا باذن الشرع وان كان فيه نقصان المال والمجاهد والعرض كما اخبره النبي
 ايي خارش مين سي بدون اجازت شرعي كچي اختيار نكر سكتي اگر چه اسين مال اور مرتبه كا نقصان هو باجاناي اور عزت بلكو جادى چنانچي بي صلى الله
 عليه السلام وقال لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به فاذا وجد في العبد تلك العلامات
 عليه وسلم في خبر دي فرماي كوايكي ثم من سي مؤمن نهو كجيك كوايكي مرضي تابع ميري احكام كي نهو جادى جب ادي مين بهت علامت موجود هو جادى
 كان مؤمنا حقا وهذا هو الايمان المنجي من العذاب الا بركي لكن بشرط التحفظ من جميع ما يلهي هذا
 توده ميشك مؤمن حقيقي دي اور بهي يا باجاناي جو عذاب ابد بي نجات وبتاي ليكن بشرطيك بيا كچي تمام الشهادات مين جواس تصديق كو
 التصديق وينافيه ما يجري على قلبه ولسانه وسائر جوارحه ما يوجب الكفر فان الايمان لا يزول الا
 بكار دين اور كودين وه خطرات دلي اور زباني اور تمام اعضا كي مين جن جن سي نغز لاهم آجا دي كيونك ايمان بدون كهر كي مين كچي نهو
 بالكفر والكفر ثلثة انواع النوع الاول كفر جهلي وسببه عدم الاصغاء وعدم الالتفات وعدم التأمل
 اور كهرتين قسم كا هو تاي ^{بهي قسم نفر جهلي هو تاي او كاسلب بهي نهو سنا} ^{اور توجبه نكرني} ^{اور غور او فكر نكرنا}
 في الايات والدلائل مثل كفر العوام فان اكثرهم لا يعرفون ما وجب عليهم معرفته من عقائد الايمان
 آيات مين اور دلائل مين جسي كفر عام كولن كا كيونك اكثر عوام بهي بهي نين جاني كا او نين كولن سي عقايد ايماني كا سمجها واجب دي

بل بعضهم يظن بكلمتي الشهادتين لا يعرف معناها ولا يميز بين الله تعالى ومرسوله والنوع الثاني
 بل بعض لوگ شهادت کی دونوں کلموں میں ہر ایک کو معنی نہیں جانتی اور احد میں اور کسی رسول میں تیز نہیں کرتی دوسرے قسم کفر
 کفر جودی و سببہ اما الاستکبار مثل کفر فرعون و ولایتہ او خوف زوال الرباسۃ وعدم الوصول
 انکاری ہوتا ہی اسباب یا تو خود بینی اور تکبر جیسے کفر فرعون اور اس کی اور اس کا یا خوف ریاست کی جاتی رہتی کا اور اس کا سبب ہوتی کا
 الیہا مثل کفر هرقل او خوف الذم والتعبد یمثل کفر ابی طالب والنوع الثالث کفر حکمی وهو الذم
 جیسے کفر ہرقل کا یا خوف دنیا کا اور شرم جیسے کفر ابوطالب کا اور تیسرے قسم کفر حکمی ہوتا ہی بہرہ کفر ہی
 جعلہ الشرع من علامات التکذیب کشد الزنار وسجود الصنم او کان عن استخفاف ما یجب تعظیمہ
 جکو شرع فی نشانی تکذیب کی مقرر کی ہی جیسے جنیو کا گلی میں ڈالنا اور بت کو کھد کرنا اور حقائق کرتی اول چیزوں کی جسکی شرع میں تعظیم
 کالقاء المصحف فی الزبلة واستفہاء العلم والعلماء وہا هو من امور الدین وعن استخلال احرام
 نوزاد جیسے مصحف کو مٹی میں ڈال دینا اور علم اور علماء اور امور دینی کا شہکار کرنا یا حرام عینہ کو جسکی
 لعینہ وثبت حرمتہ بدلیل قطعی کا لڑنا و شرب الخمر ومن فعل شیئا من ذلك یحبط جمیع اعمالہ میں
 حرمت دلیل یقینی سے ثابت ہو چکی ہو حال میں جیسا جیسے ذنا اور شرب کا پینا اور جسکی اس مذکورات میں سے کسی کو سبکیا اور اسکی تمام عمل موقوف ہوجاتی
 الدینیۃ فیلزم تجدید النکاح وتکرار الحجاب ان کان قادرا بعد التوبۃ واما غیر تلك الذنوب صغیرۃ
 بہتر سے کسی نکاح کرنا یا حجابی اور چہرہ اور اگرنا چاہی اگر بعد توبہ کی مقدور کہیتا ہو اور سوای اس مذکورات کی باقی کا گناہ ہوسے
 كانت او کبیرۃ فلا یخرج المؤمن بفعلها من الایمان بل ینکون فاسقا لکن یحافظ علیہ امر عظیم
 صغیرہ ہوں یا کبیرہ تو مردوں سے کسی گناہ کی خاشا سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا بلو فاسق ہوجاتا ہی لیکن او سپر قوم میں بڑا نیک ہی
 عند النزاع ان کان مصرع علیہا ولم یتب عنها لما روی انه علیہ السلام قال المعاصی قریب الذنوب
 اگر وہ شخص گناہ پر مجرم رہتا ہو اور توبہ نہیں کی ہی اسکی کہ روایت ہی کہ فرما یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گناہ کفر کی پچی ہوتی ہیں کہایت
 فعلى هذا یجب علی کل مؤمن ان یتوب عن الذنوب کما فی الحال لان التوبۃ عن الذنوب صغیرۃ
 اس حدیث کی موافق ہر مؤمن پر واجب ہی کہ گناہ گناہوں سے اپنی فی الحال توبہ کری کہیو کہ توبہ کرنا گناہوں سے صغیرہ ہوں
 او کبیرۃ واجبة علی الفور اما وجوبها فنقولہ تعالیٰ وَتُؤْتُوا إِلَى اللَّهِ جَمِیعًا اَیُّهُ الْمُؤْمِنُونَ ولقولہ تعالیٰ
 یا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا تُؤْتُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً کَصُوحًا فانہ تعالیٰ قد امر فی ہاتھن الایاتین بالتوبۃ والامر للرجوع
 ای ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دیکھ توبہ بیشک استدلالی ان دونوں آیتوں میں توبہ کا حکم فرمایا اور اولی آیت کی توبہ
 فیکون التوبۃ واجبة واما وجوبها علی الفور فلذللا لیم بالتحذیر لا صراحا لحریم الذی یؤدی الی الہدایۃ
 سو توبہ واجب ہو چکی اور توبہ کا ترت واجب ہونا اسلی ہی تاکہ توبہ کر نہیں اہرام حرام نہوجاوی جسکا انجام ہلاکت ہوتا ہی
 لما روی عن ابن عباس انہ علیہ السلام قال هلك المستوفون والمسنون من یقول سوف یتوب وفي حدیث
 اسلی کہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ فرمایا یا جبریل علیہ السلام ہی ہلاک ہوئی دیر اور تاخیر کرنا ہی اور مستوف اور مسنون اور مسنون ہی جو یہ کہ کسی ایسے بزرگوار کو
 اخرا نہ علیہ الصلوۃ والسلام قال کل شیء ادم خطاء وخیر الخطا ین التوابین فلا بد للمؤمن
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمایا تمام ہی آدم ہی خطا دار ہیں اور خطا داروں میں سے ایسی وہ ہیں جو بہت توبہ کرتی ہیں پس ہوں کہ
 ان یدل و مر علی التوبۃ لیکون من التوابین فانہ تعالیٰ دعا عباده المؤمنین بعد ما ذنبوا الی التوبۃ
 لازم ہی کہ ہمیشہ توبہ کرتا رہی تاکہ خواب میں داخل ہوی کہیو کہ استدلالی فی ایسی مؤمن ہندوں کو بعد گناہ کی توبہ کی ہدایت کی ہی

وامرهم بها وسام المؤمنین ثم بین ما لهم من الكرامة والمغفرة فقال عسی انکم ان لا یغفر عنکم
اور توبه کا حکم کیا ہے اور انکو مؤمن کہہ کر کیا ہے بہر بیان فرمایا جواب میں عزت اور بخشش ہوگی سو فرمایا شاید تمہارا رب آدمی سے توبہ کا
سعیاتکم ویزحکم بحیث تجزی من تحتها الا تفر وقال فی ابہ اخرى والذین اذا فعلوا فاحشة
برائیان اور داخل کر کے توبہ باغوان میں جکی نیچی بہتی نہریں اور فرمایا ایک روایت میں اور وہ لوگ جب کہ توبہ میں کہہ لیں گناہ
او ظلموا انفسهم ذکرہم واللہ فاستغفر الذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یضرب علی ما
یابرا کہیں اپنی حق میں توبہ کر کے اللہ کو اور بخشش بھی ایسی کیا ہوں گی اور کون ہی گناہ بخشتا سوای اللہ کی اور نہ اڑھا دین اپنی
فعلوا ولم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرة من ربہم وجئت تجزی من تحتها الا تفر خلدین
کسی پر جائے توبہ کی اوکی جزا ہی بخشش اوکی رسی اور باغ جسکی نیچی بہتی نہریں وہ پڑی او میں
فیہا ورحمہم اجر العلیلین ثم اخبرناہم بحکم تطہرہم بالتوبۃ عن انجاس الذنوب فقال ان اللہ یحب
اور خوب مزدوری ہی کام کرنا والوں کی بہرہ خیر کی کہ اوکو پسند ہی کہ اوکو پاک کرے توبہ کر اگر گناہوں کی غاسست سی سو فرمایا بیکساں اللہ بخیر
المؤمنین ویحب التطہرین فاذا کان كذلك فکیف لا یستغل المؤمن بالتوبۃ وكيف ینفک عنہم لکن
توبہ کرنا والی اور خوشی ہی میں سنبھاری والی جب بہرہ ہوا تو مؤمن ہو کر توبہ کیونکر کر لیا اور توبہ میں کسی پیدا ہوگا لیکن
لہا اربعة شروط ان اخل شرطہا لا یتحقق التوبۃ الاول الندم بالقلب علی فعل من الذنوب فی
توبہ کی چاہت طہرین ہیں اگر ایک بھی شرط جاتی ہے گی توبہ کا چاہنا نہیں پہلی دل ہی مشرندہ ہونا گناہوں کی کرنی پر
الماضی والثانی ترک المعصیۃ فی الحال والثالث العزم علی ان لا یعود الی مثلها فی الاستقبال والرابع
نہ نہ گشتہ میں دوسری فوراً گناہ کو ترک کرنا تیسری عزم کرنا کہ آئندہ کو بہرہ ایسی ہی حرکت نہ کون گا چوتھی
ان یمکن ذلك خوفا من اللہ تعالی لا لامر اخر فان من ندم علی شرب الخمر وتركہ لما فیہ من الصداق
بہر کہ تینوں امر اللہ تعالیٰ کی خوف سی ہوں کسی اور سبب سی ہوں کیونکہ اگر کوئی شخص شراب پی کر نامد ہوا اور اوکو ترک کیا اسلکی کہ اسی سرور میں ہی
وزوال العقل والخلل بالمال والعرض لا یكون تابعا مشرعا ولا ینال الثواب الموعود للثائبین وكذلك
اور بیکساں ہی اور مال تلف ہوتا ہی اور عزت جاتی ہی تو شرعاً بہر شخص تابہ نہیں ہی اور جو ثواب تابہ کی واسطی مقرر ہی بہر نہیں یا و کیا اور نہ ہی
من قال بلسانہ استغفر للہ وقلیہ مصر علی المعصیۃ فاستغفراہ ذلك یحتج بہ الی استغفارا مقبلا
جسنی زبان سی کہا استغفر اللہ اور دل اوکو گناہ پر اڑا رہا تو ایسی توبہ سی مشرندہ ہو کر توبہ کرنی چاہی
بالندم لما روی ان علیا رای رجلا قد فرغ من صلاتہ وقال سریعا الہم انی استغفرك واتوب الیک
کیونکہ روایت ہی کہ حضرت علی کی ایک دیکھا کہ اسنی غازی فارغ ہوئی تہجد سی بہر کہا اہی میں جو بخشش مانگا ہوں اور تیری طرف رجوع کران
فقال علی یا ہذا ان سرعہ اللسان بالاستغفار توبۃ الذکر لاین وتوبتک تخینک الی توبۃ وعن الحسن
پہر حضرت علی کی کہا ای شخص جلد ہی سی زبان توبہ پر جلائی جو ہوں کی توبہ ہوئی تیری بہر توبہ قابل توبہ کی ہی اور حسن
البصر انہ قال استغفارا یحتج بہ الی استغفار قال القرطبی هذا قولہ فی زمانہ فکیف فی ہذا الزمان
بصر سی روایت ہی کہ کہی تھی ہماری توبہ قابل توبہ کرنی کی قرطبی کہتی ہیں یہ قول حسن بصری کا اوکی زمانہ میں ہی سبیل سر فائدہ کا تو کیا حال
الذی یرى الانسان فیہ مکبا علی الظلم حریصا علیہ ولا یقلع عنہ والسبیۃ فی یدہ یزعم انہ یستغفر
کہ ہم دیکھتی ہیں انسان کو کہ عرصہ کا مظلوم پر دجا چلا جاتا ہی اور ہرگز باز نہیں آتا اور سچ بات میں ہی ہوتی ہی اس خیال کہ توبہ کرگا
منہ وذلك استغفرا منہ واستغفرا لما روی انہ علیہ السلام قال المستغفر باللسان المصر علی
اب بہر شہد جہل اور حقارت ہی چنانچہ روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ زبانی توبہ کرنا گناہ پر لگا ہوا

الذنب كالسهم يجره وانما التوبة ان يستغفر بلسانه وينوى بقلبه ان لا يعود الى الذنب اصلا
 كذا في ربي يجره كذا في اول توبه يجره كذا في ربي يجره كذا في ربي يجره كذا في ربي يجره

فاذا فعل ذلك يغفر الله ذنبه وان كان ذنبه عظيما اذ ليس ذنبا اعظم من الكفر وقد قال الله تعالى
 جبايى توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

في حق اهل الكفر قل الذين كفروا انهم كانوا يغفرونهم ما قد سكف فاطنك فيما دونه من المعاصي
 يجره كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

وقدر وى انه عليه السلام قل لو اخطا احدكم حتى يملأ ما بين السماء والارض ثم تاب تاب الله عليه
 اور وابتى كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

وفي حديث اخر انه عليه الصلوة والسلام قال ان العبد اذا اعترف بذنوبه تاب الله عليه يعني انه اذا
 اورا كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

اقر بكونه من ذنبا ثم قدم على فعل من الذنوب وعلى ما اكتسب من السيئات وعزم ان لا يعود الى مثله
 كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

يقبل الله تعالى توبته ويتجاوز عن سيئاته لكن ينبغي ان يعلم ان الذنب على نوعين ذنب بينه و
 توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

بين الله تعالى وذنب بينه وبين العباد فالذنب الذي بينه وبين الله تعالى يكفي فيه الاستغفار
 دورى حقوق العباد كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

باللسان والدم بالقلب والعزم على ان لا يعود فاذا فعل ذلك لا يبرح من مكانه حتى يغفر له ذنبه
 زباني اور وابتى كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

الا ان يكون عليه شئ من فرائض الله تعالى فان الشرع لا يكتفي فيه بجر التوبة بل اضاف الى ذلك
 فان اكر اولى ذنب كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

في البعض قضاء كالصلوة والصوم وغيرها وفي البعض كفارة واما حقوق الادميين فلا بد من اصالها
 بعض فرائض كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

الى مستحقها فان لم يوجدوا يلزم تصدقها عنهم بنيه ان يكون وديعة عند الله تعالى يوصلها
 اورا كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

الى اصحابها يوم القيمة فمن لم يجد سبيلا لخرجه عما عليه من التبعات لا غساره فعليه ان يكثر
 كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

من الاعمال الصالحة ويستغفر لمن ظلمه من المؤمنين والمؤمنات في اكثر الاوقات فانه اذا فعل
 كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

كذلك يرجع من الله تعالى ان يرخصه يوم القيمة بلفظه وكرمه المجلس الحادى عشر
 توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

في بيك افضل الذکر وافضل الدعاء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 افضل كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه كذا في اول توبه

افضل الذکر الاله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله هذا الحديث من حسن المصباح مراد جابر
 سب ذکر من بین سبته لاله الله اور سب دعا اولیٰ من سبته ہی الحمد یہ حدیث مصباح کہ حسن حدیثوں میں سے ہی جابر کی روایت سی
 وانما جعل فیہ الحمد لله من افضل الدعاء لان الدعاء عبارة عن ذکر العبد ربہ وسواله عند فضله
 اور الحمد سب دعا نسی افضل اسلمیٰ ہی کہ دعا اسکو کہتی ہیں کہ بندہ اپنی رب کو یاد کرے اور سی فضل کا سوال کہی
 ففی الحمد لله المعنی موجود فی ذکر الربط لہ لانہ راس الشکر والعرفۃ لقولہ الحمد لله راس الشکر الشکر الحمد لله
 سوا الحمد من بہ معنی موجود ہیں اسلمیٰ کہ سب سے رب کی یاد ہی اور ترقی کی طلبیٰ اسلمیٰ کہ الحمد صرف شکر ہے اسلمیٰ فانی رسلو اسلمیٰ الحمد
 والشکر یستلزم المیزل لقولہ تعالیٰ لکن شکرکم لا یریدکم فہن قال الحمد لله بصیر کہ نہ مسئلہ عند
 اور شکر ہی ترقی ہی ہو کہی ہی واسلمیٰ فرمودہ دعا کی اگر حق مانو گی تو اور وہ ان کا نکو بہم حسن الحمد کہہ گویا ادنیٰ دعا تعالیٰ سی
 تعالیٰ زیادۃ فضله بعد الشاء علیہ واما کون الاله الا الله من افضل الاذکار فلان فیہ معنی لا یوح
 شکر کہ فضل کی ترقی طلب کی اور لا اله الا الله جو تمام ذکر وں میں افضل ہی تو اسلمیٰ کہ آمین وہ معنی ہیں
 فی ذکر غیرہ وبعرفۃ ذلک المعنی یحصل للمکلف جمیع ما یجب علیہ معرفۃ فی حقہ تعالیٰ وذلك المعنی
 جواد و ذکر وں میں ہیں یا جمیع ما یحق لہ ان معنی ذریہ فت کر نی سی مکلف کو حاصل ہوتا ہی میں جو واجب ہی دریا فست کرنا نہ نسبت ذات یا نسبت الی اور معنی
 اثبات الالوہیۃ لہ تعالیٰ ونفیہا عما عدہ ویندیر فی معنی الالوہیۃ جمیع ما یجب علی المكلف معرفۃ
 ربوبیت کا ثابت کرنا واسلمیٰ لہ تعالیٰ کی اور ربوبیت کا سلب کرنا ما یحق اسلمیٰ کی معرفت میں تمام باتیں آگئی جیسا جانا مکلف کو ضروری
 ما یجب فی حقہ تعالیٰ وما یستخیل علیہ وما یحوز لہ لان الالوہیۃ تشتمل علی معنیین احدهما
 اوصاف الہی جو واجب ہیں اور جو محال ہیں اور جو جائز ہیں الدعا تعالیٰ کی حق میں اسلمیٰ کی ربوبیت میں دوسری میں ایک تو
 استغناؤہ تعالیٰ عن جمیع ماسوہ والثانی فتقار جمیع ماعدا الیہ تعالیٰ فعلیٰ هذا یكون معنی کلہ
 اسد کا ہی نیاز ہونا تمام مابقی ماسوہ اسلمیٰ اور وہی تمام ماسوہ کا محتاج ہونا اسد کی طرف اس تغیر کہ موافق معنی کلہ
 التوحید لا يستغنی عن جمیع ماسوہ ولا مفتقر الیہ جمیع ماعدا الاله تعالیٰ اما استغناؤہ
 توحید کی یہ ہیں کہ نہیں ہی کوئی فی نیاز تمام ماسوہ اپنی اور نہیں ہی کوئی محتاج الیہ تمام ماسوہ اپنی کا سوا الدعا تعالیٰ کی الدعا تعالیٰ کی فی نیاز ہی
 عن جمیع ماسوہ فیوجہ لہ تعالیٰ الوجود والقدم والبقاء اذ لو لم یجب لہ تعالیٰ هذه الصفات
 تمام ماسوہ اسلمیٰ جو ہی استی واجب ہو کہ الدعا تعالیٰ موجود اور قدم اور فی ہی اسلمیٰ کہ یہ صفات اگر اللہ تعالیٰ کو بغیر ہوا ثابت نہ ہو جاویں
 لکان محتاجا الی محدث لان انتفاء شیء عن هذه الصفات یستلزم الحدوث وكل حادث مفتقر
 تو بہرہ لا مشبہ وہ حادث کا محتاج ہوگا اساطیر کہ ان صفاتوں میں سے جوئی نہ ہوگی تب ہی حدوث لازم آوے گا اور ہوا حادث حادث کا محتاج
 الی محدث وکذا یوجب لہ تعالیٰ التزہ عن النقصان ویدخل فی التزہ عن النقصان وجوب السمع و
 ہوتا ہی اور اسلمیٰ ہی واجب ہو کہ الدعا تعالیٰ کی بری ہونا نقصان سی اور نقصان سی بری ہونی میں آگئی واجب ہونا سمع اور
 البصر والکلام اذ لو لم یجب لہ تعالیٰ هذه الصفات لکان متصفا بالنقصان ومحتاجا الی من یدفع
 بصر اور کلام کا اسلمیٰ کہ الدعا تعالیٰ کو اگر یہ صفات واجب نہ ہوگی تو البتہ اوسمین نقصان کی باتیں یا ہی یا لیگی اور محتاج ہوگا البسی کا جواس
 عنه تلك النقصان وکذا یوجب لہ تعالیٰ التزہ عن الاعراض فی افعاله واحکامه اذ لو لم یجب
 نقصان کو دور کردی اور لیگی واجب ہوا پاک ہونا الدعا تعالیٰ کا غرض سی افعال اور احکام میں اسلمیٰ کہ اگر واجب ہو
 لہ تعالیٰ التزہ عن الاعراض لکان محتاجا الی ما یحصل بہ غرضہ وکذا یوجب لہ تعالیٰ ان لا یجب
 لہ پاک ہونا غرض سی تو بیشک محتاج ہوگا البسی کی جس سی اولیٰ غرض حاصل ہو البسی ہی ضروری ہو کہ الدعا تعالیٰ کی ضروری واجب ہونا

عليه فعل شيء من الممكنات ولا تركه اذ لو وجب عليه شيء منها لكان محتاجا الى ذلك الشيء

اور نہ کرنا اس لیے کہ اگر واجب ہو اس کی ذمہ داری پھر ان دونوں میں سے تو البتہ محتاج ہوگا اوس شئی کا

لیکسل به اذلا یجب له تعالی الاما هو کمال واما افتقار جمیع ماعدا الیه تعالی فیوجب له تعالی

تاکہ اوتھ کا نام بن جاویں اسد اسماء کے۔ اللہ تعالیٰ کو صفات کامل ہی واجب ہوتی ہیں اور تمام ممکنات ماسوی اسد کی محتاج ہونی سنی اسد کی طرف واجب ہوا

القدرة والإرادة والعلم والحكمة إذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان عاجزاً عن إيجاد شيء

اسے تعالیٰ کا قدر اور صاحب ارادہ اور علم اور حرم و تناسل اور کہ جس طرح وہ صفات اگر اللہ تعالیٰ کو واجب نہیں تو وہ تمام ممکنات کی سدا کی سی

من الممكنات وكذا يوجب له الوجدانية اذ لو لم يجب له تعالى الوجدانية بل كان معه غيره في

عاجز ہوگا اور ایسی ہی وحدانیت ہی واجب ہوتی ہے اس لیے کہ اگر وحدانیت نہ ہو

الاهية لا يفتقر اليه شيء من الممكنات للزوم عجزها وبخذا من: افتقار جملة اعداء الله تعالى

نہ بہر کچھ بشر کے مکانات میں رہیں، اس کے محتاج نہ ہوں گے، اگر کوئی ان کا رخ روئے ہو جائے، اور وہ تمام مکانات ماسی، ابدی،

حدوث العالم بأسره اذ لو كان شيء منه قد ما كان مستغنيا عنه تعالى غير مفتقر اليه بخلاف

[illegible]

اضار لان تشيعهم الخلد واذ الزكادله كل في شيعه من الخلد واذ تانابه واذوا الكذا لاد المستغنا عنه قايغه مفتقد

ایسا ہی یونانی سن حکومتی تھا ادوں کی سی من حقوقا دیری زمانہ گذشتہ ہر مستحقیق حکم سے

اسی لاکر مخلوقات میں جی سہی کی اور پھر جسے اسے ہونا اور نسبتہ اور اثر سے لے کر محتاج

لِيَعْلَمَ كُلُّ مَنْ يَتَّبِعُ إِلَهَ إِلَهِي يَصِيرُ كَمَا يَتَّبِعُ وَاجِبُ رَجْوَةِ إِلَهِهِ تَعَالَى وَرَأَى

کودادہ بیگم کی لوی واجب الوجود بیگم کوئی دعا کی اور لوی واجب

لقد علم والبقاء الا الله ولا قادر على إيجاد الممات كلها الا الله ولا عالم بما ايناهي من معلوما

اور باقی سوائے اللہ تعالیٰ کی اور نہ کوئی قدرت والا تمام نعمت کی پیدائش پر سوائے اللہ تعالیٰ کی اور نہ کوئی دانندہ معلومات کی انتہا کا

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

سوائے اللہ تعالیٰ کی اور نہ کوئی بڑا کام نقصان دہی
اپنی افعال اور نہ عرض سی

اور احکام میں سوا اللہ تعالیٰ کی اور نہ کوئی اثر کر سکیں اگر کسی نے اس پر فحشہ و زانیہ کے واسطے سے عمل کیا تو وہ اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔

مَحْلُوقَاتِ اللَّهِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ لَمْ يَأْجِبْ فِي حَقِّهِ لِعَالِي وَسُخْطِ نَسِيهِ وَجَلَّهٗ

مخلوقات میں ہی سوائے اللہ تعالیٰ کے اس پہنچے جو جو صفات اللہ تعالیٰ کو واجب ہیں اور جو جو اس کی حق میں محال ہیں اور جو جو جائز ہیں

ظفر من هذا ان لهم معنى كلمة الوحيد يوقف على معرفة الله تعالى ومعرفة الله تعالى

اس سے ظاہر ہوا کہ کلمہ توحید کی معنوں کو سمجھنا معرفت الہی پر موقوف ہے اور معرفت الہی

ليست صورية حتى يحصل بالبداهة المعرفة كون الواحد صف الاثنين بل انما يحصل

بیرہمی یعنی ظاہر نہیں ہی تاکہ خود بخود معلوم ہو جاوی جیسی ایک کو روکا آدم جانتی میں بلکہ استدلال سی

ببلاستدها الذي هو النظر في الدليل فيكون المظروا جبالا لله تعالى امر به وقال انظر

معلوم ہو سکتا ہے جسکو نظری فی الدین کہتے ہیں پس استدلال کروا دیا جب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہی ارشاد کیا ہے فرمایا دیکھو کیا کیا

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَنْ تَرَاهُ يَلْبِسُ ثِيَابَهُ زِينَةً ۖ إِنَّهُ عَلَىٰ غَيْبَاتٍ كَاتِبٌ

موجودہ آسمانوں اور زمین میں یہ جتنی ہستیاں کو ترک کیا وہ گنبدِ کار ہوگا اسنی کہ اللہ تعالیٰ ہی آدمی کو عقل کی نعمت اسی واسطی عطا کی ہے کہ اسکی ذرعیست

وقدمه ووحده وسائر صفاته التي تدل عليها افعاله وهي القدرة والامادة والعلم

فاذا لم يستدل به لا يكون مؤديا شكر نعمة العقل فيكون اثنا فيبقى في مشية الله تعالى

بهر اگر کسی اوصی عقل سی است لکن باطنی تراستی عقلی نعمت کا شکر ادا کیا پس یہ سب گنہگار ہوگا بہر مشیت الہی میں ہی گا

ان شاء يعرفونه ويدخله الجنة بلا عذاب وان شاء يعذب به بقدر ذنبه ثم يدخله الجنة

جائی اسکو صاف کر کر جنت میں بلا عذاب داخل کری اور اگر چاہی اسکی خطا کی مواظق اور کو عذاب دیکر جنت میں داخل کری

فعلى هذا يجب على كل مؤمن ان يعتنى في معرفة الله تعالى حتى تيسر له فهم معنى كلمة التوحيد

اب ہر مومن پر واجب ہی کہ معرفت الہی میں کوشش کیا کری تاکہ اسکو سمجھتا ہو تو توحید کی معنی کا سہل پہو جادی

التي هي ثمن الجنة وسبب الخلاص من العذاب المؤبد وقد افاض العلماء على لزوم فهم معناها

جو رحمت کی قیمت اور دائمی عذاب سی رستگاری کا باعث ہی اور علماء اوصاف کیا کہ گزری ہیں کہ سمجھنا معنوں کا لازم ہی

والا لا ينتفع بها امتة قطها في الاغراض من الخلود في النار اذ ليست فضيلتها بائزاء فخر يك اللسان

اور نہیں تو نہ ہی پر نہیں کسی اصل فائدہ نہیں ہی کہ دائمی آگ کی عذاب سی بھی اسواسطی کہ اسکی فضیلت زبان باقی ہی نہیں ہوتی ہی

بها من غير حصول معناها في القلب بل فضيلتها بائزاء حصول معناها في القلب بسبب

جینک کہ اسکی معنی دل میں نہ حاصل ہوں بلکہ اسکی فضیلت یہ ہی کہ اسکی معنی بسبب معرفت الہی کی دل میں متیقن ہوں

معرفة الله تعالى ليس المراد من معرفة الله تعالى معرفة ذاته لان ذاته تعالى ليست معلومة

اور معرفت الہی سی مراد یہ نہیں ہی کہ اسکی ذات کو دریافت کری اسلی کہ اسکی ذات تو بشر کو معلوم نہیں ہو سکتی

للشئ بل المراد بها معرفة ما يجب في حقه تعالى وما يستحيل عليه وما يجوز له ليعلم من

بلکہ معرفت سی مراد یہی کہ یہ دریافت کری کہ اللہ تعالیٰ کی حق میں کیا تو واجب ہی اور کیا محال ہی اور کیا جائز ہی تاکہ دریافت کری

بما نطق بها ما نفى عن غيره تعالى وما اثبت له فانها مركبة من نفى وثبات فالمفق كل فرد من

کلمہ پر نہیں والا کیا وصف نفی کیا چاہی غیر اللہ سی اور کیا ثابت کیا چاہی اللہ تعالیٰ کو یہ کلمہ عرب ہی نفی اور اثبات سی پس نفی کرنا تو ہم مرد

افراد حقيقة الاله سوى الله تعالى والمثبت فرد واحد من تلك الحقيقة وهو الله تعالى ومعنى

معبود حقیقی کا ہی سوا ذات الہی کی اور مثبت ایک فرد واحد ہی معبود حقیقی میں سی کہ وہ ذات الہی ہی اور معنی

الاله هو الواجب الوجود المستحق للعبادة وهذا المعنى كل يقبل بحسب قدر ادراكه ان يصدق

اللہ کی یہ ہی ہیں کہ واجب الوجود ہو سزاوار عبادت کا اور یہ معنی کا ہیں کہ صرف باعتبار ادراک کی ہر کس ہی کہ نسبت افراد صادق

على كثيرين لكن الدليل القطعي يدل على استحالة التعدد فيه وكونه خاصا بذات الله تعالى ذلك

آوی پر دلیل قطعی ہی معلوم ہو کہ تعدد اسمیں محال ہی اور یہ صفت خاص ہی ذات الہی کو اور وہ

الدليل وجود العالم فانه لكونه حادثا محتاجا الى محدث يدل على ان له موجدا قديما واحدا

دلیل عالم کا وجود ہی بیشک یہ عالم حادث محدث کا محتاج ہو کہ دلالت کرتا ہی کہ اسکا ایک موجود ہی قدیم واحد

متصفا بالقدرة والارادة والحياة والعلم لانه لو لم يكن قديما بل كان حادثا لكان محتاجا الى

اور قدیر اور صاحب ارادہ اور حی اور علیم سبھی کہ اگر قدیم نہ ہو بلکہ حادث ہو تو البتہ محدث کا محتاج ہوگا

محدث فيلزم الدور والتسلسل وكلها محال ولو لم يكن واحدا بل كان اكثر من واحد لوقع بينهما

یہ دور یا تسلسل لازم آوے گا اور یہ دو محال ہیں اور اگر واحد نہ ہو بلکہ ایک سی زیادہ کئی ہوں تو بیشک اسکی تسلسل

القائم للمقتضى لعدم وجود العالم ولو لم يكن متصفا بالقدرة والارادة والعلم والحياة لكان

روک ہو واقع ہوگی جسی عالم موجود نہ ہو کہ اور اگر قدرت والا اور صاحب ارادہ اور علیم اور حی نہ ہو تو بیشک

بانتوت ولا ريب ان هذا المثال مطابق لمحال الرسل عليهم الصلوة والسلام في افادة معجزتهم العلم

اور بیشک یہ مثال رسول علیہم السلام کی حال سی خوب مطابق ہے

کہ ادنیٰ معجزہ سی ادنیٰ

الضرورى بصدق لمن شاهدها ولم يشاهد لها بل وصل اليه خبرها بالتواتر فاذا ثبت

کا علم بیداری حاصل ہوتا ہی دیکھنی والوں کو اور جنہوں نے نہیں دیکھا تو اتنی سی سنکر جب ان کا صدق ثابت ہو چکا

در جنہوں کی نہیں دیکھا تو اتر سی سنکر جب اونکا صدق ثابت ہو چکا

صدقهم ببدالة المعجزة وجب تصديقهم في كل ما جاءوا به من عند الله تعالى وافضلهم

معجزہ کی دلالت سی تو واجب ہوئی اور انکی تصدیق تمام احکام میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لای ہیں اور تمام انبیاء میں افضل

سابق تمام احکام میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایے ہیں اور تمام انبیاء میں افضل

نَبِيًّا وَمَوْلَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ تَعَالَى قَدْ بَعَثَهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لِيُفْلِحَ أُمَّةٌ وَنَهِيَ عَمَلَهُ

اور صاحب ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ فی اذنکو تمام اہل رومی زمین کی طرف سے پکارا کہ اذکو اللہ کا حکم اور مانعت اور جبر

ووعيدة وأتية بمعجزات كثيرة لا حصر لها لصدقه فوجب عليهم تصديقه في كل ما أخبر

ہیچا وین وراونکی تائید کی بہت معجزات سی جکا انتہا نہیں تاکہ اونکی تصدیق کریں سو واجب ہی اول سب پر تصدیق اونکی نام خبروں میں

وطاعته في كل ما أمر والانتفاء عن كل ما حرّم من لم يصدق فيه الخير ولم يطعه فيما أمر ولم ينه

کی طاعت اور نئی تمام مخلوق میں اور بازرہا جس چیز سی مخالفت کریں یہم جو شخص تصدیق نثری اونکی خبر دین اور طاعت نثری اونکی حکم کی اور بازرہا

اور اوجب ہی طاعت اونی نام مکتومین اور بارزہا جس چیز سی ماعت کرین یہم جو شخص صدق نکر اونی حردن میں اور طاعت نکر اونی حکم کی اور بارزہ

رَبُّكَ مِنَ الَّذِينَ فِي الْأَرْضِ يَلْعَنُونَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۚ وَلِلَّهِ الْغَنِيُّ ۚ

ثم في لقمان العظیم الذي هو فصل سحر الاله اولئك كاهن

اولوگوں میں ہی جبکہ حق میں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں
سما سحر بیوں میں لایا کہ یہ تم کی طرف سے اعظیم الیٰ ہوا جس نے جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ

أما ما ذكره الشيخ باليد فكانه شاعراً بقوله تعالى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ﴾

بَلْ هُمْ أَصْلُ فَا نَعَالِي شَبَهٍ بِالْبَهِيمَةِ فِي كَوْنِ مَشَاعِرِهِمْ مُتَوَحِّجَةً إِلَى سَبَابِ الدُّنْيَا وَمَقْصُودَةً

یادہ ہر اللہ تعالیٰ فی انسان کو جو یا بلوں سی مشابہت دی اسباب میں کہ انکی عقل پر دنیا کا ہر اسباب کہ طرف منہ اور دنیا

بلکہ اوستی زیادہ میراہ اللہ تعالیٰ فی انسان کو چاہا یوں سی مشابہت دی اسباب میں کہ ایک عقلمند دنیا کی مال اسباب کی طرف متوجہ نہیں اور دنیا پر

عدم التفردية يفرغ اذ انهم من الايات القرآنية والاحاديث النبوية وعدم الالتفات

عليها وعدم التفرد بما يفرج اذانهم من الايات القرآنية والاحاديث النبويه وعدم الالتفات بها

اور حادیث نبوی ص
اور اصل اودہ لوجہ ہیں ہی

ہم تین اور ہر کس ہیں یا ان میں جو کسی ایک کو
اور ادا دیکھ ہوئی کہ
اور اصل اوپر لو جہن ہی

یا جعلی اصلاً من الاوقات رک ما م۔ شازا از التے رک ما م۔ و از غا۔

از ان که چایسیرم را زیاد کردیم که با این جهت که

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چرواہی سی سبزہ زادہ کہا کیونکہ چرواہی تو اپنی حیثیت کی موافق نفع اور ضرر کو پہچان لیتی ہے اور خود کو کوشش کرتی ہے

ما ينفعوا وسل ما رضىها وتنفاد لصاحبها وتنفذ من بحسب الواسع لسهة الما هو

فِي جَلْبِ مَا يَنْفَعُهَا وَسَلْبِ مَا يَضُرُّهَا وَتَقَادِصِ أَصْحَابِهَا وَتَمَيِّزِ مَنْ يَحْسَنُ إِلَيْهَا مِنْ بَنِيهَا وَهَوْلَاءِ

ت کی پیدا کر لی میں اور ضرر کی دفع کرنی میں اور اپنی مالک کی اطاعت کرتی ہیں اور تمیز کرتی ہیں درمیان ان کی جو ان کی ساتھ حسد کرے اور ضرر پہنچے

ابنی مصفحت کی پیدا کر میں اور ضرر کی دفع کرنی میں اور اپنی مالک کی اطاعت کرنی میں اور تیز کر کے میں درمیان اونکی جو اونکی ساتھ احسان کرے اور ضرر پہنچا دے

ذلك حيث لا يميزون بين المنافع والمصادر ويجتهدون عليه جهدهم في جلب نصرة

ليسولذلك حيث لا يميزون بين المذاهب والمصارف ويجهلون غاية جهدهم في جلب نصرتهم

[illegible]

وَسَلِّطْ سَفْعَهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى رَدِّهِ وَلَا تَخْلُقْ لَهُ ذُرِّيَّةً وَلَا تَنْفَعُ مِنْ حَسْبِهِ مَنْ عَمِلَ

اور طاقت نہیں کرتی اپنی پروردگار اور میرا کہنوالی اور روزی دینی والی کی اور منہ سمجھ کر کا اون پر واسی کیا کیا احسان کیا اور عذاب

العذاب الاليم ولا يقدمون على النعيم المقيم ويكونون من الذين قال تعالى فيهم يعلمون ظاهراً

در ناک کی طرف دڑ کر جانی ہیں اور راسخی عیش کی طرف نہیں جاتی پیرہہ اون لوگوں میں ہیں جسکی حق میں اللہ تعالیٰ قہرناہی جانی میں اور پور

بين جيوه الدنيا وهم عن الله جوه هم عليل يعني ٢٧ يملون طاهر حقير خسيسا من الدنيا

وهذا شاهد دونه من زخارفها ومازها وسائر احوالها المأذونة لكشف اتم الملائكة لاهلها

وہ یہ جو کہ انکو نظر آتا ہی دنیا کی رونق اور عزت اور تمام احوال جو انکی شہوات کی موافق اور انکی ہواؤں کی مطابق ہیں

وهم غفلون عن الآخرة التي هي المطلب الاعلى والمقصود الاقصى ولا يخطر ببالهم ولا يتفكرون

اوروه آخرت سي ^{جوك بوا مطلب بي} اور عین دعا بی کھل قافل میں اور اسی دلیل خطر نہیں آتا اور نہیں سوچتی

من احوال الدنيا ما يؤدي الى معرفتها فان العلم بامور الآخرة موقوف على العلم بوجوه الباري تعالى

دنيا کی حالت کو اسطورہ کہ اس کی معرفت حاصل ہو کیونکہ علم امورات اخروی کا علم وجود باری تعالیٰ

وقدرته وارادته وعلمه وحیوته وذلك العلم لا يحصل الا بالنظر الى المصنوعات والتفكر فيها

اور اسکی قدرت اور ارادہ اور علم اور حیاتیات کی علم پر موقوف ہی اور یہ علم نہیں حاصل ہوتا جوں غور اور تامل کی مصنوعات میں

والاستدلال بتغيراتها على حدوثها واحتياجها الى موجد قديم واحد متصف بالقدرة و

اور بدلون استدلال کی کلمات و دنیا متغیر ہوتی ہی حادث میں اور محتاج ہیں طرف پیدا کرکے باری کی جو قدیم اور واحد صاحب قدرت اور

الامرادة والعلم والحيوة وهم قصر والنظر على الظواهر الحسية كالبهايم ولم يتفكر في عجائب

صاحب ارادہ اور علم اور حیاتیات والا ہی اور ہی آدم فی اپنی نگاہ ظاہر دیکھتی پر جو یا یہ کی طرح کوتاہی اور اسکی عجیب صنعت کو

صنعه ليستدلوا بها على وجوده وقدرته وارادته وعلمه وحیوته فيعلمون ما اخبر

خیال نہ کیا تاکہ اسکی استدلال جو اسکی وجود اور قدم اور قدرت اور ارادہ اور علم اور حیاتیات پر بہرہ جاتی کہ جو حدیث میں ہی

من امور الآخرة امر فمكة يلزم وقوعها وعند وقوعها يكون المكلف فيها بحكم صلاح الاعمال

امورات آخرت میں سی ممکن ہیں اور کما واقع ہوتا ضروری اور جب وہ امور واقع ہوگی تو مکلفات باعتبار اعمال نیک

وفسادها فزین فزین في الجنة وفزین في السعير نسال الله تعالى ان يجعلنا من اهل الجنة مع

اور اعمال پر کہ دو قسم ہونگی ایک جہنم میں اور ایک قسم درخ میں ہم اللہ تعالیٰ دعا مانگتے ہیں کہ ہم کو جنتی کرے بہرہ

الابرار الا من اهل النار مع الاشرار المجلس الثاني عشر في بيان اسعد الناس شفاعته

صلی اللہ علیہ وسلم کی درجہ شری ہمراہ یہ کاروں کی اس میں جلسہ ہاں میں کہ بڑا اسعد و بقدر آدمی

النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسعد الناس شفاعته

تیا مستون بسبب شفاعت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بڑا سعادت مند آدمی میری شفاعت ہی

يوم القيمة من قال لا اله الا الله خالصا من قلبه هذا الحديث من صحيح المصنفين في رواة ابو هريرة

قیامت کی روز وہ ہی جنتی کہا لا الہ الا اللہ صاف دسی الصلوۃ بہرہ حدیث مصابیح کی صحیح حدیثوں میں ہی ابو ہریرہ کی روایت ہی

وقريب منه ماروى عن زيد بن ارقم انه صلى على الولاء قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة فانه عليه

اور ایسا ہی مضمون ہی جو زید بن ارقم کی روایت کی کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم جنتی کہا لا الہ الا اللہ مخلصا کہ وہ داخل جنت میں بیشک

الصلوۃ والسلام وشرط لنيل ما وعد في هذين الحديثين ان يكون فيمن قال لا اله الا الله الخالص

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرط کیا ہی واسطی حصول جنت کی جوان دونو حدیثوں میں وعدہ کیا ہی کہ لا الہ الا اللہ ہی والی میں خصوص

والاخلاص ومعنى الخلوۃ من الاخلاص مساعده الحال للمقال فمن قال لا اله الا الله ولم يخلص

اور اخلاص ہو اور معنی خصوص اور اخلاص کی یہ ہے کہ اسکا حال مقال کی مطابق ہو یہرہ جنتی لا الہ الا اللہ تو کہا اور اسکا حال مطابق

حاله لمقاله لا يكون فيه شيء من الخلوۃ والخالص وانما يكون فيه من الخلوۃ والخالص

مقالی نہوا تو آدمین اخلاص اور خلوص کہہ نہیں ہی اور خلوص اور اخلاص وجوب ہی ہوتا ہی

اذا منعه هذا القول عن الذنوب وحمله على الطاعات وان لم يمنع من الذنوب ولم يحمل على

اور اسکو یہ قول گناہوں سے باز رکھی اور طاعات کی نصیحت نہائی اور اگر اسکو گناہوں سے نہ روکا اور نہ طاعات پر رغبت نہائی

الطاعات

الطاعات لا یكون فیہ الخلوص والاخلاص ويخاف ان يكون هذا القول فيه عامرية يستزمنه
 تواضع غلوص داخل من كان یہی اور اندیشہ بہی کہ یہ قول او سمین بطور عایت کی جو بہر میں نجاتی
 لان من لم یکن فیہ الاصل الایمان وهو مقصر فی الاعمال ومصر علی الذنوب قریب من
 کیوں کہ جس شخص میں سوی اصل ایمان کی کچھ نہیں ہی اور وہ نیک اعمال میں قصور کرتا رہا اور گناہ بہر اڑا دیا کیونکہ
 ینقلع شجرة ایمانه اذا صدمته الريح العاصفة التي هی الوسوس الشیطانیة المحركة لها لا
 درخت ایمان کا جڑ کسی اور ٹکڑے سے ہوا میں صدمہ پہنچا کہ وہ دوسری شیطانی میں جوا و سکومت دیتی رہتی ہیں کیونکہ
 کل ایمان لم یثبت فی القلب اصله ولم یتشر فی الاعضاء فروعه ولم یظهر فیها شرة لا تثبت
 جسکی ایمان کی جڑ دین خوب نہیں بیٹھی اور اسکی شریان تمام اعضا میں نہیں پھیلیں اور نہ اسکو وہی کچھ پہل لگا ہی
 عند ظهور ملك الموت ويخاف علیه الزوال وانما یثبت فی القلب اصل الایمان وانما یتشر فروعہ
 تودہ جب ملک الموت آوے گا قائم نہیں رہیگا اور نہ یش زوال کا ہی دل کی اندر ایمان کی جڑ خوب بیٹھی ہی اور اسکی شریان
 فی الاعضاء وانما یظهر ثمرہ فیہا اذا سقی بماء الطاعات علی توالی الايام والساعات حتی یرسخ
 اعضا کی اندر جب پہنچتی ہیں اور پہل ایمان کا جب ہی لگتی ہی کہ طاعات کی پانی سی ہمیشہ ہر وقت رات دن سیراب کرتا رہی تاکہ اسکی جڑ محکم
 ویثبت ویتشر فروعه ویظهر ثمرہ فهذا امر لا یظهر الا عند الحامئة واصل ذلك علی ما ثبت
 اور ثابت ہو کر اسکی شاخیں پھیلیں اور اسکو پہل لگی بہر حال دوسری خاندنی معلوم نہیں ہو سکتا اور اصل یہی جیسی کہ
 فی العلوم العقلیة ان تکرار الافعال سبب لحصول المذکرة الراسخة فی النفس فمن اصتر علی
 علوم عقلی میں ثابت ہی بہی کہ یہ فعل بار بار کرتی کرتی نفس میں خوب کامل ہوجاتی ہی
 الذنوب یحصل فی قلبہ الفها وجميع ما الفہ الانسان فی عمره یعود ذکرہ عند موته فان کان
 امرار کرتا ہی اسکی دین محبت گناہوں کی پیدا ہوجاتی ہی اور انسان کی تمام محبوب چیزیں عمر بھر کی موت کی وقت یاد آتی ہیں بہر اگر کسی شخص کو
 میلہ الی الطاعات اکثر یكون اکثر ما یحضرة عند الموت ذکر الطاعات وان کان میلہ الی المعاصی
 رغبت طاعات کی زیادہ تھی تو اکثر اسکو موت کی وقت طاعات یاد آویگی اور اگر اسکو رغبت گناہوں کی
 اکثر یكون اکثر ما یحضرة عند الموت ذکر المعاصی فربما یقبض روحہ عند غلبہ شہرۃ من الشہوات
 زیادہ تھی تو بہر موت کی وقت شہرۃ ہی گناہ یاد آویگی پس بعضی وقت نزدیک علی کسی شہوت کی شہوتوں میں سی
 او معصیۃ من المعاصی فیتفقد قلبہ بها وقصیر سبب السوء خاتمہ فاما الذی غلبت ذنوبہ
 یا کسی گناہ کی گناہوں میں سی اسکی جان نکل جاتی ہی اور اسکا دل اس میں نگارستانی بہی ہی سبب اسکی خاندنہ گناہ جاتا ہی اور جس شخص کی گناہ بہت
 وکان اکثر من طاعاتہ ولم یثب عنہا بل کان مصر علیہا وقلبہ فرجا بها فهذا الخطر فی حقہ
 اور طاعت سی زیادہ ہوں اور تو بہ کی نہو بلکہ گناہوں پر اڑا رہا اور اسکا دل اس میں خوش رہا تو ایسی شخص کی حق میں اسکا
 عظیم اذ قد یكون غلبہ الالف سبب لان یقتل صورة معصیۃ فی قلبہ وتتمیل الیہا نفسہ
 بڑا اندیشہ ہی اسلئے کہ بعضی وقت ماری غلبہ محبت کی صورت گناہ کی اسکی پیدا ہوجاتی ہی اور اسکا دل اور ہر کو مایل ہوتا ہی
 ویقبض علیہا روحہ فذلک هو سوء الخاتمة واما الذی لم یرتک ذنباً اصلاً وامر تکلیف
 اور دین جان نکل جاتی ہی خاندنہ بہی اور جس شخص کی ہر گناہ نہیں کیا گناہ تو کیا بہر
 تاب فهو یبعد عن هذا الخطر فعلی هذا یجب علی کل مسلم بعد ما قال لا اله الا الله اداء ما یجب
 تو بہر کی سہوہ اندیشہ سی محفوظ ہی اس بیان کی موافق بہر مسلم پر جو لا الہ الا اللہ کہتی ہیں واجب ہی کہ جو طاعات

وَهُوَ النَّفْسُ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ فَالسَّعِيدُ مَنْ يَخْلَفْ هَوَاهُ وَيَطِيعَ مَوْلَاهُ وَلِشَقِّ
 اور دکان کی کوئی دوسری سوسہ پستی ہی ہو گی

من يتبع هَوَاهُ وَيَخْلَفْ مَوْلَاهُ فَانْ اتَّبَعَ الْهَوَىٰ سَمَّ قَاتِلٍ مِنْ سُمُومِ الدِّينِ يَفِضُ إِلَى الْهَلَاكِ
 وہی کہانی ہو جس کی پیروی اور اپنے صاحب کی مخالفت کری بیشک اطاعت نفس کی ذہر قاتل ہی دین کی زہر میں دین ہی ہمیشہ کی واسطی مار دینا ہی
 الابدی یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَا لَكَ وَلَاقُونَكَ اِنَّ اللَّهَ يَقْلِبُ سُلَيْمًا فَاَلْخَافُ مِنْ الْهَلَاكِ وَهَذِهِ
 جسک نہ کام آوی کوئی مال نہ بیٹی مگر جو کوئی آیا اللہ پس لیکر دل چنگا پس جو شخص ہر مٹی موت ہی اس

الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ اِذَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ حَالٍ الْاِحْتِرَازُ عَنِ السُّمُومِ وَمَا يَصْرِفُهُ مِنَ الْمُهْلَكَاتِ فَالْخَافُ
 دنیا فانیہ میں اور سمور واجب ہی کہ ہر وقت ہمیشہ زہروں سے اور تمام مہلکات سے بچنا ہی سوچو جو ہر
 مِنْ الْهَلَاكِ الْاَبَدِي اُولٰٓئِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ حَالٍ الْاِحْتِرَازُ عَنِ الْمَعَاصِي الَّتِي هِيَ سُمُومُ الدِّينِ فَاِنْ
 ابدی کا خوف ہو تو اسکو تو فروریز واجب ہی کہ ہم وقت گناہوں سے بچنا ہی کہ وہ دین کی حق میں نہ ہو کہ نہ زہر دہی

الْخَوْفُ مِنْ هَذِهِ السُّمُومِ فَوَاتِ الْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ الَّتِي لَيْسَ اَضَاعُافُ اَعْمَارِ الدُّنْيَا عَشْرَ عَشْرٍ مَدَّتْهَا
 یہ ہی اندیشہ ہی کہ آخرت فوت ہو جاوی جو ہمیشہ کو قاتی اور کئی کئی بار دنیا کی عمر میں اور کئی صدیوں میں حتیٰ
 اِذْ لَيْسَ لِمَدَّتْهَا اٰخِرُ وَاٰخِرُ وَفِيهَا النِّعَمُ الْمَقِيمُ وَالْمَلِكُ الْعَظِيمُ وَفِي فَوَاتِهَا نَارُ الْحَجِيمِ وَالْعَذَابُ الْاَلِيمُ
 کیونکہ آخرت کی مدت کا انتہا اور آخرت میں ہی اور دسین نفعوں دانی اور ملک بڑا اور اسکی فوت ہو تو دین کی عمر کی آگ کی عذاب ورنہ ناک

فَالْبِدَارُ الْبَدَارُ اِلَى التَّوْبَةِ وَلَا اسْتَغْفَارُ قَبْلَ اَنْ يَعْمَلَ سُمُومَ الذَّنْبِ فِي رُوحِ الْاِيْمَانِ وَلَا يَنْفَعُ بَعْدَهُ
 پس جلدی کرو جلدی طرف توبہ اور استغفار کی پہلی ہی اسکی گناہوں کا زہر ایمان کی روح میں اثر کری بہر صورت پھر توبہ بڑا ہو گا
 الْاِحْتِمَاءُ وَلَا عِلَاجَ لَاصْبَاءٍ وَلَا نَصْرَ لِنَاصِحِينَ وَلَا وِعْظَ الْوَاعِظِينَ وَيَحِبُّ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اِنْ هُوَ
 بدو کی اور نہ علاج طیبوں کا اور نہ نصیحت ناصحین کی اور نہ وعظ واعظوں کا اور نہ کہہ بہر ہی قول ثابت ہو گا لیکن کہ بہر

الْكُفْرُ وَيَدْخُلُ تَحْتَ سُمُومِ قَوْلِهِ تَعَالٰى لِيَا جَعَلْنَا فِىْ اَعْيُنِنَا قُرْءَانًا وَهٰى اِلَى الْاَذْقَانِ فَمَنْ هَمَّ
 کفر ہی اور اس قول عام کی نئی داخل ہو گا کہ ہنئی ڈالی میں اور کئی گروہوں میں حقوق سمودہ میں قبولین تک پہنچا دیں اور ان ہی میں
 وَلَا يَغْنَبُكَ لَفْظُ الْاِيْمَانِ وَتَقُولُ الْمُرَادُ بِهِ الْكُفْرُ اِنْ قَدْ جَاءَ فِى الْحَدِيثِ اَنْ الزَّانِيَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 اور ایمان کی لفظ کسی کہنے میں نہ آتا کہ تو کہنے کی آیت میں مراد کفر میں اسطرح کی حدیث میں یہ کیا ہی نہیں بیکار نہ کرنا اور مؤمن ہی ہو

فَاِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَرَّ اَرَادَ بِهِ نَفْيُ الْاِيْمَانِ الَّذِى هُوَ الْعِلْمُ بِاللَّهِ وَمِلْعَنَتُهُ وَكِتَابُهُ وَرَسُولُهُ
 کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت نہیں ہی کہ وہ ایمان علم ہی اللہ تعالیٰ کا اور اسکی فرستادہ کا اور اسکی کتابوں کا اور اسکی رسولوں کا سلب ہو گا ہی
 فَانْ هَذَا الْاِيْمَانُ لَا يَمَانِيهِ الزَّوْنُ وَسَائِرُ الذَّنْبِ بَلْ اِمْرَادُ نَفْيِ الْاِيْمَانِ الَّذِى هُوَ الْعِلْمُ بِكَوْنِ الزَّوْنِ
 کیونکہ یہ ایمان تو نہ ایمان نہ ایمان کا کہ ایمان ایمان کا بلکہ ایمان کہہ ایمان کا کہ جسکی جائز تھا کہ نہ اور

سَائِرُ الذَّنْبِ مَبْعَدًا عَنْ اَللّٰهِ تَعَالٰى وَمَوْجِبًا لِّمَقْتِهِ فَالْمَحْبُوبُ عَنْ هَذَا الْاِيْمَانِ الَّذِى هُوَ فَرَعُ
 تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی دغا ہی در دگر ہی ہیں اور باعث ہلاکی کا ہیں وہ جائز نہایتی سوچو شخص اس فرمایا ایمان ہی محبوب ہوا
 سَيَحِبُّ فِى الْخَاتِمَةِ عَنْ الْاِيْمَانِ الَّذِى هُوَ اَصْلُ حَقِّ قَالِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلُ الْعَاصِي لِلطَّيِّعِ اِنْ
 تو کہنا عیب ہی کہ خاتمہ کی وقت اصل ایمان ہی ہی محبوب ہو جاوی بعضی علما کی کہنا کہ عاصی کا یہ کہنا مطیع ہی کہن ہی

مُؤْمِنٌ كَمَا اَنْتَ مُؤْمِنٌ يَشْبَهُ فَوَلْ شَجَرَةُ الْقَرْعِ لَشَجَرَةٍ الصُّنْبُرِ اِنْ شَجَرَةٌ كَمَا اَنْتَ شَجَرَةٌ وَهَاجَسُ
 وہی کہن ہی مؤمن ہوں جیسا تو مؤمن جیسا کہن ہی کہن کی درخت ہی صنوبر ہی کہن ہی دہیا ہی درخت ہوں جیسا تو درخت ہی بہر صورت ہی

ما قالت شجرة الصنوبر لها في الجواب انك ستعرفين حالك اذا عصفت رياح الخريف و
 لكيما يخب جواب ديا ^{توآب بی اینحال نمکد بجا} ^{جب آند همان خزان کی طین کی} اور

انقلعت اصولك وانتشرت اوراقك فعند ذلك يتكشف غرورك بعرج مسامرك انك ابائی فی
 تیری جز اوکڑ جاری کی ^{اور تیری بی جزو کر کبر جاوگی} ^{تب تیرا بپہ کھنڈ کھل جاوگی} ^{کنام میں تو یہی ہر اسمر کی}

اسم الشجر مع الغفلة عن اسباب ثبات الاشجار فكن العاصی سيعرف حاله اذا عصفت
 درخت کھانا ہی پیر چکو خری نہیں کو درخت کیونکر قائم رہتی ہیں ^{سوا ہی بی عاصی گنہگار جلد اپنی حال ہی واقف ہو جاگا جب موت کی}

رياح الاجل وظهرت سكرات الموت فعند ذلك يتكشف غروره بعرج مسامرك انه للطبيع في
 آند ہی چلی کی ^{اور موت کی سكرات پیدا ہوگی} ^{تب کھل جاوگی تمام غرور} ^{کنام کو} ^{طبيع کی طرح}

اسم المؤمن مع الغفلة من اسباب ثبات الايمان وهذا امر يظهر عند الحاجة حتى قل بعض
 مؤمن کھانا تب ^{بجری میں} ^{کرايان سبات سی قائم} ^{اور سبات سہا ہی اور پیر حال خاتم کی وقت کھل جاتا ہی} ^{استان کہ بعضی}

العارفين اذا ظهرت لك الموت للعبد يعلم ذلك العبد انه لم يبق من عمره شيء فيبد له حيث
 عارف کئی میں جب موت کا فرشتہ آوی کی پاس آتا ہی تو جب وہ آدمی خبردار ہوتا ہی کہ میری عمر کچھ بڑے نہیں رہی ^{اب اسکو اسقدر}

من المحسرة والندامة فالو كانت له من الدنيا بجله لكان يدين لها لضم الى عمره ساعة حتى
 حسرت ^{اور ندامت پیدا ہوگی} ^{لکارا وکی قصہ میں تمام دنیا ہوگی} ^{تو بیشک خرچ کر دیتا تاکہ اسکی عمر میں ایک گھنٹہ زیادہ ہو جا}

يندارك تقربه ولا يجحد الى ذلك سبيلا لا يفرج غصة الياس عن الندارك وحسرة الندامة
 کہیں اوطا تقرب کا سون کر دی ^{سوا دسکا کوئی سبیل نہو سکا} ^{سوف کی کوئی گلو کیڑی ہوئی تدارک ہی لا جاو کر پشیمان بجا}

على تضيق العمر في ما يضره ولا ينفعه فيعمل وجهه يتفرغ في غفلة عنه باب التوبة فيبقى في
 عمر بکا کہو کہ کسی دہر میں جو ^{ہر پہچا وہیں} ^{اور کہی فائدہ نہین} ^{پہر کسی حال کئی کوئی میں آوارہ کی کی اور دوائی نہ کبڑ ہو جاوگی}

الحسرة والندامة ولذلك قيل وليست التوبة للذين يعملون السيئات حتى اذا حضر احدهم
 حسرت ^{اور ندامت ہی ہر جاو کی اسبیلی کھا لیا ہی} ^{اور انکی توبہ نہیں} ^{جو کرتی جاتی ہیں بری کام} ^{جب تک سامنی آئی اسکی سیکو}

الموت قال اتي تبتل لان ولما التوبة على الله الذين يعملون السيئات يجها لفي ثم يتوبون من
 موت کہیں لگا میں فی توبہ کی ^{توبہ قبول کرتی اسکو ضرور سواو کی جو عمل کرتی ہیں} ^{بڑا} ^{نادانی ہی} ^{پہر توبہ کرتی ہیں}

قريب والمرد بالقرب قرب العهد بالمعصية بان يندم عليها ويحذر ان يهاجرها بحسنه يرد فها قبل
 شتاب ہی ^{اور اور قرب ہی} ^{نزدیک زمانہ گناہ کا ہی} ^{بہی گناہ کرتی ہی اوپر پڑنندہ ہو کر اسکا نشان مٹا دی کوئی کسی کراو کہ سہا ہی عمل کی}

ان يتركا ظلماتها على القلب فلا يقبل المحور ولذلك قال النبي عليه الصلوة والسلام اتبع السيئة
 اس میں پہل کی اور کہ تار کی دل پہر جاو کی کہ ہر تار کی ^{ہرگز نہ جاوگی اسبیلی فرمایا ہی} ^{علیہ} ^{الصلوة والسلام کی برای کی سہا}

الحسنة فتحها وقال لقمان لابنه يمتي لا تسخر التوبة فان الموت تاتي بغتة فمن ترك المبادرة
 کوئی کر دے کوئی اسکو مٹاوگی اور لقمان کی ابنی بیٹی کہا ^{ای بچہ میں توبہ نہ کرنا کیونکہ موت} ^{چاچک آجاتی ہی سوچی جلد ہی توبہ کی}

الى التوبة بالتسريف قد عاجله الموت فلا يجد مهلة للاشتغال بالمحو ولذلك روى في الخبر
 اور دیر تار ^{کہیں جلد ہی موت} ^{اسکو اتنی فرصت نہیں ملتی کہ توبہ کر ہی} ^{اسبیلی حدیث میں آیا ہی}

عن ابن عباس انه عليه الصلوة والسلام قال هلك المسوفون والمسوف من يقول سوف انوب
 ابن عباس کی روایت ہی کہ فرمایا ہی ^{علیہ الصلوة والسلام فی} ^{ہلاک ہوئی مسوف یعنی دیر کرنا اور مسوف وہ ہوتا ہی جو یہ کہتا کی ان اب توبہ نہ کرنا}

عليه مظلمته فعليه ان يحسن اليه ويسعى في مهماته حتى يستقيل به قلبه اليه ويجعله في

اب اسکو بہ لازم ہے کہ اوسکی ساتھ پہلے ہی پیش آوی اور اوسکی کاروبار میں کوشش کری تاکہ اوسکا دل اوسپر نرم ہو جا اور معاف

حل فان الانسان عبید الاحسان وقد روى عن ابن مسعود رضاه عليه الصلوة والسلام قال

کردی کیونکہ انسان احسان کا بندہ ہوتا ہی اور ابن مسعودی ہوا بیت ہی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

جلبت القلوب على حب من احسن اليها وعلى بغض من اساء اليها فكل من نفر قلبه ليستة

عادت ہی دلوں کی کہ اپنی محسن کی دوست خیر خواہ ہوتی ہیں اور اپنی آزار رسان کی بد خواہ ہوتی ہیں پھر جس کا دل اس کی بدی کی سبب سی بہتر ہو گا

يطيب قلبه بحسنة فاذا طاب قلبه بكثرة الاحسان اليه والسمي في مهماته يؤمل ان يجعله

توبہ لہائی سی خوش ہو جا گا پہر جب اوکا دل بسبب کثرت احسان کی اور اسی کار مار من سامی دیکھ کر خوش ہو گا تو امید ہے کہ لوگو

في حل وإن ابى إلا الأصرار يكون إحسانه إليه وسعيه في فهماته من جملة حسناته التي يمكن

معاف کردی اور اگر وہ۔ ثنائی سوای بدلائینی کی تو واسکی بھلائیان اوسکی ساتھ اور اسکی کوشش اوسکی کاربائن یہ ہے ایسی حسنت ہیں کہ ممکن ی

ان يُجِدَّهَا جَانِبَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ قَدْ رَسَعِيهِ فِي فَرْحِهِ وَسُرُورَتِهِ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

کہ قیامت کی دن اسکی جفا کا بدلہ ہو جاوے اب لایق یہی کہ اسکی خوشی اور دل راضی کرنی ہیں احسان سی

والسعي في مهماته كقدر سعيه في ابدائه حتى اذا قام احدهما الاخر اراد عليه ياخذ ذلك منه

اور کار با برین سعی کر لی تھی محنت و ہمواری کہ جتنی اوسے تکلیف دی تھی یہاں تک کہ اگر دو نو برابر کھیا دین تو اوس کی محنت برابر نکلی جائیادہ بڑھا جائے کہ وہ اپنا اوس سے

عوضاً يوم القيمة وإن غاب صاحب الحق أو مات وعجز الظالم عن الاستحلال منه في الحقوق والعقد

قیامت کی دن بدلہ لی ۔ اور اگر وہ حق والا غائب ہو یا مر گیا ہو اور ظالم اسی معاف نہیں کر سکتا ۔ حقوق غیر مالہ کو

المالية أو كان فقيراً غير قادر على التصديق بمقدار ما عليه من الحقوق المالية يجب عليه أن

یا ظالم مفلس ہو قدرت نہیں ہی کہ جتنا کسی ذمہ پر اس کا حق مالی ہی اسی قدر خیرات کر سکے

يكثر ما قدر عليه من الأعمال الصالحات ويستغفر لمن ظلمه من المؤمنين والمؤمنات في البث

اور ہر وقت مظلوم کی حق میں دعا مغفرت کی کیا کری مومن مرد ہو وہ ظلم یا مومن ہو

الآوقات فإنه إذا فعل كذلك يرجي من فضل الله تعالى وكرمه أن يرزق خصمه يوم القيمة لما روي

جب اس ظالم نے یہ عمل کیا تو خدا تعالیٰ کی فضل اور کرم سے امید ہے کہ اس کے معنی کو قیامت کی دن راضی نہ کر دی کیونکہ وہ اپنی

عن أبي هريرة أنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس إذ صحك حتى بدت ثناياه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ ہی ہوئے تھے چاچک اتنا ہنسی کہ دندان مبارک نظر نہ آئی تھی

فَقِيلَ لَهُ مِمَّ تَضْحِكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي حَتَّى بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

کسی پوچھا کیوں ہستی ہو یا رسول اللہ فرمایا : رخصت میری امت کا سامنی رب العزت کی آبیٹی

يَا رِبِّ خُذْنِي مَظْلَمَتِي مِنْ هَذَا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى اعْطَاكَ مَظْلَمَتَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ لَوْ تَبْقَى مِنْ

یا الہی میرا بدلہ اس سے لی دی
 اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ اپنی بھائی کا حق ادا کر دی
 اوسنی عرض کیا یا الہی میری حسنت میں دے

حَسَنَاتِي شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا أَتَضَعُ بِإِخِيكَ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ فَقَالَ يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ

اب تو کیا کرے گا اپنی بھائی کی ساتھ کہ اس کی حسرت میں کسی چھپنے کی جگہ نہ ہو اور عرض کیا اے میری دوست! یہ تو میری کہانی ہے

عَنِ مَنْ أَوْزَارِي فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ لِيَوْمٌ

اوسپر رہندی پھر بہترین دونو اہلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا بیشک یہ وہ ذاتی کہو ان

يتوجه العبد الى طلب مرضى مولاه باشتال الاوامر واجتناب النواهي واذا لم يتمثل بالاوامر ولم
تؤدى ابي مولى الى رضا مندى تلاش كرتا بى او كى حكم بجا ناكه اور منجى باز مكر اور اركى منجى بعل كيا
بنته عن النواهي يكون شهادته بغير اللسان لاعن قلبه اعتقاد لان اللسان ترجمان القلب
روى عنى رسا تو اركى ده كواى صرف ديا بى دل اور اعتقادى نهي بى اسلى كيان دل اكاه كر نيولى بى
والاعضاء شهود على ما يدعيه الانسان باللسان فمن ادعى بلسانه الايمان اذا استعمل
اور با تبه تاو ويغره اعضا مكواه من انسان كى زباني دعوى بى پس جو شخص اپنى زبان سى ايمان كا دعوى كرى اور ده اپنى اركان كو
اركانه على ما يقتضيه الايمان يكون صادقا في دعواه ويثبت ماداعاه واذا لم يستعمل
ايمان كى مطابق برتتا بى توه شخص اپنى دعوى مين بجا بى اور سا دعوى ثابت بى اور اركى اپنى اركان ايمان كى
على ما يقتضيه الايمان لا يكون صادقا في دعواه ولا يثبت ماداعاه وظهر من هذا ان ما يجري
مطابق استقال كنى توه اپنى دعوى مين بجا نهي بى اور سا دعوى ثابت بى اسى معلوم هوا كر زباني سى كها كرتى تين
على اللسان فلا يكون عن قلب واعتقاد وان كان صادقا في الواقع لقول المتألفين لرسول الله
بعض وقت ده بات دل اور اعتقادى نهي بوى اگرچه واقع مين بجي هو جسي قول متافقون كا رسول الله
صلى الله عليه وسلم تشهد انك رسول الله فان قولهم هذا كان صادقا في الواقع بدليل قوله
صلى الله عليه وسلم ايمان بى مين كى يشك تم اسدى هو توبه قول او كى واقع مين بجا بى اس دليل كى استمال
والله يعلم انك رسول الله لكن باللم يكن عن قلب واعتقاد كذا هم الله تعالى والله يشهد ان
اسد جانتا بى كو يشك اسد رسول بى ليكن جو كوه متافق اپنى دل اور اعتقادى نهي بوى توه اسد قالى تاو كوه جيل اور اسد كوا بى ديتا بى
المؤمنين لكن لو كن وسبب ذلك ان الشهادة على ما ذكر في الصحاح خبر قاطم ولهذا شرط في
كو متافق يشك جهر مين اور اسكاسب بى سى كى شهادت متافق قول صاحب صحاح لغت كى خبر يقين كو نهي مين اسد بى كوا هول مين
الشاهد ان يشهد بشئ ثابت عنده ييقن كما قال النبي عليه الصلوة والسلام اذا علمت مثل
بهر شئ بى كوا بى تب ديا كين جبه شئ او كى عنده مين يقين ثابت هو چنانچي بى عليه الصلوة والسلام كى فرما بى جب انجكو آفاس كى مثال
الشمس فاشهد فمن شهد بشئ غير ثابت عنده ييقن كذا وان كان صادقا في الواقع
ظا هر معلوم بر تو كوا بى ده بهر جو شخص اسى مقدم كى جوا كى زباني يقين ثابت نهي بى كوا بى دي توه جهر بى هو كى واقع مين بجي هو
ولذلك اعتبر في الحديث كونه صادقا ناشيا عن مركزه ومنبعه الذي هو القلب ليعتبر
اسمى واسطى حديث مين بهر اعتبار كيا بى كوه خبر جسي اپنى مركز اور منبع سى پيدا بوى هو كوه دل بى تاو اسكاش
اثره في الاعضاء فعلى هذا كل من ينطق بكلمتي الشهادة يدعى حصول علم اليقين عنده
اعضاء مين اوى اس تقوى كى موافق جو شخص كلى شهادت كى بى جتا بى توه دعوى كرتا بى كى بجهو كى معنى يقين معلوم مين
بمعناها واذا لم يكن عنده العلم بمعناها لا يكون صادقا في دعواه ولا يتحقق ماداعاه فكيف
اورا كى اسكو اوكى معنى معلوم نهيون توه اپنى دعوى مين بجا نهي بى اور سا دعوى ثابت بى بهر
يكون مؤمنا فان النطق بهما من غير فهم معناهما لا يكفي في حصول حقيقة الايمان
وهو من كبر كوه اسلى كوزباني بى سى بدون معلوم كرى مغنون كى حقيقت ايمان كى كهي حاصل نهي بوى
بل لا بد من حصول حقيقة الايمان ان يكون النطق بهما مع فهم معناهما لان جميع ما يجب
بلو ضرورى واسطى حاصل كرى حقيقت ايمان كى كوه تو كلى اوكى معنى سمى كزان كا بى اسلى كى كلف بهر جو عقابه

على المكلف معرفته من عقائد الايمان وفي حق الله تعالى وحق رساله متدرج فيها لان الله لا يهدي
الذي يتبين من ان الله تعالى لا يهدي الا من يشاء وحيث ان الله تعالى لا يهدي الا من يشاء وحيث ان الله تعالى لا يهدي الا من يشاء

منهما مركبة من نفي وايجاب والذي نفى عن غيره تعالى وثبت له تعالى على طريق الحصر انما هو

الالهية وهي تشتمل على معنيين احدهما استغناؤه تعالى عن جميع ماسواه والثاني افتقار جميع ما
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

اليه تعالى فعلى هذا يكون معنى قولنا لا اله الا الله لا يستغنى عن جميع ماسواه ولا معتقداً بـ

مصادره الا الله تعالى اما استغناؤه تعالى عن جميع ماسواه فيرجب له تعالى الوجود والقدم و
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

البقاء اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجاً الى محدث لان انتفاء شيء من هذه

الصفات يستلزم الحدوث وكل حادث يحتاج الى محدث وكذا يوجب له تعالى النذرة على النفاذ
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

ويذكر في النذرة عن التقاضى من الصفات لكان متصفاً بالبقا نص
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

ومحتاج الى من يدفع عنه تلك النفاذ وكذا يوجب له تعالى التنزه عن الاغراض في افعالها
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

اذ لو لم يجب له تعالى التنزه عن الاغراض لكان محتاجاً الى ما يحصل به غرضه وكذا يوجب له تعالى
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

ان لا يجب عليه فعل شيء من الممكنات ولا تركه اذ لو وجب عليه شيء منهما لكان محتاجاً الى ذلك
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

الشيء ليتمكن به اذ لا يجب له تعالى الا ما هو كمال واما افتقار جميع عداة الله تعالى فيرجب له تعالى
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

القدرة والامرأة والعلم والحياة اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان عاجزاً عن ايجاد شيء
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

من الكائنات وكذا يوجب له تعالى الوجدانية اذ لو لم يجب له تعالى الوجدانية بل كان معه
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

في الالهية لم يفتقر اليه شيء من الكائنات للزوم عجزها ويؤخذ من افتقار جميع عداة الله تعالى
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

حدوث العالم بأسره اذ لو كان شيء منه قدماً لكان مستغنياً عنه تعالى غير محتاج اليه تعالى
او لا اله الا الله او لا اله الا الله او لا اله الا الله

كأنه عالم حادث في كونه كونه في شأه عالم من شيء قديم هو في توده الله تعالى في تائه هو في حاجته منه الله تعالى

ويوجد منه ايضا ان لا يؤثر شيء من المخلوقات في اثرها اذ لو كان في شيء من المخلوقات تأثير
 اسه في خلقها لولا ان لا يؤثر شيء من المخلوقات في اثرها اذ لو كان في شيء من المخلوقات تأثير
 في اثرها لكان ذلك الاثر مستغنيا عنه تعالى عظيم فقر اليه تعالى فغلب هذا كل من يقول لا اله
 الا الله يصير كانه يقول لا واجب الوجود الا الله ولا واجب القدم والبقا الا الله ولا قادر على
 كبتا في وجهه شخص كونه كبتا في كونه بين واجب الوجود سواء الله في اورثه كوني قدم اورثه كوني
 ايجاد الممكنات كلها الا الله ولا اله الا الله في المعلومات الا الله ولا متميزة عن جميع النقائق
 ممكنات كابتا كونه كوني سواء الله في اورثه كوني فاعنده معلومات غير متناهية كسواء الله في اورثه كوني
 ولا عن الاغراض في فعاله واحكامه الا الله ولا مؤثر في شيء من المخلوقات الا الله وعلى هذا القياس
 اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال
 كل ما واجب في حقه تعالى واستحال عليه وجاز له فقد ظهر من هذا ان فهم معنى كلمة
 جود صفات الله تعالى في كونه واجب بين ياك ان ثبت محال بين اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال
 التوحيد يتوقف على معرفة الله تعالى بليل المراد من معرفة الله تعالى معرفة ذاته لان ذاته تعالى
 سرقت التي لم يوقف في اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال
 ليست معلومة للبشر بل المراد بها معرفة ما يجب في حقه تعالى وما يستحيل عليه وما يجوز
 كسواء الله في اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال
 يعلم الموجد عند التكم بها ما ينبغي عن غيره تعالى وما يثبت له تعالى فالمنفي فيها كل فرد من
 افراد حقيقة الاله سوى الله تعالى والمثبت فرد واحد من تلك الحقيقة وهو الله تعالى ومعنى
 افلوح حقيقة الاله سوى الله تعالى والمثبت فرد واحد من تلك الحقيقة وهو الله تعالى ومعنى
 الاله هو الواجب الوجود المستحق للعبادة وهذا الحق كل قبل بحسب محدد امر له ان يصدر
 الله في اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال
 على كثيرين لكن الدليل العقلي القطعي يدل على استحالة التعدد فيه وعلى كونه خاصا بذات الله
 پر دلیل عقلی یقینی دلالت کرتی ہے کہ زیادہ ایک ہی محال ہے اور خاصا بذات ایک الہی کا
 وذلك الدليل وجود العالم فانه لو كان حادثا محتاجا الى محدث يدل على ان له محدثا وذلك المحدث
 اورثه كوني في اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال اورثه كوني في غرضه في افعال
 لا بد ان يكون قديما واحدا متصفا بالقدر والارادة والحيرة والعلم لانه لو لم يكن قديما بل كان
 خدوہ کی کہ قدیم اور واحد اور صاحب قدرۃ اور صاحب ارادۃ اور حی اور عظیم ہو اسلی کہ اگر قدیم نہ ہو
 حادثا لكان محتاجا الى محدث فيلزم الدور والتسلسل وكلاهما محال ولو لم يكن واحدا بل كان
 حادث ہو تو خود محتاج محدث کا ہوگا بہر دور لازم آویگا یا تسلسل اور بہر دور محال اور اگر واحد نہ ہو
 اكثر من واحد لوقع بينهما التماثل المقضي لعدم وجود العالم ولو لم يكن متصفا بالقدر والارادة
 ایک سے زیادہ ہوں تو ان میں آپس میں رو کر کونک واقع ہوگی جس سے وجود عالم کا پیدا نہ ہوگی اور اگر صاحب قدرت اور ارادہ

والعلم والحیوة لكان حاجز عن ايجاد شئ من العالم لان ايجاد اثر القدرة وقائمه القدرة في شئ
 اور علیم اور ہی ہو نورسوسر عاجز ہوگا عالم میں کسی کچھ نہ پیدا کر سکیگا اسلئے کہ ايجاد قدرت کا اثر ہو ناہی اور اثر قدرت کا کسی شے میں
 من الاشیاء یتوقف علی المرادة ذلك الشئ والمرادة ذلك الشئ تتوقف علی العلم به لان القصد الی
 اشیا میں بدون ارادہ اس شے کی نہیں ہو سکتا اور ارادہ شے کا بدون علم کی نہیں ہو سکتا اسلئے کہ ارادہ کسی شے کی
 ايجاد شئ مع عدم العلم به محال والاضاف بهذه الصفات الثلاث یتوقف علی الحیوة لكونها
 پیدا کر نیکیا لا جانی بوجہ محال ہی اور یہ تینوں صفیتیں بدون حیات کی نہیں ہو سکتیں کیونکہ حیات اس میں شرط ہی
 شرط فیہا فغلی هذا یكون وجود العالم بل وجود کل ذرة من ذراته دلیلا قطعیا علی وجودہ تعالیٰ
 اس بیان کی موافق وجود عالم کا بلکہ وجود ہر ذرہ کا عالم کی قدرت میں ہی یقینی دلیل ہی وجود اہی
 وقدمہ وكونہ واحدا متصفا بهذه الصفات الاربع المذكورة وعلی استحالہ اضدادها ولهذا
 اور قدم پر کہ وہ واحد ہی موصوف ہی ان چاروں صفات مذکورہ کی اور ان صفات کی ضد محال میں اس ہی
 كان بعض اهل التوحید یقولون استدلالا بالاثرة علی المؤثر ما رینا شئنا الا رینا الله بعدہ فان
 بعضی اہل توحید اس ہی مؤثر پر استدلال کر رہے ہیں جن کی جب شے کو دیکھتے بعد اس کی اللہ کو دیکھا جیسک
 کل ذرة من ذرات العالم من حیث حدوثها واحتیاجها الی من یوجدھا لا تزال تتکلم بکلامہ لاخر
 ہر ذرہ عالم کی ذرات کا اس سبب کی وہ حادث ہیں اور اہی موجود کی محتاج ہمیشہ بیان حال ہی ہر کلام کرتی ہیں جس میں نہ کوئی کچھ
 فیہ ولا صوت ان لها موجدا قد یبدا واحدا متصفا بالقدرة والامرادة والعلم والحیوة یتسمع
 اور نہ کچھ آواز کہ ہمارا موجود قدیم واحد صاحب قدرت صاحب ارادہ علیم حی
 کلامها السامعون ولا یسمع الذین هم عن السمع لمغزولون والمراد من السمع السمع الباطن الذی
 اور نہ کلام کو سمجھنے والی سبب سننے ہیں اور نہ لوگ نہیں سننے جنکی سماعت بیکار ہی اور سماعت ہی مراد وہ سماعت باطنی ہی جسی
 یسمع بہ کلام لیس یخبر ولا صوت ولا عری ولا عین السمع الظاهر الذی لا یسمع بہ غیر الاصوات
 وہ کلام ہی جانی جس میں نہ کوئی حرف ہو نہ کچھ آواز اور نہ عری نہ عین ہو سماعت ظاہر کی مراد نہیں ہی جس ہی حرف آواز سننے جاری
 ونشارك فیہ البہائم الانسان اذ لا قدر شئ یشترك فیہ البہائم الانسان والحاصل ان الانسان
 اور اس میں بہائم ہی انسان کی شریک ہوں کیونکہ اس چیز میں کیا غولی ہی جس میں آدمی اور چوہا یہ یکساں ہوں حاصل یہ ہی کہ انسان
 لا یعرف من صفاته تعالیٰ بالعقل الاما دل علیہ افعاله تعالیٰ ضالم یذل علیہ افعاله تعالیٰ
 صفات الہی میں ہی عقل کی نورس ہی وہی جان سکتا ہی جن پر اس کی افعال دلالت کرتی ہیں اور جن صفات پر افعال دلالت نہیں کرتی
 کالسمع والبصر والکلام فقد استدلل علی ثبوتھالہ تعالیٰ تارة بالعقل وتارة بالنقل اما وجہ
 جسی سمع اور بصر اور کلام تو ان صفات کی ثبوت پر واسطی اللہ تعالیٰ کی کہیں استدلال عقلی کیا جاتا ہی اور کہیں نقلی
 الاستدلال علی ثبوتھالہ تعالیٰ بالعقل فہو انھا صفات کمال واضدادھا صفات نقصان
 استدلال عقلی ان صفات کی ثبوت پر واسطی اللہ تعالیٰ کی یہ ہی کہ یہ صفیتیں کمال کی ہیں اور ان کی ضد ہیں صفیتیں نقصان کی
 واتصافہ تعالیٰ بصفات الکمال وعدم اتصافہ بصفات النقصان واجب فوجب اتصافہ تعالیٰ
 اور اللہ تعالیٰ کا موصوف ہونا بصفات کالیسی اور ہی ہونا بصفات نقصان ہی واجب ہی پر واجب ہوا موصوف ہونا اللہ تعالیٰ کا
 بتلك الصفات واما وجہ الاستدلال علی ثبوتھالہ تعالیٰ بالنقل فہو ان الشرع قد صرح بشئ
 ان صفات ہی اور استدلال نقلی ان صفات کی ثبوت پر واسطی اللہ تعالیٰ کی یہ ہی کہ شرع ہی ثبوت ان صفات کا صاف ظاہر ہی

له تعالى فوج العلم يشترها به تعالى ودليل النقل في هذه المسئلة اولى من دليل العقل لان تلك

الصفات لا يتوقف عليها أفعاله تعالى حتى يستدل بها على ثبوتها له تعالى وذاته تعالى لم يكن
تلكا كون افعالها استعمال كما جادى او بر ثبوت ان صفات ك الله تعالى كنون ذواته فعلية كما هو

معلوم الا در حقیقت معلوم انها في حقہ تعالیٰ کمال یجب اقتضایه بها یجبت لولم یوصف بها لیمیز

ان يتصف باضدادها بل كونها كالا انما هو بالنسبة اليها ولا يلزم من كون الشيء بالنسبة

لَا تَوَكَّلْ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَنُفُوسُ الْمُسْلِمِينَ
بِكَمِّيَّةٍ صَفَاتِهَا حَقٌّ مِثْلُ كَلِمَةِ يَمِينٍ
اور ہمارے حق میں کالیہ دہی کی سی سہل و آسان نہیں آتا

کے لئے دعا کی واسطی بھی کا لیتے ہیں
 کیا عجیب معلوم نہیں کہ لذت اور الم باوجودیکہ ہماری حق میں کمال میں اللہ تعالیٰ کی نسبت کر کے حال میں
 حقیقہ تعالیٰ کے ہوا ہے۔ عوارض الاحسام فقد ظہر مر۔ هذا ان الكلمة الاولى من کلمتي الشهادۃ

کیونکہ یہ دونوں صفات جسمانی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ پہلی فکر میں دونوں نشانات کی کلان میں سی

تینوں قسمیں مندرج ہیں جنکی معرفت واسطی اللہ تعالیٰ کی مکلف پر واجب ہی یعنی جو واجب ہی واسطی اللہ تعالیٰ کی

اور جو اس پر محال ہی اور جو جائز ہی اور صفات واجبیہ سی مراد صفات ثبوتیہ ہیں اور محال ہی مراد

صفت سلبیہ میں اور جہاں ہی مراد نفعات فعلیہ میں اور دوسری کلمہ میں بہر حکم کی کہ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَلَا يَدُ فِي مَعْرِفَةِ ذَلِكَ مِنْ دَلِيلٍ وَذَلِكَ الدَّلِيلُ ظُهُورُ

المعجزة على يده عند دعائه الرسالة قال المعجزة تصديق فعل من الله تعالى لرسوله لانها فعل

سبحوہ کا رسول کی ابتداء پر وقت دعویٰ رسالت کی کیونکہ مجبوز اس کی طرف سے فعلی تصدیق ہی واسطی اپنی رسول کی اسلمی کے مجبوز ہے۔
من افعاله تعالیٰ خارق للعادة قائم مقام صریح القول فی تصدیق رسوله فی دعواه الرسالۃ قائم مقام

گویا صفیہ استاد ہی واسطی نصیحت پر اپنی رسول کی رسالت کی دعویٰ میں
 مباحثہ خالق امر اقرار العادۃ علیہم رسولہ حين ادعائه الرسالۃ صار كانه قال صدق رسولی فی كل

بلیک ام خلاف حالت اپنی رسول کی انتہر پر رسالت کا دعویٰ کرتی وقت پیدا کیا

مقامه ويقعد ثلث مرات ففعل الملك ذلك بطلبه فان ذلك الفعل من الملك قائم مقام قوله
 اوريشه جاوی ہم بادشاہ فی اوکی کہی ہی یہ کیا ہیں تو بادشاہ کی یہ حرکت قائم مقام اس قول کی
 صدق هذا الرجل في كل ما يبلغ عني وفيقد العلم الضري بصدقه لمن شاهد ذلك الفعل من
 یہ شخص سچ کہتا ہے جو میری طرف سے بیان کرتا ہے اور میں علم ضروری بصدقه کی حاصل ہوتا ہے جو کہی بادشاہ کی یہ حرکت کیجیے
 الملك ولم يشأه بل وصل اليه خبره بالتواتر ولا شك ان هذا المثل مطابق لحال الرسول
 اور اسکو جو نہیں دیکھیگا بلکہ اسکو بطریق تواتر کی خبر پہنچے گی اور میں کہ یہ مثال مطابق ہی حال اس کے حال سے
 عليه السلام في اعادة معجزته العلم الضري بصدقه لمن يشاهدها ولمن لم يشاهدها بل وصل
 کہ معجزہ میری علم ضرورت حاصل ہوا کرتا ہے کیجیے والی کو اور اسکو جو نہیں دیکھتا بلکہ
 اليه خبرها بالتواتر ثم ان المعجزة لما كانت تصديقا فعليا من الله تعالى لرسولنا محمد صلى الله عليه
 اسکو بطریق تواتر کی خبر ملتی ہے یہ جب معجزہ تصدیق فعل ثابت ہو اسدقت کی طرف سے واسطی ہادی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نزما ان يكون تصديقا فعليا منه تعالى لغيره من الانبياء لانهم في معناه فيجب في حق جميعهم
 تولا زم کہ تصدیق فعل ہوا اس کی طرف سے واسطی اور انبیاء کی ہی کیونکہ وہ بھی نبوت میں یکساں ہیں پس سبکی حق میں
 الصدق والامانة وتبليغه ما امر وتبليغه للخلق وليستحيل في حقهم اصداد هذه الصفات وهي الكذب
 صدق اور امانت اور تبلیغ تمام احکام کی واسطی خلق کی واجب ہی اور اوکی حق میں خوفناک صفات کا محال ہی نہیں
 والحيانة وكتمان شيء ما امر وتبليغه للخلق ويجوز في حقهم من الاعراض البشرية لا يؤدي الى نقص ثبوتهم
 اور خیانت اور چھپنا لینا کسی حکم تکلفی کا واسطی خلق کی اور جائز ہی اوکی نسبت حالات بشری جس میں تہ میں کچھ عیب نہ تھا ہو
 كالمزحمة او حجة ما وجوب الصدق لهم واستحالة الكذب عليهم فلان تعالى بصدقهم بالمعجزة القائمة
 جس میں باری وغیرہ لیکن واجب ہونا صریحت کا اوکی ہی اور محال ہونا دروغ کا اور تہ اسلٹی ہی کا لہذا تعالیٰ اوکی تصدیق معجزہ ہی کی طرف سے
 مقام صريح القول فلولهم يجب لهم الصدق بل جاز عليهم الكذب لجواز على الله تعالى ان تصديق
 مقام صاف ارشاد کی ہے کہ اگر صدق واجب ہو بلکہ اوپر کذب جائز ہو تو یہ ارشاد تعالیٰ پر جائز ہوگا اسلٹی کہ
 الكاذب كذب والكذب على الله محال وما وجوب الامانة لهم واستحالة الخيانة عليهم فلاهم
 جہوی کی تصدیق ہی جہوی ہی ہوتی ہی اور کذب تعالیٰ پر محال ہی اور امانت کا واجب ہونا اوکی ہی اور خیانت کا محال ہونا اور تہ اسواسطی ہی
 لو خاوا بفعل شيء ما هو محرم ومكره لا تقل ذلك الفعل طاعة لانه تعالى امر الخلق بالاقتداء
 اگر وہ کوئی چیز کی کار میں کدہ کر لیں ہو یا کدہ اور تہ وہ کدہ کر کہ طاعت ہو جاوی اسواسطی کہ تعالیٰ فی خلق کو یہ حکم فرما رہا ہے
 بهم في فعلهم واقرولهم وسكوتهم والله تعالى لا يأمر بما هو محرم ومكره فلو علم منهم خيانة لما امر
 کہ انبیاء کا افعال اور اقوال اور سکوت میں پیروی کا کرین اور اسد تعالیٰ حرام یا مکروہ کا حکم نہیں فرماتا سوا کہ ان میں سے انبیاء کی طاعت سرزد ہوتی تو
 الخلق بالاقتداء بهم فثبت بذلك انه تعالى عصمهم عن فعل شيء ما هو محرم ومكره فلا يقع منهم
 تمام محبت اور مکروہات سے عصم ہو گیا اور انسی ہی تمام محبت اور مکروہات سے عصم ہو گیا اور انسی ہی
 لا ما هو واجب او مذهب او صمد هذا بالنظر الى نفس الفعل ولما بالنظر اليهم فلتكن ان افعالهم وادبهم
 کہ اصل میں آئی ہے جو واجب ہی یا مستحب ہی یہ حال ہی بجا طاعت ہیقت اس کا کہ ممکن ہی اور اگر خیال کیجئے انبیاء کے طرف تو حق یہ ہی کہ اوکی افعال وادب
 بين الوجوب والتدب لا غير لان المباح لا يقع منهم كما يقع منهم بمقتضى الشهادة بل انما يقع منهم
 اور محال فقط وجوب اور تدب کی صواب ہی اور انسی عمل میں نہیں آتا جیسی اور علوم ہی موافق شہادت کی عمل میں آتا ہی بلکہ انسی وای

بينة صالحة يصير بها طاعة واقبل ذلك قصد التعليم لغیرهم اذا ثبت هذا يجب على كل مؤمن
 نيت تترك كل عمل من نهين تاکم من ده سماح طاعت بوجاهت ای اورکم کی بارادہ تعلیم غیول کی جب یہ ثابت ہوگا تو مؤمن پر واجب اور لازم
 ان یکن علی حذر عظیم ووجل شدید علی ایمانه ان یسلب منه بان یصنی بآذنه لو لم یلتفت
 کہ بہت پر ہیز کرتا رہی اور خوب ڈرتا رہی اپنی کان پر مبالغہ کیا اور کھاسلہ جاری ایسی کہ کسی اپنی کان لائی اور توجہ کری
 بعقله الى اخرائف یبقلها فی حقہم خذلة الموحین ویبعم فی بعضها بعض الجملة من المفسرین
 اپنی عقلی ہوت یہودہ لغیول کی جو بعضی مورخ ناکیار اوکی حال میں بیان کرتی ہیں اور اوکی ساتھ بعضی جاہل مفسر ہی ہوگی ہیں
 فانہم لقلۃ تحصیلہم وعدم تحقیقہم بما یفترون فی ذلک بطوہر من الکتاب السنۃ وھذا
 یہ لو کہ سبب فی علمی کی فی تحقیق بعضی وقت اس بات میں مطابق ظاہر کتاب اور سنت کی افزا کر چھٹی ہیں
 قبل التمسک فی معرفۃ اللہ تعالیٰ ومعرفۃ رسولہ بحدیث ظوہر الکتاب السنۃ اصل من اصل
 کہی ہیں کہ بت کرئی معرفت الہی اور معرفت رسول میں صرف ظاہر کتاب اور سنت ہی اصل ہے کہی ہیں
 الکفر قال الامام السنوسی وکذا تلقی ھذا العلم من مجرد الکتاب الشائع المصحفین والمتفقین
 امام سنوسی کہی ہیں اور ایسی ہی اس علم کا حاصل کرنا صرف کتابوں اور تہج المصحف کا اور فقہاء
 بلا تحقیق واما وجوب التبلیغ لھم استیالۃ الکتمان علیہم فلا ھم لو کتموا شیئا ما ازموا تبلیغہ لکان للناس
 فی تحقیق لکفر کی جڑی اور واجب ہونا تبلیغ کا انبیاء پر اور محال ہونا چہا نا کہ کسی کا اس کی کرا انبیاء کوئی سلسلہ تبلیغی چہا لین
 ما مری بہم بالاعتقاد بہم فی کتمان بعض ما ازموا تبلیغہ من العلم النافع لمن اضطرا لہ وکیفیت تبلیغ
 اوکی بیوقوف کی دراب چہا اپنی بعض مسائل تبلیغ کی جیسی یہی بات حاجت کی اور کہیہ خیال میں کہی
 ذلک فان الکتمان حرام ملعون فاعلہ شہادۃ قولہ تعالیٰ ان الذین یکتُمون ما اترنا من
 کہیہ کہ چہا نا حرام ای اور چہا نا بولا مروی موافق معین اس آیت کی جو کہ چہا نا ہیں جو کہیہ ہی اور تاہا
 البینۃ الھدی من بعد ما یکنۃ للناس فی الکتاب اولیک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعون
 صاف حکم اور راہ کی نشان بعد اس کی کہ ہم اوکو کول چکی لوگوں کی واسطی کتاب میں اوکو لعنت دیتا ہی اسد اور لعنت دیتی ہیں سبب لعنت ہی والی
 واما جواز الاعراض البشریۃ فی حقہم فلا نہالاضر فی رسالتہم وعلو منزلتہم بل ہی صلاتہم
 اور جاز ہونا حالات بشری کا انبیاء کی حق میں اس کی کہ اس میں کچھ رسالت کا ضرر اور بلند منزلت میں کچھ خل نہیں ہی بل اس میں اور ہی مرتبہ ہونا تاکہ
 مراتبہم باعتبار تعظیم اجرہم من جهة ابقارہا من طاعة صبرہ فانہ تعالیٰ کان قادرا علی
 باعتبار عظمت ثواب کی کہ اوکو حاصل ہوتا ہی طاعت صبر پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہی
 ایصالہ الیہم ذلک الثواب العظیم بلا مشقۃ تلحقہم لکن بعظیم حکمتہ اختاران یوصل الیہم
 کہ وہ تہم ثواب عظیم دیکو بدو شقت ہوگی عنایت کری برائی حکمت کاملہ ہی یہ ہی پسند کیا کہ اوکو
 ذلک الثواب مع تلك الاعراض رفقا بضعفاء العقول لئلا یعتقدوا فیہم الا لہویۃ و فیہا ایضا عظم
 وہ ثواب اور عارض ہونی اول عارض کی عنایت کری واسطی رحمت کی ضعیف عقول پر تاکہ ضعیف اعتقاد انبیاء میں اعتقاد خدائیکہ نہ کر لیں اور میں
 دلیل علی صدقہم وکوفہم بمعونین من عند اللہ تعالیٰ وکون ما ظہرت علی ایدہم من الخوارق مخلوقۃ
 اوکی صداقت پر اور معون ہونی برخطہ کی طرف سی بڑی دلیل ہی اور اس پر کہ جو خوارق ہی اور خوارق طاعت مجتہد اوکی آتہ پر پیدا ہوتی ہیں
 للہ تعالیٰ من غیر ان یکن لھم قدرۃ علی اختراعہا اذ لو کان لھم قدرۃ علی اختراعہا لدفوعا عن انفسہم
 وہ سبب کی بدائی ہوتی ہیں انبیاء او کو کہہ دیتے ہیں انہیں کہ کبیرا کہ اس سبب کی کہ اوکو قدرت ہوتی ہے جو پیدا کرئی کی تو بیشک اپنی اور سی

ما هو ليس منها من المرض والجوع والعطش والمحر والبرد واذية الخلق ونحو ذلك وفيها ايضا فائدة
آسان كما سيظهر كبريتي بباري ببركة مجلس تقيف كرى سرديكي ايتا خلقك اورماندا اسكي اوراسين تيريدرا فانه ي

عظيمة وهي تشريع الاحكام للخلق المتعلقة بها كما عرفت في احكام السهو في الصلوة من سهوه عليه السلام
كمنعته في واسطى روى احكام جو عرضي متعلق بين جائز حقاقي بين مجزي سهر كرتي ساسان غير حقاقي سهر كرتي معلوم بوجي

وكيفية اداء الصلوة في حال المرض والخوف من فعله عليه الصلوة والسلام وهيته اكل الطعام و
اوكيفيت نماز بجزئيكي بباري اورخوف مين بغير صل الله عليه وسلم اذكر في سي معلوم بوجي اورلين كمانا كمانا اورد

شرب الماء ونحوه من اكله وشربه عليه الصلوة والسلام فقد ظهر من هذان كلمتي الشهادة
باني جتيكا اورماندا اسكي آپ كمانا بتي سي معلوم هوا اس سي معلوم هوا كرونو كهي شهادت مين

مع اختصارها متضمنتان لجميع ما يجب على المكلف معرفة في حقه تعالى بحق رسله من عقائد
باوجود اختصاركي جو جوكلف بر در باب معرفت اقي اور معرفت زصل ك عقابه

الايمان ولتلك جعلهما الشرع دليلا على ما في القلب من عقائد الايمان حتى لا يقبل من احد
اياني مين سي واجب ي نسب داخل بيا سي واسطى شرعي انكو دليل بتراني عقيابه ايتاكي پر جو دليل هو تي مين بيان ك كمانا كسيما مقبول مين ي

الايمان الا بهما فلي هذا ينبغي للعاقل ان يستحضر معناها ثم يشتغل بذكرها صليها ومساء حتى
بدون ان يهمل في اسكي مراقب عاقل ك لازم ي كراكي معني يادركي بيه انكوات دل بركاري بيان ك

يتمتزا معناها بالحمة ودمه يسرنا الله المداومة على ذكرها مع فهم معناها ولا حول ولا قوة
كرو دلو معني اسكي كوشت ادوخون مين طباوين اتي جبر آسان كرو مداومت ذكركي معرفت معاني كي اورنه بيه انكي ي اورنه فاعاد كي

الا لله العلي العظيم المجلس الرابع عشر في بيان ايمان المنجي لصاحبه يوم القيامة
سوالد نقلي برتر اور بزرگي چود هو بين مجلس بيان مين اوس ايمان كي جو قيات كي دن خات ايجي ايمانداركو

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك
فرايا رسول الله صلى الله عليه وسلم جوبنده لا اله الا الله كي بيه بر جادوي اوسي اعتقاد بيه

الا دخل الجنة هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه ابو ذر و ظاهره يقتضي ان يدخل الجنة
داخل هو كا جنت مين بيه حديث مصباح كي صحيح حديثون مين ي ابو ذر كي روايت سي اسكي طارعتي بيه كمين مين ك

كل من ياتي بكلمة الاولى من كلمتي الايمان وان لم يات بالكلمة الثانية منها وليس كذلك لانه
جو شخص بيه كهر دونو كمان ايمان مين ك بدي د جنت مين داخل هو اگرچه دوسر كهر بيه بدي اور حقيقت مين بيان مين كمانو كهر دلو

عليه السلام وان لم يذكر فيه اخرى كلمتي الايمان لكنها مرادة لان قول من يقول لا اله الا الله لا يستلزم
صل الله عليه وسلم ي اگرچه اس حديث مين دوسري كهر ايمان كا ذكر مين فرمايا برده مرادي اسواسي كوشش صرف لا اله الا الله كاستهيا كچر لازم مين ي

دخول الجنة ما لم يضم اليه قوله محمد رسول الله اذ يثم الايمان الا بهما ثم انه عليه الصلوة والسلام
ك جنت مين داخل هو جيكلا وكى سانه محمد رسول الله صلاوي اسواسي كمان بدون دونو كمان كي پورا مين هوتا بيه رسول جليل السلام في

استاء بقوله ثم مات على ذلك الى لزوم الثبات على الايمان الى الموت لان من لم يثبت على الايمان بل
اشاره اسر لفظ سي بيه رادي بيه ي بيه ارشاد فرما كمر تي دم ك بيه ستر ايمان برقا بيه ي اسواسي كوشش ايمان بيه ثابت بيه كمان ك

مات على الكفر لا ينفعه ليدانه الذي كان قبل ذلك وانما ينفعه الايمان الذي يكون ثابتا الى الموت
وكه كهر بيه ي اوداكي حق مين بيه ايمان كچر فائده ذكر كيا ايمان ده ي فائده كچي جود مرگ كنگ كچي مير ي

حيث يكون سببا لدخول الجنة وان كان له ذنوب كثيرة لم يثب عنها فان مرهات على الايمان
 ودهى سبب جنتها واسعى دخول جنته ^{اگرچه ده برابری گشتار بر} ^{ادبوت بهی کی بر} کیونکه جو شخص ایمان می آید و سبب

مع كونه مصرا على الذنوب غير ثابت عنها يكون في مشيئة الله تعالى ان شاء يعفو عنه ويدخله
 اگرچه ده شخص گناهوں پر جبار اور گناہوں سے توبہ بھی کی وہ خدا کی مرضی میں ہی ^{اگر چاہی اس دعا کی او کو مافات کر}

الجنة بلا عذاب وان شاء يعذبه بقدر ذنوبه ثم يدخل الجنة ولو بعد حين لكن ينبغي ان يعلم
 بلا عذاب جنت میں داخل کری اور چاہی گناہوں کی برابر سزا دیکر ^{پھر جنت میں داخل کری اگرچہ دم بہر کی بعد اب لایق ہی یہ سمجھنا}

ان كملت الايمان لتضمنها اثبات ذات الله وصفاته وفعاله واثبات رسالة الرسول لايزال
 کہ دو کلمہ ایمان میں چونکہ اثبات ذات الہی کا ہی ^{اور وہی صفات کا اور افعال کا اور اثبات رسول کی رسالت کا} اسلمی ضرور ہو

يكون الظن بها مع معرفة معناها لان الظن بهما من غير معرفة معناها لا يكفي في حصول
 کہ ان ظن کا پڑھنا انکی معانی سمجھ کر ہونا چاہئے ^{کیونکہ انکی پڑھائی} بدون سمجھنے معانی کی واسطی حصول ایمان حقیقی کی کافی نہیں ہی

حقيقة الايمان لان الايمان مبناه على هذا الامر كان الاربعة فاذا لم يتحقق العلم بانضممت
 اسلمی حاصل ایمان کی ^{ان چاروں رکعت پر قائم ہی} ^{بہارگ اور کو علم ہی} ^{نہوا} اور انکی مقبول کا

لا يكون لها طائل ولا حصول اذ ليست فضيلة هاتين الكلمتين بل اثر تحريك اللسان من
 بہر زبان کی پڑھائی ہی کچھ فائدہ نہ حصول ^{اسلمی کہ ان کلموں میں کچھ زبان بانی کی بزرگی نہیں ہی جسک دل میں}

غير حصول معناها في القلب بل فضيلتها بل اثر هذه المعرفة التي هي حقيقة الايمان فاعلى هذا
 انکی معنی نہ آؤں ^{بلکہ ان کی بزرگی} ^{اسلمی معرفت ہی ہوتی ہی کہ وہ ایمان کی حقیقت ہی}

يجب على كل مؤمن ان يعتني بشأنها في معرفة معناها اذ هما من الجنة وسبب الخلاص من النار
^{انہا} ^{مؤمن پر واجب ہی کہ جہان تک نہ آؤی انکی معنی دریافت کر لی} ^{اسلمی کہ قیمت جنت کی اور سبب رستگاری}

في الدنيا والاخرة وقد نص العلماء على لزوم معرفة معناها والا لا يفغ بهما متلفظهما في الانتقال
 دنیا اور آخرت کی آفات سے بچنے اور علما صاف کہہ چکی ہیں کہ سمجھنا انکی معنوں کا پر ضروری نہیں تو انکا زبانی پڑھنا داعی آگ ہی

من الخلود في النار فان كثيرا من الائمة قد سئلوا عن شخص ينطق بكلمتي الايمان ويصلي ويصوم
 نماز دینی میں کچھ فائدہ نہ دیکر کیونکہ اکثر مشہور دینی ہی ^{یہی شخص حال ہی} ^{موجودہ لو کہ ایمان کی پڑھتا ہی} اور دعا زور دہا کرتا ہی

ويفعل انواعا من العبادات لكن يظفه وعبادته ليس على الايمان بجمد صور الاقوال ولا افعال
 اور اور عبادتیں کرتا ہی ^{بہا و کچھ پڑھنا} اور عبادت کرتی یہ ہی بحسب ظاہر ہی ^{تمام قول اور فعل}

على حسب ما يرى الناس يفعلون ويقولون حتى انه ينطق بكلمتي الايمان لكن لا يفهم منها معنى ولا
 ویسی ہی علم نہ لاتا ہی جیسی اور لو کہ کر کرتی اور بولتی دیکھتا ہی ^{انہا کہ دو کلمہ ایمان کی پڑھتا ہی} ^{پراو کی معنی نہیں سمجھتا}

يدري معنى الااله ولا معنى الرسول ولا ما انشئت ودر بما يتوهم ان الرسول نظير لاله وهل
 معنی اہ کی جانتا ہی ^{اور نہ معنی رسول کی سمجھتا ہی} اور نہ یہ جانی کیا نفی کیا ہی اور کیا ثابت کیا گیا ہی ^{وہم جوتائی کہ رسول مثل اہ کی آیا}

يتفهم هذا الشخص باصداعه من صور الاقوال ولا افعال وهل يصدق عليه حقيقة الايمان
 فائدہ نہ دیکر اس شخص کو جو جوتائی ظاہر میں انقوال اور افعال علم نہ آتی ہیں ^{اور آیا کہ یہ حقیقت ایمان کی صادق ہی}

ينما يدنيه وبين الله تعالى امر لا فاجابوا جميعا بان مثل هذا الشخص ليس له من الاسلام نصيب
 نہ آئیں ^{سوسب ہی یہ ہی جواب دیا کہ ایسی شخص کو اسلام میں ہی کچھ نصیب نہیں ہی}

وان صدر عنه من صور اقوال الايمان وافعاله ما ذكر قال الامام السنوسي هذا الذي ذكره
 كبري اوصى ظاهر في قول ائمة فيكون كل من آمن من آي
 في حق ذلك الشخص ظاهر في غاية الجلاء لا يمكن ان يختلف فيه احد من العلماء فعلى
 حق من ذكرها في سبيلها في الحقيقة من
 هذا يجب على كل من يريد النجاة من الموبد والدخول في الجنة ان يسعى في معرفة معناها ثم ينظر
 اس جواب كواشف جو شخص عذاب راي في بجاء جاي اور حقت من داخل بونا جاي او بغير واجب كبري كوشش كراكي سني روايت كبري
 بهما مع فهم معناها ليوجد فيه اقربا للسان وتصديق بالجنان ويحصل له حقيقة الايمان
 زباني بوي كرا و بين زباني اقار اور دلي تصديق بلي جاي اور حقت ايمان كرا او كوا حاصل هو
 فالكلمة الاولى من هاتين الكلمتين مركبة من نفى وثبات فالمنفي كل فرد من افراد حقيقة الاله
 ليس بملك ان دون من سي نفى اور اثبات سي مركب ي سوسني تو هر فرد مبدع حقيقة كاي
 سوى الله تعالى والمثبت فرد واحد من تلك الحقيقة وهو الله تعالى ومعنى الاله هو الواجب الوجود
 سوارات الهي اور ثبت اكبر فرد واحد ي اس حقت من سي يعني اسدقائي او معنى اسدكي واجب الوجود
 المستحق للعبادة وهذا المعنى كل يقبل بحسب ادراكه ان يصدق على كثيرين لكن الدليل العقلي
 سزاوار عبارات كا اور بهر معنى كل ي باعتبار صرف تقدر كي ببت اقار بر صادق اسكتي من بر دليل عقلي يقيني
 يدل على استمالة التعدد فيه وكونه خاصا بذات الله تعالى وذلك الدليل وجود العالم فانه لكونه
 دلالت كرتي في كرا اسد حال من اور صرف ذات الهي خاص ي اوده دليل حال كا و جوري كبري كبري عالم
 حادثا محتاجا الى محدث يدل على ان له محدثا وذلك المحدث لا بد ان يكون واحدا قديما متصفا
 حادث اور موجود كا محتاج هو كرا دلالت كرتي كرا اسدك اكبر بيد كرتي لا ي اورده محدث ضروري ك واحد قديم صاحب قدرت
 بالقدرة والارادة والعلم والحياة لانه لو لم يكن واحدا بل كان اكثر من واحد لوقع بينهما التنازع المقتض
 اور صاحب ارادة اور علم اور حي هو اسدي كرا كرا واحد هو بلكا كرتي زياده هو توبيشك او كي التبيين ركن كرتي لا ي واقع هو ك
 لعدم وجود العالم ولو لم يكن قديما بل كان حادثا لكان مفتقرا الى محدث فيلزم له راد والتسلسل وكلاهما
 جس ي وجود عالم كا بيد انهي كرا كرا قديم هو بلكا حادث هو توبيشك محدث كا محتاج هو كا بهر دور لازم كا بالتسلسل اور بهر دور
 محال ولو لم يكن متصفا بالقدرة والارادة والعلم والحياة لكان عاجزا عن ايجاد شئ من العالم لان
 حال من اور كرا صاحب قدرت اور صاحب ارادة اور علم اور حي هو توبيشك عاجز هو كا كرام من سي كرتي زياده كرا كرا اسدي
 الايجاد اثر القدرة وتاثير القدرة في شئ من الاشياء يقتضي ارادة ذلك وامراده ذلك الشئ يقتضي
 كبري كرا قدرت كا اثر هو تاي اور اثر قدرت كا كس جيز من جب هو تاي كوا سكا ارادة كرا جاي اور ارادة او سكا كا فاجاي جوي
 العلم به لان القصد الى ايجاد شئ مع عدم العلم به محال والاتصاف بهذه الصفات الثلاث يقتضي
 نهين هو سكتا كبري كرتي قصد الهي شئ كي ايجاد كا كرا او سكا جاتا هو حال ي اور موصوف هو ان يتناول صفات سي بدون
 المحبوة لكونها شرطها فاعلى هذا يمكن وجود العالم بل وجود كل ذرة من ذراته دليلا قاطعا على وجوده
 صفات كرتي نهين هو تاي كبري كرتي نهين شرط ي اسديان كي موافق وجود عالم كا بلكا وجود هر ذرة كا يقيني دليل ي اسدقائي كرا و جوي
 وكونه واحدا قديما متصفا بهذه الصفات الاربعة المذكورة ولهذا كان بعض اهل التوحيد يقولون
 اور او كي وحدت اور قديم بر اور موصوف هو ي ان جاط صفات مذكورة سي اسدي بعض اهل توحيد

استدلاله بالاثبات علی المؤثر ما را اینا شیخ الاسلام انا الله بعدة فان كل ذرة من ذرات العالم من حيث
 انزى من نور بر استلال کر چه کجی بین منی جسم کسی نمی گوید که اینا نوریکه منی نوریکه کویده کسی نیست که هر ذره عالم کی ذرات من سی
 حد و ثبات و افتقارها الی من بوجودها لاتزال تنطق بکلامه لاخر فی فی و لا صوت ان لها امجد و احدا
 حادث اور مجد کا محتاج ہو کر ہمیشہ زبان حال سی یہ کلام کر قی بین حصین نہ کوئی حرف ہی اور نہ آواز کو ہمارا موجب ہی و اصم
 قدیم منصف بالقدرة والامارة والعلم والحیرة وسایر ما یلیق به من الصفات لیسع کلاما لیسع
 قریم قدرت والا اراده والا علم والا حیات والا اور تمام ستاد صفات والا او کی یہ کلام سمجھائی سستی بین
 ولا یسمعه الذین هم عن السمع لمغزولون والمراد من السمع السمع الباطن الذی یسمعه به کلام لیسع
 وہ لوگ نہیں سنتی جتنی سمجھ سکتا ہی اور اراد ساعت سی ساعت باطنی ہی جتنی وہ کلام سنتی ہیں حصین نہ صرف ہوں
 ولا صوت ولا عری ولا یسمی السمع الظاهر الذی لا یجا وزلا صوت وتشارك فیہ البہائم الاسنان والاعمال
 اور نہ آواز اور نہ عری ہو اور نہ سمی ساعت ظاہری براد نہیں ہی جو سوار آواز کی نہ سن سکی اور وہ بین چر لیا اور انسان بیکر لک عکس ہی
 ان الکفک لا یف من صفاتہ تعالیٰ بالعقل الاما دل علیہ افعاله فمال یدل علیہ افعاله کالسمع والصر
 کہہ دیکھت عقل سی صفات البہائم کا وہ ہی جان سکتا ہی جسم اور کی افعال دلالت کرتی ہیں اور جن صفات پر افعال نہیں دلالت کرتی جسم اور کی
 والکلام فقد یستدل علی ثبوتہا لہ تعالیٰ بالعقل وتارة بالنقل اما وجه الاستدلال علی ثبوتہا لہ تعالیٰ
 اور کلام انکی ثبوت پر یہی عقلا استدلال کر قی ہیں اور کجی نقلی یہہ استدلال عقلی ان صفات پر واسطی استدلال کی
 بالعقل فہو ان صفات کمال و اضدادھا صفات نقصان واتصافہ بصفات النکال وعدم اتصافہ
 یہی کر یہ صفات کالیہ بین اور انکی ضدین صفات نقصان کی اور استدلالی کا موصوف ہونا صفات کالیہ سی اور یہی ہوتا
 بصفات النقصان واجب فوجب اتصافہ تعالیٰ بتلك الصفات واما وجه الاستدلال علی ثبوتہا لہ تعالیٰ
 صفات نقصان سی واجب ہی موصوف ہونا استدلال ان صفات سی واجب ہی استدلال اتق الیہ ان صفات سی واجب
 بالنقل فہو ان الشرع قد رد بہ ثبوتہا لہ تعالیٰ فوجب القطع بثبوتہا لہ تعالیٰ ودلیل النقل فی هذه المسئلة
 کہ شرع سے ثبوت ان صفات کا واسطی استدلال کی ثابت ہی سولین کرنا انکی ثبوت کا واسطی استدلال کی واجب ہو اور نقلی دلیل اس مسئلہ
 اولی من دلیل العقل لان تلك الصفات لا یتوقف علیہا افعاله تعالیٰ حتی یستدل علی ثبوتہا لہ تعالیٰ
 عقلی دلیل سی بہتر ہی اسکی کہ افعال البہائم ان صفات پر موقوف نہیں ہیں تاکا دل افعال سی انکی ثبوت پر استدلال کیا جاوی
 وذاتہ تعالیٰ لم یکن معلوما للبشر حتی یعلم انہا فی حقہ تعالیٰ کمال یجب اتصافہ بہا بحیث لو یتصف
 اور ذات استدلال کی کسی بشر کو معلوم نہیں ہی جس کی معلوم ہو کہ نسبت ذات باری کی کالیہ میں ضرور موصوف ہو ناچاہی ایسا کہ کہ یہ صفات ہوں گی
 بہا لیزمان یتصف باضدادھا بل کونہا کمالا انہا ہوں بالنسبة الیہا ولا یلزم من کون الشئ بالنسبة
 تو انکی ضدین موجود ہوں گی بلکہ یہ صفات ہماری حق میں کالیہ ہیں اور یہ کہہ کر نام نہیں کی کہ جو صفت
 الیہا کمالا ان یتکون کمالا فی حقہ تعالیٰ لا تری ان اللذة والام لم مکن کونہما بالنسبة الیہا کمالا منتفعا فی
 ہماری حق میں کالیہ ہو وہ نسبت ذات باری تعالیٰ کی ہی کالیہ ہو کیوں نہیں سمجھتا کہ لذت اور علم اور جو کہ ہماری حق میں کال ہیں نسبت الیہا کمالا
 حقہ تعالیٰ لکن کونہما من عوارض اجسام هذا تحقیق الکلمة الاولى من کلمتی الایمان واما الکلمة الثانیة
 ہیں کیونکہ یہ دونو کیفیات جسمانیہ سی ہیں یہہ تحقیق ایمان کی پہلی کلمہ کی
 من ہاتین الکلمتین فقد حکم فیہا بکون محمد رسولاً من عند اللہ تعالیٰ ولابد فی اثبات ذلك من دلیل
 اللہ دونو کلمہ میں سی ان میں یہ حکم ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں استدلالی کی طرف سی اور انکی ہی ثبوت کی کوئی دلیل چاہی

فیضربه حائط الطاعة لیحصل فیہ قلمه ویدخل منه ریح الهی وینظف سراج الایمان فان طاعاته کی دیوار میں مایک اور ایک ایسا مین سو رخ پیدا ہوتا ہے اور اس کی باؤ اندھا کر ایمان کا چراغ بجھائی
زوال الایمان لا یکن الا لمن کان له فساد فی قلبه واصرار علی المعاصی یدل علی ذلك قوله علیه السلام ایمان ایسی ہی شخص کا نام ہے جسکی دین پر کسی نہاد ہوتا ہے اور اگر کوئی بے حاد ہوتا ہے اس سے حاد ہے یہ حدیث ہے کہ کہی
المعاصی یرید الکفر فان اصرار علی الصغائر یفضی الی الکبائر ولا تستمر علیہا یؤدی الی الکفر یبشیر الی هذا کہ گناہ لکری بھی ہوتی ہیں کیونکہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہوتا ہے اور اگر کوئی گناہ بڑا ہی رہنا کہ ترک نہ کرے یا ریتا ہی اس آیت سے اسلام ہوتا ہے
قوله تعالی فی حق المؤمنین وصبرت علیکم الذلۃ والمسکنۃ وناعوا بغضب من الله ذلک بالحقهم جو یہودی کی حق میں اور وہی اور دین الی وغیرہ ذلت اور خجائی اور کلائی غصہ اس کا یہ اور کبیرہ کہہ
کا نوا ینکفرون بالیت الله ویفتنون النبین یغیر الحق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون فانہ تم نہایت حکم اس کی اور حق کر فی نبیوں کا حق
تعالی بین فی هذه الایۃ ان العصیان والعدوان جرم الی الکفر وقتل الانبیاء وحکایہ مثل ذلک فی اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ گناہ اور سرکشی اور کفر کی طرف اور قتل انبیاء کی طرف کہیں لائی اور ایسی حکایت بیان کی
کتاہ لطف منه بنبیه وامته یسمعہ ویحترق عنده فانہ علیہ السلام لما کان خیر المخلوق افضل اپنی کتاب میں اس کی مہربانی پر لائی ہی میرا اور اس کی پر تا کہ سرکشی الی جی کیونکہ نبی علیہ السلام جو تمام نبی آدم کی بہتر اور افضل ہیں
کان امته خیر الامم وافضلہم فلا ینبغی لمن کان من خیر الامم وانفسب الی خیر المخلوق ان یرضی لنفسه کان امی امتہ ہی تمام امتوں سے بہتر اور افضل ہیں ہرگز ہر حق نہیں کی کوئی شخص افضل امت میں ہو کر اور بہتر میں خلق کی طرف منسوب ہو کر کہ وہ پسند کرے
ان یكون من شر الناس بالارتکاب بالمعاصی بل ینبغی له ان یسعی فی اصلاح نفسه بالایمان والعمل کتام کو کول میں بہتر ہو جادی گناہ اختیار نہ کرے بلکہ کو بہ لائق ہی کہ کوشش کرے اپنی طاعت کو ایمان اور ایک عمل کی درست کرے
الضالم حق یكون من خیر الناس کما قال الله تعالی ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک هم تاکر ایسی لوگوں میں داخل ہووی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وہ لوگ جو یقین لائی اور نبی ہی کام وہی لوگ
خیر البریۃ وقال النبی علیہ السلام خیر الناس من طال عمرہ وحسن عملہ وشر الناس من طال عمرہ بہر سب خلق کی اور فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے اچھا وہ شخص جسکی عمر دراز ہو اور اعمال کی ایک ہوں اور بہتر آدمی چھوٹے ہی عمر کی ہو
وساء عملہ وفی حدیث اخر انہ علیہ السلام قال خیرکم من برحی خیرہ دیوم من شرکم من لا یبرحی اور اعلیٰ یہ ہوں اور ایک اور حدیث میں ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم میں سے بہتر وہی جس کی پہلانی کی امید ہو اور برائی کا اندیشہ نہ ہو اور تم میں سے بدترین
خیرہ دلائم من شرہ وفی حدیث اخر انہ علیہ السلام قال شر الناس عند الله منزلة من ترکہ الناس جس کی پہلانی کی امید ہو اور برائی کا اندیشہ نہ ہو اور برائی کا اندیشہ نہ ہو اور تم میں سے بدترین
اتقاء شرہ وفی رواية اتقاء خشۃ دروی ان اعمال الامۃ تعرض علی نبیہا فی البرزخ فلیست فی العبدان بدی ہی کہی کہ اور ایک روایت میں ہر بدی ہی کہی کہ اور وہ آیت ہی کہ ہر امت کی عمل اسکی ہی پر عالم برزخ میں پیش ہوتی ہیں موسخر کر فی چاہی اور کی
یعرض علی نبیہ من عملہا فاعنہ وقیل من اذنب ذنباً فجیم الخلاق من الانس والذباب والوحش کہ اسکی ہی کی سامی اسکا عمل پیش ہو جس کی اسکو منع کیا ہو اور کہتی ہیں جب کوئی شخص گناہ کرتا ہی تو تمام خلقت انسان اور جو جائز اور جھلک جانور
والطیور والذخا و یوم القیۃ لانہ تعالی یمن المطر بشیوم العصیۃ یتضرع ربنا لک اهل البرہ اور ہرگز اور چنانچہ بیان قیامت کی ہر ذرا اسکی دشمن ہوگی اسکی کہ اللہ تعالیٰ پسند نہ کر دیتا ہی گناہ کی نحوست سے اس کی تمام خشکی اور

لجوع جوعاً فعلى المؤمن ان يحتز عن جميع المعاصي ليرث الله الاحترار عنها المجلس الخامس عشر

الذي والول كوفض ان يوتى ليس مؤمن كوانم هي كما تمكنا بوسى برهيز كرتا سي ابي بيمر اسان كريجا نكا بونسي

عشر في بيان ان كل مولود يولد على فطرة الاسلام قال رسول الله صلى الله عليه

اسيان مين كهر كچي پيدا هوتا ي اسلام كي طوطير فواي رسول الله صلى الله عليه

وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه كما بينت البهيمة

وسلم في جو كچي سويديا هوتا ي او بر طريقه اسلام كي بهر باب او كور يهود كرتي مين اور خطي كرتي مين اور جوي كرتي مين جيسي چوي ي پورا جي

بهيمة جمعاء هل تجدون فيها من جدعاء حتى تكونوا انتم تجدونها ثم قال فطرة الله التي فطر

جنتا ي ايا امين كرتي كان ناك كليم ي هوتا ي آخره او كسي كان ناك كا ط درجي هو بهر فواي ده ي تراش الله كي

التاس كليم هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه ابوهريرة ومعناه ان كل مولود من البشر الا يولد الا

جيس تراش او كليم حديث صحيح صحيح بخون مين ي ابوهريرة كي روايت سي اسك معنى بهر مين كهر يك كچي كروي كا مشورت تيب اور سي بيت پر

على الجيلة السليمة والهيبة المستعدة لمعرفة الله تعالى والتعيزين الحق والباطل بما ركب فيه من

بيدا هوتا ي ك استخدا معرفت الهي كي اور فري كريكي حق اور باطل مين ركشا هو برادوس عقل

العقل القوي والوضع المستقيم ولولو يعترضه من الخارج افة من فساد التزينة وتقليد الابوين و

درست اور وضع راست كي جوا مين بيد كي ي اكر سكوت جيتا او بر سي يرورش كا فساد اور اطاعت ما ياب كي اور

الا نهما ك في التلموث وتحوز ذلك من الافات لصرف فطرته الى ما نصب لمعرفة الله تعالى من الدلائل

كهپ جانا هو س مين اور مان اسكي اور آئين تو البوهه اپني اصلي طبيعت كو دلائل قائم كرتي مين واسطي معرفت الهي كي صرف كرتا

واستدل بها على وحدته وقدمه وكونه واحدا متصفا بالقدة والارادة والعلم والحياة وسائر ما

اور استدلال كرتا الله تعالى كي وجود اور قدم پر اور وحدت پر كوصوف ي قدرت اور اراده اور علم اور حيات سي اونام اور وحدت سي

يليق به من الصفات لكن يصدر عن ذكر من الافات كما ان الهيبة تولد سوية الاطراف سليمة من

جوا وسكوسه اور مين پراو كوروك ديتي مين يه صفات مذكوره جيسي چوي ي كا كچي الله يانوسي سالم پيدا هوتا ي

الجوع الذي هو قطع الانف والاذن والشفة فلولم يتعرض الناس لها بالكي وقطع شئ ما ذكر بيقية سليمة

اور بچا هوا جوع سي كا او كسي معنى كرتيا ناك اور كان اور لب كا پس اكر آدمي او كچي كو داغ ندي اور كچي ناك كان لب كا كچي نوا چها چا چكا

كما كانت فانه عليه السلام شبه ولادة الطفل على الفطرة السليمة بولادة الهيبة سليمة غير المراد

ر هتا جيسا پيدا هوتا ي پر عليه السلام كي آدمي كي بچي كي بيدايش كور اور طبيعت درست كي مشا به فواي ي ساهت بيد ايش يور كي چوي ي كي آسا ي فرق هتا و

بالسلامة في الهيبة سلامتها عن العيوب الظاهرة وفي الطفل سلامة عن العيوب المعنوية المانعة عن

سلامتي سي چوي ي كي بچي مين سلامتي ظاهري عييون سي ي اور آدمي كي بچي مين سلامتي معنوي عيول سي ي جوموفت ابي ي روك مين

معرفه الله تعالى وقبول امره ونهيته ثم انه عليه السلام بعد ما بين ان الناس كلهم يولدون على الفطرة

اور امر اور نهي قبول كرتي سي بار كمين بهر تبغير خدائي بعد اس بيان كي ك آدمي تمام ساري درست طبيعت بيريه هوتي مين

التي هي الاستعداد القابل لمعرفة الله تعالى والتعيزين الحق والباطل بما ركب فيهم من العقول حتم

كه وه استخدا قابل معرفت الهي كي اور تير كورديان حق اور باطل كي عقل كي نور سي جوا كي انذر كچي كچي ي اكر كچي فبت دتي

عليها فقال على طريق الاقتباس فطرة الله التي فطر الناس عليها فانه في قوة ان يقال الزم فطرة الله

سرفوا بطور صفت اقتباس كي تراش الله كي جيس تراشا آدميول كو بهر يه قتل بمنزل اس قتل كي ياي يي دسب لائز پلاو

التي هي الاستعداد القابل لمعرفة الله تعالى والتعريف بين الحق والباطل فغلب هذا كان الواجب على كل
 فطرت الله في مقتدره قابل معرفة الحق ^{اور تميز في درميان حق اور باطل کی اس تقریر کے موافق ہر}
 مكلف ان لا يستقيم تلك الفطرة بل ينبغي له ان ليستعملها في تحصيل معرفة الله تعالى والتعريف بين الحق
 مكلف وواجب کی اس فطرت کو ضایع نہ کرے بلکہ اور سکولائی ہی کہ اس فطرت کو معرفت الہی میں ^{اور تیز کرے کہ میں در میان حق}
 والباطل وليس المراد بمعرفة الله تعالى معرفة ذاته تعالى لان ذاته تعالى ليست معلومة للبشر بل المراد
 اور باطل کی استعمال کری اور معرفت الہی مراد معرفت ذات الہی کی نہیں ہی اسلامی کلمات الہی کی بشر کو معلوم نہیں ہی بلکہ مراد
 بها معرفة صفاته وصفاته نوعان سلبية وثبوتية اما السلبية فتزنيها تعالى عن جميع ما لا يليق
 معرفت صفات الہی کی ہی اور صفات الہی و قسم پر ہیں سلبی یعنی نفی کرئی کی اور ثبوتی صفات سلبی تو اسد تعالیٰ کا بری ہوتا تمام ایسی صفات ہی جو باطن کا ہوا
 به ما يشعر بالاحتياج والقصور اما الثبوتية فهي قسمان القسم الاول الصفات التي يتوقف عليها انفا
 لایں نہیں ہیں جن صفات کے بغیر خدا کا وجود نقصان لازم آوی اور ثبوتی کی دو قسم میں پہلی قسم وہ صفات جن پر افعال الہی موقوف ہیں یعنی قدرت
 وهي القدرة والارادة والعلم والحياة والقسم الثاني الصفات التي لا يتوقف عليها افعاله وهي السمع والبصر
 اور ارادہ اور علم اور حیات اور دوسری قسم وہ صفات ہیں جن پر افعال الہی موقوف نہیں ہیں یعنی سمع اور بصر
 والكلام وتحقيق ذلك انه تعالى ليس محسوسا كالشمس والقمر حتى يعلم وجوده بالحس وليس العلم بوجوده
 اور کلام اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات محسوس نہیں ہی جیسی آفتاب اور مہتاب تاکہ اس کا وجود دیکھ کر معلوم کر لیں اور نہ اس کا وجود نہی ہی
 ضروره بل العلم بكون الواحد نصف الاثنين حتى يعلم وجوده بالضرورة بل انما يعلم وجوده بالدليل
 جیسی ہم ایک مدد کو دو کا اور اجتنابی ہیں تاکہ اس کا وجود نہی ہی ثابت ہی معلوم ہو بلکہ اس کی وجود کا علم دلیل ہی حاصل ہوتا ہی
 وذلك الدليل حدوث العالم وبيان حدوثه انه اعيان واعراض والمراد بالاعيان الاجرام القائمة
 اور وہ دلیل عالم کی حادث ہونا ہی عالم کی حدوث کی دلیل یہ ہے کہ عالم باقوا اعیان ہیں یا اعراض ہیں اعیان ہی مراد اجسام میں جو اپنی آپ
 بذواتها والمراد بالاعراض الصفات التي لا تقوم بذواتها بل تقوم بالاعراض وتلزمها ولا ينفك عنها وكل
 فی سہار کا قائم ہیں اور اعراض ہی مراد وہ صفات ہیں جو اپنی ذات میں ہی سہار کی قائم نہیں ہوتی بلکہ اجسام کی سہارہ قائم ہوتی ہیں اجسام کی سہارہ نہیں ہیں
 منها حادث اما الاعراض فحدث بعضها يعلم بالمشاهدة كالحركة بعد السكون والضوء بعد الظلمة
 یہ دونو حادث ہیں اعراض میں سے بعضوں کا حدوث تو مشاہدہ ہی معلوم ہوتا ہی جیسی حرکت بعد سکون کی اور روشنی بعد اندھیری کی
 والسود بعد البياض وحدث بعضها يعلم بالدليل وهو طرأان العدم كما في ضداد ما ذكر وما
 اور سیاہی بعد سفیدی کا اور بعضوں کا حدوث دلیل معلوم ہوتا ہی اور وہ آجاتا عدم کا جیسی دکنی ضدوں میں اور
 الاجرام فذليل حدوثها انها لا تخلو عن الحوادث وكل ما يخلو عن الحوادث فهو حادث اما عدم
 اجسام کی حدوث کی دلیل یہ ہے کہ اجسام حوادث ہی کہی خالی نہیں ہوتی اور جو چیز حوادث ہی خالی نہ ہو سو وہ حادث ہوتی ہی
 خلوها عن الحوادث فلا تها لا تخلو عن الحركة والسكون وهو ظاهر مردك بالبدية والا ضطرار
 اس کا حوادث ہی خالی نہ ہونا تو اسلی ہی کہ حرکت اور سکون ہی خالی نہیں ہوتی اور یہ ظاہر یہی ضرورت نظر آتی ہی
 فلا يحتاج فيه الى تأمل وتفكير والحركة والسكون حادثان يدل على حدوثهما تعاقبهما وانقضاء
 اس میں کچھ تامل اور فکر کی حاجت نہیں کی اور حرکت اور سکون دونو حادث ہیں ان کا حدوث انکی آگے پیچھے پیدا ہونی ہی ثابت ہی اور
 كل منهما عند وجود الآخر وذلك مشاهد في بعض الاجرام وما لم يشاهد فيه ذلك فمأمن ساكن لا
 ایک گزرجاتا ہی جب دوسرا پیدا ہوتا ہی اور یہ دلیل بعض اجسام میں تو نظر آتا ہی اور جس اجسام میں یہ مشاہدہ نہیں ہوتا تو یہ دلیل ہی کہ جو ساکن ہی

فیصل وجود حادث الاول لها فاذا بطل وجود حادث الاول لها ایضاً بطل كون ما لا یخلو عن الحوادث
بیس باطل ہوا وجود حوادث غیر متناہی کا ہر جب وجود حادث غیر متناہی کا باطل ہوا تو اول اجسام کا جو حادث سی خالی نہیں ہیں

قدیم ثابتاً فی الازل فاذا بطل كونه قدیم ثابتاً فی الازل یشبث كونه حادثاً فاذا ثبت كونه حادثاً
قدیم اور ازل میں ثابت ہوئی باطل ہوا ہر جب اس کا قدیم اور ازل میں ثابت ہوتا باطل ہوا تو اس کا حادث ہونا ثابت ہوا جبکہ حادث ہونا ثابت ہوا

لثبوت كون العالم بجميع اجزائه من السموات وما فیها ومن الارض وما علیها حادثاً محتاجاً الى
تو یہ ہمہ ثابت ہوا کہ عالم مع تمام اجزائی آسمان اور جو اس کی اندر ہیں اور زمین اور جو اس کی اوپر ہے سب حادث اور بحث یعنی پیدا کر کے کیا تھا

محدث ینجزه من العدم الى وجود وذلك المحدث یلزم ان یکون قدیماً واحداً متصفاً بالقدرة
کہ اس کو عدم سے پیدا کری اور وہ محدث ضروری کہ قدیم اور واحد اور صاحب قدرت

والامرادة والعلم والحیوة لانه لو لم یکن قدیماً بل كان حادثاً لکان محتاجاً الى محدث فیلزم للذ
اور صاحب ارادہ اور علم اور حیاتی ہر جب اس کی اگر قدیم نہیں ہوگا بلکہ حادث ہو تو بیشک محدث کا محتاج ہوگا یہ ہوا تو اول عالم کا

او التسلسل الذی هو وجود حادث الاول لها وكلها محال ولولم یکن واحداً بل كان اکثر من واحد
یا تسلسل جسمیں وجود حادث غیر متناہی کا ہی اور یہ دونوں محال ہیں اور اگر واحد نہ ہو بلکہ ایک سے زیادہ ہو

لوقوع بدینهما التامع المرجب لعدم وجود العالم ولولم یکن متصفاً بالقدرة والامرادة والعلم والحیوة
تو بیشک اول دونوں میں دوک ٹوک واقع ہوگی جس ہی وجود عالم کا پیدا نہ ہوگی اور اگر اوہی قدرت اور ارادہ اور علم اور حیاتیات نہ ہو

لکان عاجزاً عن ایجاد شیء من العالم لان ایجاد انرا القدرة وتأثیر القدرة فی شیء من الاشیاء
تو ایسا عاجز ہوگا کہ عالم میں کسی کچھ پیدا نہ کر سکے اس کی کہ ایجاد قدرت کا اثر نہ ہوتا ہی اور قدرت کا اثر کسی شیء میں

یقتضی ارادة ذلك الشئ واردة ذلك الشئ یقتضی العلم به لان القصد الى ایجاد شیء مع علم العلم
بدون ارادہ اس شئی کی نہیں ہو سکتا اور ارادہ اس شئی کا بدون علم اس شئی کی نہیں ہو سکتا اس کی قصد کسی شئی کی ایجاد کا ہی سمجھی ہوگی

به محال ولا تصاق هذه الصفات الثلاث یقتضی الحیوة لكونها شرطاً فیها فعلی هذا ینکون وجود
نہیں ہو سکتا اور یہ تینوں صفاتیں بدون حیات کی نہیں ہو سکتیں کیونکہ حیات تین شرط ہیں اس بیان کی موافق وجود

العالم بل وجود کل ذیمة من ذماته دلیلاً قطعياً علی وجوده تعالی وكونه قدیماً واحداً متصفاً
عالم کا بلکہ وجود ہر ذیہ کا یقینی دلیل ہی باری تعالی کی وجود ہے اور اس کی قدامت اور وحدت

بهذه الصفات الاربع وهذا کان بعض اهل النظر یقولون استدلالاً بالاثرت علی المثر ما رابنا شیئاً
اور جادوں صفات کی انصاف ہے اسی میں بعض صاحب نظر اثری مؤثر پر استدلال کر کے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شئی دیکھی

الامر انما الله بعده فان كل ذیمة من ذمات العالم من حیث حدوثها وافتقارها الى من یوجدھا
اس کی سبابتی ہی اسے کہ تو کیا بیشک ہر ذیہ عالم میں ہی باعتبار حدوث کی یعنی موجود کا محتاج ہو کہ ہر عیشہ زبان حالی ہی

لا تزل تنکلم بکلام لا حرف فیہ ولا صوت ان لها موجداً قدیماً واحداً متصفاً بالقدرة والارادة
یہ سبکلام کرتا ہی جس میں نہ کوئی حرف ہی اور نہ آواز کہ یہاں موجد قدیم واحد صاحب قدرت اور صاحب ارادہ ہی

والعلم والحیوة واما ثمر ما یلیق به من الصفات یشمع کلامها السامعون ولا یشمعون الذین هم عن السمع
اور علم اور حیاتیات والا اور تمام صفات والا جو اس کی لائق ہیں اس کی کلام سنی والی سب سنی ہیں وہی نہیں سنی جسکی سماعت بیکار ہی

لمعزلون والمراد من السمع السمع الباطن الذی یشمع به کلام لیس بحرف ولا صوت ولا عری ولا عجی
اور مراد سماعت سے سماعت باطنی ہی جس سے وہ کلام سنی جاتی ہی جس میں نہ حرف ہو نہ آواز نہ عری ہو نہ عجی

نوعی ہو نہ عجی

قال صدق رسولی فی کل ما یبلغ عنی سوء کان تبلیغه بقوله او فعله او سكوته مثال ذلك عثما
 بهر اشد و كذا بر رسول حج كهناي جو جو كه میری طرفی پیچائی بر میری كه دوه تبلیغ قوی بو یا فعلی بو یا عاثری بو اسكه مثال موافق
 ذكره العلماء ان هر جلا اذا قام فی مجلس ملك بحضور رجاعة وقال انار رسول هذا الملك بعثنی اليكم
 جان علماء کی بهر کی كه جب اليك شخص بادشاه کی در بارین روبرو يك جماعت کی بزرگوار میری كه من اس بادشاه كا سفیر ہوں مجھكو تمہاری پاس
 بكذا وكذا من التكليف فطلبوا منه حجة يدلي على صدقه فقال آية صدق اني اطلب من
 فلانا فلانا حكم بذكر بهر ای اس جماعت فی اوس ہی سز طلب کی جس ہی اوسکی صداقت معلوم ہو اور اس شخص کی میری صداقت کا نشان بهر ہی کہیں بائجا کی
 الملك ان يحالف عاداته ويقوم من مقامه ويقعد ثلث مرات ففعل الملك ذلك بطلبه فلا مرى
 بہر بار کبیری کہنی ہی اپنی عادت کی خلاف تین بار بزرگوار اور پینچہ حاوی
 بہر بادشاه اسکی کہنی وہ ہی کہی کہ تو بیشک
 ان ذلك الفعل من الملك قائم مقام قوله صدق هذا الرجل فی كل ما يبلغ عني وصفيده للعلم الصريح
 بہر حرکت بادشاه کی قائم مقام اس بات کی ہی کہ بہر شخص حج کہناي جو جو کہ میری طرفی بیان کرتا ہی اس ہی علم بہر
 يصدق لمن شاهد ذلك الفعل من الملك ولم يشاهده بل وصل اليه خبره بالتواتر ولا شك
 اوسکی صداقت کا حاصل ہوگا جو بہر بہر حرکت بادشاه کی ذہنی ہوگا اور جو کہ دیکھنا میری نہیں ہوگا بلکہ اوسکو متواتر خبر اسکی پہنچی گی اور سہرنگی گی
 ان هذا المثال مطابق لحال الرسل عليهم الصلوة والسلام في افادة معجزتهم العلم الصريح
 کہ بہر مثال رسول علیہم السلام کی حال ہی خوب مطابق ہی اس باب میں کہ اوکی معجزہ ہی علم بہر ہی اوسکی صداقت کا حاصل ہوتا ہی جو کہ اوکا معجزہ
 بصدق لمن شاهدوها ولم يشاهدها بل وصل اليه خبرها بالتواتر فاذنبت صدقهم
 ذہنی میں اور جو تین دیکھتی بلکہ اوسکو متواتر خبر ملتی ہی جب انیکا کا صدق ثابت ہوا
 يجب الايمان بهم ولا يحصل الايمان بهم الا بمعرفة ما يجب في حقهم وما يستحيل عليهم وما يجوز
 تو اوچر ایمان لانا واجب ہوا اور اوچر ایمان لانا مستحب نہیں ہوتا ہر دون دریافت کرنی اول احوال کی جو اوسکی حق میں واجب تھا اوچر ایمان ہی اور جو اوچر
 لم فما يجب في حقهم الصدق والامانة وتبليغ ما امروا بتبليغه وما يستحيل عليهم اصداد هذه
 جائز ہی سو جو اوصاف اوسکی حق میں واجب ہیں صدق اور امانت اور تبلیغ امر معروف کی اور جو اوچر ایمان ہی صدق ان صفات کی
 الصفات وهي الكذب والخيانة وكتمان ما امروا بتبليغه وما يجوز لهم الاعراض البشرية التي لا تؤد
 یعنی جو بہر اور صفات اور چہاں نام معروف کا اور جو اوسکی حق میں جائز ہیں حالات بشری جس ہی اوسکی ہندم نہیں ہیں
 الى نقص في مراتبهم كالمرض ونحوه ما وجب الصدق في حقهم واستحالة الكذب عليهم فلان معجزهم
 نقصان عاید نہ ہو جیسی بیماری اور مانند ہی اور واجب ہونا صدق کا اوسکی حق میں اور کمال ہونا جو کہ اسکی ہی کہ انکا معجزہ
 قد دلت على صدقهم فلما جازهم الكذب لادى الى ابطال دالة المعجزة على الصدق وهو محال لما
 انکی صداقت کی دلیل ہی پس اگر اوسکو جو کہ ہوتا ہی جائز ہی تو اس ہی دلالت معجزہ کی جو صدق پہنچی باطل ہو جاوگی اور بہر حال ہی اور
 وجود الامانة في حقهم واستحالة الخيانة عليهم فلا نهم لو خانوا بفعل شيء ما هو حرام ومكروه
 اور واجب ہونا امانت کا اوسکی حق میں اور حال ہونا خیانت کا اوچر اسلئے کہ انیکا اگر خیانت کرن کوئی امر حرام یا مکروہ عمل میں لاکر
 لكننا ما امرين بالتباعيم فيه لانه تعالى امر الخلق بالتباعيم في افعالهم وقولهم وسكوته وسكوته فلو علم الله
 تو مجھكو ہی اوسکی اطاعت کا اوس باب میں حکم ہوتا اسلئے کہ اہل تعالیٰ فی تمام امت کو انکی اتباع کا حکم دیا افعال اور اقوال اور سکوتم میں پس اگر اہل تعالیٰ ہی
 منهم خيانة لما امر الخلق بالتباعيم فثبت بذلك انه تعالى عصمهم عن فعل شيء ما هو حرام او مكروه
 اوسی خیانت نہ کی تو ہر شخص کو انکی اتباع کا حکم نفع لانا ہی ثابت ہوا کہ اہل تعالیٰ ہی اوسکو معصوم بنا یا ہی تمام فعل حرام اور مکروہ ہی

فلا یقیم منهم شیء ما هو واجب او مندوب او مباح هذا بالنظر الى نفس الفعل ما بالنظر اليه فالحق
 سواک و ده عمل بونای جو واجب ہی یا مستحب ہی یا مباح ہی بہر حال باعتبار ذات فعل کی ہی و نہ بلحاظ ذات علیہم السلام کی ہی یہی
 ان افعالہ دائرۃ بین الوجوب والندب لا غیر لان المباح لا یقیم منهم کما یقیم من غیرہم بمقتضى التعمیر
 کہ افعال او کی طرف واجب ہیں یا مستحب اور کچھ نہیں اسلمی کہ انہی اسی مباح ہی نہیں واقع ہوتا جیسی اور عام ہی باعتبار نسبت تفکر
 بل انما یقیم منهم بنية تصلحہ یصیرہا عبادۃ و اقل ذلك قصد التعليم لغيرہم اذ ثبت هذا
 ہونای بکسر و لکن اگر ہوتا ہی تو نیک نیت ہی ہوتا ہی تاکوہ عبادت ہو جاوی اور کم ہی کم بارادہ تعلیم عمر کی واقع ہو جب یہ بات ثابت ہوئی
 فالواجب علی کل مؤمن ان یکون علی حد عظیم و وجب شدید علی ایمانہ ان یسلب منه بان
 تو ہر مؤمن پر واجب ہی کہ عبادت بہرہ کرنا ہی اور نہ خوف کرتا ہی اپنی ایمان پر مباح و اسلب نہو جا اس سبب ہی
 یصنعی باذنه و یلتفت بذهنه الی خلافہ فی حقہا فی حقہم کذبہ المورخین و یتبہم فی بعضہم بعض
 کسی کان لک اگر اور متوجہ ہو اپنی فکر ہی ان خلافات کی طرف جو او کی حقین جہوں مورخ بیان کرتی ہیں اور بعضی بات میں جاہل و غف
 الجہلۃ من المفسرین فانہ لقلۃ تحصیلہم و عدم تحقیقہم رہا یقیمون فی ذلك بظہر من الکتاب
 ہی او کی تابع ہو گئی ہیں یہ لوگ بسبب کم علمی کی تحقیق کثرا و قات اسباب میں کتاب و رسنت کی ظاہر معنی کی اعتبار ہی اذ اگر کچھ ہی ہیں
 والسنة ولهذا قیل القسک فی عقائدہ الا یماں بحد ظوہر الکتاب والسنة من غیر تفصیل
 اس ہی کہتی ہیں کہ سنہ کر فی عقائدہ ایمان میں صرف ظاہر معنی کتاب اور رسنت کی ہی
 بین ما یستحیل ظاہرہ منہما و بین ما لا یستحیل فلا خفاء فی کونه اصلا من اصول الکفر
 در میان ان امور کی جو حقیقت ہیں وہ ظاہر معنی دو نو کی محال ہیں یا محال نہیں ہیں سو بیشک صاف کفر اور بدعت کی چیز ہی
 والبدعة قال الامام السنوسی و کذا تلقی هذا العلم من محمد الکتاب والمشافع المصحفین
 امام سنوسی کہتی ہیں اور ایسی ہی مان لیا اس علم کا صرف مشایخ غلط کاروان کہنا ہوسی اور فقہا ہی کی تحقیق
 بلا تحقیق و اما وجوب التبلیغ فی حقہم واستحالة الکتمان علیہم فلا یم لو کتموا شیئا مما امر بالتبلیغہ
 اور امر معروف کی تبلیغ اور محال ہونا چہا ہی کا اسلمی واجب ہی کہ اگر انہی علیہم السلام چہا لینی کہ ہی امر معروف ہی
 لکان الناس مأمورین بالتبلیغ فی کتمان ما امر بالتبلیغہ من العلم النافع من اضطرار الیہ و کیف یصور
 تو امت کو کتب اتباع کی لئی حکم ہوتا واسطی چہا لینی کی بعضی امر معروف کی لینی جو کتب تغبیہ ہوا حاجت منکو اور کتب قصہ میں لکھا ہی
 ذلك والکتمان حرمان ملعون فاعلہ بشہادۃ قوله تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت
 حال یہ کہ چہا نا حرام ہی چہا یولا ملعون ہی اسایت کی گواہی سی جو لوگ چہا ہی ہیں جو کتب جہی اذ ان صاف حکم
 و انہی من کتم ما یکتب للناس فی الکتاب اولیک یلعنہم اللہ و یلعنہم لللعن و اما جواز
 اور راہ کی نشان بعد اس کی کہ ہما کو کہوں چکی لوگوں کی واسطی کتاب میں او کو لعنت دینا ہی اور لعنت دینا ہی میں سب لعنت دلی ہی اور
 الاعراض البشریہ لہم فلا یم الاضطر فی رسالتہم و علومہم لہم بل ہی ہما یزید فی مراتبہم باعتبار عظیم
 حالات بشری او کی لئی اسلمی جائز ہیں کہ او کی رسالت اور علوم مرتبہ میں اصلا مہر ہیں بہرہ حالات ان کو کما رہے اور مرتبہ میں اعتبار علمت
 اجرہم من جہۃ ما یقادرنہا من طاعة صبرہم فانه تعالیٰ کان قادرا علی ایصالہ الیہم ذلك الثواب
 ثواب کی جو انکو صبر کی عبادت پر دے ملتا ہی بیشک اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ او کو یہ ثواب
 العظیم بلا مشقۃ یلحقہم لکن تعظیم حکمتہ اختار ان یوصل الیہم ذلك الثواب مع تلك الاعراض
 عظیم کی مشقت پہنچائی عنایت کرتا پراپی حکمت عظیم ہی یہی ہی پسند کیا کہ او کو یہ ثواب ہو اس مشقت کی عنایت ہو

فیدخل الجنة فلذلك قال النبي عليه السلام انما الاعمال بالخواتيم يعني ان اعمال العبد
 جنته من داخل هو كما هي في الدنيا في عليه السلام في كرا اعمال خاتمة معتبرين مراد به هي كرا اعمال ادى الى
 متعلقة في السعادة والشقاوة باخر العمر وفي حديث اخر انه عليه السلام قال اعمالوا فكل
 سعادت اور شقاوت مين آخر عمر سي متعلق مين اور ايک اور حديث مين هي که هي عليه السلام في فرماي علی کیا کرد هر یک کوه به کل
 ميسر لما خلق له اما من كان من اهل السعادة فسييسر له اهل السعادة واما من كان من اهل
 آسان هر که جاکي واسطی ده شخص پیدا ہوئی یعنی جو شخص سعادت دہی او کو اعمال سعادت دہن کی سیر ہوگی اور جو شخص
 الشقاوة فسييسر له اهل الشقاوة فانه عليه الصلوة والسلام بين في هذا الحديث ان كل احد
 بدست هي او کو بد بختون کی کسی عمل آسان ہوگی پس نبی علیہ السلام في اس حديث مين به بیان فرماي که هر یک کا
 مهيباً وموقف للذي خلق لاجله من الخير والشر فمن خلق وقد لانه من اهل الجنة يجرى الله
 سامان اور مکمل تيار هي جسکی واسطی ده پیدا لگا يي نيک اور بد پس جو پیدا ہوئی اس تقدير پر کہ جنتي هو تو الله تعالى
 على يديه اعمال الجنة ويسرها عليه حتى يموت ويدخل الجنة ومن خلق وقد لانه من اهل النار
 او کی با تہر اعمال جہنوم کی جاری کرک اور کو سامان کر ديتا هي آخر کر جنت مين چلا جاتا هي اور جو شخص پیدا ہوئی اس تقدير پر کہ دوزخ مي
 يجرى الله على يديه اعمال اهل النار ويسرها عليه حتى يموت ويدخل النار والعن دليل بغل الظن
 تو الله وکی با تہر روز خير سي عمل پیدا کرک آسان کر ديتا هي آخر کر دوزخ مين چلا جاتا هي پس عمل باعتبار ظن غالب کی ایکی لکي
 ان الشخص من آتى الضفين يكون ومن هذا كان الواجب على ان لا يكون خاليا عن العمل الصالح
 کر آدمی دونو قسم مين کسی کو سامان اس بيان سي واجب هي کہ آدمی کبھی کسی وقت تمام عمر مين سي نيک عمل خالی نہ کرے
 في وقت من الاوقات لانه لا يدري متى ياتي الموت اذ ليس له سن ولا وقت معلوم ولا مرض فخطب في
 کي کو کي معلوم هي کہ او کو کب کب آج او کي اسلي کہ موت کا کوئی سال اور وقت معلوم نہيں هي اور نہ کوئی بيماري مقرر کی گئی
 لمن رزقه الله تعالى الفهم واليقظة من نوم الغفلة والتفكر في المآل الخاتمة واسأل الله ان يجعلنا
 شخص مين جسکو الله تعالى في فهم اور بيداري عنایت کی ہی خواب غفلت سي اور سوچ دی ہی فکرم کی حال کی اور دعا مانگن ہو الله تعالى کی موت
 في خبر مع البشارة فان المؤمن له بشارة من الله تعالى عند الموت كما قال الله تعالى ان الذين
 آجي وقت بشارت کی سادہی ويکتھن مؤمن کو اس کی طرف سي موت کی وقت بشارت ہوئی هي چنانچہ الله تعالى فرما يي تحقيق جنتي في
 قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا واكثروا بالجنة التي كنتم
 کہارب ہمارا اللہ سي پھر اچي پر ہر يہی اول پر اور تي مين فرشتی کہ تم نہ ڈرو اور نہ گماؤ اور خوشي سزاؤں بہشت کی جسکا تمکو
 توعزون فانه تعالى بين في هذه الآية ان الدين اقرب ربيوبية واعتزوا بوحدا نيته ثم استقاموا
 وعدہ تھا الله تعالى ان اس آيت مين بيان فرما يي کہ جس في او کی ربيوبيت کا اقرار کیا او وحدانيت کو مان ليا پھر وہ اسی اقرار
 على ذلك الاقرار بالاعتراف الى الموت باتيان جميع المامولات واجتناب جميع المنهيات اذ لا يتحقق
 اور قبوليت پر موت کي قائم رہے اسطور کہ تمام احکام کا اتا رہا اور تمام منہيات سي نہ کرک رہا کی کو کي پوری
 الاستقامة بدون ذلك بل يحصل الاعوجاج بترك شيء من المامولات وارتكاب شيء من المنهيات
 استقامت بدون اسکی نہيں ہوتی بلکہ استقامت مين جنبش آجاتی هي مامولات کی ترک اور منہيات کی عملی
 تنزل عليهم الملائكة من جهته تعالى عند الموت بالبشارات التي هي قولهم ان لا تخافوا ولا تحزنوا
 تو ایسی لوگوں پر اس کی طرف سي موت کی وقت فرشتی پر بشارت لیکر آتی ہيں کہ اب مت ڈرو اور نہ گماؤ

وإشرا بالجنة التي وعدكم الله تعالى بها على لسان نبيكم وقال لا عدله متو المكن إن كنتم صديقين
 اورخسوخو بشت کی جر اسد تعالیٰ کی قسمی وعدہ کیا تھا تمہاری ہی کی زبان پر اور اسکی ششک کی حق میں یہ تھا یا تو سناؤ مگر اگر تم ہی دو
 ولا یقنونه کذا لیسما قد مت اکیبیم واللہ علیکم الظلمین فبین سبحانه وتعالیٰ فی هذه لایة
 اور کسی نے سنا دیکھی مگر اسسطل کی اسبجج کی ہیں اوکی ہاتھ اور اسکو خوب معلوم ہیں گنہگار اسد تعالیٰ فی اس آیت میں یہ بیان فرمایا
 ان الصديقين في قرأهم لكونهم مستعدين للموت یتقونہ ولا یفرّون منه لكون علمهم حسنا واما
 کہ جو صحابہ اقرا کرتے ہیں موت کی سامان جو کرتے ہیں تو موت کو ممانی ہیں اور اسکی ہاتھ ہیں اسکی کا وہی عمل نیک ہیں اور
 الظلمون فلعدوهم مستعدین للموت لا یتقونہ بل یفرّون منه لكون علمهم سوءا فان العمل السوء
 ظالم چونکہ سالن موت کا نہیں کرتے رہی تو موت کو نہیں ممانی بلکہ اسکی ہاتھ ہیں کیونکہ اوکی عمل بد ہیں کیونکہ عمل بد
 وان لم یخرج المؤمن عن الايمان الا انه سبب لسوء خاتمته وسوء عاقبته فان سوء الخاتمة لا یكون
 اگرچہ مومن کو ایمان تو بافضل نہیں کر دیتا پر شب ہوتا ہی خاتمہ کا اور عاقبت منہوس کا اسسطل کی بد عاقبتہ اور اسکی کا ہوتا ہی
 الا لمن كان له فساد فی الاعتقاد او صار علی المعاصی او عدل عن الاستقامة او ضعف فی الايمان
 سبکی اعتقاد میں فساد ہوتا ہی اور گناہوں پر اٹار ہوتا ہی یا استقامت ہی ٹل جاتا ہی یا اوکا ایمان مست ہوتا ہی
 اما الفساد فی الاعتقاد فیان یكون فی قلبه شيء من انواع الشرك فان انواع الشرك ستة اقسام
 بہر فساد اعتقاد کا بہر ہی کر اوکی ذہن کسی قسم کا شرک ہو کیونکہ شرک کی قسمیں چھ ہیں ایک شرک
 استقلال وهو اثبات الہین مستقلین کشرک التثویۃ فانہم قالوا نجد فی العالم خیرا کثیرا وشر
 بال استقلال یعنی تخت وہ یہی کر دوا اسد مستقل ثابت کری جیسی تثویہ کرتی ہیں وہ یہ کہتی ہیں کہ عالم میں بہا بہت دیکھتی ہیں اور برائی ہی
 کثیرا والواحد لا یكون خیرا وشریرا بالضرة فلا بد ان یكون لكل منہما فاعل علی حدة ثم انہم
 بہت دیکھتی ہیں اوطار ہی کر دلت واحدی خیر اور شر نہیں ہوکتا پس بال ضرور دونو کا فاعل الگ الگ ہوگا بہر اس فرض کی
 انقسموا قسمین القسم الاول المانویۃ والدنیائیۃ فانہم قالوا فاعل الخیر النور وفاعل الشر الظلمة والقسم
 دوم ہوتے ہیں پہلی قسم تو مانویۃ ہی اور دنیائیۃ کا یہ قول ہی کہ یہی فاعل نور ہدی اور شر کا فاعل تاریکی ہی دوسری
 الثاني المجوس فانہم قالوا فاعل الخیر یزدان وفاعل الشر اهرمن یعنون به الشیطان ثم اختلفوا فی ان
 قسم مجوس میں بہر ہی کہتی ہیں فاعل خیر کا یزدان ہی اور شر کا فاعل اہرمن ہی یعنی شیطان بہر اہرمن کی حق میں اختلاف کیا ہی
 اهرمن قدیم کیزدان او حادث منہ والثانی من انواع الشرک شرک تبعیض وهو جعل الالہ فرکبا
 آئیدہ یزدان کا نہ قدیم ہی یا اوکا یہ کیا ہوا حادث ہی اور دوسری قسم شرک کی شرک تبعیض ہی اور وہ مرکب کرنا اسد کا
 من الہة شرک النصاری فانہم اثبتوا الاقانیم الثلاثة التي ہی الوجود والعلم والحیوة وحکمو
 کہی اسد ہی جیسی شرک نصاریٰ کا نصاریٰ ہی تین اصل ثابت کی ہیں وجود اور علم اور حیات بہر ان تینوں پر
 علیہا بانہا الہة تثلثة واعتقدوا ان الالہ جہر فرد مرکبۃ من هذه الثلاثة وقالوا لجمیع عہدہ تثلثة
 بہر حکم کی ہی کہ تینوں خدا ہیں اور یہ اعتقاد کرتے ہیں کہ اسد جوہر فرد ان تینوں ہی مرکب ہی اور کہتی ہیں کہ مجموعہ ان تینوں کا حکم
 الہ واحد وجعلوا الذات الواحدة ثلث صفات وذلك غیر معقول العاقل والثلث من انواع
 سد واحد ہی ایک ذات واحد کو تین صفات بہر اہل انہرہ عاقل کی نزدیک معقول نہیں ہی تبیحہ قسم شرک کی
 الشرک شرک تقرب وهو عبادة غیر للہ تعالیٰ لبقرب الی اللہ تعالیٰ کشرک معتقد ہی عبدة الاصنام
 شرک تعزب ہی اور وہ پوجنا غیر کا سوای اسد تعالیٰ کی تاکہ اسد ہی نزدیک کردی جیسی شرک متقدین بت پرستوں کا

فانهم لما راوا ان عبادتهم للمولى العظيم على ما هم عليه من غاية الدناءة ونهاية الخفارة سوء
 انكى خيان بين جب يبر آيا كه عبادت كرامولى بزرگ كواس حال مين كه بكونا، است حاصل بى اور هم بى حيرين بى

ادب عظيم يقر بواليه عبادة من هو اعلى منهم عنده كالمثلكة والنفس والقصر والنعوم و
 الى اولى بى اسلى قريب انكى واسطى بوجنا اولن بجزو نكاشه روح كلى جوادى ادى خيال مين بهتر تقي جسى فرشتى اور سوج اور جايزه وستراره اور

النار ونحوها ثم انهم لما راوا غيبة من اختاروا عبادة عنهم صنعوا الاصنام امثلة لما غاب
 انك اور مانند اسلى بپراهنون فى جب ديگه كه جسمى هم عبادت كرتى مين وه بهارى سامنى بى غايب هو جاتى مين تو اوى موت كات بى بللى حركى بى انكى سامنى

عنهم من معبوداتهم واشتغلوا بعبادتها وبتبهم في ذلك ان يتقربوا الى ما جعلوه مثالا له
 غايب هو جاتى تو اوى بكون كوچى كلى اور غرض اوى اسى بپرتى كه نزيك هو جاتى اوى بى جسى بت بنا بى

وقصد هم من جميع ذلك ان يتقربوا الى المولى العظيم لكن تلاعب الشيطان بعقولهم واقنعهم
 اور اس سبب بى بپراهنون كه مولى بزرگ سى قريب هو جاتى بى شيطان فى اوى عقلتو كوچى بكونا بى انك

في الضلال والارباب من انواع الشرك شرك تقليد وهو عبادة غير الله تعالى تقليد الغير كشرك
 كره كرد بى اور جوتى قسم شرك بى شرك تقليد بى اور وه بوجنا غير امد كا اورون كوچى كره جسى شرك

متاخري عبدة الاصنام فانهم لما وجدوا الباءهم واجلادهم مشغولين بعبادتها قلادهم فيها
 بچلى بت پرستون كا انبون فى ابنى باب اورون كو جوت بوجنى ديگه بت پرستى مين اوى تابع بونكى

وكالولانا وجدنا الباءنا على صفة وانكا على اثرهم مقتدون وهم كبايهم في صلح مبين والخاص
 اور كلى بچى بى ابنى باب راوى ايكه بپراهنون بى اور هم اوى كى قدمون بچتى مين اور وه ابنى باب راوى مانند صر كرا بى مين

من انواع الشرك شرك الاسباب وهو اسناد التأثير للاسباب العادية كشرك الفلاسنة الطما
 بچون قسم شرك بى شرك اسباب بى اور وه نسبت كرا تاثيرات كا اسباب بى واقف عادت كى جسى شرك كرا ديوان اور طبيون كا

ومن تبهم على ذلك من جهة المؤمنين فانهم لما راوا ارتباط الشعب باكل الطعام وارتباط الزى
 اور جواونكى سانه مين اس باب مين اسلاميون مين بى انبون فى جب ديگه كه ربط حكم سبرى كا كهنا كهنا بى اسى اور ربط سارنگ كا

بشرب الماء وارتباط سرة العورة بلبس الشيا وارتباط الضوء بالشمس ونحو ذلك مما لا ينصر فهموا
 بلى بچى بى اور ربط ستر بونكى كا كرا بچنى بى اور ربط روشنى كا سورج بى اور مانند اسلى فى قياس تو

بجهلهم ان تلك الاشياء هي المؤثرة فيما مرتبط وجوده معها ما بطبعها وببقوة وضعها الله فيها وهو
 بچى جمالت كا بچى كبريه بى جبر بى مستقنا تاثير كبرى مين بچى بچى سميات مين يا تو اوى طبع كى تاثير بى بجزو قوت كى كه اسدلى فى اوين بچى كى كا

غلط وسبب غلطهم قياسهم ادمراك المحس بادمراك العقل فان الذى شاهده انما هو تاثير شئ
 سبب غلط بى اور سبب غلط كا بپراهنون بچى بچى محسولات بى محسولات كو قياس كرا بى كيوكه جوبه بچى مين تو بپراهنون بچى بچى ايشا ايك بچى كا

عند شئ وهذا هو حظ الحسن اما تاثيره فيه فلا يدرك بالحس بل انما يدرك بالعقل والسادس من
 پاس كى جبر مين بى بپراهنون بچى بچى اور تاثيره صلا جواسين بونكى بى سوده صرف عقل بى در بابت بونكى بى بچى قسم

انواع الشرك شرك الاغراض وهو العمل لغير الله تعالى كشرك المراتين فانهم عند علمهم بالمأمورة
 شرك كا وه شرك اغراض بى اور وه عمل كرا واسطى غير امد كى جسى شرك كرا كهرون كا جب بپراهنون كرا كوى بامورى

من واجب ومن دون واجب وعند تركهم المنهى عنه من محرر او مكره ليس مقصودهم طلب رضا الله
 واجب يا مستحب ادا كرتى بچى بچى منى عنه حرام يا مكره سى احراز كرتى مين تو اوى كو مقصود رضا منى خدا تعالى كى بچين بونكى

شأنه یختتمه بالسوء وان كان مع کمال الزهد والصلاح لان زهده وصلاحه انما یفعله
 اذا كان مع الاعتقاد الصحيح للموقف لکن تألیه وسنة تسهوله واما اذا لم یکن مع الاعتقاد
 الصحيح للموقف لهما بل كان مع الاعتقاد الفاسد الخالف لهما فلا یفعله واما الاصرار علی المعاصی
 فیان یحصل فی قلبه الفها فان جمیع ما الفه الا انسان فی عیة یعود ذکره عند موته فان كان
 میله الی الطاعات اکثر یكون اكثر ما یحضره عند موته ذکر الطاعات وان كان میله الی
 المعاصی اکثر یكون اكثر ما یحضره عند موته ذکر المعاصی فریما یغلب علیہ حیث نزل الموت به
 قبل التوبة شهوة من الشهوات ومعضیة من المعاصی فیتقید قلبه بها وتصدیر حجابین به
 ذنباً صلا او ارتکب لکن تاب فهو یبعد عن هذا الخطر واما العذر عن الاستقامة
 فی ان یظهر فیہ الاعوجاج فان من كان مستقیماً فی ابتدائه ثم تغیر عن حاله وخرج عما کان
 علیه فی ابتدائه یشبه یكون اذ لم یکن له من قبله عاقبة کما للمیسر الذی کان فی ابتدائه
 المثلثة ومعلمهم ولشد هم اجتهاد فی العبادة حتی قیل لم یبق فی سیم صفت وسبع مرضین
 موضع شرب الا هو قد سجد فیہ ثم لفر بالسجود لادم النبي علیه السلام فی الاستکبر وکان من
 الکفرین وکیلاً من باعور الذی اتاه الله تعالی ایاته فاسلم منها یجلوده الی الدنیا وانتاع هو و
 کان من الغرین وکیلاً من العابد الذی قال له الشیطان کفر فلما کفر قال انی بری منک انی انا
 الله سریت العینین فان الشیطان اغراه علی الکفر فلما کفر تری امته عفاة ان یشارک فی العذاب
 انما کما جرد دگراری عالم کما شیطان فی اوکلو کما یختمه کما

ولم ينفعه ذلك كما قال الله تعالى فكان عاقبتهم انهم في النار خالدون فيها وذلك جزاء

اولس من شيطان كوكبير فانه يهاجيك الله تعالى فاما في بصره اولون دونكنا يسرى كده دونو من انك من سار من اوسين اوسين ستر

الظلمين واما الضعفاء الايمان فبان يكون حب الله تعالى في قلبه ضعيفا فان من كان في

كشكادوكي اوزاين كي سسقي اسطوري كده الله تعالى كي محبت اكي دليين ضعيف هو جب اسكي

ايمانه ضعف يستولى على قلبه حب الدنيا بحيث لا يبقى فيه لحب الله تعالى شئ الا من حيث

امان من سسقي هو في بي تراوسكي دل پردينا كي محبت استجنا جاتي بي كواوسين محبت اكي كي كچر كهايش نهين سقي كمر يسري كچر

حديث النفس على وجه لا يظهرا اثر في مخالفة الهوى ولا يؤثر في الكف عن المعاصي ولا في الحث

جسي وحي بات هوليس كي هو كي مخالفت من اوكا كچر اشراف نهين هوتا اور نه كچر اشر معاصي ركني من هو اور نه كچر اشر

على الطاعات فيهنم في الشهوات وارثا بالسيئات فيترك ظلمات الذنوب على قلبه ولا تزال

عبادت كي رغبت من هو سوسو شهوات اور يدون كي كچرين اوكي دل پردينا كي محبت اكي كي كچر كهايش نهين سقي اوكي دل پردينا كي محبت اكي كي كچر كهايش نهين سقي

تظفي ما فيه من نور الايمان مع ضعفه فان جاء اليه سكرات الموت وعلم انه يفارق الدنيا وهو

نور ايمان كواوسين هوتا بي جستا جاتا بي باوجر كي ضعف بي جب اوكو نزع كي حالت اكي بي اور جستا بي راب دناسي جلا اور نه

محبوبة له وجهها غالب عليه حتى لم يدتركها ويتألم من فراقها في ذلك من الله تعالى فيعشي

اوكي محبوبتي اور اوكي محبت اوسر اسي غالب بي كواوسين جوتا نهين جاتا اور اوكي فراق بي رنج اور اوتا بي محبت بي كچر فراق الله تعالى كي هوف بي راب دناسي

عليه ان يحصل في قلبه بغضه تعالى بدل حبه فان انقز خرج روحه في تلك اللحظة

يسري كواوسين خدا كي طرف كي محبت كي كچر كينه پيدا هوجادي اكر تفاقا اوسي حالت من جان نكل كي

يختم له بالسوء ويهلك هلاكاً ابدياً والسبب المفضي الى هذه الورطة حب الدنيا والركون

نواوسكا ختم بهر هوگا اور نهين كواوسين گدا هوتا اوسر اس ملاكا بهري دنيا كي محبت اور دنيا كي طرف توجه

اليها والفرح بها مع ضعف الايمان الموجب لضعف حب الله تعالى وهو الداء العضال الذي

اور دنيا كي خوشي باوجر سسقي امان كي جس كي محبت اكي سست هوجادي اور بهر بري سخت بيار كي جسين

عم اكثر الخلق فمن اراد النجاة من هذه الورطة فعليه بعد اخراج حب الدنيا من قلبه وتصحيح

اكر نه خصلت مبتلا بي سو جو شخص اس بلاسي بچا جاتي اوكو لازم كي كاول دنيا كي محبت دي سي دور كي بهر انا عقيدة

اعتقاده ان يجتز عن المعاصي عن مشاهدتها ومشاهدتها لها وان يواظب على الطاعات

درست كر كرا گنا هوسه بهر كري كر كرا گنا هون كي طرف خيال كري اور نه كرا گنا هون كي طرف وطاعات واعي اختيار كري

التي هي شرة عيبة الله تعالى ولا يتصور محبة الله تعالى الا بعد معرفته اذ لا يحب الانسان ما لا يعرف

كده محبت اكي كي بهل بي اور محبت اكي من هوتي بدون معرفت اكي كي اسطوري كواوسين نادانسته چير كو محبت نهين كستا

وانما يحب ما يعرفه فمن عرف الله بما يحب عليه معرفته وعرف ان جميع النعم الواصلة اليه والى

محبوس كي كور كستا بي جسكو جاتا بي ليس جو شخص كرا كرا بچا ليكا اون اوصاف سي هوا اوكو وجب من اوسر بهر كچر كچر عقيبتن كچر اور اوكو حاصل من

غيره ليس الا منه تعالى لاجرم يحبه فاذا احبه يسعي في تحصيل رضائه ويجتز عن موجبات

سبب الله كي طرف سي من توشك الله كده دست كر كچر بهر جب اوكو انا محبت كي تراوسكي رضائدي من كوشش كر كچر اور اوكي عهدي بي جاتا بي كا

سخطه فيكون لا تقا الوصول احسانه ودخول جنانه بمقتضى وعده يسر الله تعالى

بهر نه بهر احسان كي قابل اور جنت من جاتي كي لائق اوسكي وعده كي موافق هون كچر خدا تهاوسك اسان كچر

عبادة الاصنام وقال ابن القيم في غايته نقلا عن شيخه ان هذه العلة التي لاجلها لم يشرك
بت پرستی کی حاکم ہو گیا اور بن قیم اپنی کتاب اغا میں ابنی اسنادی نقل کرتا ہی جرح علی کی سبب شیخ عارفی قرون سومین
اتخاذ القبر لم یکن التي اوقعت كثيرا من الناس ما في الشرك الاكبر او فيما دونه من الشرك فان الشرك
بنائی سے منع فرمایا ہی اسلی بہت لوگوں کو یا تو یہی شک میں
بقبر الرجل الذي يعتقد صلاحه اقرب الى النفوس من الشرك شجر او حجر وهذا تجد كثيرا
صالح مرد کی قبر کو دلون میں بہت جگہ آتا ہی بہت شرک کسی درخت
من الناس عند القبر يتضرعون ويخشعون ويخضعون ويعبدون بقولهم عبادة لا يفعلون
لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ قبروں پر جا کر وہ فی بین اور اگر کوئی فی بین اور کسی ایسی عبادت کرتے ہیں
مثلهما في بيوت الله تعالى ولا في وقت السجود ورجوع من بركة الصلوة عندها والدعاء لهما ما
کرمی مسجدوں میں کہیں نہیں کرتی اور صبح کی وقت کہ فی بین اور دعا لگے
لا يرجون في المساجد فلهم مادة هذه المفسدة في النبي عليه الصلوة والسلام عن الصلوة في
امید رکھتے ہیں کہ کہیں کہیں مسجدوں میں یہ دعا فساد کا قطع کریں گے
المقبرة مطلقا وان لم يقصد المصلی صلوة فيها بركة البقعة كما هي عن الصلوة وقت طلوع
اگرچہ مصلی کو قبروں میں نماز پڑھنی ہی برکت اس جگہ کا مقصود نہ ہو جیسی منع فرمایا نمازی عن طلوع
الشمس ووقت غروبها ووقت استوائها لانها اوقات يقصد المشركون الصلوة للشمس فيها فزهر
آفتاب پر اور میں غروب اور برابر اور پھر کو کیونکہ یہ وہ وقت ہیں کہ مشرک سمین آفتاب کو پوجتے ہیں سو یہ صلی علی علیہ السلام
امتة عن الصلوة فيها وان لم يقصد ما قصده المشركون واذا قصد الرجل الصلوة عند المقبرة
یعنی امت کو ان وقتوں میں نمازی منع کیا اگرچہ انکی غرض وہ نہیں ہوتی جو مشرکوں کی نیت ہوتی ہی اور جب کسی مقبرہ میں نماز پڑھنی ہی
تدبر كما بالصلوة في تلك البقعة فهذا غير المحادة لله تعالى ولرسوله والمخالفة لدينه وابتداع
برکت اور محکمہ کی حاصل کیا حاکم نو خدا و انکی رسول کی عین مخالفت ہی اور انکی راہ کی مخالفت نیز دین
دين لم ياذن به الله تعالى فان العبادات عينها اعلی الاستئذان والاتباع اعلی الامور والامر بالمعروف
احداث کرنا ہی محکمہ کا کہ فی حکم نہیں فرمایا بیشک عبادت کی نیاد طریق سنت اور اتباع پر ہی ہوا جو اس اور بدعت پر نہیں
فان المسلمين اجمعوا على ما علموه من دين بينهم ان الصلوة عند المقبرة منهي عنها لان فتنه
سبب سے مسلمانوں نے اتفاق ہی نہیں ہوا کہ علم کی موافق یہ دعا ہی کیا ہی کہ نماز قبروں کی پاس منع ہی اس واسطے کہ فساد
الشرك بالصلوة فيها ومشابهة عبادة الاصنام اعظم كثيرا من مفسدة الصلوة حين طلوع
شرك کا سبب نماز کی قبروں میں اور مشابہت بت پرستی کی بہت زیادہ ہی فساد نماز کی ہی جو وقت طلوع
الشمس وحين غروبها وحين استوائها فانه عليه السلام لما هي عن تلك المفسدة سدا للذريعة
آفتاب کی اور وقت غروب اور وقت استوائ ہی زوال پیکر ہو کر ہی علیہ السلام فی جب اس فساد کی بند کر لی واسطے کہ یہ سبب کی بے بسی سے منع فرمایا
النسبة التي لا تكثر الخطر بالالمصل فكيف بهذه الذريعة التي كثيرا تدعو صاحبها الى الشرك
کہ جسکا خضوع ہی مصلی کی نہیں نہیں اس واسطے کہ یہ ذریعہ کیونکر ممانعت ہوگی جو اکثر اوقات اس علی والیکو شرک کی طرف ہی بخا تا ہی
بدعاء المولى وطلب الخوايم منهم واستفاد ان الصلوة عند قبورهم افضل من الصلوة في المساجد
کہ انکو مومن کیونکر کیوری درستی حاجتیں طلب کری اور یہاں عقدا کری کہ نماز کی قبروں کی پاس مسجدوں کی نمازی بہتر ہی

وغير ذلك ما هو محادثة ظاهرة لله تعالى ولم رسوله قال ابن القيم في اغنيته من جمع بين سنة
 اور سوا اسکی اور عقاید کے صاف مخالفت ہی اس کی اور اس کی رسول کی ابن قیم اپنی اغنیہ میں لکھتے ہیں جو شخص جمع کرے کہ وہ اپنے طریق
 رسول الله عليه السلام في القبر وما امر به وما نهى عنه وما كان عليه الصحابة والتابعون
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی باب میں اور جوامع فرمایا اور جو منہج فرمایا اور جو طریق صحابہ اور تابعین کا بتا
 وبين ما كان اكد الناس اليوم رأى أحدهما مضادا للآخر ومنا فضاله بحيث لا يجتمعان ابداً فانه
 اور درمیان اوس طریق کی جس پر اکثر لوگ آج کل چلتے ہیں تو ایک کو دوسرے کا برخلاف اور اٹھا پاؤں گا ایسا کہ ہرگز کہیں جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ سب
 عليه السلام هي عن الصلوة عندها وهم يخالفون ويصلون عندها وهي عن اتخاذ المساجد
 علیہ السلام فی قبروں کی پابندی منع فرمایا اور یہ لوگ خلاف کر کے قبروں کی پاس بغیر ہر ہر میں اور قبروں پر مسجدیں بناتی ہیں منع فرمایا
 عليها وهم يخالفون، ويبنون عليها مساجد ويسمونها مشاهد وهي عن إيقاد السرج عليها وهم
 اور یہ خلاف کر کے ان پر مسجدیں بناتی ہیں اور لوگ ان کا نام مشاہد رکھتے ہیں اور منع فرمایا قبر پر روشنی کرنی سی اور یہ
 يخالفون، ويؤقدون عليها القناديل والشموع بل ينفقون لذلك أوقافاً وهي عن تجصصها والبناء
 خلاف اس کی روشنی کی واسطی قندیلیں اور شمعیں جلاتی ہیں بلکہ ایک واسطی دفعی خرچ مقرر کر دیتی ہیں اور منع فرمایا کچھ گڑبگڑ کی اور عمارت بنانی
 عليها وهم يخالفون، ويجصصونها ويعقدون عليها القباب وهي عن الكتابة عليها وهم
 اور یہ خلاف کر کے قبروں پر چونکہ عمارت بنا کر برج بناتی ہیں اور منع فرمایا قبروں کی اوپر لکھنی سی اور یہ
 يخالفونه، ويتخذون عليها الألواح ويكتبون عليها القرآن وغيره وهي عن الزيادة عليها غير زابيا
 اس کی برخلاف اور یہ سختی لگا کر اور یہ قرآن وغیرہ دعائیں شکر لکھتی ہیں اور منع فرمایا کہ قبروں میں زیادہ اور کچھ مٹی مت بڑھاؤ
 وهم يخالفونه، ويزيدونه عليها سوى التراب الأجر والأجرار والجص وهي عن اتخاذها عياداً
 اور یہ مخالفت کر کے اس کی سوائے اصلی مٹی کی بچی لپیٹیں اور یہتر اور چونکہ زیادہ کرتے ہیں اور منع فرمایا کہ قبروں کو عیدت بنانا
 هم يخالفونه، ويتخذون عياداً ويجتمعون لها كما يجتمعون للعيد، واكثر والحاصل انهم متافضون
 اور یہ مخالفت کر کے اور کو عید بنا کر اسپر انہو عرس کرتے ہیں جس عید میں جمع ہوتی ہیں یا اوس سی ہی زیادہ اور حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ بالکل
 لما امر به النبي عليه السلام وهي عنه ومحادون لما جاء به وقد اُلهم هؤلاء الضالين المضلين
 نبی علیہ السلام کی حکمتی اور معاندت ہی ان کے خلاف کرتے ہیں اور ان احکام سی اب یہ چال بولیا ہی اس طائفہ گمراہ اور گمراہ کو بولوا کہ اس
 الى ان شرعوا القبور حجاجاً ووضعوا له مناسك حتى صنف بعض غلامه في ذلك كتاباً واسماه مناسك
 کہ قبروں کا حج کرنا مشع و غلام کی اور اس کی ادب اور طریق مقرر کی ہیں بیان تک بعضی کتوں کی اس باب میں کتاب تصنیف کر کے اس کا نام مناسک
 حجاً لمشاهد تشيهاً منه للقبور بالبيت الحرام ولا يخفى ان هذا مفارقة لدين الاسلام ودخول
 حج الحرام ہر گز بھی اتنی قبیح کہ بیت الحرام کے مشابہ ہو گیا ہی اور ظاہری کہ یہ اعتقاد کو ایسا دین اسلام سی الگ ہو کر بت پرستی کی
 في دين سبداً أيضاً فانظر الى ما بين شرعه النبي عليه السلام في القبور من النهي عما تقدم ذكره
 دین میں داخل ہونا ہی اب یہ کہہ دو یہی گمراہان طریقہ نبی علیہ السلام کی قبروں کی پاس میں کمرے نہ فرمایا یہ مذکرات بالاسی
 وبين ما شرعه هؤلاء وما قصده من التباين العظيم لا ريب ان في ذلك من الفساد ما يعجز
 اور درمیان طریقہ اس گمراہ کی اور جو یہ ارادہ کرتے ہیں کتنا بڑا فرق ہی اور ہر شے اس میں اتنی فساد ہیں
 الانسان عن حصره منها تعظيمها الموقر في الافتتان بها ومنها تقضيها على المساجد التي هي
 کہ انسان گنت ہوا تنکڑی ایک مسجد کہ قبروں کی اتنی تعظیم کرنی جس سے لوگوں فتنہ میں پڑیں ایک مسجد کہ قبروں کی تعظیم مسجدیں ہی ہی ہو

خبر البقاء ولحقها الى الله فانهم اذا قصدوا القبر بقصد دفنها مع التعظيم والاحترام والظفر في الشجر
 تمام مکانی بهتر اور اوردن آغالی کی محبوب میں کیونکہ یہ لوگ جب قبر بن رہے ہوتے ہیں تو نہایت تعظیم اور حرمت اور انکسار اور خوف
 و مرقة القلب وغیرہ کی مثالاً یفعلونہ فی المساجد ولا یحصل لہم فیہا نظیرہ ولا مثیلہ ومنہما انما
 اور نہیں پیدا ہوتا اور انکو مساجد میں بغیر اور نہ مثل اور ایک یہ کہ قبر پر
 اور نہ ہی ولی کی کرتی ہیں انہی کہ مسجدوں میں نہیں کرتی
 المساجد والسرہ علیہا ومنہما العکوف عنہا وتعلیق الستور علیہا واتخاذ السدنة لها حتی
 مسجد بناتی ہیں اور درویشی کرتی ہیں اور ایک یہ کہ قبر پر چلے کشتی کرتی ہیں اور قبر پر عکوف جزائی ہیں اور مجاور رہتی ہیں یہاں تک
 ان عبادہا یروحون المجاورة عنہا علی المجاورة عند المسجد الحرام یرون سدنتہا افضل من
 مسجد الحرام کی مجاورت سے بہتر سمجھتی ہیں وہ جانتی ہیں کہ قبر پر بیٹھی رہنا مسجد کی
 خدمۃ المساجد ومنہما الذل لہا ولسدنتہا ومنہما زیادہا لاجل الصلوة عنہا والطواف
 حضرت کی کرتی ہیں اور ایک یہ کہ قبر کی اور انکی مجاورت کی سنتیں مانتی ہیں اور ایک یہ کہ قبر پر جانا واسطی نماز کی اور انکی گردہ پر کھڑے ہونا
 وتقبیلہا واستلامہا وتعقیر الخبز دعلیہا واخذ نزاہا ودعاء اصحابہا والاستغاثۃ بھم
 اور بوسہ دینا اور چومنا اور قبر کی منی اور ہٹا کر منہ پر طہنی اور ان مردوں کو کچھانا اور اٹھ دے دھنسنی
 وسواہم النصر والفرق والعاقیۃ والولد وقضاء الدین وتقریر الکربات وغیرہ ذلك من
 اور اوشی نصرت اور درویشی اور صحت اور اولاد اور قرضہ کا ادا کرنا اور مصیبتوں کی کشادگی اور سواہر اسکی
 الحاجات التي کان عباد الاولان یستلونہا من اولانہم وليس شیء منها مشروعا بالفاق ائمة
 اور حاجتیں طلب کرتی جو کہ بت پرست اپنی بتوں کی مانگتی تھیں اور اس میں کوئی بات جائز نہیں نزدیک کسی امام
 المسلمین اذ لم یفعل شیء من سلب العالمین ولا احدا من الصحابة والتابعین وسائر ائمة الدین
 اہل اسلام کی اسکی کہ اس میں ہی رسول رب العالمین کی کچھ نہیں کیا اور نہ کسی فی صحابہ اور تابعین میں ہی اور نہ کسی امام دین کی
 ومن المحال ان یکن شیء منها مشروعا وعلاصلہا ویصرف عنہ القرون الثلاثة التي شہد
 اور محال ہی کہ ان تمام مذکور بات میں سے کوئی ام جائز اور علی صالح نحو اور تینوں عہدوں میں سے کوئی خالی گزر جائز جن عہدوں کی حدیث
 فیہم النبی علیہ السلام والصدق والعدل ویظفر بہ الخلفاء الذین شہد فیہم النبی علیہ السلام
 اور عہدہ اہل بیت علیہم السلام کی گواہی ہی اور اس امر کو متاخر لوگ عمل میں لاوین چکی ہی نبی علیہ السلام کی
 بالکذب والفسق فمن کان فی شک من هذا فلینظر هل یمکن یشر علی وجہ الامر ان یمکن
 کذب اور فسق کی گواہی ہی ہے جسکو اس میں کچھ شک ہو تو وہ دیکھ لی آیا ہو سکتا ہی کوئی دوی ہی زمین پر ہی
 عن احد منہم یقل صمیم وضعیف انہم کانوا اذ اذیلہم حاجة قصدوا القبر دفنہا عنہا یسبحون
 کسی ایک کی اور میں ہی نقل صحیح وضعیف لا سکتا ہی کہ وہ لوگ ایسی ہی کہ جب انکو کوئی کام پیش آتا تو وہ قبر پر جاکر دعائیں مانگتی اور پڑھتے کہ جو ہی
 بہا فضلا ان یصلوا عنہا و یسئلوا حاجتہم منها کلا لا یمکنہم ذلك بل انما یمکنہم ان یأتوا بکثیر
 چہ جای کہ قبر پر وہ نماز پڑھیں یا اسکی اپنی حاجتیں مانگیں ہرگز یہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ہو سکتا ہی کہ اکثر
 من ذلك عن الخلف الذین خلفت من بعدہم ثم کما تاخر الزمان وطال العهد کان ذلك اکثر حتی
 ان امورات کی سب سے متاخر میں ہی اسکیں جو انکی پیچھے پیدا ہوئی ہیں بہر جتنی زمانہ ٹھہرنا کی اور مدت دراز ہوئی گئی وہ امور بھی طبعی ہی بیان تک
 وجدت من ذلك عدة مصنفات لیس فیہا عن النبی علیہ السلام ولا عن خلفائہ المرشدين ولا عن
 کہ چند کتب میں ایسی ہیں کہ جن میں سے بعض مصنفین اہل بیت علیہم السلام کی اور نہ انکی خلفاء وراشدین ہی اور نہ

الصلاة والتابعين حرف واحد بل فيها من خلاف ذلك كثير من الأحاديث المرفوعة التي من جعلها
 اوردا وصحاحي اور تابعين سي ايك بي حرف تينين بکذا و تين اسکی برخلاف مہبت حدیثین مرفوع ہیں جنین کی
 قوله عليه السلام كنت نهيتكم عن زيارة القبور من امدان يزور فلان يزور فلا تقولوا هجر اى فحشا
 ايك سید حدیث ہی کہیں حکو مستح کیا تھا قبروں کی زیارت سی اب جسکا دل زیارت کو چاہی تو زیارت کرے بر فحش زبان پر مت لاؤ
 واتى فحش اعظم من الشر فعندنا قولنا وما الاثار من الصلاة فاکثر من ان يحال بها فمن جعلها
 اور کونسا فحش بڑا ہوگا ترک کرسی قبروں کی پاس باعتبار قبول او فعل کی اور انا صحابہ کی تو شمار سی زیادہ ہیں
 ما فی صحیح البخاری ان عمر بن الخطاب راى اشر من مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر قال بن
 ایک وہ جو صحیح البخاری میں ہی کہ عمر بن الخطاب فی النسن مالک کو دیکھا کہ قبر کی پاس نماز پڑھتی ہیں عرض کیا کہ قبر قبر ہی ابن
 القيم فی غائتہ هذا يدل على انه كان من المستقر عندهم ما نهى عنه نبيهم من الصلوة عند
 قيم کہتا ہی اپنی کتاب غائتہ میں اس ہی معلوم ہوتا ہی کہ او کی نزدیک وہ ہی مقبرہ تھا جو کہ او کو ہی صلی اور عید صلی
 القبور وفعل الان لا يدل على اعتقاده جوازہ اذ يحتمل ان لم يره اوله يعلم انه قبرا وذهل عنه
 اور ان کی کچھ کچھ نہیں ثابت ہوا کہ او کی نزدیک جائز تھا اس واسطی شاید کہ اس فی قبر تین کی ہو یا او کو نہ معلوم ہو کہ بیان قبر ہی یا ضحیل نما ہو
 فلما نهى عمر تبتة ومنها اتخذها عيدا كما اتخذ المشركون من اهل الكتاب قبورا انبياءهم
 جب عمر ہی او کو جتلا تو خبردار ہوئی اور ایک سید کہ قبروں کو عید بناتی ہیں جیسی اہل کتاب کی شکر کن فی انبیاء
 وصلى اثم عيدا فانهم كانوا يجتمعون لزيارتها ويشغلون بالوقوف الطرب فيها فنهى النبي عليه
 اور صحابہ کی قبروں کو عید بنا تھا بیشک وہ مشرک زیارت کی واسطی جمع ہو کر لغو اور خوشی میں مشغول رہتی تھی سوئی علیہ
 السلام امته عن ذلك كما روى عن ابی هريرة انه عليه السلام قال لا تجعلوا قبوري عيدا فاضل
 السلام ہی اپنی امت کو اس سی منع کیا چنانچہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی قبر کو عید مت بنا لینا میری واسطی نہ
 علی فان صلواتکم تبلغنی حیث کنتم فان قبره عليه السلام مع كونه سيد القمود و افضل قبر
 پڑ ہو بیشک تمہارا کہ درود میری پاس پہنچے گی جہاں ہی پڑ ہوگی بیشک قبر علیہ السلام کو باوجودیکہ نام روی زمین کی قبر کونسی بہتر اور افضل ہی
 علی وجه الارض اذ وقع النهي عن اتخاذ عيدا فغير عيدا كما كان اولی بالنهي ثم انه عليه
 جب ممانعت واقع ہوئی عید بنانی سی تو اور قبر میں چاہی کسی کی ہو اگر کی واسطی ممانعت کی لائق تر ہی بہ پیغمبر علیہ
 السلام اشار بقوله فصلوا علی فان صلواتکم تبلغنی حیث کنتم لی ان ما يناله من امته من
 السلام بطور اشارت رکھی اس قول سی درود پڑھو میری اور پس درود تمہاری بھی پہنچتی ہی جہاں ہی پڑ ہوگی پیغمبر کی امت کی طرف سی
 الصلوة والسلام عليه يحصل له مع قربهم من قبره وبعدهم عنه فلاحاجة لهم الى اتخاذ
 درود اور سلام آپ کو حاصل چھوٹا ہی قبری نزدیک ہوں یا دور ہوں بہر کیا حاجت ہی کہ اکی قبر کو
 عيدا لان فی اتخاذ القبور عيدا من المفساد ما لم يعلمه الا الله تعالى فان غلاة متخذيها
 عید بنانا وین اس واسطی کہ قبروں کو عید بناتی ہیں وہ فساد ہیں جسکو خدا کی سوا کوئی نہیں جانتا بیشک کئی گور بہت جو قبروں کو
 عيدا اذا مرادها من مكان لا يزلون عن دواهم ويكشفون رغبتهم ويضعون جباههم على الارض
 عید بناتی ہیں جہاں ہی قبر کو درسی دیکھتی ہیں تو سوا خدا پر سی پیادہ ہو جاتی ہیں اور انکی سر ہو کر سجود میں گر پڑتی ہیں
 ويقبلون الارض ثم انهم اذا وصلوا اليها يصلون عندها ركعتين ثم ينشرون حول القبر
 اور زمین جو پڑتی ہیں بہر جب پاس جاتی ہیں تو دو رکعت نفل ادا کرتی ہیں بہر قبر کی گردن ہوتی ہیں

طائفتين به تشبيهه باله البليت الحرام الذي جعله تعالى مباركا وهدي للامام ثم يلخذون
 قلوبهم لئلا يذكروا ما كان من قبلهم من قبلكم ولا يذكروا ما كان من قبلكم ولا يذكروا ما كان من قبلكم
 في التقييل والاستسلام كما يفعل الكجهم في المسجد الحرام ثم يعفرون جباههم وخدودهم
 بوسدونا اور جو نما ستر و ع کرتی ہیں جسے حاجی مسجد الحرام میں کرتی ہیں پہرہ کا کٹی اپنی جھڑوں اور گھانوں کو لگا کر
 ثم يركلون مناسك حج القبر والحلق والتقصير ثم يقربون لذلك الركن القبرين فلا يكون
 پہرہ تمام اواب حج قرنی سرسندہ اگر اور کٹ کر پورے کرتی ہیں پہرہ اور ت ہر طرف بائیں دیکھ کرتی ہیں پس
 صلاتهم ونسكهم وقربانهم وما يراق هناك من العبرات ويرفع من الاصوات ويطلب من
 اوکی نماز اور اواب حج اور قرنی بائیں اور اوکا آئسو بناتا اور وچ کر دنا اور پکارنا اور حاجتیں
 الحاجات ويسئل من تغريم الكربات واغناء ذوى الفاقات ومعافات اولى العاهات والبلديات
 مانگی اور صولات کشائش سمجھتی کی اور غنی کرنا فاقہ کشوں کا اور روگرد کرتی صاحبہ صیغیت اور بلديات کی
 لله تعالى بل للشيطان فان الشيطان لبي آدم عدو صبين يصدهم بأنواع مكائده عن
 واسطی اللہ تعالیٰ کی نہیں بل شیطان کی ہے آدم کا کھلا دشمن ہے طرح طرح کی مکرانی ہی آدم کو
 الطريق المستقيمة ومن اعظم مكائده ما نصبه للناس من الانصاب التي هي رجس من عمل
 سیدھی راہ سی روکتی ہے اور اوکا بڑا مکر ہے کہ واسطی ہی آدم کی بت مکر کا ہے جو نجس ہی کام
 الشيطان وقدم الله المؤمنين باجتنا بها وعلق فلاحهم بذلك الاجتناب فقال يا ايها
 شیطان کا اور اللہ تعالیٰ کی ہے جو کہ ایمان کو اوس کی بجلی کا اور واسطی اور بچتی ہی متعلق کی فرمایا ای
 الذين آمنوا انما الحشر والمبسر والانصاب ذكركم رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه
 ایمان والو یہ جو ہی شرب اور حج اور بت اور پائسی گندے کام ہیں شیطان کی سوائسی بچتی رہو
 لعلكم تفلحون فالانصاب جمع نصب بضم نين او جمع نصب بالفتح والسكون وهو كل انصب
 شاید تمہارا فلاح ہو انصاب بضم نین جمع ہی ساتھ پیش لڑن اور صداد کی یا جمع نصب کی ساتھ زہر لڑن اور کون صداد کی اوکی سمی ہو کر
 وعبد من دون الله تعالى من شجر او جروا قبرا وغير ذلك والواجب هدم ذلك كله وعوضه
 واسطی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کی بجائے اور دخت جو یا بہتر یا قبر یا سوا کی اور ان سب کا مسمار کر دینا واجب ہی اور اوکا نشان مٹا دینا
 كما ان عمرا بلغه ان الناس يتناولون الشجرة التي يوبع تحتها بالنبي عليه السلام رسل اليها
 جسے حضرت عمر کی جیسا کہ لوگ درخت کی آتی جاتی ہیں اس درخت پر جسکی نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیت کی تھی تو آدمی بھیج کر
 فقتلها فاذا كان عم فعل هذا بالشجر التي بايع الصحابة من رسول الله عليه السلام تحتها و
 کر دیا اور پس جسے حضرت عمر کی بہر حال کیا اوس درخت کا جسکی نیچے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور
 ذكر الله تعالى في القرآن حيث قال لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة
 اللہ تعالیٰ کو ان میں سے بیکار ہی یہ کہ اللہ خوش ہوا ایمان والوں کی جب انہوں نے طاق کی جسکی اوس درخت کی نیچے
 فماذا يكون حكمه في اعدائها من هذه الانصاب التي قد عظمت الفتنة بها واشتدت البلية
 کیا کیا حکم ہونا چاہی اس اور درخت کی ان انصاب کا جسکی بیعت کی کتابا اور فتنہ اور کسی سخت طاری
 بسببها وبلغ من ذلك انه عليه السلام هدم مصورا الضرار في هذا دليل على هدمها واعظم
 اور اس سے بھی بڑا حکم ہونا چاہی کہ پیغمبر علیہ السلام ہی مسجد خرا کو گروا دین اس میں دین ہی واسطی اور آدمی اوکا سب کا مسمار کر دینا واجب ہو

فقد ائتمنه كالمساجد المنية على القبور فان حكم الاسلام فيها ان ينهدم كلها حتى يساوى بالارض
او كما يشاء من وجهي مسجد من جوف قبره بياض من بين يديه حكم سلام كما سب بين يديه من كان يركع في ركعتين
وكن القليل التي بذبت على القبر يجب هدمها كلها انسست على معصية الرسول ومحالفة كل

اوربسي يكفنه اور يرحم كقبره بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
بين انس على معصية الرسول ومحالفة فهو الهدم اولى من مسجد الضلالة عليه السلام في السلم
عمارت كدينها وبني جادى رسول الله كافر في اوربها لغت بر او سكا گرادينا بسترى بدست مسجد عزاري اسوس على كبري سب عليه وسلم في قبره

على القبر ولعن المتحدن عليها مساجد فيجلب الباردة والمساكنة الهدم ما هي عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم
منع واما اي اوربعت كاي جوف قبره بسترى بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
ولعن فاعله وكذلك يجب ان لا تفل قذيل سرهم وشتم اوقدت على القبور لان فاعل ذلك ملعون ملعون

او كما يمتدح كلعنت كاي اوربسي يكفنه اور يرحم كقبره بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
لله عليه السلام فكل الكفر في قبره عليه السلام فهو من الكبار وهذا في العلماء لا يجوز ان يندم
عليه السلام كلعنت سي او جرح بر رسول الله صلى الله عليه وسلم في لعنت كاي وكنه كسيرى اسب واسب على ملاكبي من كسرت ما في

للقبور شتم لا زيت لا غير ذلك فانه نذر معصية لا يجزي الوفاء به بل يزم الكفارة مثل كفارة اليمين
قبره بسترى كاي اوربسي يكفنه اور يرحم كقبره بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
ولا ان يوقف عليها شيء من ذلك فان هذا الوقت لا يصح ولا يحل اثباته وتنقيده وقال الامام ابو بكر الطر

اوربسي يكفنه اور يرحم كقبره بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
انظر وار حكم الله تعالى ايما وجدتم شجرة بقصد ما الناس ويعظمونها ويرجون البر والسفلاء من
خيل كرو تخر خلكي رحمت هو جحكم كوكوا ليا درخت معلوم هو كوكك او كبر تعظيم كاي في بين اور رحمت اور شفا واولي كيدي اميد كسي بين

قبلها ويضربون بها السامير والخرق ففحش انواط فاطعوا وذات انواط شجرة للمشركين كانوا
اوراوسين معين كاي في بين اوربسي يكفنه اور يرحم كقبره بياض من بين يديه سبها ودينها واجب اي السب على من سبها رسول الله كافر في
يعلقون عليها السلحهم وامتعهم ويعكفون حولها كما ترى البخاري في صحيحه عن ابى واقر

او جبراني بختيار اور سبب لكرك او كركو چو كشي كرتي چا كچه كاي بختيار صحيح ابو داود في روي كرتي
انه قال خرجنا من رسول الله صلى الله وسلم قبل حنين ونحن حديث عهد بالاسلام والمشركين سدا
كرو كشي كاي كاي جبراه رسول الله صلى الله عليه وسلم كاي جبراه رسول الله صلى الله عليه وسلم كاي جبراه رسول الله صلى الله عليه وسلم

يعكفون حولها ويوطون بها السلحهم فامتعهم يقال لها ذات انواط فهو راسدة فقلنا يا رسول الله
او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

ابجعل لنا ذات انواط كاهم ذات انواط فقال النبي لئن اكره هذا كما قال بنو اسرائيل اجعل لنا الهة كاهم
او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

الهة ثم قال انكم قوم تجهلون لتكن سنن من كان قبلكم فاذا كان اتخاذ هذه الشجرة لتعبدوا
او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

والعكوف حولها اتخاذهم لله تعالى من انهم لا يبعدوها ولا يستبرئونها شيئا ثم اطلق نغمها ما يقصده
او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

في سائرهم الله تعالى كاي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي او كركو چو كشي كرتي

من شجر وجر وقر وبعظونه ورجون منه الشفاء ويقولون ان هذا الشجر او هذا الحجر او هذا القبر
 رقت مو بهتر باقر اورا وکی نظم کرتی ہیں اور امید شفا کی کہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ بہر درخت یا بہر قبر
 یقبل اللہ الذی هو عبادة وقربة ویسکون بذلك النصب یستلثون ولقد انکر السلف القسم بحجر المقام لان
 مستین قبول کرتی ہیں کہ جو عبادت اور قربت ہیں اور اس میں پدا تہ ملتی ہیں اور کو ہند یا سپی جیسی ہیں اور سب سے پہلے ہی مقام اور انکا
 امر اللہ تعالیٰ ان یخذلہ مصلیٰ کا ذکر انہ فی عن قتادة فی قوله تعالیٰ واتخذوا من مقام ربکم
 کی بہتر ہے جس کا اللہ تعالیٰ یہ حکم کرتا ہے کہ اور کو نماز کی جگہ بنائی جائے یا خیر اور فی قتادة ہی روایت کرتا ہے فقیر میں اس حدیث کی اور بہتر مقام اور بہتر
 مصلیٰ فان الناس امر ان یصلوا عنده ولم یؤمر ان یسکونہ بل اتفق العلماء علی انہ لا یستلم ولا یقبل الا
 نماز کی جگہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم ہے کہ اس میں نماز نہیں ہے اور سب سے پہلے ہیں بلکہ علماء کاسیر اتفاق ہی کہتے ہیں جو جای اور نہ بوسہ دیا جائے
 الحجر الأسود واما الزکر الیانی فالصحنہ لا یستلم ولا یقبل وهذا الشیطان فی کل حین و زمان یبصلم فیر
 حجر اسود کی اور کہن بنانی میں صحیح یہ ہے کہ اس میں نماز دیا جائے اور بوسہ دیا جائے اور یہ سلطان دسیم اور کی ایک کسی بزرگ شخص کی جس کا لوگ
 معظم یعظمہ الناس فیکملہ و ثانی بعد من دون الله تعالیٰ یشیو حی الی ولیائہ ان من فحی عن عبادتہ
 تعظیم کرتی ہیں نصبت دہائی یہ فرقہ روزہ و سکوت بنا کر پیش کرتا ہے سوا اللہ تعالیٰ کی بہتر گور پرستوں کی دین پر پیدا کرتا ہے جو شخص گور پرستی ہی
 وعن اتحادہ عیدا وعن جعلہ و ثانی فقد تنقصہ وھضم حقه فیسی الجاہلون فی قتله وعقوبتہ و کفرہ
 اور گور پرستانی ہی اور بت بنانی سمع کرے وہ بھی کرتا ہے اور حق تلفی کرتا ہے بہر جاہل لوگ اور کی قتل اور دین میں کوشش کرتی ہیں اور کو ہند و کفر
 و خابنہ لانہ امر اللہ تعالیٰ برسولہ وھو عاقلی اللہ تعالیٰ برسولہ عنہ والذی اوقہ عباد القبور
 اور سوا اس کی ایک ایک خطا ہے کہ اسی وہ ہی حکم کیا جو اللہ اور اس کی فایا اور اس ہی سے منع کیا جو اللہ اور اس کی منع فرمایا اور گور پرستوں کی فتنہ میں
 الا کتم ہما امور منہما الخجل بحقیقۃ ما بعث اللہ تعالیٰ بہ رسولہ من تحقیق التوحید وقطم اسباب
 بڑھائی کی سبب ہیں ایک تو جمالت حقیقت بعثت کی کہ اللہ تعالیٰ فی اپنی رسول کو واسطی تحقیق توحید کی اور واسطی قطع کرنی اسباب
 الشریک فالذین قل فیہم من ذلك اذا دعاهم الشیطان الی الفتنۃ بہا ولم یکن لھم ما یطیل دعوته
 شریک کی بھائی یہ جو لوگ کہ نصیب ہیں جب انکو شیطان بھارتا ہے گھروں کی فتنہ کی طرف اور انکو آتائیں جس میں شیطانی دوسہ کو باطل کرن
 استجواب الہ بحسب علمہم من الجھل و عصما منہ بقدر ما معہم من العلم ومنہما احادیث مکن وہیہ
 تو انکو ان بتی ہیں اپنی اپنی جہالت کی موافق اور صحیح جاتی ہیں اپنی اپنی علم کی موافق اور ایک یہ سبب ہی کہ جو سبب میں بہت حدیثیں
 وضعا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشباہ عباد الاصلام من المقابریۃ وھو تناقض ما جاء بہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بت پرستوں کے مانند گور پرستوں کی وضع کی ہیں اور انکو مقبول سراسر دسی ہی
 من دینہم کثر یت اتخیرت فی الامور فاستعینوا من اهل القبور و حدیث اذا عیتکم الامور فاعلمکم
 حرف کا کسی بہت سے جہت جو ان بھارتا ہے کسی امر میں تو دہ جاہو اور قبول ہی اور بہتر جہت جسک جاؤم کسی امر میں تو دہم کہو
 باحث القبور و حدیث لو حسن احدکم ظنہ بحرقہ و امثال هذا الاحادیث التي ھی مناقضۃ
 اصحاب قبورہ نہ بہ حدیث جو کوئی تم میں سے ایک اعتقاد کرے بہتر کی مانند تو نا دہوی اور سبب ہی اور حدیثیں جو دین اسلام میں سراسر خلاف ہیں
 لدین الاسلام وضعہا اشباہ عباد الاسلام من المقابریۃ و احبت علی الجھل والضلال واللہ تعالیٰ
 یہ سبب گور پرستوں بت پرستوں کی مانند ہی وضع کیں ہیں اور جہاں اہل ضلال کو آتائے کہیں اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فی
 انما بعث رسولہ لقتل من حسن ظنہ بالاحجار ولا شجار فانه علیہ السلام جئت امته من الفتنۃ بان
 بتی رسول کو واسطی قتل کسی لوگوں کی بھائی جو بہتروں اور خیروں کو بھارتا ہیں کہو کہ علم اللہ الامان اپنی امانت کو تو ان کی فتنہ ہی طرح ہی بھارتا ہے

بكل طريق ومنها احكامها بحكمت عن اهل تلك القبور ان فلانا استغاث بالقبور الفلاني في شدة غلظ

اورب سبب ي ككها ثمان كور بستان ك مشهور بين ك فلولي في ثلاني ك كورسي مد مانكي حنكي وقت سواوس حنكي نجات باي

منها ولا تزال به ضرر فاستدعى صاحب ذلك القبر فكشفه و فلان دعا في حاجة ففضيت حاجته

اورفول ك كو مصيبت يشر آي قواوس مصيبت زده في ثلاني قرواني سي استغاثي سواو سي مصيبت لغ كروي اورفول ك كو حاجت ك كفت ككلا سواو سي حاجت يوي

وعند السدة والمقاربة بشي من ذلك يطول ذكره وهم من اكد بخلق الله على الاحياء والا موات

اوربجا اورون اوركور برستون ك ياسي بريت قسي يي كك كورازكي اور تمام خلقت سي بدعي جبري بين زنون بربي اورم اورون بربي اور

النفوس مولعة بقضاء حوائجها وازالة ضرورتها لاسيما من كان مضطربا ثبت بكل سبب وان كان

طبايع الشافي واسطراي حاجتون ك اورف حنكي ك حريص هو يي خاص ك كبر ايش من نوبير ك سهارا حاجتاي

فيه كراهة ما فاذ اسم احدان قبر فلان تريا ق لحرب يميل اليه فيذهب فيه ويدعوا عنه نخرة وزلة و

كسياسي ك كروه هو بوجوب كسي سناي ك فدي ك في قير زوده رنق يي نواو ك طرف متوجه بوا ك بيران با ك اور كو ذلت اور خوراي اور

انكسار فيجب الله تعالى دعوته لما قام بقلبه من الذلة ولا تكسار لاجل القبر فانه لو دعا كذا في الحانة

انكسار يي بيل الله تعالى او ك راقول ك ريتاي كيون كواكي ولين خوراي اور انكسار يي نواي كيد قير ك حيت يي بين قبول ك ك كيون ك ر بخص سي طور كان

والحاجة والسق لاجابه فيظن الجاهل ان للقبر تأثيرا في اجابة تلك الدعوة ولا يعلم ان الله تعالى يجيب

يا حامي يا بار من دعا كراي نوي قبول ك ريتاي بيران باي اور اي خيال كراي ك قيرين تاثيري واسطراي قويمت اسرعاي اور برب بين مجتبا ك الله تعالى بقدر ك دعا

المضطر ولو كان كافرا فليس كل من اجاب الله تعالى دعاه يكون راضيا عنه ولا محبته له ولا راضيا لفعله

قبول ك كراي ك ر كوه كافر هو بريت بين يي ك الله تعالى حكي دعا قبول كراي اوس يي يسي يي بوتا يي بركه او كرا دست بوتا يي اورن او ك كاسي لاطي بوتا

فانه يجيب دعاء البر والفاجر والمؤمن والكافر يسرنا الله تعالى من الدعاء والعمل ما يكون موافقا لصلابه

بينك الله تعالى دعا قبول كراي يي ك اور بركا ك اور موثمن اور كافر ك خدا تعالى بركا سان كري ابي دعا اور عل جوا ك ريك في ك موافق هو

بطرفه وكرمه المجلس الثامن عشر في اقسام البدع واحكامها قال رسول الله صلى الله

بني لطف اور كرم سي الجارون خمس بدعون ك في اقسام روايكي احكام بين قولاي رسول الله صلى الله عليه وسلم في

اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد وشره ما ورثتكم مني وكل محدث بدعة

بهر بعد حمد ك تحقيق تمام باتون بين ابي ك كتاب الله ك ي اورا جبي داييت داييت عمودي اور ك مون بين بدع نويد ايني ككاي بوي ايني بدعتين اورم محدث بدعت

وكل بدعة ضلالة هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه جابر وفي حديث اخر رواه عرابض من سانية

اورم بدعت كراي يي بهر حديث مصابيح ك صحيح حديثون بين يي جابر ك روايت يي اورا ك بدعت بين عرابض من سانية ك روايت يي

انه عليه السلام قال من يعيش منكم بعدى فسدى اختلافا كثيرا فعليه ك بسنتي وسنة الخلفاء

كوفيا بغير صل الله عليه وسلم في شخص جيتار ك كاسري بهر سور قيب ك كوكبي ك بهت اختلاف سولازم ك كور ايني اور بيري سنت اور سنت خلفاء

الراشدين المهديين من بعده تسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ اياكم ومحدثات الامور فان كل محدث

راشدين مهديين ك كيون ك سذكرو اورا نواوسي مضبوط يكو اورا كواي تين تيا نواوسي كيون ك محدث

بدعة وكل بدعة ضلالة والمراد بالبدعة المذكورة في هذين الحديثين البدعة السيئة التي ليس لها من

بدعت يي اورم بدعت كراي يي اوراد بدعت سي جوان وكونه دينون بين مذكوري بدعت سيدي جسكي اصل

الكتاب السنة اصل وسند ظاهر وخفي ملفوظ او مستنبط لا البدعة الغير السيئة التي يكون على

اورسند كراي اورسنت يي بين ككفي نه ظاهر نه خفي نه فظنون سي ايصرتي سمج جادي بدعت حنكي اورسنت يي جسكي

وقراءة القرآن وادوات كل منها بل لا تكون البدعة فيها الا بسبب عدم وقوع الفعل في الصدور
 اور تواتر قرآن کی اور وظائف تمام عبادات میں ہیں بلکہ ان میں ہمیشہ بدعت مسیئہ ہی ہوتی ہے اسلیٰ کہ نہ تو کسی کا کلام قرآن میں
 ليس لعدم الحاجة اليه ولا لوجوبه فان من ادعى عدم التنبيه له والتكاسل عنه او لكرهه وعلمه
 یا تو قریب ہوئی حاجت کی یا بسبب موجود ہونے یا نہی کی یا بسبب بی خبری کی یا داری کا ہلکی یا بسبب کدہ اور ناجائز ہونے کی
 والا لان متنفیان في العبادات الدينية المحضة لان الحاجة الى التقرب الى الله تعالى بالعبادة لا
 زود ہوئی بسبب تو عبادات خالص بدنیہ میں نہیں ہو سکتی اسلیٰ کہ حاجت قربت الہی کی عبادت سے منقطع نہیں ہوتی
 وبعد ظهور الاسلام وغلبة اهلہ لم یکن منها عالم وكذا عدم التنبيه لها والتكاسل عنها متناف ايضا
 اور بعد ظہور ہونے اسلام اور غلبہ اسلام کی اوس ہی کوئی مانع نہیں تھا اور ایسی ہی بی خبری اور کمالی ہی نہیں ہو سکتی
 اذ لا يجوز ان يظن ذلك للنبي عليه السلام وجميع اصحابه فلم يبق الا كونها بدعة مكرهه غميره
 اسو اسلیٰ کہ کہاں جا زہی کہ جس کی اصل علیہ وسلم پر اور اسی تمام اصحاب پر ایسا خیال کیا جاوے بہر سو اور بدعت مکروہ اور ناجائز ہونے کی کوئی
 وهذا المعنى امر عبد الله بن مسعود لما اخبر بالجماعة الذين كانوا يجلسون بعد المغرب وفيهم رجل
 اور یہی ہی غرض ہی عبد اللہ بن مسعود رحمہ کی جب او کو خبر ہوئی ایک جماعت کی جو بعد مغرب کی بیٹھا کرتی تھی اور انہو ایک شخص
 يقول كبير والله كذا وكذا وسبحو الله كذا وكذا واحمدوا الله كذا وكذا ففعلون فغضبهم فلما سمع
 کہتا جاتا اللہ بڑا کہو اتنی بار اور سبحان اللہ کو اتنی بار اور الحمد للہ کو اتنی بار پس وہ لوگ کہتی تھی جو عبد اللہ بن مسعود کی پاس ہی
 ما يقولون قام فقال انا عبد الله بن مسعود فوالله الذي لا اله غيره لقد جئتم بدعة ظلماء اولقد
 جو کہتی تھی کہ بڑی ہو کر کہا میں عبد اللہ بن مسعود ہوں پس تم ہی اللہ کی جو نہیں بعد سو اور اس کی بیٹھ کر بدعت کرتی ہو جا تے سناہ
 فقمتم على اصحابهم عليه السلام علموا يعني ان ما جئتم به اما ان يكون بدعة ظلماء وانكم تدركتم
 تم فائق ہوئی جو محمد علیہ السلام کی اصحاب پر علم میں مراد ان کی یہی تم جو بدعت کرتی ہو یا تو یہ بدعت تاریک ہی یا جسکی ہی بات یہی کہ
 على الصلوة ما فاتهم لعدم تبهم له والتكاسل عن فعله فغلبهم من حيث العلم بطريق العبادة
 جو صحابہ کی ہت نہ آئی او کی بی خبری سی یا سستی سی طریق عبادت کی علم میں نہ اوسے غالب ہو سکی
 والثاني متنفذ فعين الاول وهو كونه بدعة ظلماء وهكذا يقال بكل من اتى في العبادة الدينية المحضة
 اور دوسری بات نہیں ہو سکتی تو یہی ہی بات یعنی بدعت مسیئہ مقرر ہی یہی ہی جاری ہو سکتی ہی ہر ایک کی حق میں وہ باب عبادت خالص بدنیہ کی
 بصفة لم تكن في زمن الصحابة اولوكان وصف العبادة في الفعل المستند يقتضي كونه بدعة حسنة
 ایسے طور پر جو صحابہ کی وقت میں تھا اسو علیٰ اگر عبادت کا وصف افعال محدثہ کو بدعت حسنہ بنا دیا کری
 لما وجد في العبادة ما هو بدعة مكرهه وقد وجد فيها البدعة المكروهة على اصرح العلماء
 تو عبادات میں بدعت مکروہہ کہی نہو اگر کئی اور حال یہی کہ عبادات میں بدعت مکروہہ ہوتی ہی چنانچہ علماء ہی
 في تصانيفهم مثل صلوة الرضا والجماعة فيها ومثل التضيئة والترضية والتامين في اثناء الخطبة
 ای تصانیف میں صلوات کہا ہی جیسی نماز رضا کی اور اوس میں جماعت اور جیسی صلی اللہ کہیں اور دوسری اللہ کہیں اور میں کہیں خطبہ میں ہی ہیں
 وانواع النغفات الواقعة فيها وفي الاذان وقراءة القرآن ومثل المحرر بالذكر امام الجماعة وقد علم امر
 اور اقام ترمیم جو خطبہ میں اور اذان میں اور تواتر قرآن میں کرتی ہیں اور ذکر لکھا کر حمدی کی آگے اور دہن کی آگے
 في الطرقات وغير ذلك من البدع المنكرة الواقعة في العبادات وليس لاحد ان يقول انها ليست من قبل
 راستہ میں اور سو اور اسکی اور کسی بدعتیں جو عبادات میں ہوتی ہیں اور کیا طاقت ہی کسی کی کہ یہ امور بدعت مسیئہ

طباعهم بحسن فعدون السيئة من المحسنة فقد خبطوا خطا الخطب عشواء لا يفتر بين الواجب
 و هي حسن ي بره سيرة كوفي حسن بصورت كوفي سوره رسته بجلی جلیبی اوشی کرجی جلیبی سبک رسته
 المهلكة والمجادة النجیة في مشيها والضابط في هذا ان يقال الناس لا يحدثون شيئا الا انهم
 اوراقه رسته بجلی و الا بین بجلی
 مصلی قاذلو اعتقدوا فيه مفسدة لم يحدثوه فمأراه الناس مصلیة یظفر فی السبب فان كان
 بین وکیفی کیونکه اگر او بین کچیر برائی مجبین توکیون بید اگرین بر جسر امرین ده لوگ مصلحت وکیفی بین اوسکی باعث بین تا مل کرنا بجلی یس گروه
 السبب امر اقل حدث بعد النبي صلى الله عليه وسلم فخرجوا احداث ما تدعو الحاجة اليه كظم
 سبب ایسا امری که بعد من صلی الله علیه وسلم کی پیدا ہوئی
 الدلائل فان السبب الداعي اليه ظهور الفرق الضالة فانه لم يظهور في عهده عليه السلام
 دلائل کا جیشک سبب باعث ان دلائل کا ظاہر ہونا اگر وہ فرقوں کا ہی وہ گروہ فرقوں کی علیہ السلام کی زمانہ میں نہیں تھی
 لم یحتم اليه وان كان المقضي لفعله موجودا في عصره عليه السلام لكن ترك لعلم من زال بعده
 نورانی کی کسی حاجت نہیں تھی اور اگر سبب مقتضی اول امر للاحداث کا ہی علیہ السلام کی عہد میں موجود تھا مگر کسی خاصہ کی باعث ترک ہوا اگرچہ ماضی
 فذلك يجوز احداثه كجمع القرآن فان المانع منه في حياته عليه السلام كون الوحي لا يزال ينزل
 تو ہی ایسا امر کا احداث کرنا جائز ہی جیسی قرآن کا جمع کرنا کیونکہ بعد من صلی الله علیه وسلم کی ایام حیات میں یہ مانع وھی آتی تھی ہی بہرہ نمانی
 فيغير الله تعالى ما يشاء فزال ذلك المانع عوته عليه السلام واما كان المقضي لفعله في عهده عليه
 جوجای ہوتا اور نہ دیتا تھا بہر سبب موت حضرت کی یہ مانع جاتا تھا اور جس امر کا مقتضی باعث تغییر صلی الله علیه وسلم کی ساسی
 موجودا من غير وجود المانع منه ومع ذلك لم يفعل عليه السلام فاحداثه تغيير دين الله تعالى
 موجود تھا اور مانع اوسکا نہیں تھا اور تو ہی تغییر صلی الله علیه وسلم کی اوس امر کو نہیں کیا تو ایسا امر کا کرنا اس کی دین کو تغییر کرنا ہی
 اذ لو كان فيه مصلیة لفعله عليه السلام وحيث عليه ولم يفعله عليه السلام ولم يحدث
 اسلوسی کہ اگر ایسی امر میں کچیر خیر ہوئی تو بیشک اس کو ہی علیہ السلام کرئی یا اس پر رغبت دیتی اور چونکہ نہ تو کوکیا اور نہ اس پر رغبت دی
 علم انه ليس فيه مصلیة بل هو بدعة قبيحة سيئة مثاله الاذان في العيدين فانه لما حدثه
 تو معلوم ہوا کہ اس میں کچیر خیر نہیں ہی بلکہ وہ سراسر بدعت قبیحہ جیسی عہد میں ان اذان کا پڑھنا اس اذان کو جب
 بعض السلاطين انكره العلماء وحكموا بكثرته فلو لم يكن كونه بدعة دليل على كراهته لبقيل
 بعضی سلاطین فی منقر کی تو اس پر علماء فی انکار اگر اعتراض کیا اور کو وہ پھر ایسا گروہ ہی اذان بدعت ہو کر کہ اسیت کی دلیل بنوئی تو اس کو بنوئی
 هذا ذكر الله تعالى ودعاء الخلق الى عبادة الله تعالى فيقاس على اذان الجمعة ويدخل في العموم
 کہنا کہ صلی الله علیه وسلم تو خدا کا ذکر ہی اور امتی خلقت کہ عبادت کی واسطی بنائی ہیں بہر ایسی ہی جیسی جموع کی اذان یا داخل ہی تحت عام قاصہ کی
 التي من جملتها لقوله تعالى واذكروا الله وقلوبكم وقوله تعالى ومن احسن قولا لمن دعا الى الله
 کہ انہیں ہی یہاں آیت ہی اور اذکر و اسد کی یاو بہت اور اوس ہی بہتر کہ بات جیسی یاو اسد کی طرف
 لكن لم يقولوا ذلك بل قالوا ان فعلنا فعله عليه السلام كان بسنة كذلك ترك ما تركه عليه السلام
 لیکن یہ جواب کسی نہیں دیا بلکہ ہی قابل ہوئی کہ جیسی عمل کرنا اوس کا کہ جو تغییر علیہ السلام کی کیا سنت ہی ایسی ہی ترک کرنا ہی اوس کا کہ جو تغییر
 مع وجود المقضي وعدم المانع منه كان سنة ايضا فانه عليه السلام لم يترك ما تركه الا بالاجماع
 اسلوسی علیہ السلام کی وجود ہوئی مقتضی اور نہ ہی کسی مانع کی ترک کیا سنت ہی بیشک تغییر علیہ السلام کی جیسی جو کہ اذان کا امر فرمایا

جیسی عہد میں

دون العيدين كان ترك الاذان فيها سنة وليس لاحدان يزيده ويقول هذا زيادة العمل الصالح
 اور عيدين مقرر فرمايا نو عيدين ميں اذان کا ترک کرنا سنت ہوا اور کسی کو طاقت نہیں کہ اس کو بڑا بہ کا قائل ہو کہ یہ کہو یہ عمل صالح کی افزائش ہی
 لا یضر زیادتہ اذ يقال له هكذا انعمت اديان الرسل وتبدلت شرائعهم فان الزيادة في الدين
 یسی زیادتی کا کیا اثر ہی اس واسطے کہ اسکا بہوجوب بقا اس طرح رسولوں کی دین متغیر ہوگی اور اسی شریعتیں تبدیل ہو گئیں ہیں اگر بڑا جائز ہے
 لو جازت لجاز ان یصلی الفجر بمرکعات والظاهر ست رکعات ويقال هذا زيادة عمل صالح
 تو ایستہ جائز ہوتا کہ صبح کی فرض نماز میں چار رکعتیں ادا کیا کریں اور ظہر کی فرض میں چہر رکعتیں پڑا کریں اور کھارن بہر عمل صالح کی زیادتی ہی
 زیادتہ لکن ليس لاحدان يقول ذلك لان ما يديه المتدع من الصلوة والفضيلة ان كان ثابتا
 سہر کیا نقصان ہی لیکن یہ ثابت کوئی نہیں کہ سکتا اس واسطے کہ جس امر کو یہ عتی نیک اور افضل جانتا ہی
 في عصره عليه السلام ومع هذا لو يفعل عليه السلام فيكون ترك مثل هذا الفعل سنة مقربة
 بہر علیہ السلام کی وقت میں ثابت تھا اور بہر ہی اسکو نہیں کیا تو ایسی کام کا چھوڑنا ہی سنت ہی ہر عظم
 على كل عموم وقياس فمن عمل به مع اعتقاده انه غير مشروع في الدين يكون فاسقا غير مبتدع وان
 اور قیاس ہی صانع ہی پس جو شخص ایسی امر کو عمل میں لاوی دین کی اندرنا جائز اعتقاد کرے تو وہ فاسق غیر مبتدع ہی اور اگر
 عمل به مع اعتقاده انه مشروع في الدين يكون فاسقا ومبتدع لان الفسق اعم من البدعة فكل
 مبتدع من الفسق ہی لاوی دین کی اندر جائز جان کر تو وہ فاسق اور بدعتی ہوگا اس واسطے کہ فسق ہر عتی ہی عام ہی پس ہر
 بدعة فسق من غير عكس وكذلك قيل البدعة شر من الفسق فان من يفعل البدعة فهو ينفق
 بدعت ہی بدعت عکس کی بعض بعض فسق بدعت ہیں میں اور ایسی ہی کہتی ہیں کہ بدعت فسق ہی بدعت ہی کیونکہ جو شخص بدعت کو عمل میں لانا ہی تو وہ بدعت
 لا یصلی وان كان في زعمه انه يعطيه بالبدعة حيث يزعم انها خير من السنة واولی بالصواب
 ہی بدعت ہی بدعت کو نقصان نہ پڑا ہی اگر چاہی گان میں اس بدعت ہی عظیم سمجھتا ہی کیونکہ اولیٰ کول ہی کہ بدعت سنت ہی بہتر ہی اور جوامب میں اولیٰ ہی
 فيكون مشاقا لله ولرسوله لاستحسانه ما كرهه الشرع وهي عنه وهو الاحداث في الدين وانه تعالى
 ہی مشاق کہنا ہی اندر اور اسکی رسول کا اس واسطے کہ نیک جانتا ہی حکم شرع ہی مکروہ ہر یا اور اسکی منع فرمایا اور بہر ہی بدعت بدعت ہی اور بدعت ہی اندر غالی
 قد شرع لعباده من العبادات ما فيه كفاية له واكمل دينهم وانتم علمتم نعمته كما اخبره في كتابه الكريم
 ہی بدعتوں کی واسطے ایسی عبادات مقرر کر چکا ہی جس میں ادنیٰ کی کفایت ہی اور دین کا مل کر چکا اور اپنی نعمت پوری دی چکا چنانچہ اسکی خبر ہی کتاب کریم میں
 وقال اليوم اكملت لكم دينكم واكملت عليكم يعني بالزيادة على الكمال نقصان واختلال
 دی فرمایا آج میں ہرادی چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا میں تمہارا احسان اپنا پس کامل ہی اور اور بڑا نا ایسا نقصان اور ضل ہوتا ہی
 بمنزلة الاصبع الزائدة وقد تقرر في الاصول ان حسن الافعال وقبحها عند الله الحق ما يعوفا بالشرع
 جیسی چوٹی اوٹنگی اور اصول میں ثابت ہو چکا ہی کہ اہل حق کی نزدیکی بہت سے اور ہر ہی حرف شرع ہی معلوم ہو تی ہی
 لا بالعقل فكل فعل امر به في الشرع فهو حسن وكل فعل لهي عنه في الشرع فهو قبيح وقال الامام الغزالي في
 عقل ہی نہیں معلوم ہوتی پس جسکار شرع ہی حکم فرمایا ہی وہ ہی نیک ہی اور جس کام ہی شرع میں منع کیا ہی وہ ہی برا ہی امام غزالی
 كتاب الامرين في اصول الدين اياك ان تتصرف بعقلك ونقول كل ما كان خيرا وانا فاعلمنا افضل
 کتاب الامرين فی اصول الدین میں کہتے ہیں اس ہی نتیجہ رہنا کہ تو عقل کی پیروی کر کر کہی گئی جو امر خیر اور نفع رسان ہی وہ ہی افضل ہی السلام
 وكل ما كان اكثر انفع فان عقلك لا يهتدي الى اسرار الامور الالهية وانما يتعقلها حقرة النبي عليه
 اور جو امر اکثر ہوتا ہی وہ نفع رسان ہوتا ہی کیونکہ تیری عقل نہیں جاسکتی ہی حروف بہید امور الہی کی اس بہید کو صرف غرت ہی علیہ السلام کی نہ جاسکتی

الصحابة فقط او لاستغراق خصائص الجنس فيراد بالمسلمين اهل الاجتهاد الذين هم الكاملون في صفة صحابته فقط بلازم واسطى استغراق خصائص جنس كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

اسلام صرفا للمطلق الى الكامل لان المطلق عند عدم القربة ينصرف الى الفرد الكامل وهو المجتهد واسطى صرف مطلق كى طرف كامل كى اسلم كى جبه مطلق قريشى خالى هوتا كى لوا وكو فردا كى طرف ليجان كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

فيكون المعنى طمارة الصحابة واهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وماراه الصحابة واهل الاجتهاد اب بهر معنى هو كى جبهات كى صحابه يا علماء بمجتهد حسن جاني سوده الله كى نزد كى حسن كى اور جبهات كى صحابه يا علماء بمجتهد

فيه هو عند الله قبيح ويجوز ان يكون للاستغراق الحقيقي فيكون المعنى مارة جميع المسلمين حسنا فنيج جميع سوده الله كى نزد كى قبيح كى اور وه لام استغراق حقيقي كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

فهو عند الله حسن وماراه جميع المسلمين قبيحا فهو عند الله قبيح سوده الله كى نزد كى حسن كى اور وه لام استغراق حقيقي كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

المشهور لهم بالحيرة للقرن المشهور لهم بالكذب وعدم الاعتماد في قوله عليه السلام خير القرن جس كى حق بين شهادت كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

الذى بعثت فيه قوم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يعشوا الكذب ولا تعتمدوا قلوبهم وانما لهم ولا يرب جس بين مبعوث كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

ان الصحابة والتابعين والائمة المجتهدين كانوا يرون ما جاز وقد الضرورة من البدع بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

الذى هو بكل مجتهد ليس فيه فسق ولا بدعتا صلا لان الفسق يورث التهمة ويسقط العدالة جس بين مبعوث كى بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

البدعة يدعون الناس الى البدعة ولا يكون من الامة على الاطلاق لان المراد بالامة المطلقة اهل بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

السنة والحجاة وهم الذين طريق النبي عليه السلام واصحابه دون اهل البدع والضلال بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

كما قال النبي عليه السلام امتي من استنق يستنق ويصح ان يراد بامتي جميع الامة بناء على الاضافة بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

كالام قد تكون للاستغراق فيكون المعنى لا يجتمع جميع امتي في زمان من الازمنة على الضلالة كما بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

لا يزل طائفة من امتي قائمين بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله اذا تفرق بهم مراد سليم كى اجتهاد والى علماء دين جو صفت اسلام بين كامل بين

هذا فالواجب على كل مسلم في هذا الزمان ان يحذر من الاعتزال والميل الى شي من البدع والمحدثات
تضمنه من غير سلطان بر واجب كبدع بيزر كوتاري قريب من آي اورنوجي طرف كسي برعت اور محدثات ك
 ويصون دينه عن العوايد التي استأنس بها وترى عليها فانها اسم قاتل قل من سلم من افانها و
اور عوايد من آي نو بجاري جن الش كيه تبي اور نوين بدوش باي كيكو بيزر نهر قانلي اسك افتي آي كيكو بي اور
 ظهر له الحق معها الا ترى ان قريشا لاجل العوائد التي افنتها نفوسهم انكروا على النبي صلى الله عليه وسلم
اسين من ك ظاهر سوناي كيا معلوم هين كرتيش في فوايد ك ماري حسين او ك دل ككي بوي تبي بي صلى الله عليه وسلم كيا احكام سي انكار كيا
 ما جاء به من الهدى والبيان وكان ذلك سببا لكفرهم وطغيانهم حتى قالوا في حقه عليه السلام
كجوسر اسر هانيت اور بيان تبي اسي سبب ك و كافر بوي اور طاعن شري يهان نيك ك بيهيل سلام ك من جن كيا سوكيا
 ما قالوا لسبب ما تروا عليه وتشتوا فيه ولذلك كان ابن مسعود يقول اياكم وما يجرت من البدع
واسطه امر ك حسين بدوش باي تبي اور جوان بوي تبي اسي لي ابن مسعود كيا كرتي تبي بجو نو احداث بدعات سي
 فان الدين لا يذهب من القلوب بكرة ولكن الشيطان يحدث لكم بدعاً حتى يذهب الايمان
كيكو كيه دولن ك افندي كيا بديعه هين جاتا كيكو كيكو شيطان تهادي لي بدعتين بيكر كيكو يهان نيك ك كيا مان
 من قلوبكم فعلى هذا ينبغي للمؤمن ان لا يغتر ويستدل بقوة تضميه على شيء وكثرة عبادته به انه
نهادي دولتي تبي اوكيا اس بيان ك موافق مومون كولا زم كيكو هين نه آي كيهستدلال كرتي ككي قوت تضمين كسي بيزر اور كرت بدعات كيا
 على الحق وان تضميه عليه وعدم رجوعه عنه ولو نشر بالمشايخ لا يدل على كونه على الحق في دينه
هين من بون كوكا وكي تضمين اور بان آي اوس بيزر كيا بديعه و هين كيا داوي بيزر كيا كيا بدعات هين كيا
 لان جزمه وتضميه عليه ليس من حيث كونه حقاً بل من حيث ذنابه هين قوم يدينونه ربه و
اسطه كيا سكاجم اور تضمين اوس بيزر حقيقت كيهت سي هين كيا سكاجم كيهت كيا كيو هين قوم من يبا باي كيكو بون سي جاتي هين
 للنسأة والمخالطة اشرع في تضمين شيء حقاً ان وابطال الاثر ان تمثل هذا التضمين
بيد ايش اور صحبت كيا مشاء كيا حقيقت اور اطل من بزا اتر سوناي كيا علوم هين واسي تضمين تمام
 عامة عن ذوى الجمل المركب كالمرء والنصارى ومن في معانهم فالحدز الحدز من هذا التسم القاتل
جمل كيكو هين باي جاتي جسي بيزر اور نصارى اور جوك كيا مكي كيا هين اس بيزر اس من قانلي
 وكل من تلاقى الحق مستيقضاً لخالصه يترك بالاتباع وترك الابتداع فان الاتباع افضل عمل يعمله
اور من جيه بوجن كيا طوف واسطه خلاص ايني جان كيا اتباع كيا فيض اور بدعت كيهت و في سي بيشك اتباع سنيك آي كيا واسطه
 المرء في هذا الزمان لشبوع العمل على خلاف السنة منذ زمان طويل فلا بد لك ان تكون شديد التوقي
اس رنه من تمام اجمال سي بيزر سي اسطه كيهت درازي ص بدعت بر خلاف سنت هين باي سويك بيزر كيا بدعات اور محدثات امر سي بيت
 عن بشوعه ان لا مرد وان اتفق عليه الجمع فلا يغرنك اتفاقهم على ما حدث بعد الصحابة بل ينبغي
بجها سي اگر هين اوس بدعت برعت خلقت في اتفاق كيا هوسا وكي اتفاق كيا بدعات بيزر جوي صاير كيا ككي هين قريب نه كيا بلكه كيكو
 لا ان تكون حريصاً على التفقيش عن احوالهم واعمالهم فان علم الناس اقربهم الى الله تعالى شبههم بهم
بسي باي هين كيا كيا كيا حالات اور عمل كيا تلاش هين كيا كيا سبب هين طراكم اور قرب كيا هين جوي جوي بديعه مشابه كيا كيا
 وانعزفهم بغيرهم اذ منهم اخذ الدين وهم اصول في نقل الشريعة عن صاحب الشريعة وقراعه في الحد
اور كيا بزي هين زاده وافت نواسطه كيا هين اوجي صاير هين اوده هين اصل هين شريعة كيا نقل هين صاحب شريعة سي اور صحت هين كيا

او من شدیده صاحب الشریعة بالخیر و هم القرون الثلاثة الذین اقتضت حکمة الشارع ان
 یحکم من صاحب شریعت فی شهادت غیر کی بود و دره تینون قرن بین جنین سی موافق اقتضا حکمت شارع کی
 یخص کل قرن منهم بفضیلة فالقرن الاول خصهم لله بنریة لاسبیل الاحد ان یحکم فیما کانہ
 ہر قرن ایک ایک نصیبت سی مخصوص سی لیس قرن اول کو اللہ تعالیٰ فی خاص کیا ہی ایسی فضیلت سی کہ او میں کوئی بڑی نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ
 تعالیٰ خصہم لریة نبیہ و بمشاهدة نزول القرآن علیہ و لہم حفظہ حتی لا یكون حرف واحد منہ
 تعالیٰ فی انگو خاص کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سی اور نزول قرآن کی مشاہدہ سی اور انگو ایہام کیا قرآن کی حفاظت کا بہانہ نہ کر سکیں سی ایک حرف
 ضایع انجموعہ و یسترون بعدہ فحفظوا الاحادیث نبیہم فی صدورہم و اشتروا علی ما ینبغی فحصل لهم
 ضایع نہیں ہوا اور اسکو جمع کر کے بچھون برآسان کیا پھر کیا فرمودہ ایہی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اللہ میں امتات دکھا چانکہ باید و نشاید سوا کی واسطی
 فی إقامة هذا الدین حظا کثیرا لیکن الاحاطة بہ لا یصل احد الیہ فراہم اللہ تعالیٰ عن امہ نبیہم
 اس میں کی قائم رہی ہی بڑی ثواب حاصل ہوگا کہ احاطہ سی باہری اور کوئی اور کی مرتبہ کو نہیں پاسکتا اور کو اللہ تعالیٰ است نبی علیہ السلام کی طرف سی
 خیر جزء شرعہم التابعن فجمعوا ما کان من الاحادیث و مسائل الدین متفرقا و انفصلوا الاحکام
 ایہی جزء عنایت کر ہی پھر او کی بعد تابعین پیدا کی اور یہوں کی تمام حدیثیں اور دینی مسائل متفرقہ جمع کی اور احکام دین
 و التفسیر من الصحابة حتی کان احدهم یرتحل فی طلب الحدیث الواحد و المسئلة الواحدة مسیرة
 اور فقہ صحابہ سی روایت کی بہانہ نہ کر سکتا واسطی تلاش کیل حدیث اور ایک مسئلہ کی

شہر و شہرین و ضبطوا امر الشریعة ان یضبط فحصل لهم فی إقامة هذا الدین ایضا فضل کثیر شرعہم
 ایک ایک دور و شہر کی کاسف کرنا تھا اور احکام شریعت کو خوب فی ضبط کیا انکو ہی دین کی قائم کر میں کی بروی فضیلت حاصل ہوئی پھر او کی بعد
 تابعوا التابعین الذین ظہر فیہم الفقہاء المرجوع الیہم فی النوازل فوجدوا القرآن مجمعا میسر و
 تابعون کی تابع پیدا ہوئی جنہیں فقہاء ظاہر ہوئی جنکی سامی حواذات پیش کی جاوین اور کو قرآن جمع کر لیا آسانی سی آہٹایا اور
 وجدوا الاحادیث قد حُرزت و ضبطت فتفقہوا فی القرآن و الاحادیث علی مقتضی قواعد
 احادیث جمع اور ضبط کی ہوئی یا نہیں سوا یہوں کی احکام موافق اقتضا قواعد شریعت کی قرآن و احادیث سی

الشریعة و استنبطوا منها احکاما علی مقتضی الاصول و عینوا وجہ الدلالات و یسر وھا علی الناس
 استنباط کی اور اصول کی موافق بہت احکام نکالی اور دلائل کی طریق مقرر کی اور کو اور کو لیک برآسان کر دیا

و انتظم الحال و استقر دین الامۃ الحمد للہ بسببہم فحصل لهم فی إقامة هذا الدین خصوصیة
 اور او کی سبب سی حال منظم اور دین امت تمجید کا درست ہو گیا اور صاحبوں کو ہی اس میں کامیابی کی ایک خصوصیت حاصل ہوئی

ایضا فلما مضوا بسبیلہم اتی من بعدہم فلم یجدوا وظيفة یقوم بہا بل یجد الامر علی اکل الحلات
 جب پہلو کی گئی تھی کہ توہ کی بعد کی خلقت پیدا ہوئی تو او کو ایسا کوئی وظیفہ نہ ملا جسکی درستی میں لگن ہو سکوں دین کامل تر حلات پر ملا

فلم یبق لہ الا ان یحفظ ما استنبطوہ و ینبؤہ و لا یحصل لہ خبر الا بالتابع و تقلیدہم و بقاءہ فی
 انکا آسان ہی کا ہی کہ جو سبیل لوگ جو احکام و خبر نکال گئے ہیں انکو یاد اور محفوظ کریں انکی حق میں بہتر بہر ہی کی کہ او کی بہتر چلیں اور او کی مقدار اور او کی

میزانہم فان ظہر لهم فقه غیر فقہم فہم رد علیہ لان ینکون مالہ ینقم بیانہ فی زمانہم بالافعل و
 وضع بقایم میں اگر کوئی حکم او کی احکام کی مخالف ظاہر کریں تو سببہم رد ہی ہاں اگر ایسی حادثہ ہو کہ جو کہ جسا کلین او کی زبانہ میں نہیں ہوگا نہ فعل ہی اور

لا بالقول فینبغی لہ ان ینظر فیہ علی مقتضی قواعدہم و الاحکام الثابت عنہم فاذا کان علی مقتضی
 نہ قول سی اسبب چاہی کہ اس حکم میں او کی قواعد کی موافق جو احکام میں ثابت کر گئے ہیں غور اور قائل کریں پھر اگر وہ حکم او کی

اصولهم یقبل عنه ولا فلا من کل من انی بعد هم یقول فی بدعة انما مستحبة تشبیهی علی ذلك دلیل

قاعده و اصل کی موافق ہو تو مقبول و مستطیع و آئین تو نہیں اسلئے جو انکی بعد پیدا ہو تا گیا ہی بدعت کو سخت کہتا رہی بہرہ ویر لیکہ دلیل دے

خارج عن اصولهم فذلك غیر مقبول منہ لان التقليد والاقتداء بالغیر یجوز حسن الظن انما یجوز

انہوں کی مخالفت قائم کر دیتی ہو بہرہ دلیل اوکی مقبول نہیں ہی اسلئے مقلد پر بدعتی نہ کر کی صرف نیک گان ہی

من کان یجتہد اذ لا لمن کان مقلدا لکن لما انقظم الاجتهاد منذ زمان طویل انحصر طریق

مجتہد عادل ہی کی جائز ہی مقلد کا جائز نہیں ہی لیکن چونکہ اجتہاد ایک مدت درازی نہیں ہی تو طریقہ

معروفہ مذہب المجتہد فی نقل کتاب معتبر متداول بین العلماء لمن کان قادرا علی استخراجہ

مجتہد کی مدد پر دریافت کر کے بواسطہ نقل معتبر کتاب کی ہی جو علماء میں مستعمل ہوئی ہو ایسی کی ہی جو انکی استخراج پر قادر ہو

واخبار دل موثوقہ فی علمہ وعملہ لمن لم یکن قادرا علی استخراجہ فلا یجوز العمل بکل کتاب

یا بواسطہ بیان عادل کی ہی جسکی علم اور عمل پر اعتبار ہو بہرہ ایسی کی واسطی مقدرت استخراج کی نہ کہت ہو سو ہر کتاب پر عمل جائز نہیں ہی

اظهر فی هذا الزمان کتب جمعها ضعفاء الرجال من غیر معرفة بحقیقة الحال ولا یقبل کلام

اسلمی کلام سائنسین بہت کتابیں ایسی ہیں کہ جو ضعیف لوگوں کی ہون دریافت حقیقت حال کی جمع نہیں ہیں اور نہ عالم کی کجی پر عمل جائز ہی

اذ غلب الفسق فی الناس بعد القرون الثلاثة والمستور فی حکم الفاسق فلا بد من العدالة المحجة

اسلئے کہ بعد قرون ثلاثہ کی لوگوں میں فسق غالب ہو گیا ہی پس مرد مستور الحال ہی فاسق کی مثال ہی پس ضروری کہ عدالت صدق کو غالب کر لیا

لجان الصدق ثم رهنها قاعدة مقررة لا بد من معرفتها وهي ان المسئلة الفقہیة اذا نقلت

موجود ہو بہرہ بیان اکی قاعده فراہم ہو ای اور دریافت کرنا ضروری وہ بہرہ کی کوئی مسئلہ فقہی اگر نقل کیا جاوی

ینبغي ان یبصر فیها فان کان ماخذها معلوما مشهورا من الکتاب والسنة والاجماع فلا نزاع

تو اس میں نظر کرنی چاہی بہرہ اگر او اسکا اصل اور ماخذ معلوم اور مشہور ہو کتاب اور متعین تو اس میں کسکو

فیہا لاحد وان لم یکن ماخذها معلوما بل كانت اجتہادیة فان کان ناقلها یجتہد لزم علی من

کچھ خلاف نہیں ہی اور اگر او اسکا ماخذ معلوم نہیں ہی بلکہ وہ مسئلہ اجتہادی ہو بہرہ اگر او اسکا ناقل مجتہد ہی تو مقلد پر لازم ہی

کان مقلدا ان یتبعہ ولا یلزم علیہ ان یطلب منہ دلیلا لان کلام المجتہد دلیل له وان لم یکن

کواسکا اتباع کری اور دلیل طلب کرنی لازم نہیں ہی اسکی کہ مجتہد کا قول ہی اوکی دلیل ہی اور اگر

ناقلها یجتہد بل کان مقلدا فان نقلها من المجتہد ثابت نقلہ منہ یلزم لاتباع فیہا ایضا

اور اسکا ناقل مجتہد نہیں بلکہ مقلد ہی بہرہ اگر او کسی کسی مجتہد ہی نقل کیا ہی اور نقل ہی ثابت کردی تو اس میں بھی اتباع لازم ہی

وان لم یبقا لها من المجتہد بل نقلها من قبل نفسه او من مقلد اخر او اطلق فان بین فیہا دلیلا شرعا

اور اگر مجتہد ہی نقل نہیں کیا بلکہ اپنی طرف ہی نقل کیا ہی یا اور مقلد ہی نقل کیا ہی یا نام کسی کا کہتا ہے کہ اگر اس میں کوئی دلیل نہ ہی

فلا کلام فیہا حیث ان لم یبصر یبصر ان کان کلامہ موافقا لاصول والکتب المعتمدة ولم یکن فیہا خلاف

بیان کی ہی تو اس میں بھی کچھ کلام نہیں ہی اور اگر دلیل نہیں بیان کی تو اس میں تاہل کیا جائی اگر کوئی کلام اصل اور کتب معتبرہ ہی مطابق ہی اور اس میں خلاف نہیں ہی

یحوز العمل بها لکن ینبغي للعامل بها ان لا یقف فی مقام تقلید بل یطلب منہ دلیلا علی ما نقل وان کان

تو وہ بہرہ ہی عمل جائز ہی لیکن عمل کرینوالی کو چاہی کہ صرف تقلید پر نہ رہ جاوی بلکہ اس مسئلہ پر اس کی دلیل طلب کری اور اگر

کلامہ مخالف لاصول والکتب المعتمدة فلا یتلفت الیہ اصلا اذ قر صرح العلماء بان ما لا یعلم

اور کلام اصل اور کتب معتبرہ ہی مخالفت ہو تو اس طرف کچھ توجہ نہیں ہی اسلئے مقلد کا صاف کر دینا ہی جس میں مسئلہ کھت معلوم ہو

حتی لا یصلح ثباته ^{در بیان بطول آن} و یعلم بطولاه ^{در بیان طول آن} فضاذا علم ^{در بیان علم آن} بطلانه ^{در بیان بطلان آن} المجلس التاسع عشر ^{جلسه نهمین}
 بیان بدعتی صلوة النوافل بالجماعة ^{در بیان جماعت آن} كالرغائب ^{در بیان رغائب آن} وغيرها ^{در بیان بقیه آن} قال رسول الله صلوة ^{صلوة رسول الله}
 لله عليه ^{صلوة بر او} و سلم ^{و سلم} فی خطبة يوم الغزوة ^{در خطبه روز غزوة} حجة الوداع ^{حجّه الوداع} که خطبه بین
 و الاخر ^{در آخر آن} السنة اثنا عشر شهرا ^{در اثنا عشر شهرا} منها اربعة حرم ^{در اربعة حرم} ثلاث متواليات ^{در ثلاث متواليات} ذوالقعدة ^{در ذوالقعدة} و ذوالحجة ^{در ذوالحجة} و المحرم ^{در المحرم} و يجب ^{و يجب}
 مضرفه ^{مضرفه} الذي ^{الذي} بن جادى ^{بن جادى} و شعبان ^{و شعبان} هذا الحديث ^{هذا الحديث} من صحاح المصابير ^{من صحاح المصابير} رواه ابو بكرة ^{رواه ابو بكرة} و معناه ان النوافل ^{و معناه ان النوافل}
 الذي انقسم الى الشهر و الاغوام عاد الى ما كان عليه ^{الذي انقسم الى الشهر و الاغوام عاد الى ما كان عليه} و رجعت السنة الى اصل الحساب ^{و رجعت السنة الى اصل الحساب} الذي خلت ^{الذي خلت}
 الله تعالى يوم خلق السموات ^{الله تعالى يوم خلق السموات} و الارض ^{و الارض} عدا الى الذي انجحت ^{عدا الى الذي انجحت} بعده كان اهل الجاهلية ازالوه ^{بعد كان اهل الجاهلية ازالوه} من محله ^{من محله}
 بالنسبة الى احدثه ^{بالنسبة الى احدثه} و هو النبي الذي ذكره الله تعالى في كتابه ^{و هو النبي الذي ذكره الله تعالى في كتابه} و قال انما الشئ في زيادة في التفسير ^{و قال انما الشئ في زيادة في التفسير}
 و معناه تاخير تحريم شهر الى شهر اخر فانهم في الجاهلية كانوا يعظمون الشهر الحرام و رايته من ابراهيم ^{و معناه تاخير تحريم شهر الى شهر اخر فانهم في الجاهلية كانوا يعظمون الشهر الحرام و رايته من ابراهيم}
 و اسمعيل عليهما السلام و كانوا يحرمون فيها القتال حتى احدثوا النبي ^{و اسمعيل عليهما السلام و كانوا يحرمون فيها القتال حتى احدثوا النبي} و غيره التحريم لانهم بسبب كون ^{و غيره التحريم لانهم بسبب كون}
 عامة معاشهم من الغنم ^{عامة معاشهم من الغنم} و كانوا اصحاب حروب و غارات ^{و كانوا اصحاب حروب و غارات} فاذا جاء شهر حرام و هم في حرب كان يشق عليهم ^{فاذا جاء شهر حرام و هم في حرب كان يشق عليهم}
 ترك الحرب فيجولونه و يحرمون مكانه شهر اخر حتى رفضوا خصوص الاشهر و اعتبروا مجرد العدد و بما ^{ترك الحرب فيجولونه و يحرمون مكانه شهر اخر حتى رفضوا خصوص الاشهر و اعتبروا مجرد العدد و بما}
 زادوا في عدد شهر السنة و جعلوها ثلثة عشر و اربعة عشر ^{زادوا في عدد شهر السنة و جعلوها ثلثة عشر و اربعة عشر} يتسرع لهم الوقت ^{يتسرع لهم الوقت} و لذلك و رد التخصيص ^{و لذلك و رد التخصيص}
 على العدد في الحديث ^{على العدد في الحديث} و انه عليه السلام بين فيه ان السنة اثنا عشر شهرا و انها في شرعه مقدار ^{و انه عليه السلام بين فيه ان السنة اثنا عشر شهرا و انها في شرعه مقدار}
 يسير ^{يسير} القصر لا يسير ^{القصر لا يسير} الشمس كما يفعلون ^{الشمس كما يفعلون} اهل الكتاب ^{اهل الكتاب} من هذا الاشهر القبرية ^{من هذا الاشهر القبرية} اربعة حرم ثلث منها متواليات ^{اربعة حرم ثلث منها متواليات}
 و هي ذوالقعدة ^{و هي ذوالقعدة} و ذوالحجة ^{و ذوالحجة} و المحرم ^{و المحرم} و واحد فرد ^{و واحد فرد} و هو رجب ^{و هو رجب} انما اضيف الى مضرفه الحديث لان قبيلة ^{انما اضيف الى مضرفه الحديث لان قبيلة}
 بني خثلى ^{بني خثلى} اوردوه عليه ^{اوردوه عليه} و ركب الكلبى ^{وركب الكلبى} يعني مكرم روزه ^{يعني مكرم روزه} اورد حديث من اس من مبيد كغيره ^{اورد حديث من اس من مبيد كغيره} في رواية اخرى ^{في رواية اخرى} كغيره

المروى انه عليه الصلوة والسلام قال واياكم ومحدثات الامور فان كل محدث بدعة وكل بدعة ضلالة

وفي حديث الخزانة عليه السلام قال شر الامور محدثاتها وكل محدث بدعة وكل بدعة ضلالة

من هذين الحديثين يدل على كون تلك الصلوة في هذه الليلة بدعة وضلالة لكونها من محدثات

الامور لعدم وقوعها في عصر الصحابة والتابعين ولا في عهد الائمة المجتهدين بل حدث بعد

المائة الرابعة من الهجرة النبوية ولذلك لم يعرضها المتقدمون ولم يتكلموا فيها وقد ذهب العلماء لمعها

المتأخرين وصرحوا بان بدعة قبيحة مشقة على منكرات وقالوا الاحاديث الواردة فيها موضوعة

والتم بوضعها بالوجهين وبعد هذا التصريح لا اعتداد بكونها مذكورة في بعض الكتب والرسائل لاننا نعرف

الذين وحصل الثواب والعقاب من الشارع على عدم استقلال العقل فيه فذلك الصلوة في هذه الليلة

لم يصلها النبي عليه السلام ولا احد من الصحابة ولم يحث عليها فلا يحصل فيها الثواب بل يكون غلوا

عشا يخشى منه العقاب كما قال صاحب مجمع البحرين في شرحه ان رجلا يوم العيد في الجبانة تراء

ان يصلي قبل صلوة العيد ففعل الرجل يا امير المؤمنين اني اعلم ان الله تعالى لا يعذب على الصلوة

فقال علي واني اعلم ان الله تعالى لا يشيب على فعل حتى يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحث عليه

فيكون صلاته عبثا والعبث حرام فعلمه تعالى يعذبك به ويحذرك لرسوله وقال ابن همام

تزد من العبادات بين الواجب والبدعة ياتي به احتياط او ترد بين السنة والبدعة يتركه لان ترك

البدعة لا يضر ولا بد السنة غير ذلك فقل الصلوة مما ترد بين حادون السنة والبدعة فتعين تركها ولا

يجز احد فعلها لا منفردا ولا جماعة لان الجماعة فيها بدعة ايضا اذا دني مرتبتها ان يكون نافلة وقد صرح

جامع كوكا بطلانها من هذين في ذلك اجماعا على اساسها من ائمة جماعت في بدعتي اسلمى ان الكفا في حديثه في ذلك نفي وهو

فی الكتب المعتبرة کالکافی وغيره ان الفقهاء اتفقوا علی کراهة الجماعة فی النوافل علی الذرائع والکسوف والخسوف

جس کاف و غیره صاف مذکور ی که فقهاء بالاتفاق قائل بین کسوا ی تزایح اور صلوة کسوف اور خسوف

ولاستسقاء اذا کان سبکاً لادام اربعة وقالوا ان الطوع بالجماعة انما یکره اذا کان علی سبیل التداخی بان

اور استسقاء کی غفلت کی شکایت کی اگر کسی ایام کی چار آدمی و بچاوی اور کچھ بین کذا نوافل جماعت ی جب کمره بین کمره جماعت بطور اجتماع کی ہو ایسا

یجتمه جماعت فرقی الثلثة و یقتدر بالوحدان والواقدری واحد واثنتان بواحد لا یکره و فی الثلثة اختلاف

ک تین سی زیادہ جمع ہو کر ایک ایام کر لین اور اگر ایک مقتدی ایک ایام ہو یا دو مقتدی ایک امام ہو تو کمره نہیں ی اور تین مقتدی ہو تو تواسمین اختلافاً

فی الاربعة یکره اتفاقاً وقد ثبت فی الاصل ان الاداء بالجماعة فیما شرعت فیها جماعت کالمکتوبات والجمعة و

اور چار مقتدی ہوں تو بالاتفاق مکروہ ی اور اصول میں ثابت ہو چکا ہی کہ اگر اگر کما نماز کا جماعت ی جس نماز میں جہت جائز ی جس ی فرائض یجگانہ اور نماز

العیدین والذرائع والوتر فی رمضان اداء کامل و فی غیرها عیب نقصان بمنزلة الاصلع الزلذلة وذلک الاصل

اور عیدین اور ذرائع اور رمضان میں وتر بہہ اور اداء کامل ی اور لیس ہوا اور نمازین جماعت ی عید اور نوافل قص بین جس ی چھٹی اور کنگ اور بہ نماز

لیست منها فتکون الجماعة فیها عیباً ونقصاناً ولو بعد النذر لان النفل بالجماعة مکروہ ومعصیة والنذر

اول نماز میں داخل نہیں ی میں جماعت اس نماز کی عیب اور نقصان ی اگر عیب منعت مانی ہو اسلی کہ لفظین جماعت ی مکروہ اور گناہ ی اور منعت کرنی

بالمعصیة لا یجوز ولا یلزم الوفاء به لما ثبت فی صحیح البخاری عن عائشة انا عن علی بن علیہ السلام قال من نذر

گناہ کی چیز نہیں ی اور اوکا پورا کرنا ہی لازم نہیں ی اس واسطی کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ ی روایت ی کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم ی فرمایا جس ی طاعت

ان بطیع الله فمن نذر ان یعصی الله فلا یبعضه هذا الحدیث یدل علی ان النذر انما یجب الوفاء به اذا

الہی کی منعت مانی تو لازم ی کہ پورا کرنا اور جس ی عیب کی منعت مانی معصیت اگر پوری ہو کر تو یہ حدیث سپرد لالت کرنی ی کہ نذر نہیں پوری کرنی واجب تو ی کہ

کان فی طاعة الله تعالى والمراد بطاعة الله بهذا الیسر لا بمعصیة لان النذر معصوم الشرع یجب

طاعت الہی کی ہو اور مراد طاعت سی اسباب میں وہ ی جو واجب نہ ہو اور نہ معصیت ہو اس واسطی کہ شرع میں نذر کی معنی واجب کرنا

المباح فلا یبغض فی الواجب لا فی المعصیة بل ان وقع فی المعصیة یجوز الوفاء به ویلزم الکفارة كما فی الیمن

مباح کا نہیں اور واجب اور گناہ میں نذر نہ ہر نہیں آتی بلکہ اگر معصیت کی نذر مانی تو اسکا پورا کرنا حرام ہی اور کفارہ لازم ہو جائی ی جس ی قسم میں

لان حکمہ حکم الیمن عند کثیر من العلماء منهم ابو حنیفة واصحابہ وحجتہم ما رو ی عن عائشة انا عن

اس واسطی کہ نذر اور قسم کا اکثر علماء کی نزدیک ایک حکم ی امام ابو حنیفہ اور انکی یادوں کا یہی مذہب ی اور دلیل انکی وہ ی حدیث ی عائشہ کی روایت ی

علیہ السلام قال لا نذر فی معصیة وکفارتہ کفارة الیمن و فی حدیث اخر رواہ ابن عباس عن علیہ السلام

کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم ی فرمایا نہیں ی نذر معصیت میں اور اسکا کفارہ مانند کفارہ قسم کی ی اور ایک اور حدیث میں ابن عباس کی روایت سی کہ آپ ی انشاء اللہ

قامن نذر نذر فی معصیة کفارتہ کفارة الیمن فان قبل صلوة التیسیر اصلها ثلاث عن النبی علیہ

جس ی کہ کوئی منعت مانی تو اسکا کفارہ کفارہ قسم کا سب ی اگر کوئی پوری صلوة التیسیر کی اصل کو نبی صلی علیہ وسلم ی ثابت ی

فهل یجوز اذا رثا بالجماعة بعد النذر فی هذه اللیلۃ فالجواب ان الجماعة فی النوافل لما كانت مکروہة کراهتہم

بہر اسکا جماعت کما اگر نذر منعت کی بعد اس ی رات میں جائز ی یا نہیں اسکا جواب یہ ی جب غفلت میں جماعت مکروہ تحریری طہری

لکونہا بدعت کان النذر بها مکروہاً ایضاً ولا یجوز ارتکابہ لاسیما مع وجود تخصیص الوقت بل یجب علی الخلق

بہر بدعت ہونی کی تو اسکا نذر بھی مکروہ ہی تو اب اسطورہ اور اگر ناجائز نہیں ی خاص الی حال میں کہ وقت ی خاص کر رکعہ ہو بل کچھ کی ذمہ

اتباع الحق وان لم یملہ لکوما فیہ من المصالح ولا حذر عن البدع والمحدثات وان لم یفہموا ما فیہا من الفساد

اتباع حق کا بھی اگر چاہا تو اسکی نحو یوسنی واقف نہوں اور بدعت اور محدثات سی احترام کرنا واجب ی اگر چہ اسکی مفاسد کو نہ سمجھتی ہوں

فیکون کلامی الناس وثقله علیهم غیر منفکین عن ابراهیم بالسوال والسوال حرام وهی یونیکون
 رده کوگون بر بهاری پڑتی ہیں اور دور سہوئی ہیں انکی سبک بگنی نہیں جیوت فی اور یہ ہر کسی کا گناہ حرام ہی اور وہ اس کو مہرہ بگن
 خات لخر لاء واجب علیہم بل یزکون کثیرا من الصلوات الخمس یقعون فی انواع المعاصی فکر
 او کی لئی اختیار کرتی ہیں بلکہ اکثر اوقات نماز میں چکا نہ ہیں ہی ترک کرتی ہیں اور قسم قسم کی معاصی میں گرفتار ہوتی ہیں ہر وہی

سبب کما الہم و زیادہ سبب نقصانہم و خسارہم و قتل بعض لفسرین یاتی علی الناس فدان یحج اغنیاءہم
 سبب جو انکی خیر اور زیادت کا ہی باعث او کی نقصان اور خسارہ کا ہو جاتا ہی اور بعضی مفتری لکھی کوگون برالیہ زمانہ او کی جبین و فتنہ و
 لثرفہ و اوساطہم للنجارۃ و قرأہم للربیاء و السمعة و فقرأہم للمثلة و لا یبعد ان یقال و سترہم للفسر
 حج کرکے واسطی پیشتر آسانی کی اور دنیا ملک تجارت کی واسطی اور قاری واسطی جو کہوں کی اور فقہ واسطی تاک کہانی کی اور عیدین کی سیدہ ہیں اور یہی
 والحاصل الیہ قد صار فی ہذا الزمان فتنہ ومحنة لکثیر من الناس حیث لا یظرون فیما اوجبه الله
 اور حاصل یہی کہ حج اگر نفاہ میں بہت کوگون کی حق میں فتنہ اور محنت ہوگی ہی واسطی کہ وہ بھی نگاہ نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ اور ہر کیا

علیہم فیہ من حقوق و حقوق عبادہ و انہ تعالیٰ واجب علیہم الحج بشرط الاستطاعة وھی تقصی
 اپنی حق اور اپنی بندہ کی حق واجب کئی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہی اور ہر حج اس کے ہی فرض کیا ہی کہ استطاعت ہو ہی تھی

القدرة علی کیفی الانسان ما یحتاج الیہ مدۃ ذہابہ و عجیہ من مالک و مشرب و مرکوب
 قدرت ہو کہ انسان کو حاجات کی لئی عانی اور آئی کی مدت میں کفایت کر جاوے کہانی کو اور سہو کو اور ساری کو

فن الناس من یخرج الی الحج بلا زاد و مرحلة لفقرہ فربما یهلك فی الطريق عند حاجتہ الی الاکل والشرب
 ہر بعضی لوگ جو حج کی واسطی نارا دیکھی خالی آتے ہی تو تھ اور ساری روانہ ہو جاتی ہیں تو اکثر راستہ کی اللہ تعالیٰ اور یہی

والركوب فیمرت ع صیلاں للصقلی انہا عن السفر علی تلك الحالة و من خرج الی الحج من غیر ان
 اور مال کی محتاج ہو کر تیار ہوتی ہیں ہر گناہکار جو کرم کی میں واسطی کہ اللہ تعالیٰ ہی ایہ حالت میں سفر میں لگے ہی اور جو شخص حج کو جاوے ہی ہر دن
 بملک فابقیہ و قصد فی خروجه ان یسل الناس ما یحتاج الیہ فی وقت ضرورتہ من اکل و مشرب و رکوب
 اتنی مقدور کی کہ اسکی واسطی کافی ہو اور راہ دہری کی عیادت بخلی ہی کوگون حاجت کی چیز کہان جیسا سواری ضرورت کی وقت تک میں کی

فقد لساء اکثر اساءۃ لان الغالب من حال الحج ان یتزود کل واحد منهم قد کفایتہ لشقة الحمل وابد
 تو ایسی بہت ہی مرکبیا واسطی کہ اکثر حاجت کا حال یہی ہی کہ تو نہ موافق کفایت اپنی یا درباری اور داری کی نیکو جاتی ہیں

الطریق فمن سافر معہم بلا زاد و انہ یضائفہم فی زادہم فیکون سفرہ ہذا ذی لنفسہ ولغیرہ و اکثر من
 ہر جو خالی آتے او کسی سادہ ہو جاوے تو اسکی کو تو نہ میں مہائی کا پھر اسکا سیرہ ہر وہاں ہوگا او کو ہی اور دور کو ہی اور اگر کسی کام

یفعل ہذا ہم الذین لا یعرفون شرائط الدین واحکام الاسلام ولا یقصدون طاعة الله تعالیٰ طاعة
 وہی کرتی ہیں جو شرائط الدین کی اور احکام اسلام کی نہیں جانتی اور نہ او کو طاعت الہی و اتباع رسول ہی کیہ فرض ہوتی ہی

سرسولہ بل یقصدون قضاء ما انتہیہ نفوسہم من روية الاماکن البعیدۃ الغریبۃ و روية مكة
 بلکہ اپنی دل کی امان نکالنے ہیں دیکھنا عجیب غریب دور کی شہر کا اور دیکھنا مکہ

والمدينة و التفرق علی الناس فی مجامعہم اذ یأتون من کل فج عمیق وان یقال لہ الحاج لاهمة لہ لا
 اور عید کا اور سیر کر کوگون کی بھلے کا واسطی کہ وہاں اور دور کی لوگ آتی ہیں اور جی کہان ہی اسکی اتنی ہی بہت ہی

ذلك ومنہم من یزین لہ الشبطان صحبة الركب و لا مقصود لہ الا اخذ اموال الناس من سرقة
 اور بعضوں کی دین شیطان و الدیبا ہی تو کہ مقصود صرف یہی ہی ہوتا ہی کہ کوگون کا مال چور کر

جہاں سے حج کی جائے

و غصص لو كيف يمكن فان الشيطان يجتهد دائما في ايقاع بني آدم في الشر فيفتكه بابا من الخبز ليقوم
 باجتماعهم في جحر جهنم كوكب شيطان عيشه بهد كوشش كزارشاي كه بنی آدم کو بر آبی من مبتلا كری پهر او كی لی یكی من دروازه غیر كاكهول كز
 في انواع المعاصي المحرمات في السر من منكراتهم ايضا انهم في الكثر الاحوال يضيعون حقوق صيهم اذ قد
 در برده قلم قسم كه معاصي و احرام و ابراري من مبتلا كز ديتا بی و رعا حیون کی منكرات من سی پهر بی ی كی كره الكحال من انهم دره كاكه تلف رقی من
 يموت واحدا من رفقائهم حين كونهم نازلين فلا يغسلونه ولا يكفونونه ولا يصلون عليه بل يرتحلون
 جسكوی او كی رفیق منزل من او ترقی هوئی رجا تاي پهر او كی نونها وین ادره كفن وین اورنه او سپر نماز جنازه كی بڑ من بگه و انسی كچ كرتی من
 و يتركها هناك ضالعا بلا دفن و يقعون في الاثم لان كل واحد من هذه الامور من فروض الكفاية لقوله
 اورده كوا و ی جبكه ی دفن و ال جاتی من اورنگه من پیستی من كیونكه بهد سب باتین فرض كفایه من اگر كوی كیك بی

اذا ترك واحد منها ياتر الكل وقد يموت حين كونهم ذاهبين في الطريق فيموت في مكان قفر بلا دفن و يكله
 متروك هو قوبل كنگر ابرون اور بعضی وقت رسته من چتی هوئی رجا تاي تو پهر او كی یونین جنگل پیشین ی دفن كی تو پيك جاتی من اور كی كز
 السباع و سبب انكاهم امثال هذا الجرائم خرفان ان ياخذ البيت المال ماله و يختار من متاع
 بهر ی كی لمبا جاتی من اور سی ایسی كی بهد تمام گناه حرف سب خوف كی ماری كرتی من كه ميا و او كی مل بیت انل من داخل هو جا سو بگه دنیا كی پو كی
 الدنيا على الاخرة و يضيعون امثال هذه الفروض و يقعون في الاثم فكيف يكون جحتم مبرور و الحاصل
 آخر ترك مقادیر من پند كرتی من اور سی ایسی فرض بالكل كضایع كز كز كنه من مسته هوئی من اب كیونكه او كی جمر و روكا حاصل بهد ی
 ان من يريد ان يكون حجه مبرور يلزمه ان يحج باقامة اركانه و واجباته و سنته و يجتزئ في الاحرام
 جو شخص چای كی او كی حجه مبرور هوئی تو او كی لازم یك كج من تمام اركان اور واجبات اور سنن او كی اور احرام كی مدت من تمام
 عن محظورات الاحرام و عن سائر المعاصي كلها كياتها و صغائرها و يقب قبل الاحرام عن الذنوب كلها
 منیات سی او احرام من من اور تمام اور صغایر كی بر اور صغایر سی احترا كری اور احرام ی پهل تمام گنا هوئی تو پكر
 باء الفروض و الواجبات و امرئاء الخصوم في حقوق العباد و يكون طعامه و شرابه و لباسه و مركب من
 فرض اور واجبات او كی اور حقوق العباد من مدعیون كواضی كری اور او كی كبا نا او پینا اور پهرنا اور سوار سی

الاحلال لامن الحرام اذ قد اختلف الفقهاء فيمن يحج بال حرام هل يصح حجه او لا فعند الامام احمد لا يصح
 حلال مل من سی او احرام من سی نهو اسوا ساطی كی فقهاء فی اختلاف كیا كی جو شخص حرام ال خرج كز كز كری تو یا او كی حجه او پهر جاتی یا یونین امام حلال كز كز
 عليه ان يحج ثانيا بال احلال وعند الثلثة يصح حجه و يسقط عنه الفرض ولا يجب عليه الاعادة لكن
 البصاح صحیح من نهو اذ پهر واجب كی كج دوباره و احلال سی كری اور یونین امام من كز كز كج و صحیح ی اور او كی نرسی فرض او كی او كی او كی حجه دوباره ی كز
 لا يكون حجه مبرور لان الشرط في كون الحج مبرور الاجتناب عن كل ما في الله عنه مع اداء الحج بشرطه
 او كی حجه مبرور یونین اسوا ساطی كی حجه مبرور كی ی پهر شرطی كی انك كی تمام منیات سی اجتناب كری اور كج كی تمام شرطه

واركانه و واجباته و سنته و ادبیه فشرائطه نزعان شرائط الاداء و شرائط الوجوب اما شرائط الاداء
 اور اركان اور واجبات اور ادب كی پند او كی پس او كی شرطین و قسمی من كیك شرط ادا كی یا او كی شرط واجب هوئی ی شرط ادا كی
 فهي الزمان و المكان و الاحرام و شرائط الوجوب فهي العقل و البلوغ و الحرية و الاستطاعة و سلامة
 تو وقت سی اور كان سی اور احرام سی اور شرط وجوب كی عقل اور جوانی اور آزادی اور قدرت مالی اور صحت

البدن و امن الطريق فذكروا من الطريق من شرائط الوجوب اختلف العلماء في وجوب الحج في هذا الزمان
 بدنی اور امن رسته كی پهر امن رسته كی جو شرط وجوب كی اسفل علماء كوا اختلاف پیدا هوا كز زمانه من كج فرض ی یا یونین

بالتفاسد الا من بظهور القرامطة وغيرهم من الفساق والسارق فقال ابو القاسم الصفاری لا شک
 فی سقمهم رسد کاجانام بسبب غیبه قرامطه و غیره فساق اور چور و کون کی
 ابوالقاسم صفاری کہتے ہیں عورتوں کی ذمہ سی
 فی سقوط الحج علی النساء فی هذا الزمان واما شک فی سقوطه عن الرجال وقال ايضا لا اری الحج فرضاً منذ عشرين
 حج کی سابقہ ہوتی ہیں اس زمانہ کی اندر کیونکہ تک نہیں ہی شک میں ہی کہ عورتوں کی ذمہ سی ہی سابقہ ہی نہیں ہی کہتے ہیں حج کو فرض نہیں جانتا
 سنة منذ خرجت القرامطة و البادية عندک دار الحرب وقال ابو بکر الاسکاف ولا قبل الحج فی فضا
 میں جس کی سنت سی جب سی قرامطہ پیدا ہوئی میں اور بدویہ میری نزدیک دار الحرب ہی اور ابو بکر اسکاف کہتے ہیں میں نہیں قابل ہوں کہ
 فی زمانہ قاله فی سنة ست وعشرين وثلاثمائة وافق ابو بکر الرازی ان الحج قد سقط عن اهل بغداد
 اب جاری وقت میں حج فرض ہی یہ گفتگو سنہ تین سو چھ ہجری کی اور ابو بکر رازی فی یہ فتویٰ دیا ہی کہ حج اس زمانہ میں اہل بغداد کی ذمہ سی
 فی هذا الزمان وبه قال جماعة من المتأخرين قبل واما قالوا ذلك لان الحج لا يتوصل الى الحج الا بالرشوة
 بیشک سابقہ ہو گیا اور ایسی ہی اور متاخرین کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عدم فرصت کی واسطی قابل ہو ہی نہ کہ حاجی قرامطہ وغیرہ کر شوق دینی بغیر
 الى القرامطة وغيرهم فيكون الطاعة سبباً للمعصية فمتى صارت الطاعة سبباً للمعصية يرتفع
 اگر حج میں اسکی تاب طاعت سی معصیت ذمہ آتی جب طاعت سبباً کی سبب ہی تو یہ طاعت نہیں رہتی
 الطاعة لكن ذكر في القية ان من قدر على الحج يجب عليه الحج وان علم انه يؤخذ منه المكس او لم يسقط
 لیکن قیہ میں یہ مذکور ہی کہ جسکو حج کی طاقت ہو تو اس پر حج فرض ہی اگر حج نہ ہو جائے ہو کہ اس سے فراج لیا جاوے لیکن واسطی کہ اگر کسی خوف
 الحج فمتى يعمل بقوله تعالى ولبه على الناس حج البيت وسمعت ابو الحسن الكرخي عن ابن جهمز الى الحج خوفاً
 حج سابقہ ہو جاوی تو یہ اس بات پر کہ عمل ہو لیکن واسطی اس کی ہی تو کہیں نہ حج بیت اللہ اور الحسن کہتے ہیں ہی کہ یہ حال اسکا جو امری خوف
 من القرامطة فقال ما سملت البادية عن الافات يعني ان البادية لا تتخلو عن الافات لقلة الماء وشدة
 قراہہ کی حج کو نہیں جاتا اور اسکی جواب بدویہ آفات سی سالم میں ہی یعنی بدویہ آفات سی کہی علی نہیں ہی بسبب کوتاہی پانی اور شدت
 الحر ويحيي ان الریح السموم وقال المفقيه ابو الليث ان كان الغالب في الطريق السلامة يجب وان كان
 گرمی اور تیز ہی ہوا دن کی اور فقہ ابو الليث کہتے ہیں اگر راستہ میں احتمال غالب سلامتی کا ہی تو حج فرض ہی اور اگر احتمال
 الغالب خلاف ذلك لا يجب وعليه الاعتماد وفراضة الاحرام والوقوف بعرفة وطواف الزيارة فان فات
 غالب تک کا ہی تو واجب نہیں ہی اسی قول پر اعتقاد ہی اور فراہض حج کی یہ ہیں احرام اور عرافت پر ہٹنا اور طواف زیارۃ اگر ان تینوں میں ہی
 واحد منها بطل حجه ويجب فضائه في العام القابل وادبائه السعي بين الصفا والمروة والوقوف
 ایک ہی فوت ہوگا تو حج باطل ہوگا یہاں ایسے میں اسکی قضاء واجب ہوگی اور واجبات حج کی یہ ہیں صفا اور مہرہ کی نیچ میں دوڑنا اور
 بالمزدلفة ورعى الجمار والحلق والتقصير وطواف الصدة للافاق فان ترك شيئاً منها يجب حجه و
 مزدلفہ میں ہٹنا اور حجرات میں کھڑکدنی اور سر منڈنا یا بال کھوانی اور طواف الصدة سوا کہ دنوں کی پس اگر کوئی واجب کی واجبات میں ہی ترک کیا تو حج ناقض
 عليه الدم وما عدل ذلك سنن واداب ووقته شول وذو القعدة وعشر ذي الحجة وبكره الاحرام للحج
 ہوگا پر اوپر ہر حج لازم ہی اور سوان فراہض اور واجبات کی سنن اور ادب میں اور حج کا وقت ماہ شوال اور ماہ ذیقعدہ کی ہی الحج کی اس مدت میں احرام ہوگا
 قبل ذلك لان الاحرام يطول فيما يقع في الحرم ولا يكون حجه مبروراً فان من احرم للحج والعمره واركب
 کردہ ہی اسکی مدت احرام کی دراز ہو جاوے گی کہ اسکا حج مبرور ہوگا کیونکہ کسی احرام کا حج کا عمرہ کا یا نہ ہو کہ کسی احرام کی
 شيئاً من محظورات الاحرام بلا عذر يخرج حجه عن ان يكون مبروراً وان تاب الى الفور لان التوبة ترفع
 منعوات میں سی ہی عذر عمل کی تو اسکا حج مبرور نہیں رہتا اگر حجہ فی الفور تو یہ کر کی واسطی کہ توبہ ہی گناہ معاصی کا ہی

بسم الله مكيه مهلا حامدا لله تعالى ومصليا على النبي عليه السلام ويصرف للقدوم ورأه الخطم
 طرفه حركي كذا كذا... ^{بهر طرفه انقروم كرى حطم كوفات كى اندر ليكر}
 اخذنا عن يمينه ثم ايلي الباب جاعلا رداءه تحت البطمه اليمنى ملقيا طرفه على كتفه اليسرى
^{بهر طرفه شري شروع كركر جسد باب سى متصل به چاده كود هني بعض تنى ليكر اور كى كوفى ائين مونه يى بر دال كركر}
 سبعة اشواط يرمل فى الثلثة الاول فقط من الحرجى المحر وكما هو بالحج بفعل به ماد كرم لا سدا
 سات گردشين اوكرك ^{صرف سبى تين كركر شوق بين حجرى حركرك اور جب حركرك ياس بهنج وهى استقام كرى موافق تذكر بالا كى}
 ويستلم الزكن اليمنى وهو حسن ولا يستلم غيرها ويجتنب الطرف باسندام الحرجى ويصلى ركعتين
 اور استقام كرى ركن يائى كو ^{بهر بهترى اور سواران ووكو كى اوكرك مستقام كرك اور كوفات كوكو حركرك استقام بر خرك كركى بهر مقام كى ياس وكركر قفل}
 عند المقام او غيره من المسجد ان منعه الزحام وهذه الصلوة واجبة بعد كل اسبوع ثم
 اوكركى ^{يا مسجد من اور كركه اكر انبوه كى سبب مقام من ميسر شادى اور بهر نماز واجبه يى بعد هر يك كوفى طرف قنات كركركى}
 يعود ويستلم الحرج ويخرج من المسجد ويصعد الصفا وليستقبل البيت ويكبّر ويهمل ويصلى
^{بهر كركركى استقام كرى اور سبى باهر كركر صفا بهر كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى}
 على النبي عليه السلام ويرفع يديه ويدعو ماشاء ثم يمشى نحو المروة على هيئة حتى يصل الى الوادى
^{دردرد يى اور ايت اوكرك كركركى اور باهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى}
 ثم يسعى بين الميادين الاضربين فاذا جاور بطن الوادى يمشى على هيئة حتى ياتي المروة فاذا انتهت
^{بهر درميان ميادين اضربين كى دو كركركى جب بطن وادى كى نفس كركركى اور باهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى}
 يصعد عليها ويفعل ما فعل على الصفا ثم ينزل عنها ويتوجه الى الصفا فيفعل ما فعل على الصفا
^{اوكركى بهر كركركى وان كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى}
 بالصفا ويجتنب المروة ثم يسكن بمكة محروما ويصرف بالبيت فقام ماشاء فاذا صلى بمكة فخرج من
^{مروه بر خركركى بهر كركركى من احرام باندى بهر كركركى اور بهر كركركى كركركى اور بهر كركركى كركركى}
 الشهر يخرج الى منى يمكث بها الى فجر عرفة ثم يروح الى عرفات وكلها موقف لا يطن عن عرفة فبعد
^{ذبح كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}
 ما صلى الظهر والعصر فى وقت الظهور ينهب الى الموقف بغسل سن وبعد الغروب ياتي الى الزدلفة
^{ناظر اور عركى جمع كركركى غلبه كركركى وقت من بهر كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}
 وكلها موقف لا وادى محسور وينزل عند جبل قرنح ويصلى العشائين ههنا باذان واقامة فاذا طلعت
^{وه تمام بهر كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}
 الفجر يصل الفجر بغسل وهو ظلمة فى اخر الليل ثم يقف ويكبّر ويهمل ويصلى على النبي عليه السلام
^{كل كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}
 ويدعو واذا السفر باقى منى ويرعى جمرة العقبة من بطن الوادى من اسفله الى اعلاه سمع حصا
^{اور باهر كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}
 خذ فاديكبر بكل منها فيقول بسم الله والله اكبر رجاء الشيطان وحزبه اللهم اجعل حجتى مقبولة واسمع
^{اور بهر كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى كركركى}

ان عمرهم ان كان فاسقا او مجنون او صبيلا لا يجب عليه الحج ويحرم عليه السفر معه وبشرط لها
 ان تكون خاليا عن العدة عند خروجها الى الحج حتى لو كانت في العدة لا تخبر الى الحج وكذا الوجوب
 به في شرط من كل شيء كوجوب نعت سي ياك هو ^{بيان} ان كل من اراد من هو تخرج كونه جادى ^{اورايسى} ان اكر او يجر
 لها العدة في الطريق في مصدر من الامصار وبيدها او بين مكة مسيرة سفر لا يخرج عن ذلك المصطلح تنقصر
 عدتها ^{كسي} شهر من وجوب هجواى كرا او من اورى كرا ^{بجمن} مسافت سفرى هو ^{نوا} اول شهر من سى عدت كرا ^{بغير} جادى
 عدتها ^{بغير} الله تعالى اعلا مطابقا لرضاه بتمنه وفضله للمجلس الحادى والعشرون
^{التي} بغير اسان كرهه اعمال جديره صاكي مطابق بين ايجاحان اور فضل سى ^{ايسون} مجلس
 في بيان فضائل الزكاة وعوائل تركها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
 صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيمة صفحت له صفاء من نار
 فاحس عليها في نار جهنم فتكوى بها جنيته وجبينه وظهوره وكلما بردت اعيدت له في يوم
 كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار
 هذا الحديث من صحيحه المصابيح رواه ابوهريرة فانه عليه السلام ذكر فيه جنسين من المال وهما
 الذهب والفضة ثم فردهما الى ما فيها فقال لا يؤدى منها حقها نظر الى المعنى دون اللفظ
 لان المراد بهما دناير ودراهم وقيل يجتمعان برباديهما الاموال لان الحكم عام وتخصيصه بالدرهم والفضة
 على سائر الاموال من حيث انهما اصل القول وعن الاشياء وبمثله ورد قوله تعالى والذين يكنزون
 الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله ينشرهم بعد اب الف يوم يخنى عليها في نار جهنم
 فتكوى بها جباههم وخوانهم وظهورهم هذا ما كثر في لافسكم فذروا ما كنتم تكنزون
 والمراد بعدم اداع حقها او عدم انفاقها في سبيل الله عدم اداع زكواتها فان الذين يجمعون الاموال
 ويلبسونها ولا يعطون زكواتها بعد يوم القيمة بانواع من العدا بفسن جملتها ما ذكره هذه الآية
 اوراى كرا ^{بغير} الله تعالى اعلا مطابقا لرضاه بتمنه وفضله للمجلس الحادى والعشرون

وهذا الحديث دوجه تخصيص هذه الأعضاء بذلك العذاب ان صاحب المال اذا لم يعط نفسه
 اور اس حدیث میں مذکور ہے اور وجہ خصوصیت ان اعضا کو ساتھ اس عذاب کی یہ ہے کہ مال والی کوئی کج بزرگوہ و بی کج عادت نہیں ہوتی
 اعطاء الزکوۃ بعد وجوبها بجمعی وقتها فهو اذ امرای الفقیر الطالب للزکوۃ بعین وجهه واذ اساله غیر
 اگرچہ زکوۃ واجب ہو اور وقت بھی آپس میں ہے نہ شخص جب فقیر زکوۃ کا طالب کو کہتا ہے تو توبہ ہی چڑھتا ہے اور وہ اگر ملگتا ہے تو اس سے ہنس
 عنه ویولی الیہ جنبہ واذ ابالتم فی السؤال یقوم من مقامہ ویولی الیہ ظہرہ ویدہب لہ یعطیہ
 پھر اگر کوئی سوچتا ہے پھر اگر فقیر نے سوال میں زیادتی کی تو اپنی جگہ سے اوجھڑ کر اس کا طرف پشت کر کر چلا جاتا ہے اور زکوۃ میں ہجو
 شتبا من حقہ الذی ہوا للزکوۃ فتادی الفقیر بكل واحد من ہذہ الافعال فیعد بہ اللہ تعالیٰ

اور اس حق کی کچھ نہیں دیتا پس فقیر کو اس کی ہر حرکت سے ایذا ہوتی ہے سوئی اللہ تعالیٰ اوسکو

یجعل موالہ التي ہی الدنایہ والدمارم الواحد من نارتکی بہا تاتک الاعضاء التي اذی بها الفقیر
 یہ عذاب دیتا ہے کہ اوسکی تمام مال کو جو دنیا خیر اور دہم میں آگ کی تفتی بنا کر ان اعضا کو داغ دیگا جس سے اپنی فقر کو زیادتی تھی

وروی عن ابن مسعود انه قال لا یوضع دینار علی دینار ولا درہم علی درہم وکن یوسم جلدہ حق
 اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ دینار پر دینار اور درہم پر درہم نہیں رکھنا چاہیے وکن یوسم جلدہ حق

یوضع کل دینار ودرہم موضعاً علی حدۃ کلماتہ ووصل یدہما من ولہا الی اخرہا اعید ذلک الی الی
 ہر دینار اور درہم الگ الگ جگہ رکھی جائیگی جب پوری ہو کر داغ اول کا آخری مل جائیگا پھر وہی داغ اول سے آخر تک دوہرا کرے گی

اولہا حتی یصل الی اخرہا ہکذا یستمر ہذا النوع من العذاب یوم القیمۃ حتی یحکم بین العباد
 اس میں طرح اس قسم کا عذاب قیامت کی روز ہوگی چلا جا جائے گا یہاں تک کہ تمام خلق کا فیصل ہو جائے

فیری سبیل ما الی الجنة ان لم یکن لہ ذنب سواہ وکان لکن للہ تعالیٰ عفی عنہ واما الی النار ان کان
 پھر یہ کہا جائے گی کہ اوسکا وہ جنت کی طرف ہے اگر اوسکا کوئی اور گناہ نہیں ہے یا گناہ تو ہی پر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور جہنم کی طرف ہے اگر اوسکا

علی خلاف ہو اور کیا اور حدیث میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہی زکوۃ نہ ادا کی تو قیامت کی دن

یوم القیمۃ شیعاء افرح لہ زبیتان بطرقہ ثم یأخذ بلہزم متبہ فیقول انا مالک انا کنزک تم تلا
 اوسکا مال کتنا سائب جسکی دو داغ ہوں یہ کہ اوسکی گنہگار ہو اور اوسکی دلوں جڑی کر کہیں گے میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ ہر ایک کی بات

وکی تحسبن الذین یبتغون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیر لہم من ہو شر لہم سبطون وکفول
 بڑی اور تیرے جھوکے ہوئے گناہ کی ایک چیز پر کراہہ ہے اپنی فضلی کہ یہ بہتری اور اپنی حق میں ملکہ ہے برائی اور اپنی واسطی کی طرف پر کیا اور کیا شکر کرتا

یہ یوم القیمۃ فانہ علیہ السلام بین فی ہذا الحدیث ان مر اعطاه اللہ تعالیٰ ما لا یموت زکوۃ مالہ
 دن قیامت کی سوچتے ہیں علیہ السلام نے اس حدیث میں یہ بیان فرمایا کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور اس سے اپنی مال کی زکوۃ نہ ادا کی

یجعل مالہ یوم القیمۃ فی صورۃ الخیۃ التي اخسر راسہا من کثرۃ سہا وطول عمرہا ولہا فوق
 قیامت کی دن ایسی سانپ کی صورت بنا دیگی جسکی سر کی بال ماری نہر کی بسبب درازی عمر کی جڑی گئی ہوں اور اوسکی

عینہا لکنان سوداوان وہی وحش ما یكون من الحیات وتجعل فی عنقہ کالطریق ثم یأخذ بشدقہ
 دونوں آنکھوں کو دو سیاہ ہوں پھر شہر تمام سانپوں میں یہ تیرے ہوتی اور اوسکی گردن میں طوق کی مثال والاچا دیگا پھر وہ اس کو دوں گے پھر

ونذرغہ ونقول لہ انا مالک الذی جمعتہ ولم تود زکوۃ فلما کان فی منہ الزکوۃ مثل ہذا التشدید
 کا کیجے اور کہیں گے میں تیرا وہی مال ہوں کہ جمع کر کر زکوۃ نہیں دی تھی چونکہ زکوۃ کی تیری میں اتنی بڑی سختی ہے

[illegible]

و شهادت بانفردالمعبود و ادعاء المحبة فان من يقول اشهد ان لا اله الا الله بصير كاره قال اني
اورگري اي مجبور يگانه هوني کي اور محبت کاعوي اي اسلمتي کي مخصوص کيتا ي ميں گوي ديتا چون کسو اي سد کوي مودنهين اي گويابيس کيتا ي

[illegible]

احساناً یا فیلزم الوفاء بالاعطاء من التوحيد في المحبة وتتمام الوفاء ان لا يبقى للموحد محبوب
اونه دوست رکھوں سوا اسی کہ اس سے دعویٰ توحید کا اور اگر ناجائز بھی محبت الہی کہ اوجہ کام وفا کا یہ کہ جس سے دعا کی واسطی ہوئی محبوب

سوی الفز الواحد لان المحبة لا تقبل الشركة والتوحيد باللسان قليل النفع وما يظهد درجة سوار ایک دانی بیانی اساطیر محبت میں شرکت نہیں ہوتی ہوراز توحید لے فائدہ ہوتی اور درجہ محبت کاجب کی کسائی

الحبة بمفارقة المحبوبات والأموال محسوبة للخالق لكونها آلة لشغفهم وقضاء حاجاتهم في الدنيا
تتم بحركات جهل حادون لوطيل روت خلق كواسم مجبور يكلسون بوجاهن اودك كن غش عشت اوكرار وادي بوت بي

وَسَيَسْأَلُ يَا نَسُوءُ بَعْدَ الْعَالَمِ وَيَقْفَرُونَ مِنَ الْمَوْتِ مِمَّنْ فِيهِ لِقَاءُ الْحُبِّ فَامْتَنُوا فِي صَدَقِ

دعوهم في المحبة بيزل المال الذي هم معشوقهم وهم في بدله ثلثة اقسام القسم الاول هم الذين

صدوقی التوحید و ادعاء المحبة و بذلوا حمیه و ملوہم و لو بدخرا و لانفسہم شیئاً کما فعلوا و لو بکر الصلہ

جولو حیدرین اور محبت الہیہ کو جی بھری ہن اور ایسا کام کر جن سے ان کو اللہ اور اس کی ساری مخلیق پر ہرگز برا نہ لگے گا یا

جیٹ جائے حالہ کلاہ الی رسول اللہ علیہ السلام لیقفقہ فی سبیل اللہ تعالیٰ وقال لہ رسول اللہ صلی

سلوہ کرنا تارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سوا را تا کہ تا کہ را کہ رستہ میں نہ ہو کہ کرین اور وہ اوسنے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فإذ ألقیت نفسك فقال الله ورسوله فانه وفي تمام الصدق فلم يبق عندك شيء

عبداللہ علیہ وسلم کی چھپائی واسطی کتاب کا قلم عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو جانتا ہوں کہ یہ سوا ہی پاس ہو،
محبوبہ الٰہی ہوں وہ تعالیٰ ورسولہ وھذا جزائمن کان توکلہ علی اللہ تعالیٰ تاھا کمالا وھذا المآ

رسول اللہ علیہ السلام عن فضل الصدقة قال جهد المقل فان عليه السلامین فی هذا

الحديث ان افضل الصدقة ما يصدقه الفقير مع احتياجه اليه واما من لم يكن له حاجة فلا

من میان فریادها بر سر صدقه دهی جو بفر
 اپنی حاجت دوک کر دیتاری
 اولیبتی جسا توکل بر او را کامل هو
 الیسی

فلا بد له ان یتزلف قوت نفسه و عیاله ثم یتصدق ما فضل من ذلك لما روی عن ابی هریرة ان علی
 رضی الله عنه قال انما یزلف العبد لربّه ان یتصدق بما فضل من ذلک لما روی عن ابی هریرة ان علی

۱۰۱) اچھا صدقہ دے ہی جرتو انکی سائنتہ ہو دی اور اس حدیث میں اور ابو بکر کی حدیث میں کہہ مخالفت نہیں ہی اسلی کہ تو انکی اور طرح کی کتا

فانه على وانا اجري به والكره اذا اخبرناه يتولى الجزاء بنفسه ولا يكله الى غيره يكون ذلك الجزاء
 سويبروزة ميركايي اي اورمين اي ابي خردو كجك اوراسد كرم جيب سهرودي كمين آب اوكل جزا كا زنده امون اوركي حواله نهو كا ناس جزا كا
 في غاية العظمة ونهاية الكثرة بحيث لا يكون له حد ولا عدد وقد روى عن ابي سعيد الخدري
 كذا انتهى اي نهايت عظيم اوردهت كثير هوگي ايسا كه اوكل كچه صدي اور كچه گنتي اور وابت هي الوسيد خدري سي
 انه عليه السلام قال من صام يوما في سبيل الله بقل الله وجهه عن النار سبعين خريفا
 كذا نبي عليه السلام في فرمايا جسي ابيك دن واسطى السك روزة ركهبا نو الله تعالى اوكل منبهو كراي ستررس دور كجك اورا كجك
 وفي حديث اخر رواه ابو امامة الباهلي انه عليه السلام قال من صام يوما في سبيل الله جعل
 اور حديث مين اي ابو امامة باهلي كي روايت سي كذا نبي عليه السلام في فرمايا جسي ابيك دن واسطى السك روزة ركهبا نو الله تعالى كي كهاتو
 الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض يعني ان من صام يوما لوجه الله ورضائه
 الله اوكل دور فرخ كي سچ مين يسي خندق بناو كجك جسي فرق درميان آسمان اور مين كي بي بني بيك جسي ابيك دن واسطى السك روزة ركهبا نو الله تعالى اوكل منبهو كراي ستررس دور كجك اورا كجك
 ينجه الله من النار عر عن النجبة بطريق التقييل ليكون المبعوث من كان بعيدا عن شيء بهذا
 رضائه كي كي كهاتو الله تعالى اوكل كراي سچ مين يسي خندق بناو كجك جسي فرق درميان آسمان اور مين كي بي بني بيك جسي ابيك دن واسطى السك روزة ركهبا نو الله تعالى اوكل منبهو كراي ستررس دور كجك اورا كجك
 لمقدار لا يصل اليه البتة وروى عن ابي هريرة انه قال عليه السلام للصائم فرحان فرحة
 اتني دور بر تو دره شي ميگشت بس كه نهين بهنجي كي اورا بر يوسي روايت بي كذا نبي عليه السلام في فرمايا جسي ابيك دن واسطى السك روزة ركهبا نو الله تعالى اوكل منبهو كراي ستررس دور كجك اورا كجك
 عند فطره وفرحة عند لقاء ربه فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان للصائم سروراهرتين
 جب روزة كهوتاي حليك خوش جابني ربي سلكا بيك نبي عليه السلام في اس حديث مين بيان فرمايا كه روزة داركو خوشي ودر تبه هوتي
 احدهما عند افطاره والاخرى عند موته ولقاء ربه اما سرورده عند افطاره فيما بيننا وله من
 ابيك نو روزة كهوتاي هوتي اورا ودي موت كي وقت اپني ربي كي ملاقات بر بهر روزة داركا سرورده افطار كي وقت تبهوي ربي كي اوكي كهاتو
 الطعام والشرب الجماع لان النفس مجبولة على الميل الى ما يلائمها من المطعم والمشرب المتكف فاذا
 بينا جمع سببه ايا كيوك لطيفت انسان كي عاوت كي كاپني مرغوب جيز بر جهتي كي كهاتو يايينا هو يا جماع هو اور جب
 صنعت من ذلك في وقت ثم اذن لها في وقت اخر تفقر بذلك طعنا خصوصا عند اشتداد الحاجة
 او سكوان امور سي ايك وقت عاوت هوتي هو بهر او سكود ودي وقت اجازت ملي ناس سي خود بخود خوش هوتاي خاص كر ابي وقت كماري بهرك
 اليه لتأثير الجوع والعطش فيها وتقاضيا باحد حاجتها يتبين هذا المعنى ما روى عن ابن عمر انه عم
 ادريس كي نهايت حاجت بر كراي الطاهرش كا طبع كبر بر مصفون ابن عمر كي روايت سي معلوم هوتاي كذا نبي عليه السلام
 كان اذا افطر قال ذهب الظما وابتل العروق وثبت لاجران شاء الله تعالى مع ان له عند افطاره
 جب روزة افطار كي تو فرماي پيا ننگي اور كمين تر دما نه جوين اورا هر ثامت بهو كجك ان شاره الله تعالى باو جود كي روزة داركي افطار كي وقت
 دعوة مستجابة كما جاء في الحديث ان للصائم عند افطاره دعوة مستجابة بل يكون نوعها
 دعا مقبول هوتي اي چنانچه حديث مين آياي كذا روزة داركي افطار كي وقت دعا مقبول هوتي اي بگو روزة داركا سونامي عبادت بي
 كما جاء في الحديث نوم الصائم عبادة قال ابو العالية الصائم في العبادة ما لم يغيب وان كان
 چنانچه حديث مين آياي نيند روزة داركي عبادت اي ابو العالية كهتاي روزة دار هر وقت عبادت مين هوتاي جبني غيبت كراي اگر چه
 نائم على فراشه فلي هذا يكون في ليله ونهاره على عبادة واما سرورده وفرحة عند موته ولقاء
 ابي ستررس هوتاي اسكي موافق تمام رات اردن عبادت اي مين ربهتاي اور روزة داركا سرورده خوشي ملي وقت اپني ربي كي ملاقات بر

النبي عليه السلام ينبغي له ان يعرف حمة الوقت وشرفه ويحفظ فيه بطنه عن الحرام ولسانه عن
 ذكر فربا يي فزا وسكولاهم اي كدقت كى حرمته كى بجاني اور وقت كى خوي كور زينت كرا اور وسين يتي بيت كوازم كها فاني اور يي زبان كو
 الكذب والغيبة وقيم الكلام وجارحه عن الخطايا والاثام وقلبه عن العجب والمكبر ورجله
 جهوده اور غيبته اور ميوه كلام سمى اور يي باقى اعضا كو خطا اور گنا هوئى اور يي دل كو خود يي اور كيا اور خلقت كى وشي سمى
 الا نام ثم انه اذا فعل ذلك ينبغي له ان يكون خائفا من الله تعالى هل يقبل منه ام لا يقبل ويدعو
 بجاوى بهر وه شخص جب بهت كچا ثواب اور كيا فني كى كاسه تعالى سمى به خوف كتر اى كى كيا ميل بهر روزه قبول كتر اى بايهم قبول كتر اور عاكرى
 ان يقبل المجلس الثالث والعشرون في بيان فضيلة صوم شعبان كان رسول الله
 كى قبول كرا نيسون مجلس فضيلت روزه ماه شعبان كى بيان مين تى رسول الله

صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان كله الا قليلا وفي رواية بل كان يصوم شعبان كله هذا الحديث
 صلى الله عليه وسلم كى تمام شعبان كى روز كى كرا كى تى كچى كچى تپور سا انظار كى اوليك روايت مين يى كى تمام شعبان كى روز كى كى تى
 من صوم المصابيح روزه ام المؤمنين عائشة وهذه الرواية الاخيرة موافقة لما روى عن ام سلمة
 بهر حديث مصابيح كى صحيح حديثون مين يى حفص عاتق ام المؤمنين كى روايت كى يي بهر روايت اور روايت كى موافق كى جوام سلمه كى روايت يى
 انها قالت ما رايت النبي عليه السلام يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان فان قيل يلزم
 كرهه فبقي شهرين يمين فكيف يمينى على عليه السلام كى دو ميه يى كى روز كى روى سوا شعبان اور رمضان كى
 على هذه الرواية ان يكون افضل الصيام بعد صوم رمضان صوم شعبان مع انه عليه السلام
 كى روايت سمى لازم آتا يى كى بعد روزه رمضان كى شعبان كى روزى افضل هون او حال يي كى كى عليه السلام

قال فضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم والنجوان جماعة من الناس ان اعتقدوا ان
 فرما يي اچى روزى بعده ماه رمضان كى ماه الهى محرم كى مين سوباب يي كى بيشك ايك جماعت كى كچى بهر يى اعتقادى
 صيام محرم ولا شهر المحرم افضل من صيام شعبان لكن لا ظهر خلاف ذلك فان صيام شعبان
 كى محرم اور شهر المحرم كى روزى شعبان كى روز وى بهتر مين ليكن اسكى خوف ظاهر تره بيشك شعبان كى روزى

افضل من صيام الاشهر المحرم يدل على ذلك ما روى عن ائمة عليه السلام مسئلة اى الصيام افضل
 شهر المحرم كى روز وى بهتر مين دليل اس كى بهر جوامع يى روايت كى كى بهر صلى الله عليه وسلم كى يى او چها رمضان كى ابو كوسى
 بعد رمضان فقال شعبان تعظم الرضوان وروى عن اسامة انه كان يصوم شهر المحرم فقال
 روزى افضل مين آتپى فرما يي شعبان كى رمضان كى تعظيم كى نئى اور اسامه سمى روايت يى كى اسامه شهر المحرم كى روزى كرا كى تى سوب

له رسول الله عليه السلام صوم شوال افضل من صوم شهر المحرم فكان يصوم شوال حتى مات فهذا فضل
 انكوسول الله صلى الله عليه وسلم كى فرما يي شوال مين روزى كرا كى اسامه كى شهر المحرم كى روزى بهر يى شوال مين روزى كرا كى كى سوبه روايت
 في تفصيل صيام شوال على صيام اشهر المحرم فاذا كان صوم شوال افضل من صوم الاشهر المحرم
 شوال كى روزون كى فضيلت يطرى اشهر المحرم كى روز وى بهتر مين كى روزى اشهر المحرم كى روزون يى بهتر مين

فكون صوم شعبان افضل من صيام الاشهر المحرم ولى لصيام النبي عليه السلام له دون شوال
 نو شعبان كى روزى اشهر المحرم كى روز وى زياده تر افضل هوئى اسامه كى صلى الله عليه وسلم روزى شعبان مين كى تى شوال مين مين كى تى كى
 واما كون ذلك لانها ايليان من بعده ومن قبله فظهر من هذا ان افضل الظوع من الصيام كى
 اور بهر سبب يى كى بهر دونو ميه يى شعبان اور شوال متفضل مين رمضان كى بعد اور رمضان يى سبب كى موم سوب كى افضل روزون مين يى افضل مين

قریبا من رمضان قبله وبعده فیکون منزلته من الصیام بمنزلة السنن الرواتب مع الفرائض

رمضان سی قریب ہون پہلی اور پچھی پہلی ایسی روزوں کا درجہ ایسا ہی جیسی تہ سنتوں رواتب جی مولود کا بیضہ نمازی

قبلہ وبعده فان السنن الرواتب کما یلی فی الفرائض فی الفضل وتكون تکملة لما نقص الفرائض فکذا

فروضی پہلی اور پچھی بیشک سنتوں رواتب یعنی مولود جی فضیلت میں فرائض کی ساتھ ہیں اور فرائض کی نقصان کو پورا کرتی ہیں ایسی ہی

صیام ما قبل رمضان وما بعده فانه ملحق فی الفضل بصیام رمضان تقریبه منه ویکن قوله

نفل روزی رمضان پہلی اور پچھی یہ بھی فضیلت میں رمضان کی روزوں کی ساتھ شامل ہیں کہ اگر وہاں متصل ہیں اس میں اس حد تک

افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم محمولا علی التطوع المطلق واما ما کان قبل رمضان وبعده

کہا جی روزی بعد رمضان کی ماہ اگر محرم کی میں مطلق نوافل پر محمول ہوگی اور روزی رمضان پہلی اور پچھی میں

فانه ملحق فی الفضل کما ان قوله علیه السلام فی تمام الحديث وافضل الصلوة بعد المكتوبة

وہ نوافل فضیلت میں رمضان کی سناس میں جیسی یہ قول علیہ السلام کا تتمہ حدیث میں اور بہتر نماز بعد فرائض کی

قیام اللیل لئلا یزاد فی تفصیل قیام اللیل علی التطوع المطلق دون السنن الرواتب عند جمہور العلماء

رات کی نماز ہی ایسی ہی تمام علماء کی نزدیک فضیلت قیام لیل کی مطلق نوافل پر ہر روزی سنن مؤکدات پر نہیں ہی

وقد ذکر فی صیام النبی علیہ السلام لشعبان دون غیرہ من الشهور معنی حسنا وهو ما روی عن لسانہ

اور وہ اب روزہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعبان میں ہوا اور مہینوں کی خوب معنی ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اس امر سی روایت ہی

انہ علیہ السلام قال ذلک شهر یغفر الناس عنه بین رجب ورمضان فانه علیہ السلام اشار الی

کہ شعبان کو وہ بڑی عظمت کی مہینوں کی کہہ رہا ہے ماہ محرم اور ماہ صیام کی خوشنویسی میں کہ اگر وہ مہینوں میں مشغول ہوتے ہیں تو یہ

مغفولہ عنہ حتی ظن کثیر من الناس ان صیام رجب افضل من صیام شعبان لانه شهر حرام لیس

بہر واسطہ ہو گیا یہاں تک کہ اکثر لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شعبان کی روزوں سی افضل ہیں اس لیے کہ رجب ماہ حرام ہی اور

لذلک لما روی عن عائشة انها قالت ذکر رسول الله علیه السلام قوم یصومون رجباً فقالوا ہی

یہ بات نہیں ہی اس واسطہ کہ عائشہ سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سامتی ایک قوم کا ذکر کیا کہ وہ رجب میں روزی رکھتی تھیں آپ ہی فرمایا

عن شعبان وفيہ اشارة الی ان بعضا اشتهر فضله من الازمان ولا ما کن ولا اشخاص قد یکن عنده

وہ لوگ شعبان کو چھوڑ کر کہہ رہے ہیں اس میں یہ اشارہ ہی کہ بعضی رجب کو ہی وقت بعض لوگ ان کا خیال میں نہیں ہی تو کہہ دو کہ جو کہ صرف شعبان میں روزی رکھتے ہیں

افضل منه اما مطلقا وللخصوصیۃ فیہ لا یقطن بہا کثیر من الناس فیشتغلون عنہ بالمشہور

افضل ہوتا ہی بالو مطلقا ایسی خصوصیت ہی جو ان میں ہوتی ہی کہ اگر وہ لوگ ان کی خیال میں نہیں ہی تو کہہ دو کہ جو کہ صرف شعبان میں روزی رکھتے ہیں

ویغفون تحصیل فضیلة ما لیس بہم وبعدهم وفيہ دلیل علی استحباب عمدة ان غفلة الناس

اور ان کی فضیلت ہی جو ان کی نزدیک مشہور نہیں ہی محرم روزی میں ہی اس میں دلیل اس مطلب کی ہی کہ عبادت ہی معمول کرنا ایسی وقت کہ وہ روزی رکھتے ہیں

بالطاعة وان ذلک محبوب عند الله تعالی ولذلک کان طائفة من السلف یستحبون احیاء

مہینوں کو مستحب اور یہی ہی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہی ایسی واسطہ ایک جماعت متقدمین سی اس میں رجب و شعبان

العشائین بالصلوة ویقولون فی ساعة الغفلة فانه علیہ السلام ما خرج عنی عیہ وہ وہ بدھنوں

مذکور عشائی بہت پسند کرتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ غفلت کا وقت ہی ایسی ہی علیہ السلام جب صحابہ کی پاس ہی آجیو جیو کہ ان کی اس غفلت میں ہی

صلوة العشاء قال ما ينظرها احد من اهل الارض غيركم وفي هذا إشارة الى فضیلة النفر بدرك الله
 تو فرمایا اس نماز کو سوا قہاری روی زمین پر کوئی مستغرق نہیں ہی اس میں اشارہ ہی کہ سہارا کر الہی میں مشغول رہنا
 في وقت من الاوقات لا يوجد فيها ذكر ولا ذكرك فضل القيام في وسط الليل لتشملي الغفلة عن الذكريه
 تمام وقتوں میں ہی ایسی فتنہ لگتی ہیں جو وقت ذکر و نماز میں غفلت سے بچانے کے لیے ضروری ہیں اور یہی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ میں اس وقت کو اپنے لیے لے لوں
 لاكثر الناس في احياء الوقت المغفول عنه بالطاعة فوائدها انه يكون احق واخفاه النوافل و
 ناقص سو فی میں اور غفلت کی وقت عبادت کرنی میں بہت فائدہ ہے ایک یہ کہ یہ وقت ہم سب پر ہی اور ناقص چاہا اور
 اسلها افضل لاسيما الله بام واناه لدرسين العبد وربه لا يطلع عليه غيره تعالى وهذا قيل لا يكون
 پوشیدہ رہتا افضل ہوتا ہی خاص نفل روزی کو جو روزہ درمیان بندہ اور پروردگار کے درمیان ہی اس پر ہوا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک نفل ہے جس میں ہر آدمی کو اپنی
 فيه رياء وصبرها انه يكون اشق على النفوس وافضل الاعمال اشقها على النفوس وسبب ذلك ان النفوس
 کہتی ہیں کہ روزہ میں رہا نہیں ہوئی اور ایک یہ کہ روزہ طبعی طور پر شمار ہوتا ہی اور اعمال میں افضل وہ ہی ہوتا ہی جو طبعی طور پر شمار ہوا ہو اور سبب یہ کہ یہ وقت بہت کم ہے
 تناسي بما شاهد من احوال ابناء الجنس فاذا كثرت بقطعة الناس طاعتهم يكن اهل الطاعة اكثر
 مجسم کی حالت میں ہی جو کچھ میں وہ ہی عادت اختیار کر لیتی ہیں پس اگر لوگوں کی سیداری اور او کی عبادت کثرت میں ہوتی لگی تو اہل طاعت میں زیادہ ہوتی
 المقترين بهم فتمسهل الطاعة عليهم واذا كثرت الغفلة واهلها تأسى لهم عموهم الناس فينشق على
 کیونکہ کیا واقعی بہت کم ہوتا ہے اور پھر عبادت انسان ہوتا ہی اور اگر غفلات اور غفلت والی زیادہ ہو جائے تو عام لوگوں کو وہی عادت ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے
 نفوس المتقيين طاعتهم يكثر من يقصدون بهم فيها وهذا قال النبي عليه السلام لتعالينهم اجر
 عبادت کرنی دشمن ہو گئی اس واسطے کہ اس وقت میں ہر ہی شخص میں
 خمسین منكم انكم تحذرون على الخبائع اوعاونا ولا يحذرون وقال عليه السلام العباداة في الحرمة كالحرمة
 پچاس آدمیوں کا میں ہی کیونکہ تم سب پر ہی عبادت اور مذکر و مہذب کی ہیں اور ان کو ہمیں حق و برائی کا علم ہے اور ان کی فتنہ کی عبادت کرنی اور ان کی عبادت
 الى فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان ثواب العباداة في وقت الفتنة واخذلا اهل الناس
 میری طرف سے ہجرت کی بیشک غیر علیہ السلام ہی اس حدیث میں بیان فرمایا کہ اس وقت عبادت کا بڑا ثواب ہے اور میری طرف سے آدمیوں کی اشاری
 كتاب الحجرة من مكة الى المدينة فانه عليه السلام قبل فتح مكة وسبب ذلك ان الناس في وقت الفتنة
 گروہ مکہ کی مدینہ کی طرف ہجرت علیہ السلام کی عہد میں فتح مکہ کی ہی ہجرت کی
 يتبعون اهواءهم ولا يمتدرون بدینهم فيكون حالهم شبيه باحوال اهل الجاهلية فاذا انفرد من بينهم من
 اپنی ہوا میں کی تابع ہو جاتی ہیں اور اپنی دین کی فتنہ میں نہیں رہتی پھر ان کا حال ان جاہلیت کا سا ہو جاتا ہی پھر اگر ان میں سے ایک شخص الگ ہو جاوے
 يتمسك بدينه ويمد له ويتبع امره ويحتمل نهيه يكون من هاجر من بين اهل الجاهلية الى الرسول
 کہ اپنی ہی کو نہ تو اس نے ہی اور اپنی ہی کی عبادت کری اور ان کی اتباع کرنا تابع اور اس کی نئی ہی اختیار کر لی تو وہ ایسا ہی کہ ان جاہلیت میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 مؤمنا صلتا وامره محتدا الزهوية وقال عليه السلام بذا الاسلام غربيا وسبعود غربيا كاند
 مؤمن اور اوام کا تابع اور مہنہا سے ہی محتجب ہو کر ہجرت کر گیا اور فرمایا علیہ السلام ہی شروع ہوا ہی اسلام غریب ہو کر اور پھر غریب ہو جاوے گا جیسی شروع ہوا تھا
 فطوبى للغرباء يعني ان الاسلام في ابتداء ظهوره كان غربيا لم يوجد الا في احاد من الناس وقلة منهم
 سو خوشی ہی غریبوں کو مزا دے گی کہ اسلام ابتداً ظہور میں غریب تھا نہیں یا یا جاتا تھا کہ کسی کسی آدمی میں بہت کتر
 فانه انشر مشاعرا وبعد ذلك سليله نقص واختلا حتى لا يبقى الا في احاد من الناس وقلة منهم وهم
 پھر پھیل گیا اور بہت قوی ہو کر منتشر ہو گیا اور بعد اس کی قریب آدھ تو میں نقصان اور خلل آجایا یہاں تک کہ باقی نہیں رہ گیا کہ کسی آدمی میں بہت کتر

الغریاء فطوری لهم وقد جاء تفسیرهم فی حدیث اخر انهم للفرمان من القبائل یعنی اهل الدین كانوا قبل اسلام
 غریبا بین سواد کونکونشی بری و غیره ان تفسیر ایک اور حدیث میں آئی ہے کہ وہ قبائل میں کوئی کوئی ہیں یعنی غریبا وہ ہیں جو توحیدی ہوں
 فلا یوجد فی کل قبيلة منهم الا الواحد لا نشان بل لا یوجد واحد منهم فی القبائل والبلدان کما کان کذا
 ہر قبیلہ میں ایک ایک دو دو ہونگو بلکہ قبیلوں اور شہروں میں کوئی نہ ملے جیسے کہ ابتداء ظهور اسلام میں
 ابتداء ظهور الاسلام و فی حدیث اخر انهم الذین یصلحون اذا قسد الناس یعنی اہم قوم صالحون عاملون
 بہم حال تھا اور ایک اور حدیث میں ہے کہ غریبا وہ ہیں جو اصلاح پر عمل کرتے ہیں اگر آدمی میں غریبا ہو اور بہی کہ غریبا ہم صالح ہی
 بالسنة فی زمان فساد الناس منها ان المسفر بالطاعة بین اهل الغفلة ولما صی بدفعه البلاء
 فساد کی زمانہ میں سنت پر عمل کو نوالی اور یک طرفہ دیکھیں کہ جو تہا عبادت کرنا ولا ہی غفلت اور ماصی والوں میں اور کسی بے کاروں کی اطلاع ہوتی ہی
 عن الناس فکانہ یحییہم ویدفع عنهم ولا تار فی هذا المعنی کثیرہ جدا وقد ذکر لصومه علیہ السلام شعبان
 کو بارہ شخص اور انکا حامی ہی ہو مکی یا مدنی کرنا ہی سبب میں آئے ہیں اور اسطوری مدنی کہ میں علیہ السلام کی ماہ شعبان میں
 معنی اخر وہا نہ علیہ السلام کان یصوم من کل شہر ثلثة ايام وربما اخذ ذلك ليقضیه بصوم شعبان
 ایک اور وجہ یہی بیان کرتی ہیں وہ یہی کہ یہ غیر علیہ السلام ہر مہینے میں تین تین روزی رکعتی تھی اور بعضی وقت تاخیر فرما دیتی تاکہ اسکا بعض شعبان کی روزی
 یعنی ان صوم علیہ السلام بہا کان لا یبلغ ثلثة ايام فی بعض الشہور فیکمل ما فاتہ من ذلك فی شعبان اذا
 کر دینا ہر ماہ کی روزی جو علیہ السلام کی بعض دفعہ بعض مہینوں میں تین تین روزی نہیں ہوتی تھی جو چند روزی نہ تھی وہ سر شعبان میں ہی کر دیتا
 کان اعمالہ علیہ السلام دائمة فكان اذا دخل علیہ شعبان وكان علیہ بقیة من صیام تطوع لم یصم
 تہی ہر روز رکعتا کرنا دیتی ہوتا تھا سو کچھ کچھ بقیہ ہونے کا جب اوکو ماہ شعبان شروع ہوتا اور اوپر کچھ نوافل روزی باقی ہوتی تو کسی مہینے
 بقضیہ فی شعبان حتی یکمل نوافلہ بالصوم قبل دخول رمضان کما کان یقضى ما فاتہ من صیام التطوع
 تو وہ روزی شعبان میں قضا کرتی تھی تاکہ تمام نوافل روزی رمضان کی آئی ہو پہلی پوری ہو جائیں جیسا کہ غرضتوں کو جو رہا جاتی تھی قضا کر دیتی تھی
 وکما کان یقضى بالنهار ما فاتہ من قیام اللیل وقالت عائشة ربا اردت ان اصوم فلم اطق حتی
 اور جیسا کہ قیام لیل میں ہی جو رہا جا تا تھا وہ زمین پر رکڑ دیتی تھی اور عائشہ کہتی ہیں بعضی وقت میں روزہ رکھتی کارادہ کرتی سو نہ سکتا
 اذا صام النبی علیہ السلام فی شعبان صمت معه فانہ کان تحت تقضى ما علیہا من
 یہاں تک جب نبی علیہ السلام ماہ شعبان میں روزی رکعتی تو میں ہی اکی سا تہ روزی رکعتی پر عارثہ سرفست کو غنیمت جان کر جو جو اکی سہرہ
 صوم رمضان لفطر ہافیہ بالحیض وكان فی غیرہ من الشہور مشغلة بالنبی علیہ السلام
 رمضان کی روزی ہوتی تھی بسبب عارضہ حیض کی سبب اور اگر دینی تہین اور روایتی کی مہینوں میں ہی علیہ السلام کی خدمت میں مشغول رہتی تھیں
 فان المرأة لا تصوم وبعلاہا شہادہ لا یاذنہ فمن دخل علیہا شعبان وقد بقى علیہ شئ من
 کیونکہ عورت اپنی خانہ کی سامنے ہی اجازت روزہ نہیں رکھ سکتی پس جس شخص کو ماہ شعبان آجادی اور اوپر کچھ نوافل روزی باقی ہوں
 نوافل صیامہ یستحب لہ قضاءہ فیہ حتی یکمل نوافل صیامہ بین رمضان ومن کان علیہ شئ
 تو اوکو مستحب ہے کہ شعبان میں اور اگر دینی تاکہ اوکی نوافل روزی روزی رمضان کی کچھ میں ادا ہو جائیں اور جسے کچھ
 من قضاء رمضان یحب علیہ قضاءہ قبل رمضان اخر مع القدۃ علیہ ولا یخیر لہ تاخیر
 قضا رمضان کی باقی ہو تو اوپر واجب ہے کہ دوسری رمضان سی پہلی اگر قدرت رکھتا ہو تو قضا کر دے اور اوکو چھ ماہیز نہیں ہی
 الی ما بعد رمضان اخر لغیر ضرورة وان کان تأخیرہ لعدہ مستمر بین الرمضانین کان علیہ قضاء
 کی ضرورت دوسری رمضان کی بجائے تاخیر کری اور اگر بہت تاخیر بسبب کسی عذر کی ہو تو دوسرا رمضان میں برابر چلا آئی ہی ہو تو اوکو چھ

یستفعون به فیثبت بما یثبت به سائر حقوقهم بخلاف هلال رمضان فان المتعلق به حق الشرع
اسمی فانه من یثبت به حق شرعی ثابت بوجوه جسدیة فی تمام حقوق ثابت بتوکیل بین خلاف هلال رمضان کی که برک او سی صرف حق شرعی است
وهو الصوم فیکفی بخلاف الواحد لما اذ لم یکن فی السماء صلة فلا یقبل شهادة الواحد فی هلال رمضان
بینی روزه سوا یک آدمی کی که بکافیت کرتی فی اورا اگر آسمان صاف ہو تو پیر ایک آدمی کی که بکافیت کرتی هلال رمضان کی هلال من مقبول نہیں ہوگی
والشهادة الاثنین فی هلال الفطر وانما یقبل شهادة جمیع کثیر یقیم العلم بخبرهم واختلافو فی مقدار
اور نہ دو کی که بکافیت کرتی عید الفطر کی هلال من بہم تواقی بڑی جماعت چاہی جسکی خبری یقین حاصل ہو جاوی اور اوس جماعت کی مقدار میں اختلاف
ذلك فقیل لایدر اهل محلة وقیل لایدر من خمسين رجلا وعن محمد لابن یونس التلمی عن من کل جانب
بعضی کہی ہیں ایک محکم کی کہ آدمی چارہاں اور بعضی کہی ہیں پچاس آدمی ہوں اور امام محمدی روایت ہی ہر طرف سی بی رہی خبر کا آجائیں
والصحیح انہ مفضول الی الحاکم لان المراد بالعلم الحاصل بخبرهم هو العلم الشرعی الموجب العمل وهو غلبة
اور صحیح یہی کہ حاکم کی راہی برحوالی اس واسطی کہ مراد علم سی جو آدمی خبری حاصل ہو وہ علم شرعی ہی جس سی عمل کی وجہ ہو جائے یعنی ظن غالب
الظن لا العلم بمعنی التیقن وان جاء واحد من خارج المصر فشہد برؤية الهلال لثبہ ففی ظاهر الرواية
علم بمعنی یقین نہیں ہی اور اگر ایک شخص شہد کہ باہری اور گواہی دی کہ وہاں چاند دیکھا ہی ظاہر روایت میں اسکی گواہی مقبول نہیں ہوگی
لا یقبل شہادته لقیام التهمة وذكر الطحاوی ان شہادته مقبولة ثقلة لما تم فی خارج المصر وکذا وشہدہ
کیونکہ شہدہ کا مقام ہی اور محادی فی ذکر گواہی کی کہ اسکی شہادت مقبول ہی اس واسطی کہ بہری باہر کا وطن کم ہوتی اور اسی ہی اگر چاند
برؤية الهلال فی المصر علی مکان مرتفع ومن رأى هلال رمضان وحده وشہدہ ولو یقبل شہادته کان علیہ
دیکھنی کہ شہد کہ اندر پہنچے مقام پر ہی گواہی دی اور جسنی رمضان کا چاند تن نہا دیکھا اور گواہی دی تو مقبول ہوتی
ان بصوم لقرنہ علیہ السلام صوم الریتہ فانه قد رآہ فی رومہ الصوم وان افطر کان علیہ القضاء و
کہ روزہ کسی اس حدیث کی موافق روزہ کہ سو چاند دیکھ کہ کیونکہ سوا چاند دیکھا ہی سوا کو روزہ کہ نہا ہی اور اگر افطار کر لگا تو اوپر قضاء نہا ہوگی
الکفارة وان افطر قبل ان ترد شہادته اختلوا فیہ والصحیح ان لا یجب علیہ الکفارة والحاکم اذا رأى هلا
مفرد نہیں اور اگر شہادت راہی ہی پہلی افطار کرے تو اس صورت میں اختلاف ہی صحیح یہی کہ کفارہ واجب نہیں اور اگر چاند تن نہا رمضان کا
رمضان وحده بصوم ولا یام الناس بالصوم ولوان الناس غلب علیہم هلال رمضان واکملوا شعبان
چاند دیکھنی تو وہ آپ روزہ رکھی اور نہ کو روزہ کا حکم ہی اور اگر کو کو رمضان کا چاند سبب برکی نظر نہا اور انہوں فی شعبان کی
ثلثین یوما ثم صام رمضان ثمانية وعشرين یوما ثم اهل هلال شوال فانه ان کانوا عدا وشعبان
تیس دن بوسہ کی کہ رمضان کی روزہ کا تیس دن کی پیر شوال کا چاند نظر آ گیا اب اگر انہوں کی کہتی شعبان کی
عن غیر روية فتصوایومین وان کان عذره عن روية فتصوایوما واحدا فیکون شہر رمضان فی تلك
فی چارہاں بوسہ کی کہ نوروزی قضاء کرے اور اگر چاند دیکھ کہ کہتی یور کی کہ تہی تو ایک روزہ قضاء کرے اب ماہ رمضان اول سال میں
السنة تسعة وعشرين یوما حق انہم لو کانوا واهل شوال بعد ما صاموا رمضان تسعة وعشرين
ان تیس دن کا ہو یہاں تک کہ انہوں کی کہ رجب کا چاند رمضان کی
تو ہوا لا یبرہم شیء ولوان اهل بلدة را واهل رمضان فصاموا تسعة وعشرين یوما فشہد جماعة
انہوں کی کہ یہ تیس دن کا ہو اور اگر ایک شہر والوں کی رمضان کا چاند دیکھ کہ تیس روزہ رکھی پیر ایک جماعت کی قاضی کی بائیں
عند القاضي فی الیوم التاسع والعشرين ان اهل بلدة کذا را واهل رمضان فی املة کذا فیلزم ہم
کہ قاضی شہر والوں کی رمضان کا چاند نظر نہا تو ان میں تیس ایک دن پہلی دیکھ روزہ کی

صلوات اهل الايمان اذا فتحت ابواب الجنة بايتهم من روحها ونسيمها فوق ما كان بايتهم قبل الفتح و
مرطباتها توجب دروازی جنت کی کجائی بین تو او کو جنت کی ہوا اور خوشبو زیادہ تر آتی ہے نسبت او کی کہ دروازی کجائی سے پہلی آتی ہے اور
من مات من عصا تم اذا غلقت ابواب جہنم لا یصیبہم من حرها وسمومها کما کان یصیبہم من حرها
جو کہ بکبر مر جاتا ہے تو اگر دروازی روز قیامت بند ہوئی تو او کو کوئی گرمی اور لہبٹ اسی جنت کی گرمی اور لہبٹ
وسموها قبل التعلیق وهو بعد لانہ اما ذکر لہ ترغیب الناس فیما امر بہ من صوم شهر رمضان ثم یخرجہ
اور لہبٹ بند ہوئی سے پہلی آتی ہے اور یہ معنی ہے کہ میں اب اس کو کہ بہ بنصرہ صوم سے آرمیوں کی ترغیب کی ہے جو او کو حکم ہوا ہے ماہ رمضان کی روزوں کا
علیہ حتی يستعد له وتصير ابواب الجنان کما لها فتحت لهم وابواب النيران کما لها اغلقت علیہم فیلزم
تاکہ روز کی واسطی تیار ہو جائوں اور گو با جنت کی دروازی او کی ہو کہ کئی اور روز قیامت کی دروازی گو با او کی اور بند ہوگی اس کو تو ایں
الرجوع الى التاویل بان یقال فتح ابواب السماء کناية عن التوازل والرحمة وتواالى صعود الطاعات الى الباري
کری نام ہی کیوں کہین کہ کینا آسمان کی دروازوں کا اٹھنا ہی فی ربی رحمت کی تمکین اور فی ربی عبادت کی چڑھائی کا اس کو کہ جب دروازہ
فتح یخرج ما فی داخلہ مستاعدا ویدخل ما فی خارجه متولیا ویؤید هذا التاویل ما جاء فی رواية اخرى ففتح
کجائی نامی جو اس کی اندر ہی نور داخل ہائی اور جو باہر ہوتا ہے وہ نور داخل ہو جاتا ہے اور اس تاویل کی تائید وہی جو ایک اور روایت میں بیان ہے
ابواب الرحمة وفتح ابواب الجنة کناية عن حصول ما يؤدى الى دخولها من انواع العبادات وتعلیق
اور روزی جنت کی اور جنت کی دروازوں کا کھلنا اشارہ ہی اون امور کی حاصل ہو چکا جو جنت کی اندر پہنچائی ہیں یعنی ہر قسم کی عبادتیں اور بند ہونا
ابواب جہنم کناية عن انتفاء ما يؤدى الى دخولها من انواع السيئات لان الصائم يتزهد عن الکبائر
روز قیامت کی دروازوں کا اٹھنا ہی دور ہونے ہی اون امور کا جو روز قیامت میں داخل کر دیتی ہیں یعنی ہر قسم کی گناہ اس کو کہ روزہ دار ایسی کیا کرے کہ ہوسے بچے ہی
التي من حملتها الاصرار على الصغائر فيغفر له بركة الصوم سائر الذنوب كما جاء فی الحديث الصلوة الخسر
جکی اندر اور کئی صغیر گناہوں کی بے داخل ہی سو روزہ کی برکت ہی او کی تمام گناہ معاف ہو جاتی ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ پانچوں گناہین
والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرت لما بينهما ان اجتنب الکبائر وتصفید الشیاطین
اور جمعہ آگے جو جمعہ اور رمضان آگے رمضان تک بچ کر گناہوں کو مشاوری ہیں اگر کہیں گناہ ہوگی بہرگز کچھ اور قیام ہونا شیاطین کا
یحتمل ان يكون المراد بها ما هو الظاهر من كون الشیاطین حقيقة تعظيماً للشهر علامة ذلك ان الله لم یکن
احتمال یہی کہ اس سے مراد وہ ہی معنی ظاہر ہوں کہ شیاطین واسطی تعظیم اس مہینے کی قیام ہو جاتی ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ اکثر لوگ کہ ہوں کہ یہ مہینہ
فی الطغیان یجتنبون المعاصی ولا یرید حرصہم علیہا ویشرعون فی قامة الصلوة بعدہا کما نوا
گناہوں اور ہوسے ہی بچتی گنتی ہیں باوجود کہ گناہوں کی برکتی مرص ہوتی ہیں اور غار پر مبنی مشروع کر دیتی ہیں باوجود کہ غار میں
یتهاونون بها ویقبلون على استاء النصیحة ونلاوة القرآن واما ما یرى من بعض الفسقة انہم لا یستقون
کمال سستی کرتی ہستی اور غلط نصیحت سے پر اور قرآن کی تلاوت پر متوجہ ہو جاتی ہیں اور یہ جو فاسق حلو ہوئی ہیں کہ اپنی فسق ہی ذرہ باز
عن فسقہم بل ان ترکوا معاصیہم باقون نوعا اخر قد لا یبقون فی نفسہم الخبیثہ من تسویلات
نہیں آتی بلکہ اگر کہیں فسق کرتی ہیں تو دوسری قسم کی شرع کر دیتی ہیں سو یہ اثر اس خبیثت کا ہی جو ان کی دل میں دوسرے شیاطین کی آتی ہیں
الشیاطین وقال بعض العلماء لفظ الشیاطین وان کان عام الا ان المراد به رؤسایہم یؤیدہ ما جاء فی بعض
اور بعضی علماء کہتے ہیں لفظ شیاطین کا اگر کج عام ہی ہر آدمی شیطانوں کی گرو کہشتان ہیں اس کی تائید ہی جو اس حدیث کی معنی
طرق هذا الحديث وسلیست مرة الشیاطین فبقیم الفساد بتسویلات غیہم من شیاطین لانہم لکن
اورایت میں واقع ہوا ہے کہ اور قیام ہو جاتی ہیں سرکش شیطان بہر فساد اور بیک سو شیاطین جن اور انسان کی ہیں واقع ہو جاتی

اور اگر کوئی چاہے

سبعین خریفا یعقوبان من صام یوما فی سبیل اللہ و رضائہ بنحیہ اللہ تعالیٰ من النار عن النبی
 مراد یہ ہے کہ جو کسی نے کھانا روزہ واسطی اس کے ایک صائم کی بی بی رکھا اور کھانا تعالیٰ کی نعمت بخشے گا اور اس کو بطور تخیل کی
 بطریق القیاس لیکوں ابلغ لان من کان بعید عن شئ بعد المقدار لا یصل الیہ البتہ والمراد بالخریفہ
 بیان فرمایا تاکہ ابلغ ہو کہ واسطی کی شخص ایک چیز سی اس قدر و رسافت پر ہو کہ جیسے ایک سنگ بھر میں سے نکلتا
 السنۃ ذکر الخمر و اربید الکحل و انما عبر عنہا بہ دون غیرہ من الفصول لکن ہذا وقت بلوغ الفاد و حصول
 سال ہی جزو کو ذکر کیا اور کل مراد لیا اور فصول وغیرہ کو چھوڑ کر خریف کی سائتہ واسطی بیان کیا کہ اس وقت میں پہلے ہی ہیں اور عیش
 سعة العیش و روی عن ابی ہریرۃ انہ علیہ السلام قال کل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر مائتہا لہا لہ
 فراخ ہوتا ہی اور ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا تمام ہی کو میں حسنات دس گونہ بڑھتی ہیں اور دسی
 سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لعلی وانا اجزی بہ یوم شہوتہ و طعامہ و شرابہ من اجل
 سات سو گونہ تک اللہ تعالیٰ فرماتا ہی روزہ کی سوا کہ کوئی روزہ میری واسطی ہی میں ہی کا کھانا پینا کوئی شہوت کھانا چھوڑ دینا کوئی روزہ
 یعنی کل طاعة و خیر اذ لا یمکن سرباء و نفاق افاقل ما یعطی صاحبہ من الاجر عشرۃ لقرنہ تعالیٰ من
 مراد یہ ہے کہ ہر ایک عبادت اور خیر اگر بولیں سوا اور نفاق کی جو تو کم ہی کم اور کھانا چھوڑ دینا کوئی روزہ
 جاء بالحسنۃ قلۃ عشر مائۃ لہا و قد زاد لہ سبع مائۃ و اکثر لقولہ تعالیٰ مثل الذین ینفقون اموالہم
 لادبی بھلائی اور واسطی ہی اس ہی دس گونہ اور کسی سات سو گونہ یا زیادہ تک نوبت پڑے جاتی ہی اس سنہی مثال ہی جو خرچہ کرتے ہیں اپنی مال
 فی سبیل اللہ کمثل حبۃ کثیرۃ انبتت سبع مائۃ سنۃ فی کل سنۃ مائۃ حبة واللہ یضعف لمن کثرا
 اللہ کی راہ میں جیسی ایک دانہ اسی کو اربع سات خوش ہو خوش من سو سو دانہ اور اس بڑا ہی جسکی واسطی چاہی
 واما الصوم فتوبہ بغير حساب لانہ لا یتادی الا بالصبر وقد قال اللہ تعالیٰ انما یؤتی الصابرون اجرہم
 اور روزہ کی ثواب کا کوئی حساب ہی نہیں کیونکہ روزہ بھلاں صبر کی پورا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی صبر کو ان کو ملے گی اور کھانا
 بغير حساب ثم الصبر ان کان یوجد فی غیر الصوم من العبادات لکن وجودہ فیہ لیس کوجودہ فی غیرہ
 کی گنت ہر صبر اگرچہ سوا روزہ کی اور عبادات میں بھی ہوتا ہی لیکن صبر روزہ کا ایسا نہیں ہی جو اور عبادات میں ہوتا ہی
 لانہ ثلاثہ انواع صبر علی طاعة اللہ تعالیٰ و صبر علی محارم اللہ تعالیٰ و صبر علی الہام و الشدائد کلہا
 کیونکہ صبر میں طرح پرچہ ایک تو صبر اللہ تعالیٰ کی طاعت پر دوسرا صبر اللہ تعالیٰ کی محارم پر تیسرا صبر تکلیف اور سختیوں پر اور روزہ میں
 یوجد فی الصوم اذ فیہ صبر علی ما وجب علی الصائم من الطاعات و صبر علی ما حرم علیہ من الشهوات
 ایستیعنا قسم کا صبر جو صبر ہی واسطی کہ روزہ میں صبر ہی اس طاعت پر جو روزہ دار پر واجب ہیں اور ان شہوت پر صبر ہی جو اس پر حرام ہیں
 و صبر علی ما یصیبہ من الم الحرج و حرارة العطش و ضعف البدن لان الصائم تعرض بدنہ للفتن
 اور اس الم پر صبر ہی جو ہو کہ کتنی ہی اور پیاس کی گرمی ہوتی ہی اور صحت کا نقصان ہوتا ہی کیونکہ روزہ دار کا بدن دماغ اور کمزور ہو جاتا ہی
 و للفتن فی الہلاك طلبا لرضاء اللہ تعالیٰ اشیر الیہ حیث یتکلم شہوتہ و طعامہ و شرابہ من اجل
 اور واسطی طلبی گداری مرضی الہی کی ہلاکت میں پڑتا ہی اس کی ہر لذت و ہی جزو کو کہی کہ اپنی شہوت اور کھانا پینا میری خاطر جوڑ دیتا ہی
 وایضاً الصائم یسبب منع نفسه عن الاکل و الشراب و اجماع یصیر متعلق باخلاق اللہ تعالیٰ لکن تعالیٰ
 اور یہ ہے کہ روزہ دار اپنی جان کو کھانا و پینا اور محاسن سے روک کر شوگر مصلحت الہی کا ہر طاعت ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ
 منہا عن ہذا الاشیاء فلما کان فی الصوم ہذا للمعانی خصہ اللہ تعالیٰ بذاتہ و تقویٰ جزاؤہ بنفسہ
 ان سب امور سی پاک و صاف ہی اور جو کہ روزہ میں بہ خرمان ہوتی ہی تو اللہ تعالیٰ فی روزہ کو اپنی ذات پاک ہی خاص کیا اور روزہ کی ثواب کا پانچ

على فراشه فعلى هذا يكون في ليلة وفهارة على عبادة وروى عن أبي هريرة أنه عليه السلام قال الخلف
سنة هو اس قول في مواضع عدة دار رات دن عبادت هي من هو تاي اوله بره بره رديت هي که پيغمبر صلي الله عليه وسلم في فرمايا الله
فهم الصائم اطيب عند الله تعالى من ریح المسك يعني ان الخلوف وهو بصم الخاء من اخذة حاصلة في
روضة وادكي مشك به الله تعالى في كزنيك مشك في خوشبوی ليندیره تري مراد به هي که خلوف خالی پیش ای دس بو کو که تري هين جو
فهم الصائم من تصاعدا لاجزء الخلو المعدة من الطعام والشراب وان كانت عند الناس مستكرهة
روضة وادكي مشك بين معمر من سي بخارت چکره پيدا هو جاتي هي جب معده کهاني پي سي خالی هو تاي اگر چه وده بو کو میون کو ناپسند جو
لكنها عند الله احب من ریح المسك حيث كانت ناشئة عن طاعة الله تعالى فذلک ذه الشافعي الم
به الله تعالى کو مشك في خوشبوی زیاده تر پسندای که برکه الله تعالى کی عبادت سی پيدا هو جاتي هي
استحب استدل بها وكراهة انزلها بالسواك بخلاف الخلوف الذي يحدث من غير الصوم حيث يلزم
اوس بونا ياتي كبريا مستحب اي اور مسوگ سی اوسکا دور کرنا کزده ی برخلاف اسی بوکی جرفا قه هين بدون روزه تي سيد هو جادي السواک سی اوسکا
انزلت بالسواك فان من عبد الله تعالى وطاعه وطلب ضاه فشا من ذلك العار ان لم يستكره للنفو
دور کرنا مسوگ سی لام ی هو تاي بیشک جو شخصه الله تعالى کی عبادت کرنا او اطاعت کجلا دی اور اوسکی رضا مندی طلب کرنا اسهين اگر چه انکار کرنا کی خلاف طبع
فتلك الاثار غير مستكرهة عند الله تعالى بل هي محبوبة طيبة عندة ويجعلها في الاخرة الطيبين
نا پسند پيدا هو جاتي نو ده تار الله تعالى کو ناپسند نهين هين بکروه الله تعالى کی ان محبب اور پاکیزه هين اور الله تعالى انون انکار آخرت من مشك زیاده تر
ریح المسک فان الصوم لکونه ستر بين العبد وربہ في الدنيا يظهر الله تعالى في الاخرة ويكون عناية
پاکیزه کر دیکجا کیوکه روزه جو درميان بندہ اور پروردگار کی بنا مين بهسد تها تو الله تعالى آخرت مين ظاهر کر دیکجا پس بر ظاهر هو جاتي اور
ويشتهر اهل الصيام بذلك بين الناس لما روي عن ابي هريرة عن الصائمين يخرجون من قبورهم يعرفون بریح
روضة واداس سی تام خلقت مين مشهور هو جاتي ویکي چنانچه اسی شی مرقوعا رديت هي کزده وار جب اپنی قبرون مين هي اوسمين کی تومسک کی خوشبوی هو جاتي ویکي
افواهم فان ریح افواهم طيب من ریح المسك والحاصل انه عليه السلام لما اراد ان يبين فضل صوم
کیوکه وادکی مشك به الله تعالى زیاده تر خوشبو هو جاتي خلاصه هم کی پیغمبر صلي الله عليه وسلم جوارده کیا کزده کی فضیلت
ودرجة الصائم شبه ما يستكره منه في الطباع البشرية من الرائحة بالطيب ما يلزم ويطلب ويستشوق من
اور روزه واداکر متبه بيان فرماين تو جو چیز آدميون کی طبیعت کو ناپسند هي یعنی مشه کی بدبو اوسکا اوس پاکیزه تر خوشبو کی جو مقصود اور مطلوب هو تاي هي اور
الرائحة والمقصود من هذا التشبيه التذاع على الصائم ونظيب قلبه لئلا يمتنع عن المواظبة على الصوم
سو که جاتي هي اور عرض اس تشبيه کی روزه وادکی شاد او اوسکا دل خوش کرنا هي تاکه روزه کی ماموست جس مي من مين بوید او هو تاي هي ستر نری
الجانب للخلوف وحيث فضل ما يستكره منه على اطيها يستل من جنس الجيب ليقاس عليه ما فوقه من الاثار
اوجب انک ناپسند چکره پاکیزه تر خوشبو کی فضیلت هو جاتي جس سی لذت حاصل هو تاي هو ثواب عده انا کو اوس برقیاس کر لیں اور جو انکار کر وقت
مع ان له عند الله طارد عوة مستجابة كما جاء في الحديث ان للصائم عند فطره دعوة مستجابة
روضة وادکی دعا قبول هو تاي چنانچه حدیث مين آيا هي که افطار کی وقت روزه وادکی دعا مقبول هي
لكن بشرط ان يكون افطاره على حلال فان من صام عما احله الله تعالى وافطر على ما حره الله تعالى لا
جواس شرط سي که افطار جواس جواس هو کیوکه جو شخص حلال چیز وشی بندہ جو روزه برکی اور حرام چیز سی افطار کرنا او اوسکی دعا قبول هين هو تاي
دعاؤه ولا يقبل صومه لما روي عن أبي هريرة انه عليه السلام قال من لم يلبث في قول الزور والعمل به فليس لله
اور روزه قبول هو تاي السواک کی ابوهریره سی رديت هي که پیغمبر صلي الله عليه وسلم فرمايا جو شخص صوم کر لیں اور وپیغمبر صلي الله عليه وسلم کی انکار کرنا او اوسکی دعا قبول هين هو تاي

ذلك بقلبه بان يتفكر في كونه صاعداً الى رتبه نفسه عن سبي القول ويقوى على كظم الغضب ولا يكافيه

على شتمه لئلا يبط ثوابه ويكن من الذين قال النبي عليه السلام فيهم كم من صائم ليس من صيامه

الاعضاء وكم من قائم ليس من قيامه الا السهر فان التقرب الى الله تعالى بترك المباح لا يتم الا بعد التفرغ
منه بتمامه اي بتركه بتمامه اي بتركه بتمامه اي بتركه بتمامه

اليه بترك المحرمات فان من امتثل امره تعالى في ترك الطعام والشراب في نهار صيامه فليفتش امره فيما
 جئكم به من حرمات كوجوه كرت نهضه كراي كنو كنو جوعهم وبنده كردن كراين ماين همو كه روزه الحرام كراي ان سوا كنو ماين همو كه رومات مين هم

جگر آفہ و وفاتہ و مشاہدہ قولہ علیہ السلام من شرب الخمر فی الدنیا لم یشر بہا فی الآخرۃ و من لبس
 عورتی کا گناہ کی حدیث ہی جس میں زانیہ شرب الی آخرت میں نہیں ہو سکتا اور جس میں زانیہ

الحج في الدنيا لم يلبسه في الآخرة فالتقوا الله يا عباد الله في إقامة حرد لله اذ كثير من الناس في هذا

الزمان يمشي على العوائد الشائعة بين الأنام لا على ما يقتضيه الأيمان المجلس السابع والعشرون

في بيان كيفية النبوة يستدعيه الإسلام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

صائم رمضان ایمانا واحتسابا باغفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا اغفر له ما

نقد من ذنبه هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه البهري وقد ذكر فيه نوعان من العبادة اختص
 ذكرى بيمين معاف هو كبريت مصابيح كبريت حشون من البهري روايت من اس حديث من كبريت عبادت كادكري ك

[illegible]

لغة الامساك مصطفا وفي الشرع الامساك عن المفطرات العهدة التي هي الاكل والشرب والجماع من

[illegible]

صوم الكفارة واما الواجب فالنداء معينا كان او مطلقا واما النفل فباعتبارها ومن شرع فيه قصدا

وہاں سے

في بيان كيفية التزاويح وفضيلتها

الماء إلى الخنثى فيفسد صومه فإن من بالغ في الاستنجاء حتى يبلغ موضع الحقنة يفسد صومه
 لا جلا حادى ، پرہیزہ جاتاری گا کیونکہ جو استفین میں مبالغہ کری یہاں تک کہ حقن کے جلسہ پہنچ جاویں تو روزہ جاتاری گا

نکن لا یزیم الکفارة هذا حکم الصوم المجلس الثامن والعشرون فی بیان کیفیة التزاول

و فضيلتها أما القيام في ليالي رمضان فالمراد به احياء ليلاليه واحياء بعض من كل ليلة

بِأَدَاءِ الزَّوْجِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْغِبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ خَيْرِ أَيْامِهِمْ فِيهِ بَعْضُ
وَأَسْطَى أَوَّلَ زَوْجِ الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَسْطَى قِيَامِ رَمَضَانَ كِيَرِغْتِ دَلَالِي تَنِي

فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ يَعْنِي مَنْ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي

یوں ایسا دہری جو جس شخص سے واسطی پان اور لوگ بی تیار نہ ہو تو اس کی تمام ساری دنیا ہی مارتا ہے۔ یہی خاص رمضان کی باتوں میں
لیالی رمضان تصدیقاً بحقیقتہ وسنیئہ وطلباء الرضاء للہ تعالیٰ وثوابہ لا خوف من حذرة النار
(وسکو حق) اور مسنون سمجھ کر واسطہ رضامندی اللہ تعالیٰ کے اور ثواب کے بلائے رمضان کے کہ خوفِ نگران نہ کرنا ہے

و استحقاق منه یغفر له ذنوبه المتقدمه و هذا الشرطان لا یفقد أحدهما عمل سوء كان فرضاً أو

[illegible]

فعل ما هو المستحسن في العمل على قبوله من قبل الناس لا يوجب له ذلك أن يكون مستحباً في كل وقت ومكان بل قد يتغير
 يكون العمل موافقاً للسنة لأن العمل متى كان على خلاف السنة لا يقبله الله تعالى والسنة فيها العامة
 عندك مطابقتها لمصلحة العمل كما كنت تعرفها

مجلس استیقامت ہونے کی شکل المستیٰ پر بحرف ہوگا

اور تاروی مسجد میں جہت میں

نواؤ کو آمدہ عالی قبول میں فرماتا

فالمسجد لکن علی طریق الکفایۃ حتی لو ترکھا اهل مسجد اساءوا وکانوا ذاکین للسنة ولو اقامها

اذا کی مسجد میں ای نیکہ لظہر فخر کفرہا کی طاعت کی کہ کفر سے (۱) تمام جہت سے ترک کر کے مسجد میں نہ بیٹھیں۔ (۲) اگر کوئی ایسا

المبعض في المسجد الحرام وتختلف البعض وصلاحها في بيته والمختلف يكون تارة للفضيلة ولا يكون

مسجد من جماعت اداویہ ایو بعض جو نہ شامل ہوئی اسی پرین پر مبنی
 سو جو جماعت میں شامل نہ ہوا وہ فضیلت میں محروم رہا لکن

مسیحا ولا تارک للسنة لان بعض الصحابة قد روى عنهم التخلّف وعن ابي يوسف ان من قدس
 اور سنت کا تارک نہ ہو گا اس کے بعض اصحاب سے روایت ہو جائے تو وہ شریعت کے خلاف نہ ہو گا

اور سنت کا ثبوت ہمیں جو اصلی کتب صحابی روایت کا اجماع میں شریک ہیں، بولی ہی اور ابو یوسف مدنی روایت کی کہ جو شخص

على انما بالجماعة في بيته مع مراعاة السنة والصلوة في بيته افضل والصحيح ان الجماعة

اور صبح پہلے کہ کبر کی افندہ

جماعت کرتی ہیں ایک نصیحت ہی اور سچ میں جماعت کرتی ہیں اور یہی نصیحت ہی اسوائی دونوں نصیحت میں ہی ایک حاصل کی اور نصیحت زائرہ الزائداً لترك الجماعة فی المسجد وقال صاحب الخلاصة وهكذا الجواب فی المكتوبات واما نفس الزواجر

اسلمی علی کہ مسجد کی جماعت ترک کرے اور خلاصہ والا کہتا ہے یہ بھی جواب فرمایا میں نے اور دیکھیں صفحہ ۱۷۱

الی یومنا هذا فلا یبغی ترکها والدلیل علی هذا ما روی ان النبی علیہ السلام اتحن فی المسجد حجرة
سواء یحج کرنا کما سزاواہنہن اور دلیل علی یہ روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدین حصیر یعنی پورے کا حجرہ بنا کرتا

من حصير ليصلي فيها السنن وكان يخرج من الحجرة ويصلي التراويح للناس بالجماعة فعل هكذا ثالث

تاکہ وہ مکہ نہ سہیں۔ یہ اکرین اور اب صلی اللہ علیہ وسلم حج میں ہی باہر اگر تراویح لوگوں کیساتھ نہ سنتی ہوا کرتی تھی تو رات تک ایسا کیا

لَبَّالْ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ اجْتَمَعَ نَاسٌ كَثِيرٌ حَتَّى عَجَزَ السَّجْدُ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى غُضْبَةً مِنَ النَّاسِ دَخَلَ الْحَجَّةَ

بعد ما صالنا لفضة المومنان المنتظون، وجه طلبة العلم وبعض شيوخهم

عبدالصالحی الغریبہ و لہ چرخ الیام فار اوئی منظر خروجه و صوالہ جعل بھم منظر خروجه
پہر ہاہر نانی او پیسوگ تشریف لانی کی منظر بیچی ہی آخر بہ خیال کیا کہ آپ سوگئی پھر کسینی نو کہا سنا شروع کیا کہ جاگ کہ باہر تشریف داون

وبعض يقول الصلوة فخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رايت من صنعكم حتى خشيت ان يكتسبوا كوكبا تقاتلوا تهاوى بهر آب باهر شريف لاني انا في كل من تمها ربه شوق حميت ديكى جاسا مهون بيان نك ك محكمه ربه خوف هواك تغير فرب هو جادون

عليكم ولو كتب عليكم ما فتم به فصلوا ايها الناس في ميوتكم فان افضل صلوة المزمع في بيته ٨١

اور اگر تیرہ فرض سہواً یا بیکلی نواذات کرو گی سو تم ہی صاحبو

پہنچا یہی بہترین پڑھ لو جو کہ آدمی کی نماز سوا دہ ایضاً کی بہترین افضل ہو گی

الصلاة المكتوبة فتوفي رسول الله عليه السلام ولا امر على ذلك ثم كان الامر على ذلك في خلافة

پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اور حال ہمسہری۔ پہر حضرت ابوبکر کی خدمت میں ہی حال یون ہی رہا۔
ابو بکر و صدر لام۔ خلافتِ عثمان علیہ السلام کی ابتدا۔ ان کے بعد خلافتِ علی علیہ السلام کی ابتدا۔ ان کے بعد خلافتِ عثمان علیہ السلام کی ابتدا۔ ان کے بعد خلافتِ علی علیہ السلام کی ابتدا۔

ابو بکر صدیقؓ سے حدیث سن کر یہ ملامت خدایہ لگے کہ اے رسول اللہ! میں نے تم کو رسول بنا کر بھیجا تھا اور تم نے میری بات کو نہ سنا اور نہ میری نصیحت کو قبول کیا۔ اب میں تم کو لوگوں کو رہنما بنانا سے روکتا ہوں۔

منفردین فامرهم ان یصلوها جماعة وامر ابی بن کعب و تیمم الذاری ل یصلیها بها بالناس امامة فصليا
 نواونکون بهما حکما کما جماعت سی پڑا کرو اور ابی بن کعب اور تیمم ذاری کو حکم کیا کہ نام ہو کر او لوگوں کو نماز پڑا دیں سوا بن دونوں

بالجماعة والصحابه ثم توافون منهم عثمان وعلى وابن مسعود والعباس وابنه وطحله والزبير ومعاذ بن جبل ثم انتم اوصافكم من مودة بين عثمان اوعلى اوابن مسعود اوعباس اوعبد الله بن عباس اوطي اوزنبر اومعاذ

وغيرهم من المهاجرين ولا نصار واراد عليه واحد منهم بل سأكروه ووافقه وامره بذلك

اور سوا انکی اور بہت مہاجر اور انصار موجود تھے سینہ کی کسی کچر اعتراض کیا بلکہ انکی مددگار اور شریک ہوئی اور کسی صلاح دی

اور آپ بڑی مہربانی سے یہاں تک کہ حضرت علیؑ کی تعریف کی اور نیک دعاوی اور صالحین فرمایا۔ بعد ازاں گوروش کی کسی بیسی اونی ہمارے سجدین روشن کر کے

وقد قال النبي عليه السلام عليكم بسمتي واسمك خلفاء الراشدين من بعدي وهي عشرة اربعة
اوريجصل السبعون اسم في فرمايا ميرك هست اي نام پر لازم که اوريجي بعد خلفاء راشدين کی هست
اورتران وچ بیس رکعت پڑھ

يسمى كل اربع ركعات منه بتروية مجازا لما في اخرها من التروية التي هي اسم للجلسة ولما سمي بها
كذلك اربعة ركعات من تركه سوتاي يعني اربعة ركعات من تركه نام جلسه كاي او جلسه كركي

لأن الصحابة كانوا يستريحون بين كل أربع ركعات من أجل طول قيامهم في الصلاة ولكل تروحية تسليقة

اسوے کی کتب میں کہ صحابہ بھارت کو لے کر آئے تھے کیونکہ نازنین قیام بہت طویل رہا کہ کئی تہی اور ہر روز توحید میں دو دو سلام پائیں

فقدن التسلیمت عشر والزواج خمساً والأھام والجماعة یانون بالثناء فی کل تکیبۃ الاقتراح

اس لئے سلام دس ہوئی اور ترویکہ پانچ ہوئی اور امام اور مقتدی تکبیر تحریم کی بعد جھانک الہم آخر تک پڑھا کرین اور ہر دو ترویکہ کی

بین کل التزوین قلد تزویج واحدة وكذا بین الخامسة والوتر لانه المتوارث من اهل الصحابة
 یجین بعد انک تزویج کی بیستی باکرین اور کسی ہی یا بچین تزویج کی بیستی کیونکہ صحابہ کی وقت سے آج تک یہی صحابہ
 الی یومنا هذا وهم فی الاشارة یخبرون ان شاء و سبحوا ان شاء و اهل الدوا ان شاء و اسکتوا الی
 اور صدیقوں کو استراحت کی وقت میں اختیار ہی چاہیں سبحان اللہ یہیں اور چاہیں لا الہ الا اللہ یہیں اور چاہیں جکی بی بی بین
 ذلك فعلا هو حسن نقوله عليه السلام المنتظر للصلاة كانه في الصلوة واهل مكة كانوا يطوفون
 جو کرین سو ہی بہتری واسطی قول علیہ السلام کی نماز کا منتظر گو یا نماز میں ہی اور مکہ والی ہر روز توحید کی
 بالمدین بین کل تزویجین سبحوا ویصلون رکعتین للطواف واهل المدينة كانوا یصلون
 جین بیت اللہ کا طواف سات سات بار کرتی تھی اور دو رکعت طواف کی پڑھتی تھی اور مدینہ والی موسقت میں
 فی ذلك اربع رکعات ثم لا فضل فیها استيعاب اكثر اللیل بالصلاة والاستراحة ويستحب
 چار رکعت پڑھ کر تھی پھر افضل تزویج میں بہر ہی کہ آویسی زیادہ رات استراحت اور نماز میں صرف کرے اور نماز کی تاخیر
 تاخیرها الی انتهاء ثلث اللیل ثم الاصح ان وقتها بعد العشاء الی اخر اللیل قبل الوتر وبعده لا یحکم
 نہایت رات کی تاخیر تک مستحب ہی پھر صحیح یہی کہ وقت تزویج کا عشاء کی بعد ہی آخر تک وتریسی پہلی اور چھی کیونکہ تزویج
 نوافل سنة بعد العشاء وھل یجتناب فی کل شفع ان ینوی التزویج قال بعضهم یجتناب لان کل شفع
 نوافل بعد عشاء کی سنت ہیں اور یا یہ حاجت کہ تزویج کی ہر شفع میں جدا جدا نیت کرے بعض کہتے ہیں ان حاجت ہی کیونکہ ہر شفع
 صلوة علیحدہ والا صحیح یہی کہ کراہت نہیں ہی واسطی کی سب کو یا ایک نماز ہی اگر کراہت ہر چاروں کو اوصاف نقصان ہیں ہی
 جدا گانہ نماز ہی اور صحیح یہی کہ کراہت نہیں ہی واسطی کی سب کو یا ایک نماز ہی اگر کراہت ہر چاروں کو اوصاف نقصان ہیں ہی
 لا بالجماعة ولا بدو فإل ان القضاء من خواص الفرض ومن صلی العشاء وحده فله ان یصلی
 نہ جماعت ہی اور نہ بدو نہ جماعت کی واسطی قضاء کا خاصہ فرض ہی کا ہی اور جس نے عشاء کی نماز علیحدہ پڑھی تو اس کو جائز ہے کہ تزویج
 التزویج بالامام ولو تزکوا الجماعة فی الفرض لم یصلوا التزویج بالجماعة ومن لم یصل التزویج بالامام
 جماعت سے پڑھی اور اگر کسی کی جماعت نہ ہو تو یہ تزویج کی اپنی جماعت کریں اور جس کی جماعت ہی نہیں پڑھیں
 یجوز له ان یصلی الوتر به ولو اقاموا التزویج بالامام فصلی کل امام تسلیمه قال بعضهم یجوز
 تو اس کو جائز ہے کہ وتر جماعت سے پڑھی اور اگر تزویج میں ہر ہر امام کی ہر ہر امام کی ایک ایک شفع پڑھا تو بعض کہتے ہیں کہ جائز ہی
 والصحیح انہ لا یستحب المستحب ان یصلی کل امام تزویجة فاذا اقام التزویج بالامام
 اور صحیح یہی کہ مستحب نہیں مستحب یہی کہ ہر ہر امام ایک ایک تزویج پڑھی اور جب کہ تزویج کا پڑھنا روا مطلق کی ساتھ
 علی هذا الوجه یجوز ان یصلی احدهما الفرض والاخر التزویج وبكره للامام فی هذا الزمان للتطویل
 اسطورہر جائز ہوا تو جائز ہی امام فرض پڑھادی اور دوسرا امام تزویج اور امام کو اس زمانہ میں قراوت کو
 التزویج عن حد اقل السنة فی القراءة ولا ذکر علی وجه یحصل للجماعة فملل لان ذلك سبب للتغیر
 اور فی حدیث سے زیادہ روا کرنا اور ذکر اس طور پر کرنا جس کی جماعت کو حال یہاں ہو کر ہی کیونکہ کاتبین وک جماعت سے ہاتھ نہیں لگاتے
 عن الجماعة والتغیر عن الجماعة مکروه ولكن لا ینفی له ان ینقص عن حد اقل السنة فی القراءة و
 اور جماعت سے ہٹنا مکروہ ہی لیکن یہی نہ چاہی کہ سنت کی ادنی مقدار سے قراوت اور
 التسیب علیہم لانه لا یجوز ان یصلی کل امام تزویج بالامام فصلی کل امام تسلیمه قال بعضهم یجوز
 تسبیح میں ادنی حدت کی خوف سے کوتاہی کرنا کیونکہ اگر کاتبین وک عذر نہیں ہی اور کسی کم جس میں سنت تسبیح رکوع اور سجود کی حاصل ہو جائی

ثالث لقوله عليه السلام اذا ركع احدكم فليقل ثلث مرات سبحان ربی العظيم وذلك ادناه و
 تین بار سبوح واسطی اشار علیہ السلام کہ رکوع کر کا کوئی غنبار تو چاہی کہ سبحان ربی العظيم تین بار سبوح
 اور یہی ادنیٰ عدد ہی اور
 اذا سجد فليقل سبحان ربی الاعلیٰ ثلث مرات وذلك ادناه والمراد به ادنی ما يحصل به السنة
 جب سجد کرے تو چاہی کہ سبحان ربی الاعلیٰ تین بار سبوح اور یہی ادنیٰ عدد ہی اور مراد اس سے ادنیٰ مرتبہ ہی جس میں سنت حاصل ہو جاوے
 ولذلك يكره النقص عن الثلث وكذا يكره الامام التعجيل على رجه يعجز الجماعة عن اكمال اقل
 اسی ہی تین بار سبوح کم کہنا مکروہ ہی اور اسی ہی امام کو اتنی جلدی مکروہ ہی کہ جماعت کی کوک کم ہی کہ عدد سنوں کی پورا کر ہی سبوح
 السنه في تسبيحات الركوع والسجود وعن اكمال قراءة التشهد بل يزيد الامام على التشهد وياتي
 اور سجود کی تسبیحات تین اور قرات تشہد کی پورا کر ہی سبوح عاجز ہو جاوے بلکہ امام تشہد پر کچھ زیادہ کرے اور
 بالصلوة على النبي عليه السلام انما لا تثقل على الجماعة وان علم انها تثقل عليهم لا ياتي بها
 بنی علیہ السلام پر درود پڑھی اگر چاہی کہ جماعت کی کوک یا اتنی ریز دستور نہیں ہی اور اگر بہر چاہی کہ یہ اور انہر دستور ہی تو نہ پڑھی
 بل يتركها لكن لا يقتصر فيها على قوله اللهم صل على محمد وعلى آل محمد لانها وان كانت
 ترک کر ہی لیکن تمام ترک نہ کرے بلکہ اس میں اختصار کر کے تسبیح ہی اللهم صل على محمد وعلى آل محمد اس واسطی کہ درود اگر چہ
 سنة عندنا لا انما فرض عند الشافعي وبهذا القدر ياتي القول ويكره للمقتدي ان يقعد
 ہمارے مذہب میں سنت ہی پر شافعی کی نزدیک فرض ہی اور اتنی کلمات میں دونوں قول او ہوجا ہی ہیں اور مقتدی کو مکروہ ہی کہ تزویج کی وقت بیٹھا
 في التزويج حتى اذا اراد الامام ان يركع يقوم ويقعد لان فيه اظهار التكاسل في الصلوة والتشبه
 بہان نہ کہ جب امام رکوع میں جاوے تو کھڑا ہو کر نہایت کر ہی کیونکہ اس میں غلٹ سستی ظاہر ہوتی ہی اور منافقوں کی
 بالمتأففين الذين قال الله تعالى فيهم ركذا قاموا الى الصلوة قائموا كسالى براءون الناس ولكن اذا
 مستجاب آتی ہی جنکی حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور جب کچھ میں ہون غار کو تو پڑھی ہوں ہی ماری دکھا ہی کو کوکوں کی ایسی ہی اگر
 غلب النوم يكره له ان يصلي بالنوم بل ينبغي له ان ينصرف وينام ولا يصلي حتى يستيقظ لان
 نینہ غالب ہو جاوے تو مکروہ ہی کہ اوکھٹا ہوا نماز پڑھی بلکہ او کو لوٹ جاوے چاہی کہ عاکر سو رہے اور نماز نہ پڑھی جب تک ہوشیار نہ ہو کہ
 في الصلوة مع النوم تهاونا وغفلة وترك التدبر ثم انه ان نام في القعدة كلها فانه اذا انتبه يفضل
 اگر بہت ہی ہوشی نماز پڑھتی ہیں اہانت اور غفلت اور ترک تدبر ہی بہر اگر مصلیٰ تمام قعدہ میں سوتا رہے تو جب ہوشیار ہو یا بہر فرض ہی
 عليه ان يقعد فدل التشهد وان لم يقعد ففسد صلواته لان ما حصل من افعال الصلوة حالة
 کہ تشہد کی مقدار بیٹھا ہی اور اگر اتنی قدر قعود نہیں کر چکا تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی اس واسطی کہ جتنی رکعات نماز کی فہمید کہ حالت میں
 النوم لا تعتبر لصدرها بلا اختيار فيكون وجوبها كدبرها وهذه المسئلة يكثر وقوعها لاسيما
 ہوشی میں اور کچھ اختیار نہیں ہی کیونکہ ہی اختیار علی میں آتی ہیں تو اوکھا ہوا نماز یا بہر ہی اور یہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہی خاص کر
 في ليالي الصيف والناس عنها غفلون ثم اختلف المشايخ في مقدار القراءة فقال بعضهم يقرأ
 گرمی کی راتوں میں اور لوگ اس مسئلے غافل ہیں بہر شیخ میں اختلاف ہی مقدار قرات میں بعضی یہ کہتے ہیں
 في كل شفع مقدار ما يقرأ في المغرب يعني انه يقرأ من قصار المفصل وهي من سور لم يكن الذين كفروا
 کہ شفع میں اتنا پڑھی جتنا مغرب کی نماز میں پڑھتی ہیں اور یہی کہ قصار مفصل میں ہی اور وہ سورہ لم یکن ہی
 الى اخر القرآن لان القطوع اخف من المكتوبة فيعتبر باخف المكتوبات وهي المغرب وهذا القول
 آخر قول تک ہی اس واسطی کہ نفس فرائض کی نسبت خفیف ہوتی ہیں سو اب فرائض میں ہی خفیف کا اعتبار ہو گا ماری مغرب ہی اور یہ قول

لیس بصحیح لان هذا القدر لا يحصل الختم والختم فيها مرة واحدة سنة ولا يترك لكسلس الجماعة
صحيح نہیں ہی اس کی کوئی قرارت سی ختم قرآن نہیں ہو سکتا اور ایک دفعہ ختم کرنا سنوں ہی جماعت والوں کی کسات کی مادی ترک کرنا
حتى لو قرأه آلاف أم بعض القرآن في سائر الصلوات لتلايل الجماعة من طول القراءة في التزایم يكون
بیان تک کہ اگر کامی کی کچھ کچھ قرآن تمام نمازوں میں اسکی پڑھ کر جماعت والی توافیق کی اندر طول قرأت سی طول نہیں
له ثواب الصلوة ولا يكون لهم ثواب الختم وقيل الا فضل زماننا ان يقرأ الامام على حسب
تواضعوا نماز کا ثواب ہوگا ختم کا ثواب نہیں ہوگا اور کہتی ہیں کہ ہاری زمانہ میں یہ افضل ہی کہ امام جماعت کی
حال الجماعة من الرغبة والنفرة فيقرء قدما لا يوجب التنفير عن الجماعة لان تكثير الجماعة
حال کی موافق رغبت اور نفرت کی لحاظ سی پڑھ کر سوا قدر پڑھیں جماعت سی نفرت کا یہ اس واسطی کہ جماعت کا زیادہ ہونا
افضل من تطويل القراءة لكن لا يقتصر بعد الفاتحة على اية قصيرة او ايتين قصيرتين
تطويل قرأت سی بہتر ہی بہتر ہی بعد فاتحہ کی ایک یا دو آیتیں چوٹی چوٹی پر انقصار کر دے
لان قراءة ثلث آيات او اية طويلة مع الفاتحة واجبة وذكر في التحسين ان بعض الناس اعتادوا
اسواسی کہ تین آیت چوٹی یا ایک آیت دراز ہرہ فاتحہ کی پڑھنی واجب ہی اور تحسین میں مذکور ہی کہ بعض لوگوں کی عادت ہی
قراءة سورة الفيل الى اخر القرآن مرتين وهو احسن في هذا الزمان اذ مرى عن بعض المشائخ
کہ سورۃ فیل سی آخر قرآن تک دو بار پڑھتی ہیں اس زمانہ میں یہ بہت خوب ہی اسواسی کہ بعضی مشائخ ہی روایت ہی
على ما ذكر في فتاوى قاضيان ان لم يكن عارفا باهل زمانه فهو جاهل لان اكثر الناس في هذا الزمان
چنانچہ فتاویٰ قاضیان میں مذکور ہی کہ جو شخص اپنی حد کی لوگوں کا حال نہ سمجھتا تو وہ جاہل ہی اسکی کہ اس زمانہ کی اکثر لوگوں کی
طابعهم حمادة صعبة الانقياد ان يروا سبيل الرشدة فيجدوه سبيلا وان يروا سبيل التقي
طبع میں ایسی بستہ ہیں کہ مطیع ہونا دشوار ہی اگر کہیں راہ ہدایت کی تو وہ نہ سمجھتے راہ اور اگر کہیں راہ الٹی سمجھتے ہیں اور کو
سبيل فانهم قد جعلوا التزایم عادة لعبادة يتقرب بها الى الله تعالى على ما شرطه رسول الله
راہ سوان لوگوں کی ترویج کو عادت کر لی ہی عبادت نہیں جانتی جس میں قرب الہی ہو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فيها من القراءة وغيرها فتتخذون صلواتها خلف امام لا يتم الركوع والسجود والقومة والجلسة
تروایم میں قرأت وغیرہ کی شرط کی ہی سوائی امام کی پیچی غرضت و رکعتی ہیں جو نہ رکوع پورا کرے اور نہ سجدہ پورا کرے اور نہ قومة اور نہ جلستہ
ولا يترك للقرآن كما امر الله به بل هو من غاية السرعة يقع في الخن الجلي يترك بعض حرف الكلمة او
اور نہ جیسی حکم الہی سی قرآن ترتیل کی ساتھ پڑھیں بلکہ وہ جلدی کا مار صاف راکھی ہیں پڑھیں گتائی بعضی کلمات کی حرف یا حرکت رہ جاتی ہیں
حرکاتہ او قد ذکر في الزمرية ان المعن حرم بلا خلاف وذكر في الفتاوى ان الامام اذا كان لحنًا لا بأس
اور ہزارہ میں مذکور ہی کہ راکھی میں قرآن کا پڑھنا بال اتفاق حرام ہی اور فتاویٰ میں مذکور ہی کہ امام اگر راکھی میں پڑھتا ہو تو اگر کوئی شخص
للرجل ان يترك سجدة ويجعل الى مسجد اخر فانه لا ياثم بذلك لانه قصد الصلوة خلف تقي
اوس مسجد کو چھوڑ کر اور مسجد میں جاتی لگی تو کچھ مضائقہ نہیں اس میں اگر کچھ نہیں ہوتا اس واسطی کہ یہ شخص پڑھنے کا لکچھی نہ پڑھا جائے
وقد قل النبي عليه السلام من صلى خلفه لم تقي فكلنا صلي خلف نبي من الانبياء وفيه اشارة
اور نبی علیہ السلام کی فرمایا کہ جس نے کسی کے پیچھے پڑھا تو گویا نبیوں میں سے کسی کی پیچی پڑھی اس میں یہ اشارہ ہی
الى انه لو ترك سجدة بلا عذر لكان اثمًا فكيف يكون حال الذين يتركون مسجدهم بلا عذر
کہ اگر کوئی بلا عذر اپنی مسجد میں جانا چھوڑ دی تو کتنی گناہ ہوتا ہی اب اس کا کیا حال ہوگا جو اپنی مسجد کو بلا عذر چھوڑتی ہیں اور جدی سی

بل يقع التكبير بعد السجدة والسنة ان يقع سمع الله من جرحه حين دفع الرأس من الركوع والتكبير حين الانحناء فركعتان
 يكونان ركعة واحدة كمن يركع من أدبها أو من سجد من أدبها أو من ركع من أدبها أو من سجد من أدبها أو من ركع من أدبها أو من سجد من أدبها
 اذا تركت الجلسة والطمأنينة فيها يقع بعض التكبير الاول حين الانحناء بل يقع بعض التكبير الثاني بعد السجدة والسنة ان
 الركعة يكون ترك ركعتين من طاعتين ركعة واحدة كمن يركع من أدبها أو من سجد من أدبها أو من ركع من أدبها أو من سجد من أدبها
 التكبير الاول حين الركوع والثاني حين الانحناء فريضته في الركعة في جميع الركعات ان يركعها في ركعة واحدة في سنة فانها
 ركعة واحدة كمن يركع من أدبها أو من سجد من أدبها أو من ركع من أدبها أو من سجد من أدبها أو من ركع من أدبها أو من سجد من أدبها
 الى ذلك اظهر اكل منها فان اظهر المكره مكرهه ايضا يصير الجميع ركعة واحدة في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة
 اظهر ان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة
 بفعل من فعله في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة
 سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة وان سجد في سنة
 سنة عتبا وحرمان الشفاعة فهل يرضى العاقل ان يجعل نفسه محروما من شفاعة رسول الله
 كمن عتبا وحرمان الشفاعة فهل يرضى العاقل ان يجعل نفسه محروما من شفاعة رسول الله

العالمين التي يروجها ويطلبها كل الخلائق حتى الانبياء والاولياء والصالحين نسأل الله تعالى ان لا
 يجعلنا من المحرومين المجلس التاسع والعشرون في بيان فضيلة تأخير السحور وتعيين كاهنه

الا فطار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعون فان في السحور بركة هذا الحديث هو صحيح
 المصابير رواه انس والمحفوظ فيه عند صاحب الحديث فتح السنين في السحور وهو اسم لما يؤكل في وقت
 السحور والذي هو الخليل اي سلسله الاخير فيحتاج الى مضاف محذوف تقديره ان في اكل السحور بركة

او سحور خرب يعني خرب حصه بغير سواها من اكل مضاف محذوف في واقع من يركع في سحور كمن يركع في سحور
 لان البركة ليست فيما يؤكل من الطعام بل في استعمال السنة ويجوز فيه من يركع في سحور كمن يركع في سحور

فلا يحتاج الى تقدير للمضاف والمعنى ان في اكل وقت السحور بركة والمعاد بالبركة ههنا زيادة القوة على
 اب مضاف پیدا کرانی کی بجهت حاجت همین اور معنی یہ ہیں کہ سحور کی وقت کہا کہانی میں بركت کی اور بیان بركت کی سحر اور بركت کی وقت روزہ میں کی

اداء الصوم بدليل قوله عليه السلام استعینوا بقاءلة النهار على قيام الليل وبأكل السحور على صيام
 اس بدليل کی حدیث میں آیا ہے ان کی سہولت کی تاکہ کسی راست کی جاتی پر ہر دو علیہ اوکل کمالی ہی ان کی روزہ

النهار ويجوز ان يراد بها زيادة الثواب في الآخرة وقوله عليه السلام تسعون وانما اقل مراتبه الاستحباب
 اور یہ بھی جائز ہے کہ بركت ہی زاد آخرت میں زیادتی ثواب کی ہو اور حدیث کا لفظ تسعون امر کا صیغہ ہے اور اس کی کم مرتبہ میں استحباب کی

فيكون السحور هو اكل في وقت السحور مستحبا وقد روى عن عمرو بن العاص انه قال عليه السلام في فضيلة
 اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

اب تحریر میں تحریر کی وقت طعام کا نام مستحب ہوگا اور روایت کی عمرو بن العاص کی کہ بفر صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ

يجري السحر في حقهم وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال لا يزال متى بخبره آخره السحر وعجلوا
 مقام حور كى بنتا اورا كى حديث میں ہى کہ آپ نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ پہلی ہى پر ہنگی جب تک حرمین تاخیر اور نظار میں
 الفطر لکن ینبغی ان لا یؤخر علی وجه یقع الشک فی طلوع الفجر فان من شک فی طلوع الفجر فلا فضل له
 جلدی کرتی ہو سکتی لیکن لایق یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ صبح صادق کی کہنی میں شک پیدا ہو جاوے کیونکہ صبح صادق میں شک ہو تو اس کو یہ یا ضرر
 ان یتزلزل کل ثخر از عن الوقوع فی الحرم ولو کل قصوه تام لان الاصل بقاء اللیل ولا یخرج بالشک وروی
 کہ نہ کہاوی البیان ہو کہ حرام نہیں واقع ہو جاوے اور اگر اس حال میں کہا لیا تو روزہ پورا ہی واسطی کہ اصل تورات کا باقی رہتا ہی حکمى خارج نہیں ہو
 عن ابی حنیفہ انہ لو کان فی موضع یتبین لہ الفجر لا یلتفت الی الشک ولو کان فی موضع لا یتبین فیہ
 اور ابو حنیفہ سی روایت ہى کہ کہو کہ اگر ایسا مقام میں ہو جہاں شکست ہو جاتی ہى تو شک کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر ایسی مقام میں ہى جہاں فطر ہى
 الفجر کا نکات البلیۃ مقصرۃ او متغیۃ او کان بصرہ علة تکتون مہشیاً فی اکل مع الشک لقولہ عم
 نہیں ہوتی وہ رات چاندنی ہو یا کھٹا ہو یا بہر شخص کہ سوچے ہو تو اب حالت شک میں کہ نا اچھا نہیں واسطی ارشاد ہى صلی اللہ علیہ وسلم
 دعاء یاربک الی ملا یرمیک وان کان اکبر رائہ انہ اکل والفجر طالع فلا احتیاط فیہ ان یقضی لک
 چہو او کو جس میں شک ہى طرفہ و سکی جس میں شک نہیں اور اگر اسکی رائی میں احتمال غالب یہ ہو کہ کھانا کھا ہی صبح صادق ہوگئی تو احتیاط اس میں یہ ہى
 الیوم عملاً بالغالب الراى لان اکبر الراى کالیقین فیما یبغی علی الاحتیاط وعلی ظاہر الروایۃ لا قضاء علیہ
 غالب احتمال پر عمل کرے کہ واسطی کہ احتمال غالب یقین کی مانند ہوتا ہى جہاں احتیاط کرے ہوتی اور ظاہر روایت پر اس پر قصا نہیں ہى
 لان الیقین لا یزول الایمنہ ولاصل بقاء اللیل ولو ظہر ان الفجر قد کان طالعاً لیمزہ القضاء
 اس واسطی کہ یقین بدون یقین کی نہیں جاتا اور اصل یہ ہى کہ رات باقی ہو اور اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ فیشک ہوگئی ہى تو اس پر قضاء لازم ہى
 ولا کفارة علیہ لانہ یبغی الامر علی الاصل الذى هو بقاء اللیل هذا کلمہ حکم الشک واما الافطار
 اور کفارہ نہیں ہى اس واسطی کہ بنا واسطی اصل پر ہى کہ رات باقی تہی بہر سبب احکام حرم کی تہی
 فیستحب تجملہ قبل طلوع النجوم لما روى عن سہل بن سعد انہ علیہ السلام قال لا یزال الناس
 سو او کی تجمل مستحب ہى ایسا کہ ستارے نکلتے یا وہن واسطی کہ سہل بن سعدی روایت ہى کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہمیشہ خلعت
 بخبر ما عملوا الفطر یعنی ان الناس اذا ما یحفظون هذه الخصلة یتکون علی خیر اذا ترکوها
 پہلی ہى پر ہى جب تک افطار میں تجمل کرے گی کہ مادیہ ہى کہ خلعت جسک اس طریق کو کہ کہ سکتی تو پہلی ہى پر ہنگی اور جب سکو چہوڑ سکتی
 یتقص خیرہم فان السنة ان یجعل الصائم افطار قبل الصلوة اذا تحقق غروب الشمس لان اهل الکتاب
 تو او کی پہلی میں نقصان آوے گا کیونکہ طریق منوں یہ ہى کہ روزہ دار افطار میں جلدی کرے تاہی پہلی جبکہ کتاب کا ذکر بنا معلوم ہو کہ واسطی کہ لکھتا
 کانوا یؤخرون الافطار الی اشتباک النجوم ثم صار فی ملتنا شعار اهل البدعة وسمیہم وندب
 افطار میں اتنی بہر کیا کرے تہی کہ ستارے خوب روشن ہو جاوےن پہر یہ ہى جاری امت میں بدعتوں کی عادت ہوگئی اور طریق تجمل افطار میں تجمل
 تعجلہ مخالفۃ طہ وقد روى عن ابی ہریرۃ انہ علیہ السلام قال قال اللہ تعالیٰ احب عبادی الی اعلم
 او کی مخالفہ لفت کی لئی مستحب ہى اور ابو ہریرہ سی روایت ہى کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہى تجھ کو محبوب تر وہ ہندى میں جو افطار میں
 فطر ان من کان اکثر تعجلاً فی افطار فہو احب الی اللہ تعالیٰ لکنہ متمسکاً بشریعة نبیہ وعر
 جلدی کرتی ہیں سو جو شخص افطار میں جلدی کرے گا
 وہ ہى اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب ہوگا کیونکہ او سکی ہى شریعت کو خوب پکڑ اور شریعت کی مخالفت
 عما یخالفہا مع انہ اذا فطر قبل الصلوة یؤدی الصلوة عن حضور القلب وطمانینۃ النفس فمن کان
 بہر تو جسکی اور یہ ہى کہ اگر غامسى پہلی افطار کرے گا تو بہر غار خوب دلکی حضور اور طبیعت کی قرارى ادا ہوگی پہر ایسا شخص

بشارة الصفة فهو واجب الى الله تعالى فمن لم يكن كذلك وينسب الى ان يفطر على تمر او ايقوم مقامه الله تعالى كما محبوب كقول النبي صلو
 في الحلاوة كالتمر والزبيب وان لم يجد فاعلى ماء لما روى عن انس انه عليه السلام كان يفطر قبل
 مقام جو جيسي بنجر ياموز اور اذ لم يصب آوى ثوباني اسلحه كالتسرى روايت ي كيعبر صلى الله عليه وسلم نمازي پہلی
 الصلوة على بطيات وان لم يكن فميرات فان لم يكن حسا حسوا من الماء وقال عليه السلام اذا
 تاذه جوارى سى افطار كرى اگر نہ ہوتا تو خشک چورای اگر بہہ ہوتا تو کئی کوٹ پانی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم فی جب
 افطار حدکم فلیفطر علی تمر فانہ لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ ظہر ویدعو عند الافطار
 کوئی افطار کری تو ترسی افطار کری کیونکہ یہ برکت ہی اگر نہ پاوی تو پانی ہی افطار کری کیونکہ نہایت پاک ہی اور افطار کی وقت
 باہم ہماتہ فانہ من مظان الاجابة كما جاء في الحديث ان للصائم عند افطاره دعوة مستجابة
 ای بری ہی بڑی مطلب کی دعا مانگی کیونکہ اس وقت ظن قبولیت کا ہی چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ روزہ دار کوئی افطار کی وقت دعا مقبول ہی
 وروی عن ابن عباس انه عليه السلام كان اذا فطر قال اللهم لك صمت ولك امتنت وعلى زفرك
 اور عبد بن عباس ہی روايت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ہوئی یہ فرائی اللہ کی صمت الی آخو آتی تیری واسطی میں فی روزہ کہا اور تیری اور تمہارا کیا
 افطرت ووقت الافطار ما روى عن عمر بن الخطاب انه عليه السلام قال اذا قيل الليل من ههنا
 سبب روضہ کھلا اور وقت افطار کا وہی وقت ہی جو عمر بن الخطاب روايت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جب پہانسی رات سامنی آوی
 وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم انه عليه السلام فی باسمل الاشارة ههنا فی
 اور یہاں سے دن چلائی اور آفتاب ڈوب جاوی تو روزہ دار نزل افطار کری اس حدیث میں دو لفظ تھیں اسم اشارہ کا بیان فرمایا ہی
 الموضوعين واشار بالاول الى جانب المشرق لان ظلمة الليل تظهر الا من ذلك الجانب والليل عبارة
 اول مقام من اشارة مشرق کی طرف ہی اس واسطی کہ رات کی تاریکی پہلی آوی طرف سئی ظاہر ہوتی ہی اور رات اوس ہی
 عن ظهور ظلمة الليل من جانب المشرق واشار بالثاني الى جانب المغرب لان ضوء النهار الحاصل
 تاریکی کا نام ہی جو مشرق کی طرف ہی پیدا ہوتی ہی اور دوسری مقام میں مغرب کی طرف اشارہ فرمایا اسلی کہ دن کی روشنی جو
 من الشمس يذهب الى ذلك الجانب والنهار عبارة عن بقاء الشمس واذا غربت يذهب النهار وعلى
 آفتاب س ہی ہوتی ہی اوس ہی طرف کو جاتی ہی اور آفتاب کی باقی رہی کو دن کہتی ہیں جب آفتاب ڈوب جاتا ہی تو دن جاتا رہتا ہی
 هذا يكون غروب الشمس معلوما من قوله وادبر النهار لان الادبار يعني الذهاب ولا حاجة الى قوله
 اس حال کی موافق آفتاب کا چھب جانا تو لفظ ادبر النهار ہی معلوم ہو چکا تھا اس واسطی کہ ادبار چلی جاتی کو کہتی ہیں اب اس لفظ کی
 وغربت الشمس لكن الى به لبيان كمال الغروب حتى لا يظن ان الغروب بعض الشمس يجوز الافطار
 وغربت الشمس کیا حاجت تھی کہ نبی یہ یہ لفظ واسطی بیان کال غروب کی فرمایا کوئی یہ خیال نہ کری کہ آفتاب کی آدی تہائی ڈوبی ہی پر ہی افطار جائز ہی
 والمعنى ان غروب الشمس اذ تم وكل فقد رض الصائم في وقت الافطار فيجوز له الافطار بل يستحب
 مراد یہ ہی کہ آفتاب کا غروب جب خوب پورا ہو چکی تو روزہ دار کو وقت افطار کا آگیا پورا ہو کو افطار جائز ہی بل تعییل مستحب ہی
 تعییلہ لکن فی یوم الغیم لا یستحب تعییلہ ولا یفطر حتى یغلب علی ظنہ غروب الشمس وان اذن
 لیکن اگر کہ دن تعییل مستحب نہیں ہی اور افطار بہرگز نہ کری جب تک کہ اسی گان غالب بین آفتاب غروب نہ ہوئی اگرچہ مغرب کی
 للمغرب وان شك في غروب الشمس لا يحل له الافطار لان الاصل بقاء النهار ولو افطر فعليه القضاء
 اذان ہو چکی اور اگر آفتاب کی غروب میں شک ہو تو افطار حلال نہیں ہی اس واسطی کہ اصل دن کا باقی نہ جائی اور اگر افطار کر گئی تو اس پر قضاء ہی

يلزمه امساك بقية يومه تشبها بالصائمين ولا اصل في هذا ان من كان في شأه النهار على صفة
 باق يومه امساك روزه واراد ان كل طرح لازم ي
 اذ قد عدها سبعين بهي كج شخص رومينا روزايب حال پر سہو
 لو كان عليها في اوله يلزمه الصوم فعليا لا امساك ومن لم يكن كذلك لا يجب عليه الامساك
 كراک روز من یلیسا ہوتا تو او سپر روزہ واجب ہوتا تو ایسی شخص پر امساك لازم ی اور جو ایسا نہ ہو تو او سپر امساك واجب نہیں ی
 کمزیران مریض او صافرا واحضا و نفساء فان الامساك لا يجب عليهم تحقق المانع عنه وهو قيام
 جیسی کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو یا عورت حیض یا نفاس والی ہوں ان لوگوں پر امساك واجب نہیں ہی اسو علی کہ روزہ کا مانع موجود ہی یعنی
 هذه الاعتدال فيهم فانها كما تمنع عن الصوم عنمن عن التشبه اما في الحائض والنفساء فلا الصوم عليها
 او نہیں یہ عذر بات باقی ہیں ان لوگوں پر جیسی روزہ نہیں ہی ایسی ہی روزہ وارو کی مشابہت ہی نہیں حایض اور نفاس والی عورت کو واسطی کہ او سپر روزہ
 حرام والتشبه بالحرام حرام واما المريض والمسافر فلا الرحمة في حقهما باعتبار العجز ولولا زناهما
 حرام ہی اور حرام کی سانبہ مشابہت ہی حرام ہی اور برعین اور مسافر کو واسطی کہ انکی حقین باعتبار حرج فی اجازت ہی اور اگر ان پر شتہ کچھ ہیں
 التشبه عاد الحرج فتر الحائض تاكل سرا لا جمل وكن اكل من ايم له الافطار ياكل سرا لا جمل الا ان يكون
 تودہ ہی حرج کا حرج موجود ہی چہر حایض عورت پوشیدہ کما دی ظاہر کما دی اور ایسی ہی جس جس کو افطار کرنا مباح ہی پوشیدہ کما دی ظاہر کما دی ان جسکا
 العذر ظاهر كالمرض والسفر والنفاس لانه اذا اكل ولم يكن العذر ظاهرا يصير عند الناس متهم بالفسق
 عذر ظاہر معلوم ہووہ ظاہر کما دی جیسی بیماری اور سفر اور نفاس اسو علی کہ اگر بہہ کما دیگا اور عذر ظاہر نہیں ہوگا نہ خلعت کی نزدیک فسق کی بہت
 الذي هو كل رمضان ولا حرج من موضع التهم واجب كما لم يثبت ينبغي ان يعلم المريض نوعان
 گئی کی یعنی رمضان میں دن کو کما تا ہی اور نہنت کی جیسی احتراز کرنا واجب ہی چنانچہ کہ کچھ چائی یا بات کی کچھ اور طرح کا ہوتا ہی ایک تو ایسا
 لا يضر الصوم بل ينفعه ونوع يضره الصوم وهذا هو الذي يبيح الافطار لان الرخصة لا تتعلق بنفس
 جسکو روزہ ضرر نہیں کرتا بلکہ فائدہ کرتا ہی اور ایک ایسا کہ روزہ ضرر کرتا ہی ایسی بیماری کہ روزہ افطار کرنا مباح ہی اسو علی کہ اجازت افطار کی مطلق نفس
 المرض بل بوجود المشقة فلا بد من معرفته وطريق معرفته قد يكون باجتهاد المريض بان يعلم بنفسه
 مرض سی نہیں ہی بلکہ مشقت کا ہونا چاہی اشدت کو سمجھنا چاہی اور طریقہ اوکی پہچان کا بعضی فہم یا کی سمجھ پر ہی کہہ دی او آپ تجربہ ہی
 بالتجربة انه ان صام بزيادة المدة ووجعه بالصوم وقد يكون باخبار طبيب حاذق مسلم عدل
 جان کی کہ اگر میں روزہ رکھوں گا تو روزہ رکھنی ہی میرا کبہ اور مرض بڑھ جاوے گا اور بعضی فہم یا کی کہ میں پر موقوف ہی لیکن عیب ونامت کا عادل ہو
 لا فاسق لان خبر الفاسق في البيانات مرد وغير مقبول بخلاف السفر فان الرخصة تتعلق بنفسه
 فاسق نہت اسو علی کہ فاسق کی خبر بیانات میں مقبول نہیں ہی مردوی بخلاف سفر کی کیونکہ سفر میں اجازت صرف سفر ہی مشنق ہی
 لانه لا يخرج عن المشقة فاقیم مقامها وادبر الحكم عليه المجلس الثلثون في بيان غائلة من افطر
 کیونکہ سفر مشقت کی ہی غائی نہیں ہوتا سو کو قایم مقام مشقت کی پڑ کر کہ کما دی تیسویں مجلس شریکی بیان میں اس شخص کی جواب کی رمضان کی
 يوما من رمضان فيما يجب فيه الكفارة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر
 روزہ ٹوڑ دی جس میں کفارہ واجب ہوتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا ایک روزہ
 يوما من رمضان من غير خصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله هذا الحديث من حسان
 بی اجازت شریعی اور دین جاہل کی ٹوڑ ڈالا تو اسکا عقی تمام عمر کی روزی میں ہو سکتی یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں
 المصابير رواه ابو هريرة وهو وارد على طريق الاندال والتخفيف بما يليق به من الاثم ويقضه من الاجر
 ہی ابو ہریرہ کی روایت سی اور یہ حدیث برسیل ڈرائی اور خوف دلائل کی وارد ہوئی کہ روزہ ٹوڑنی میں اتنا گناہ ہی اور کتنا ثواب جارہتا

مادل دليل الشرع على ابحاثه والثاني انها متصفة بالاباحة الامداد دليل الشرع على حرمةه والثالث
بأنه دليل شرعي في مباح كذا ^{اوراد} واوراد قول تمام شيا مباح ^{موجو} كوجو دليل شرعي ^{حرام} حرام كرويا ^{اوراد} اوراد قول
وهو الصحيح ان يكون فيها تفصيل وهو ان المصارف متصفة بالحرمة بمعنى ان الاصل فيها الحرمة وان المنافع
موجو صحيح كذا تفصيل كذا تمام شيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
متصفة بالاباحة لقوله تعالى هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا فانه تعالى ذكره في معرض الامتنان
بما خلق من اسباب التي ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان
وكذا يكون الامتنان بالانافع المضر فكانه فيما هو الذي خلق لاجل تفريع جميع ما في الارض من المنافع لتفريع
اوراد في حسي بنيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد في حسي بنيا مضر ررسان
بها وعلى هذا القول الثالث الصحيح يخرج حكم هذا الدخان ايضا فانه لو كان الاصل في الاباحة
بأنه دليل شرعي في مباح كذا تفصيل كذا تمام شيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
لكن قد ثبت باخبار الحاذق من الاطباء انه مضر ولو في لاجل فيكون الاصل فيه الحرمة بل لو وقع في الشك
ليكن حاذق طبيبون كذا خبر في ثاب ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
لغلب جانب الحرمة كما هو لافادة الشبهة فان على السلام في الحذر بين والحرام بين وبينهما مشبهات
لزم حرمة في جانب غالب هو في جنا تحريمي فاعده شرعي كذا كذا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
لا يعلم من كثير من الناس فمن لقي المشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع
بنكوا كذا في بين جاني بهر جوخص شيا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
في الحرام كذا في رعي حول الحسي بوشك ان يقع فيه واختلف العلماء في حكم هذه الشبهات فذهب بعضهم
بجسي حيا بهر كذا كذا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
الى حرمتها لانه عليه السلام قد اخبر في هذا الحديث بان من تركه ما اشتبه عليه حكمه ولم يتكشف
او كذا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
امر ان يكون دينه سالما مما يقصده ونفسه ناجيا مما يعيبه ويلام عليه ومن لم يتركه بل فعله يقع
نكلا هو او وسكا دين ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
في الحرام وهذا الدخان ما اشتبه عليه حكمه ولم يتكشف حقيقة امره فمن تركه ولم يستعمله لم يكن دينه
توراد من بيننا ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
سالما من الفساد والنقصان ناجيا من العيب واللوم بين الاثام ومن لم يتركه بل استعمله يقع في الحرام وذهب
فساد ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
بعضهم الى كراهته لما جاء في حديث اخر انه عليه السلام قال لا مورث لثمة امر بين لك بشرية فاتفقوا واما بين
بعضهم فلا مشبهات في كراهته كذا قال مولي ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
لك غيبه واهم اختلف فيه فذهب ما يريك الى ما لا يريك ولا شك ان امر الدخان مما اربا ووقع في الاضرار
عيب كذا مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان
واقل من لثمة الكراهة ولا يضر انه ينتهي الى درجة الاباحة بتعليل كثير من يتعاطاه انه نافع لكل داعواهم
اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان ^{اوراد} اوراد مضر ررسان

وجدوا في استعماله دواء لهم لان ذلك من تلبس البليس عليهم وتزين به طرد من تكلف في
 هنيئ اوسكو في كراي ياروشني شفاي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 عاقبة اقره داء لدواء فان تكرر امر يسود ما يقابل به فيتولد منه الحرارة فيكون في عاقبة اقره داء لا دواء ثم يلزم
 البسوة ياروشني ياروشني الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 على دعوتهم ان يكون الناس كلهم مرضى ان يكون مرضهم في جميع الفصول لاربعة من نوع واحد وان يكون
 جسكو وانهم يديهم اياكي عوى كى موافق بيده لانهم اناي كنه آوى الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 معالجتهم فيها شئ واحد على كيفية واحدة وبطلانه غير خفى على احد من العقلاء ثم فيه اضاءة للمال
 اوكنا علاج هنيئ اوكنا الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 لانه يشترى بغير خال فيدخل في الاسرف المجمع مع نفع ربحه واذيته بشأمة الذين لا يستعملونه وقد
 كسبوا مهنى دامى غير تبارى اب اسلف من جوارمى داخل هوا اورا دهمين بدو كراي اول كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 روى انه عليه السلام قال كل مؤذى للنار وقال الكناسى الرائحة المنتنة تحرق الخياشيم وتصل الى الدمار
 روايت بي كنه بغير صلى الله عليه وسلم في فوينا ايدوي والى سب ودرختي من اورا كراي كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 وتؤذى الانسان ولذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من كل من هذه الشجرة فلا يقرب مسجدنا يؤذينا بريحه والمراد من هذه
 آوى كراي ايدوي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 الشجرة كل ما له رائحة كريهة يتأذى منها الانسان دليل لتعليل عليه السلام والمعنى ان من كل شئ مما له
 رائحة كريهة يتأذى منها الانسان فلا يقرب مسجدنا الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 رائحة كريهة يتأذى منها الانسان فلا يقرب مسجدنا لانه يؤذينا بريحه الكريهة وقد ثبت في صحيح مسلم
 صحيح مسلم الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 انه عليه السلام كان اذا وجد من اجل في المسجد ربح البصل والنوم امر به فاخرج الى البقيع ولهذا قال الفقهاء
 كراي صلى الله عليه وسلم الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 كل من وجد فيه رائحة كريهة يتأذى بها الانسان يلزم اخراجه من المسجد ولو بخرجه من يده ورجله دون
 جسيم البسوة بدو كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 لحية وشعر راسه فعلى هذا يلزم اخراجه كثير من الائمة والمؤذنين من المسجد في هذا الزمان لوجود رائحة
 كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 الكريهة فيهم بسبب مدوامهم على استعمال الدخان الكريهة الرائحة بل هم قد يستعملونه في داخل المسجد الجا
 بدو موجود هوني الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 فيكون الكراهة في حقم اشد واكثر وقد كتب بعض المالكية في الدار الحجازية جوابا عن سؤال يتعلق بالدخان
 اكي من قرايت الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 وهون استعمال الدخان حرام كاصل لانه اصله الخشبية وانما لكونه اجزاء من الخشب فمن وجوه بخلاء
 كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو
 من النار فهو من حيث اجزائه النارية التي فيه يحرم استعماله لقوله تعالى ان الذين ياكلون اموال اليتيم
 اسلم كراي الوسطى كراي ونيهر برشيطاني دهوكا اورا بليس كراي ريشكي دي هوي بي ناكه جوان جني همتي آخركو

كلما انما يكون في فطر يومه اذا نفل الفطر على حرم النار فحرم الدخان الحاصل منها وايضا انه تعالى جمل
 ناسخ ودمي كما في بين يني ميت من آگ يسميت آگ کی حرمت پدولالت کرتی ہی سودہ چون ہی جوس ہی پید اورتا ہی حرام ہی اور پھر ہی کی کافرتا ہی
 بما بعد ب به حيث قال في حق فطره بوش النبي عليه السلام كما اصبوا كسفا عنهم عذاب الجحيم في المحبوة الدنيا
 و هو من كوعذاب کی چیزوں میں مفر کیا ہی چنانچہ قوم بوش کی جن میں فرما ہی جب یقین لای کہول دیا ہی انچیز ہی ذلت کا عذاب دنیا کی جنتی
 فالعذاب المكشوف عنهم كان دخلا وقال في آية اخرى فارتقت يوم رآني السما كدخان مئين فبغض الناس
 سوعذاب جواسی موقوف ہوا تھا دہوان ہی تھا اور ایک اور آیت میں فرماتا ہی سوتو راہ دلیب مسجدن کرادی آسمان دہوان صریح جو کہہ کر لگوں کو
 هذا عذاب الیم والمراد بالدخان المذكور في هذه الآية معناه التحقيق على قول وعلى هذا القول يكون العظم
 یہ ہی کہہ کر مار اور مردار دہوان ہی اس آیت میں ایک قول کی موافق حقیقی ہو سکتی اور اس قول کی موافق آیت کعبرات ہی
 الکريم صریحاً في كون الدخان عذابا لهما وما به التعذيب يحرم استعماله فان الفقهاء قد اتفقوا على وجوب
 صامت مسموم ہوتا ہی کہہ چون دردناک عذاب ہی اور جس چیز میں عذاب واقع ہوتا ہو اسکا استعمال حرام ہی کیونکہ تمام فقہاء اتفاق پر کہ
 الفر من محل العذاب بطن محشر فانه على لفظه اسم الفاعل من التعذيب اسم الادمك الله تعالى فيه
 جس جگہ کہ کسی امت کو عذاب ہوا اور جس جگہ ہی ہوا لہذا واجب ہی جیسی بطن محشر کیونکہ اسم فاعل کی وزن پر تعذیر میں ہی نام ایک وادی کا ہی بیتا اسد تعالیٰ فی
 اصحاب الفیل فاذا وجب الفر من محل العذاب فوجب الفر ما به العذاب اولی ثمان المستعین له ترہم
 اصحاب فیل کو ہاک کیا تھا یہ ہر عذاب کی جگہ ہی ہاک کی واجب ہوتا تو عذاب کی چیز ہی ہوا لہذا ہر ہی پر حجت جنتی والوں کو تو کہتا ہی
 انه يجزى من حلقهم ونوفهم وفيه تشبه باهل النار بالذی يهلون في آخر الزمان من الاشرار كما جاء في الحديث
 کہہ چون اور کسی طعن میں آگ اور ایک میں بھگتن ہی اور اس حال میں دو چیزوں کی موافق اور ایک پر برابریں جو آخر زمان میں ہر شر لوگ ہاک ہو گئے چنانچہ حدیث میں بھی
 انه يكون في آخر الزمان دخان يملأ الارض بقيه على الناس البعین بواها المؤمنون فيصيبه كهيبة الزكام وما
 کہ آخر زمان میں ایسا دہوان پیدا ہوگا کہ تمام روی زمین کو ہاک کی طرح لگے گا پس ان تک قائم رہے گا پھر ہر مومن شخص کو تو ایسا ہوگا جیسی کہ کام ہوتا ہی اور
 انکا فیجرح من مغزیه واذنيه وعينه حتى يصير من اسلحدهم كالراس الحنيد ای المشوکی فلا ينبغي للمؤمن
 کا فر کی دونو ہتھوں میں سے اور دھوکا ڈن میں کسی اور دھوکا لگے گی میں ہی دہوان نکلی گا ایسا کہ ہر ایک کا جسم ایسا ہوگا جیسی سر ہوتا ہی یعنی ہتھوں سے روکا نہ لگے
 ان يشتبہ باهل العذاب لان يستعمل ما هو من نوع العذاب ولا هو من ملائكة اهل العذاب وقد راجع
 نہیں جا ہی کہ عذاب والوں کا سا حال بنالین اور نہ یہ جا ہی کہ عذاب کی چیزوں کو استعمال کریں اور نہ عذاب والوں کی ہی صورت بنادیں اور تمام علماء ہی
 من العلماء المتبحرین بالحديث في الحديث انها حلية اهل النار وسم على ذكره لهادی في مختصر الاحیاء
 لوی اور تاجی کی اکہو ہی برتنی کو مکر وہ کیا ہی کیونکہ حدیث ہی ثابت ہو چکا ہی کہ لو اور تاجا زور دے لیتے گا ہی اور افراف مالان ہی کی خفیہ الامکان
 انه عليه السلام كان نكرة الطعام الضعی يقول الله تعالى لم يطعمنا نارا فهد الدخان اولی بالكرهية لانه محتط
 صحیح ہی کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم گرم کھا ہی کو کھوجانی اور نہ ہائی کہ اللہ تعالیٰ ہی بھوکا آگ کھا ہی کو نہیں ہی دوی سبب دہوان کرامت میں نہ زیادہ تر ہی الرسول صلی علیہ وسلم
 باجزاء ناربه كما هو فلولم يكن في استعماله لتسويد الشيا لالابدان وكرهية الرائحة والانتان يکونی لاجر للعاقب
 اجزاء نار ہی ملی ہوئی ہیں چنانچہ گندہ چکا ہی پھر اگر حقتہ جنت میں سوی ایسی ہی پڑوں اور جسم اور بدو اور نقف کی کچھ چیز تو ہی ہماض کی واسطہ جی ہی روٹی کو کافی تھا
 استعمال الیوم کی استعمال الا احیاء سنة الکفار الذین اخرجه وظهره في بلاد الاسلام توصلا الى اضرار اهل
 بلکہ اگر کسی جنت میں نہ ہوتا سوی رواج ہی وہی طریق گندہ کی جنہوں ہی اسکو نکال کر بلاد اسلام میں پھیلا دیا ہی اہل اسلام کی ضرر رسائی ہی لگی
 الاسلام لکان باعثا للعاقل على اجتنابه وما نفع عن ارتكابه لکن اکثر اهل الزمان طبایعهم خلقة صعبة
 تو ہی عاقل کی طبیعت باعث اجتناب کا تھا اور اسکی اختیار کر ہی ہی مانع آتا لیکن اس نہ کی لوگوں کی طبیعتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ صدمہ طبع نہیں ہوتا

الاعتكاف ما تالله دائما إلى ما لا يعينهم ان يصحوا لم يقبلوا وان علموا لم يتعلموا وان فهموا لم يرتفعوا
بشرط بقاءه امور كذا في بعض النسخ ان كانت صحت كذا في بعض النسخ ان كانت صحت كذا في بعض النسخ
وان فهموا تركوا ما فهموا وهم من الذين ان كروا سبيل الرشاد لا يتخذون سبيلا ولا كروا سبيل الرشاد
اورا كذا في بعض النسخ اورا كذا في بعض النسخ اورا كذا في بعض النسخ اورا كذا في بعض النسخ

في بيان سنة الاعتكاف وطلب ليلة القدر فيه وفضيلته قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيان من سنت هو ان اعتكاف في اورا ليلة القدر في كل سنة اورا وسكنى فضيلته من رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيان

ان اعتكفت العشرة اول بطل هذه الليلة ثم اعتكفت العشرة الاوسط ثم اتيت فقبل في التسعة في العشر
من في رمضان في يوم من ليلة القدر في كل سنة اعتكاف في كل يوم من العشرة الاوسط ثم اتيت فقبل في التسعة في العشر
الاخر فكل عتف معي فليعتكف في العشرة الاخر فقبل في التسعة في العشر الاوسط ثم اتيت فقبل في التسعة في العشر

المصابير واه ابو سعيد الخدرى واصله علي ما في الصحيحين انه عليه السلام اعتكف العشرة اول من
صحيحه في يوم من ابوسعيد خذركا في رواية كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ
رمضان ثم اعتكف العشرة الاوسط في قبة تربية ثم اطعم راسه فقال اني اعتكفت العشرة الاوسط

اعتكافا كذا في بعض النسخ ترك خيمه كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ
هذه الليلة الى اخر الحديث وفيه دليل على ان المقصود من شرعية الاعتكاف طلب ليلة القدر فانها
اخر حديث كذا اورا من يوم من ليلة كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ

لكنها اخيرا من الف شهر بالنص يلزم احياءها باشراف الاعمال اذ فيه تفرغ القلب عن موال الدنيا واسليم
في يوم من يوم من ليلة كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ
النفس الى المولى والتحصن بمحص حصين ولازمة بيت رب العالمين فيكون كمن احتجب الى عظيم

سوى كوجان كاحواله كذا اورا كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ
فلازمه حتى قضى ما ربه فاقبل اذ كان شرعية الاعتكاف لطلب ليلة القدر ثم لم يخصص لليلة القدر
اورا كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ

ان الشافعي قد نص على كون الاجتهاد في يومها كاجتهاد في ليلة القدر في الاستحباب ذكره النووي في الاذكار
كرامه شافعي في صاف كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ
وهذا الحديث يقتضيه ايضا لانه عليه السلام اعتكف العشرة الاوسط في رمضان لطلب تلك الليلة

اورا كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ كذا في بعض النسخ

الاجابة ولفظ الشائع اذا دار بين المعنى الشرعى والمعنى اللغوى يتعين حمله على المعنى الشرعى ما لم يكن لان
 مستحقين اورشاع في كلامه اگر در میان معنای شرعی اور معنای لغوی که رایج است در میان مردم
 الغالب من حال النبی علیه السلام تعریف الاحکام دون اللغات فعلى هذا لا یکن المعنی ان وجوب صدقة الفطر
 کر که در اوقات نبی صلی الله علیه وسلم حکام شد که بیان فرموده است لغات نہیں بیان کرتی تھی اس تعریف کی موافق معنی حدیث کی یہ ہے کہ صدقہ فطر کا
 على الانسان لغات ثلثین احدهما کونها كفارة لخطایاه وتطهير له ما صدر عنه في حال الصرع من الهوى واللغو
 انسان پر دو فائدہ کی واسطی واجب ہوای ایک کو کفارہ ہے دوسری خطاؤں کا اور اس کی پاکیزگی کی اور دوسری جو بے ہوشی میں ہوا ہو اور لغو
 الذین یبصر فی احد منہما فائدة دينية او دينوية ومن الرث الذي هو الکلام القيم وما یضاهیه من الفاظ الجاهل
 جنہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی نہ دینی نہ دنیوی اور وہ رث ہے جس کا اور طہارت ہے رث سے یعنی کلام بد اور جواو کلام نڈھال الفاظ کلام ک
 لان الحسنات کثیرات والثبات والثانية کونها قوت للمساكين حتى یكون الفقير في هذا اليوم کالمفقير في
 البتة یسکین اور دوسرے فائدہ مساکین کی روزی ہے یہاں تک کہ فقیر اور روز قوت حاصل کر دے کسی کی مانند ہو جائے
 وجدنا القوة وعدم الاحتياج الى السؤال لانه عليه السلام قال اغنهم عن المسئلة في مثل هذا اليوم واما
 اور حاجت سوال کی نہیں رہتی اور اس کی وجہ سے ان کو سوال کرنے کی حاجت کی روز غنی کر دے اور یہ اس کا
 الى ان هذا اليوم انما یكون عید للمفقير فاذا استغفوا في عن السؤال بوصول صدقة الاغنياء اليهم
 کہ یہ دن فقیروں کی حق میں عید ہے کہ روز ان کو ان سے صدقہ لیکر سوال کرنے کی حاجت نہ رہی
 لان الاغنياء مکلفون بافغان المال في سبيل الخیر وسر ذلك التکليف ان المال محبوب الخلق وهم مأمورون
 اور اس کی وجہ سے ان کو مال خرچ کر دینا لازم ہے اس حکم میں سبب یہ ہے کہ مال تمام خلقت کو محبوب ہوتا ہے اور اس کو حبیب الیہ کا حکم ہے
 بحب الله تعالى وقد اعدوا ذلك بنفس الايمان لان قولهم لا اله الا الله معناه ان اذن علمنا واعتقدنا ان
 اور وہ یہ صرف ایمان کی دوسری حجت کا دعویٰ کرتی ہیں اس کی وجہ سے کہ ان کو قول لا اله الا الله اس کی یہ معنی ہیں ہمیں چاہیے کہ اس کو اعتقاد کیا کر
 لا معبود ولا محبوب الا الله فالترضا عبادته ومحبتة ولا نعید ولا نحب الا اياه فجعل بذل المال مصلحا
 نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی محبوب ہے سوا اس کی اور معنی اس کی عبادت اور محبت یعنی ذمہ داری نہ ہم اس کی عبادت کرے نہ اس کو محبوب کہیں سوا اس کے نہ کرنا
 لمحبتهم ومصدق الصدقة من حيث ان جميع المحبوب بالتبذل في سبيل المحبوب الذي غلب حبه في قلبه
 اور اس کی حجت کا نشان مقرر ہوای اور اس کی حجت کی تصدیق اس کی خاطر اس کی تمام محبت چیزیں ایسی محبوب کی واسطی کہ اس کی محبت دل میں زیادہ تر ہو کر غلبہ کر دے
 فمن بذل فهو من الذين صدقوا ما عاهدوا الله عليه ومن لم یبذل یكون من الذين یعولون بافواههم
 سو جس نے خرچ کیا وہ ان لوگوں میں ہے کہ اس کی حجت کو عید کیا تھا وہ سچ کر دیکھا یا اور جس نے خرچ نہ کیا وہ ان لوگوں میں ہے جو زبان پر دے مانتے ہیں مانتے ہیں
 ما ليس في قلوبهم بل من اتبع هواه وجعله اله النفس حتى كانه یعبده فان من یعمل یهوى نفسه لا
 جو اس کی دین نہیں ہیں بلکہ ان میں ہیں جو اپنی ہوا کی تابع ہیں اور ہوا کو اپنا معبود بنایا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے کہ وہ نفسانی پر عمل کرتا ہے
 یهوى نفسه شيئا الا يرتکبه ویخالف مولاہ ولهذا قال النبی علیه السلام بغض اله عبد في الارض عند
 تو یہ اور اس کا نفس جو خدا کی سوا کی سوا کرتا ہے اور مولا کی مخالفت کرتا ہے اس کی واسطی نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کو زمین کی ہر چیز کا گناہ
 الله تعالى هو الهوى فعلى هذا يجب على المكلف في هذا العید عدة الاشياء الاول ترك المعاصي فان المعصية
 خدا کی نافرمانی ہر چیز کی اس کی موافق مکلف پر اس عید میں کئی چیزیں واجب ہیں اول ماصحی کا ترک کرنا کہ یہ مکصیہ کا ترک کرنا
 وان كان تركها لازما وواجبا في جميع الاغنية الا ان تركها في بعض الايمان الزم ووجب لقوله تعالى ان
 اگرچہ ہمیشہ ہر وقت میں لازم اور واجب ہے لیکن بعضی وقت اس میں زیادہ تر لازم اور واجب ہوتا ہے اس پر دوسری چیزیں

الشهر عندنا ثلثا عشر شهرا في كتب الله يوم خلق السموات والأرض منها أربعة حرم ذلك الأثر
 اسكی پاس بارہ مہینے میں اسکی حکم میں جس دن پیدا کی آسمان وزمین اوبین چار میں ادب کی بہرہ کی سیدہ
 القیم فلا تظلموا فیمن انفسکم یعنی ان عده الشهور القمرية التي عليها يدرك كثير من الاحكام الشرعية
 دین سوا میں ظلم نہ کرو اپنی اوپر یعنی کسی قری مہینوں کی جس سے بہت سی احکام شرعی حوائج حکم الہی کی شتعل ہو رہی ہیں
 في حكمه تعالى ثلثا عشر شهرا مثبت في اللوح المحفوظ منذ خلق السموات والأرض من تلك الشهور لا نفي عشر
 وہ تمام بارہ مہینے میں لوح محفوظ میں ثابت جسے اللہ تعالیٰ فی آسمان وزمین کو پیدا کیا ہی اون بارہ مہینوں میں ہی

اربعة حرم وهي ذوالقعدة وذوالحجة والحرم ورجب وكون هذه الشهور الأربعة المعينة حراما هو الدين
 چار مہینے میں اپنی ذیقعدہ خالی اور الحج بقرہ عید اور محرم وہ اور رجب مہینہ روزہ اور یہ چاروں معین مہینے جو مہر اور حرم ٹہری ہیں بہرہ طریق
 المستقيم دين ابراهيم واسماعيل عليهما السلام فلا تظلموا فيمن انفسكم بهتك حرمتها وارتكاب المعاصي
 راست دین ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کا ہی سوئے کہ ان مہینوں کی حرمت توڑ کر اور انکی اندر عمل بد کر اپنی جان پر ظلمت اتارو
 فيها فان العمل الصالح كما انه اعظم اجر فمن كذلك المعصية فيمن اعظم وزر من المعصية في غيرهن
 کیونکہ بیکار جیسے ان مہینوں کی مذرتوب میں زیادہ ہوتا ہی ایسی ہی گناہ ان مہینوں کی اندر سے ان بدعت اور مہینوں کی سخت ہوتا ہی
 وكذا المعصية في شهر رمضان ويوم الجمعة ويوم عرفة ولياليها وليلة القدر وايام العیدین ولياليها
 اور ایسی ہی گناہ ماہ رمضان میں اور جمعہ کی روز اور انکی راتوں میں اور شب قدر میں اور دو عید کی دن اور انکی راتوں میں

اكثر وزرا لانه تعالى فضل هذه الازمنة مخصصا من العبادات التي تفعل فيها واجعل ثواب العبادات ونزول
 سزا میں زیادہ ہی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اوقات کو یہ فضیلت بخشی ہی کہ ان وقتوں میں خاص خاص عبادتیں مقرب ہیں جو ان میں عمل آتی ہیں اور ثواب کیا
 الرحمة ووصول المغفرة فيها اكثر من غيرها رحمة هذه الامة فمن لم يعرف هذه النعمة التي كانت عليه فيها
 اور رحمت کا نالہ کرنا اور مغفرت کا دیمانہ وقتوں میں بدعت اور وقت کی واسطے محنت اس امت کی زیادہ مقرب فرمایا ہی بہر شخص اس نعمت کی قدر نہ سمجھی ہو اس کو ان وقتوں
 بلهتك حرمتها بارتكاب انواع الذنوب فيها فقد استحق ان يكون عذابه اشد وعقابه اعظم فعلى
 حاصل ہی کہ ان مہینوں کی حرمت طرح طرح کی گناہ عمل کر کر خراب کری تو بیشک وہ شخص سخت عذاب کا مستحق ہی اور اس کا عذاب زیادہ تر جہی

المؤمن ان يعرف ما انعم عليه ويعظم ما عظمه الله تعالى حتى يكون عند الله عظما ونعظم هذه الاوقات
 مؤمن کو لازم ہی کہ جو اس کو اللہ فی انعام دیا ہی اس کو بھیانک اور جس کو اللہ فی عقبت دی ہی اس کو تعظیم کی تاکہ اس کی نزدیک اس کو بھی عظمت ملی اور ان اوقات کی تعظیم
 انما يكون بزيادة الاعمال الصالحة فيها فمن عجز عنها فاقبل حاله في التظلم ان يجترع ما يحرم عليه ويكره له
 بیشک ہی کہ ان وقتوں میں صالح اعمال زیادہ کرنا ہی جیسی یہ نہ ہو کسی تو یہ کہ کسی کم تعظیم اس کو جتن میں یہ ہی کہ محرمات اور مکروہات کی نالہ کر ہی سوئے مہر دعوات
 فيترك البدع والمنكرات وما لا ينبغي له فيها من المنهيات وكثير من الناس في بعض هذه الازمان فقد
 اور منکرات اور جو چیز بدہ کار اس کو ان اوقات میں لایں نہیں ہیں سب ترک کر ہی اور اس زمانہ کی اکثر لوگوں نے ان امور کی برخلاف اختیار کر لیا ہی

اخذوا ضد هذا المعنى حيث كانوا يسعون في ايام العیدین ولياليها الى اللهو واللعب وغيرهما من انواع
 چنانچہ ایام عیدین میں رات جو بادل ہو اور لعب و بھروہ طرح طرح کی بچا امور میں

السيات بعضهم بالمباشرة وبعضهم بالمشاهدة مع ان للسبعة الواحدة عشر شيئا من الضر على ما
 چلا کی اور جس کی کرتی ہیں بعض تو بخبرہ تہیکر ہی ہیں اور بعضی تماشہ دیکھتی ہیں اور حال یہ ہی کہ ایک گناہ میں سواقی بیان

ذكره الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين الاول اسماء طه خالفه بعض الفقه امره والثاني تفريح البليس الذي
 فقیر ابو لیث کی تنبیہ الغافلین میں سوا سچ پیدا جو فقیر ہیں اول آئردگی اپنی طاق کی حکم کی نافذی کر ہی دوسری ابلیس کا خوش کر نا

يصل في المصدر بالضعفاء والمريض بناء على أن صلوة العیدین للمرضعين جائزة بالاتفاق بخلاف
 جوشم کی انحراف از احوال اور بیمارین کو نماز پڑھادی کیونکہ عید کی نماز ایک شہر میں دو رکعت بالاتفاق جائز ہے بخلاف
 الجمعة فانها جامعة للجماعة والتفريق بينها وبينه يستحب التكبير في طريق الصلوة لكن عند أبي حنيفة يخرج
 جمع کی جمود و تکلیف پڑھنے کی کیونکہ جمع جماعت کا جو کہ دو جہات ہی اور تفرد کسی خلاف ہے اور عید کا گاہ کی رستہ میں تکبیر پڑھتی ہوئی جائز ہے یا نہیں اندک اللہ
 في هذا العید وعدنها أي هره وهرة أيضا وعن أبي جعفر انه قال لا ينبغي أن يسمع
 عید الفطر میں کہتے آہستہ پڑھتی اور صاحبین کی نزدیک لگا کر کہہ لیں ابو حنيفة ہی روایت ہے اور ابو جعفر ہی روایت ہے کہ عام کو تکبیر ہی منع کرنا
 العامة من ذلك لقلة رغبته في الخيل فعمل هذا كان الاولي بهم ان يكبروا لكن لاصح هيئة
 انہا نہیں ہی کیونکہ خیرات کی طرف میل ہی اور کوئی وجہ کہہ ہی اس روایت کی موافق ہے ہی بہتر ہی تکبیر پڑھ کر ہی ہر مسجد کھلے
 الاجماع والاتفاق في الصوت وصرات لانعام فان ذلك كله حرام بل يكبر كل واحد بنفسه واذا
 اور ایک اور نماز کا رکعت کی تال میں پڑھنے چاہی کیونکہ یہ تمام طریق حرام ہیں بلکہ ہر ایک جدا جدا تکبیر پڑھتی اور جب
 بلغ المصلی فضع التكبير وروى عن أبي موسى الرضا انه يكبر في كل عشر خطوات مرة حتى يبلغ الجماعة
 عید کا گاہ میں چاہی ہی تکبیر موقوف کرے اور ابو موسیٰ رضی روایت ہے کہ دس دس قدم کی فاصلہ دیکھ کر تکبیر پڑھتی ہوئی عید کا گاہ تک پہنچ جاتی ہی
 ولو توجه الرستاق الى المصلی ليدامن فوسم ونحوه يبدأ بالتكبير اذا طلع الفجر ثم اذا دخل وقت الصلوة
 اور اگر کوئی روانہ کا راستہ کی دلائل کو عید کا گاہ میں کوس بہر کام زیادہ فاصلہ آجادی تو صبح صادق ہو ہی تکبیر پڑھتی شروع کرے اور جب تک کہ وقت
 وخبر وقت الكراهة بارفع الشمس يصل الامام بالناس ركعتين بلا اذان ولا اقامة يكبروا ولا الفتا
 آجادی اور وقت کا وہ آفتاب بلند ہو ہی کسی گڑبادی تو امام کو گون کی سائتہ دو رکعت بدون اذان اور تکبیر کی پڑھی پہلی تکبیر تحریر ہے
 ثم يضع يديه تحت سترته ثم يثني ثم يكبر ثلث تكبيرات يفصل بين كل تكبيرة بقدر ثلث تسبيحات
 پھر دو ہاتھ ناف کی نیچی بازو کی پھر ساجد کے علم ہی بہترین دفع تکبیر کی ۱۱ تکبیر کی بیچ میں بعد میں تین تسبیح کی فرق رکھی
 لانها انعام بجمع عظيم وبالمالاة يشبهه على من كان بعيدا ويرفع يديه عند كل واحدة من ثلاث
 اس واسطے کہ بڑی انعام میں اتفاق ہوتا ہی بلکہ ہا فاصلہ کہتی ہیں دو رکے او مبون کو شاید سنا ہی مذکور اور اپنی دونوں ہاتھ ہر تکبیر کی سائتہ
 التكبيرات الثلاث ويرسلهما في اثنا عشر ثم يضعهما تحت سترته بعد الثالثة ويتعذر ويسمي ثم يقرأ
 تینوں دفعہ کان تک اٹھادی اور بیچ میں دونوں ہاتھ چھوڑی رکھی پھر بعد میں بائیں ناف کی تکی رستہ کی موافق بازو کی اور اٹھادے پھر کھڑکی اور سجدہ کرے
 الفاتحة وسورة ثم يكبر ويركع فاذا قام الى الركعة الثانية يبدأ بالقراءة ثم يكبر بعدها ثلثا يفصل
 سورہ فاتحہ اور ایک سو تہ سورہ بقرہ اور اگر کہہ کر رکوع کی ہر جب دوسری رکعت کی واسطے پہلے اور تواتر قرآن کی شروع کرے پھر بعد قرأت کی تکبیر کی
 بينهن بقدر اذ كان الفاء ويرفع يديه ويرسلهما عند كل تكبيرة وليس هنا وضع ثم يكبر ويركع فيكون
 او کی بیچ ہی اسبقتہ صرف اصلہ کی جواب دہ کیا ہی اور دونوں ہاتھ اوڑھادی اور ہر تکبیر چھوڑی رکعت میں سائتہ کان سائتہ میں تین تکبیر اور سجدہ کرے
 الركعتين تسعاً ثلث منها اصلت تكبيرة الاقتسام وتكبيران الركوع وستة منها اذ ثلث في الركعة
 ایک تکبیر دونوں رکعت کی فرموا کہ تین تواتر ہی اصل ہی میں ہی تکبیر پڑھے اور دو تکبیر ہی دونوں رکوع کی اور تین ہی چھ تکبیر ہی زیادہ ہیں تین پہلی رکعت میں
 الاولى قبل القراءة وثلث في الركعة الثانية بعد القراءة ولوسى التكبير في الركعة الاولى حتى قرأ بعض
 قرأت تک پہلی اور تین دوسری رکعت میں قرأت کی بیچ اور پہلی رکعت میں تکبیر کہتی ہو کر گیا انکہ تہوڑی ہی
 الفاتحة او کما هي ثم تدرك بكبر وبعد الفاتحة وان تدرك بعد قراءة الفاتحة وسورة يكبر ولا يعيد
 پسادی سورہ فاتحہ پڑھتی ہی بہتر یا وادی قریب تکبیر کرے فاتحہ دوبارہ پڑھی اور فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھا وادی تو صرف تکبیر کی رکعت کو تواتر
 لا تعاد

اور اگر نماز کو کسی گاہ میں کرے تو اس گاہ میں

نماز کی

ولا يخرج اصوله العبد من راي هلال الفطر وقت العصر فظن انقضاء مدة الصوم وافتقر الى قول المحيط ختم
 اور عید کی تا کوئی بخاری اور اگر کسی نے عید کا چاند عمر کی وقت دیکھ کر اس خیال سے کہ مدت روزوں کی تمام ہوئی مدہ افطار کر ڈالا محیط میں بتائی
 في وجوب الكفارة ولا كذا على الوجوب ولوان اهل بلدة او اهل رمضان صاموا تسعة وعشرين
 کہ بابت وجوب کفاره کی اختلاف ہے اگر کسی نے شہر والوں کی رمضان کا چاند دیکھ کر انیس روزی کہی تھی
 يوما فشهد جماعة عند القاضي في اليوم التاسع والعشرين ان اهل بلدة كذا لم ياكلوا واهل رمضان في
 کہ اس میں ایک گروہ نے قاضی کی پاس انیسویں تاریخ اگر کوئی دی کہ غول کی شہر والوں کی رمضان کا چاند غول کی شب میں کسی ایک دن پہلی
 ليلة كذا قبلكم بيوم فصاموا هذ اليوم يوم الثلاثين من رمضان واهل هذه البلدة لم ياكلوا واهل
 دیکھ کر روزی کہی ہیں اور آج رمضان کی تیسویں تاریخ ہی فقط اور حال یہ ہے کہ اس شہر والوں کو اس شب میں چاند نہیں نظر آیا تھا
 في تلك الليلة والسماء مصحبة لا يطلع لهم الفطر غذا ولا يترك التراويح لان هذه الجماعة لم يشهدوا بربو
 باوجودیکہ آسمان صاف تھا تو اب ان کو گول کرنا افطار کرنا صباح نہیں اور نہ تراویح ترک کرنا سبکی کہ اس گروہ نے چاند دیکھنے کی کوئی دی ہی
 ولا على شهادة غيرهم وانما حكموا روية غيرهم واما لو كان شهدوا عند القاضي ان قاضي بلدة كذا
 اور نہ اور نہ کی کوئی پر گواہی دی ہی صرف اور ان کی رویت کا حال بیان کیا ہی ان اگر قاضی کی سامنے بیٹھ کر دی کہ غول کی شہر کی قاضی کی سامنے
 شهد عنده شاهدة بربوية الهلال في ليلة كذا وقضى ذلك القاضي بشادها ما جاز له القاضي ان
 دو گواہوں نے فی شب میں چاند دیکھنے کی کوئی دی تھی اور اس قاضی نے او کی گواہی کی موافق حکم جاری کیا تو اب اس قاضی کو بھی جائز ہوگا کہ کوئی گواہ کی موافق
 يقضى بشهادتهم لان قضاء القاضي الاول حجة فيجوز العمل به يسرا الله تعالى على اهلها موافقا لروايتها
 حکم کر دیتا اسلئے کہ پہلی قاضی کا حکم حجت ہے اور اس کے گواہی ہی اہم ہے آسان کر اعمال اپنی موافق رضا کی اپنے لطف اور
 وكرهه امين يا معين المجلس الثالث والثلاثون في بيان فضيلة صوم شوال قال رسول الله
 کہ میں ہی قبول کر باوجود اگر تینیسویں مجلس میں بیان روزہ ماہ شوال کی فضیلت کا
 من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر هذا الحديث من صحيح المصابيح رواه
 جس نے رمضان کی روزہ کہی پھر اس کی پیچھی چھ روزہ شوال کی کہی تو ایسا ہی جیسی تمام سال کی روزی یہ حدیث مصابیح کی صحیح حدیثوں میں ہی ابو ہریرہ اور
 ابو هريرة وابو ايوب الانصاري وانما كان ذلك كصيام الدهر لان الحسنة تضاعف بعشر امثالها
 ابوالعباس انصاری کی روایت ہے اور یہ روزی ماہ روزوں سال کی اسٹی میں کہ حسنات دس گونہ زیادہ ہوتی ہیں
 فمن صام رمضان يصبر كان صام عشرة اشهر ثم اذا صام بعد ستة ايام من شوال يصبر
 پھر جس نے رمضان کی روزی کہی تو گویا دس مہینے کی روزی کہی پھر اگر بعد اس کی شوال میں چھ روزی کہی تو
 كان صام شهرين فيكون المجموع كالثني عشر شهرا فان قيل فيقيم من هذا الكلام ان المراد من الدهر
 گویا دو مہینے کی روزی کہی پھر سب مل کر گویا بارہ مہینے کی روزی کہی ہوگی اگر اعتراض کریں کہ اس کلام میں ہی صحیحہ جہا جاتا ہے کہ ہر ستراد
 السنة لكن استعمال الدهر بمعنى السنة غير متعارف في كلامهم بل هو عند اهل اللغة يطلق على ابد
 ایک سال ہی پر پھر کہ استعمال سال کی معنوں میں عرب کی کلام میں پایا نہیں جاتا بلکہ ہر کہ فقط کو لغت والی زمانہ ادبی پر پلوتی ہیں
 وقد اتفق ابو حنيفة وصاحباه على ان الدهر لمعرف باللام يكون للمعرف الظاهر ان يحل على مدة العمر
 اور اہل ابو حنیفہ اور صاحبین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر یہ کہ لفظ اللام کی ساتھ یعنی الدهر تمام عمر کی معنوں میں ہی تو اب ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ تمام عمر کا
 ولا وجه لحمله على السنة فالجواب ان الحمل على السنة هو الحمل على مدة العمر لان المكلف لا بد ان يصوم
 معنی لیکن ایک سال کی معنوں کی کہی وجہ نہیں ہی تو جواب یہ ہے کہ سال کی معنی یعنی یہ مدت عمر کی ہیں اسلئے کہ مکلف کو کسی روزہ پر کہ رمضان کی روزی

من السنين ومات فيه كثير من العرليس فتشام به اهل الجاهلية وقد ورد في الشرع باطله
 او من بهت في دلتين مكرهتين سوابل جاهليت في السكوني شرابا اورشع من اسكاجهان ظاهر موجودی
 كما روى عن عائشة انها قالت تزوجني رسول الله صلى الله وسلم في شوال وبني في شوال فاني
 چنانچه عايشه روایت می کند که من که رسول الله صلی الله علیه وسلم را به شوال من نکاح کیا او را و تولد من بمجسمی است که بگوید
 نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان احظي عنده مني قال النوري انها قصدت به انما كان عليه
 بی بی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی مجسمی زیاده ابهره مستحبی نوری کہتای کہ عائشہ مقصود اس بیان سی رو کرنا اعتقاد
 اهل الجاهلية من ظنير التزوج في شوال فانهم كانوا تتشامون بشهر شوال في النكاح فخاصة كما كانوا يشتمون
 اهل جاهليت كما يني ما شوال من نكاح كركنا بشكوى كيونك اهل جاهليت ماه شوال من صرف نكاح كركنيو غرض جاتی تھی جیسی ماه صفر کو
 بشهر صفر مطلقا ويقولون انه شهر مشثوم وكثير من الناس في هذا الزمان يوافقونهم ويثبتون
 مطلق سب باب من مخوس جانی تھی اور کہتی تھی کہ یہ مہینہ مخوس سی اور بہت لوگ اس زمانہ میں ہی اولی سانی بنگراہ صفر کو مخوس سمجھتی ہیں
 بشهر صفر ويستعوب فيه عن السفر والتزوج وغيرهما فان تخصيص الشوم بزمان دون زمان كشر شوال
 اور اس مہینے میں سفر اور نکاح وغیرہ نہیں کرتی بیشخصیت مخوست کی کسی وقت ہو اور کسی وقت نہ ہو جیسی ماه شوال
 وغيره غير صحيح فان الزمان كله من خلق الله تعالى ويقع فيه افعال العباد فكل زمان شغله العبد بطا
 وغیرہ میں صحیح نہیں ہے کیونکہ تمام زمانہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جس میں تمام عباد اللہ کا بارگاہی ہے سو جہ زمانہ کو آدمی عبادت میں صرف کرے
 فهو زمان مبارك عليه وكل زمان شغله العبد بمعصية فهو زمان مشثوم عليه والشوم واليمن
 وہ زمانہ اوپر مبارک ہے اور جس زمانہ کو آدمی معصیت میں صرف کرے وہ زمانہ اوپر کسی میں غم سی اور غم اور مبارک
 في الحقيقة فهو للمعصية والطاعة كما قال عدي بن حاتم بين المرء وشومه بين الحسنة ويعني
 حقیقت میں معصیت اور طاعت ہی چنانچہ عدی بن حاتم کہتای آدمی کی برکت اور نحوست دونوں چیزوں میں یہ زمانہ ہی
 وقال ابن مسعود ان كان الشوم في النسي فنيما بين اللجين يعني اللسان واشئ احوال الى طول السنين
 اور ابن مسعود کہتے ہیں اگر کسی چیز میں نحوست ہو کر فی تراجم ہوتی جو دونوں گون میں ہی یعنی زبان اور کوئی چیز سوا زبان کی ایسی نہیں جو قید کیلئے ہو
 من اللسان وروى عن عائشة انا عليه السلام قال الشوم سوء الخلق في الحقيقة الا المعاصي و
 اور حضرت عائشہ روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فی فرمایا نحوست وخلق ہوتی ہی سواب حقیقت میں نحوست سوا معاصی اور
 الذنوب فانه تستخط الله تعالى فانه تعالى اذا استخط على عبد يكون ذلك شقيا في الدنيا والاخرة واذا
 گناہوں کی کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ گناہ ہی اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہی اور اللہ تعالیٰ اگر کسی بندہ سی بیزار ہو تو وہ بندہ دنیا اور آخرت میں بخت سی اور اگر
 رضى عن عبد يكون ذلك العبد سعيدا في الدنيا والاخرة وبعض الصالحين قد شكى اليه عن
 کسی بندہ سی راضی ہو تو وہ بندہ دنیا اور آخرت میں کیخفت ہی اور بعضی صالحی اکی پاس عام مصیبت کی جبین
 بلاه وقع الناس فيه فقال ما اري ما اتم فيه من البلاء الا بشوم الذنوب فعلى هذا يكون
 تمام خلق گرفتار تھی شکایت کی جواب دیا جس بلا میں تم گرفتار ہو مجھ کو سوا نحوست گناہوں کی معلوم نہیں ہوتی اس حکایت کی موافق
 المعاصي مشثوما على نفسه وعلى غيره فانه لا يؤمن ان ينزل عليه عذاب فيعلم الناس
 نافرمان بندہ آپ اپنی جان پر اور سب پر مخوس ہی کیا عید کی کہ اس پر عذاب نازل ہو پھر سب کو پڑی
 خصوصا من لم يرتك عمله والبعد عنه لا تخرم وكذلك الاماكن التي يفعل فيها المعاصي
 خاص اہل کو گناہ کو جو اس عمل سی انکار نہیں کرتی سو اس سی دور رہنا لازم ہی ایسی ہی اون مکانوں سی جہاں معاصی عمل میں آتی ہیں

التي عليها ايدور كثير من الاحكام الشرعية في حكمه تعالى اثنا عشر مقيماً في اللوح المحفوظ منذ خلق السموات
 من ير كثر شرب على احكام كما عار بهي حكم التي من باره يستحق
 والارض من ثلث الشهر الاثني عشر اربعة حرم هي ذوالقعدة وذوالحجة والحرم ورجب وكون هذه الاشهر
 اورز من بيه كفي اوان باره من يي چار اواب اورعت ك كين ذيقعد اورز ك الحجة اورع من احد رجب لني فالي لقر وعيد ابره روزه اول هلال
 الاربعة المعينة حرم اهل الدين المستقيم ين ابراهيم النبي عليه السلام فلا تظلمون في حق أنفسكم بهتاك
 معصيا ك اواب عزت والا هونا بيه يي وين درست وين ابره عجيل السلام كا سوا تهن تراني طازن بران اوقات ك حرمت كبر كر
 حرمها وارتكاب المعاصي فيها فان العمل الصالح كما انه اعظم اجزا فيهن كذلك المعصية فيهن اعظم من
 اورا من معاصي اختيار كرك طاعت اوتارو كيو كنيك عمل كا ان مبيتون بين جسي ثواب زياده هوتاي الهي يي معصيت
 المعصية في غيرهن وكذلك المعصية في شهر رمضان ويوم الجمعة ويوم عرفة ولياليها ولبيلة القدر
 اورقت ك معصيت سي بدتر ي اورا سي معصيت او رمضان بين اورع ك كيان اورع ك ريز اورا ك راولون بين اورشب قدر بين
 وايام العبيدين ولياليها اكثر وزبلا لانه تعالى فضل هذه الازمنة بما خصها من العبادات التي تفعل
 اورو نو عبيد ك ان اورا ك راولون بين ستر من نيلاه نري اسلي كانه تعالى في ان اوقات ك خاصها من عبادات بين جوان اوقات بين عمل كاتي بين فضيلت دي ي
 فيها وجعل ثواب العبادات ونزول الرحمة وفصول المغفرة فيها اكثر من غير هار حمة هذه الازمنة
 اور عبادات كا ثواب اور حمت كا نازل فوانا اورع ك كيان ان اوقات بين نسبت اورا كات ك ابره روزه يي هوز اسلي حمت ك
 المرحومة فمن لم يعرف النعمة التي كانت عليه فيها بل هتاك حرمتها بارتكاب انواع الذنوب فيها فقد
 مرور بهر بوجع فعل اس نعمت ك قدر جواسم من اسير سمدول هوتي يي كاتي بكونسرت ك حرمت اورا يي طرح ك كانه عمل كركو تشيك
 استحق ان يكون عذابه اشد وعقابه اعظم فعل المسلم ان يعرف النعمة التي كانت عليه ويعظم ما
 بهر شخص سوا دي ك اسكو سخت عذاب اورا يي عذاب هو سوسلمان كونه يي كاسر حمت ك قدر جواسم سمدول يي سجي اورا ك سمدول
 عظمه الله حتى يكون عند الله تعالى عظما وتعظيم هذه الازمنة انما يكون بزيادة الاعمال الصالحة
 عظمت دي يي اوكي اعظم ك تاك تشك ك نزديك عزت باوي اورع ك ان اوقات ك يي ي صالح اعمال ك كتر سي هوتي يي
 فيها فمن عجز عن ذلك فاقل احواله في التعظيم ان يجتنب عما يحرم عليه ويكره له فيترك البدع والمنكرات
 بهر بوجع فعل اعمال صالح يي عاجز هو كوك سي ك اوكي تعظيم يي يي ك ان اوقات بين تمام محرمات اورا كات سي ك كانه يي بهر تمام بدعات اورا كات
 ولا ينبغي له فيها من المنهيات وكثير من الناس في بعض هذه الازمنة قد ارتكبوا ضد هذا المعنى حيث
 اورا جوسم يورده كاور منسج بين ترك ك اوكي يي كوي كسي كسي ان اوقات بين اسكوف ك ريشي بين چا توكا
 كانوا يسارعون في ايام العبيدين ولياليها الى اللهو واللعب وغيرها من انواع السبات بعضهم بالمباشرة وبعضهم
 عبيد بين شب روز بهر ولعب ويور اقسام منبهيات بين معروف ريشي بين بعضي عزم ك كاتي بين اورع ك
 بالمشاهدة مع ان المسببة الواحدة عشرة من الضرر على ما ذكره الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين الاول الخفا
 تاكشاي يي بين باو جويك كيك كانه بين موافق بيان فقيه الواعظ ك كتاب تنبيه الغافلين بين در ضرر مغرور بين اولاي يي كاتي
 خالفه عليه بعض الفقه امه والثاني تفرغ الياس الذي هو صوره وعذابه تعالى والثالث بعده من الجحنة
 اي يي حل او كني كاتي ك نعت كرك زورده ك اوسري ايسر ك اخوش كركا كوه اسكا اورا ك كاي رنمين يي نيري جنت سي دور يي جوتي
 قربه من جهنم والخامس جفا من هو احب اليه وهو نفسه والسادس تنجيس نفسه التي قد خلقها الله تعالى
 وزع سي نزديك با تيجين نبي طان يي جاكرا جوسب سي نلاه جوسب يي چا توكي جان كونا ياك كركا جوسب ك اوكي كاي يي
 ظاهر

فقال رحمه الله يا ابا بكر فان لم يفرق عبيد فان هذا الحديث وان كان يدل على ما زعموا لکن ليس كما زعموا
فانما يكون ما ذكرى برقمه کی عید یوم کی ی سوبه تمام ی عید کی کیو کی یہ حدیث اگرچہ او کی مطلب بر دلالت کرتی ہی لیکن یہ نہیں ہی جو کہ بعض ہیں
انقدر ذکر فی نص بلا حسیب ان هذا الحديث متروک غیر معمول به لقوله تعالى ومن الناس من يشترى لعل
اسلحه لیس صاحب الاحتساب میں مذکور کی کہ یہ حدیث متروک لیس ہی اس پر عمل نہیں کرتی اس آیت کی موافق اور ایک لوگ میں کہ خبر یار میں کسی کی
الحديث فان المراد من هو الحديث على ما ذكر في معالم التنزيل عن ابن مسعود وابن عباس وعروة وسعيد بن
کیو کہ موافق بیان معالم التنزیل کی ابن مسعود اور ابن عباس اور عروہ اور سعید بن جبر سی ہوا الحدیث کی غنا اور او کی مثل ہی صاف
جبر رضاء وافی معناه من المعارف والمزاير والمراد من اشتراطه اختياره والمعرفان بعضا من الناس يختار
اور مراد خبر غیر مراد ہی اور اشتراط ہی مراد اختیار اور پسند کرنا اور صفی آیت کی یہ میں کہ بعضی لوگ
الغناء وافی معناه من المعارف والمزاير يرض عن سبيل الله بغير علم ولا يحزنه هـ والاولى لهم عند الله
مفکلو پسند کرتی اور او کی مثل ہی صاف اور مراد خبر غیر متروک تا جو کہ اس کی راہ سی بن جمعی اور ثواب اور سکون سی جو میں ان کو دلالت کی ماری
فدللت الآية على تحريم الغناء وافی معناه من الملاحی ويدل على هذا ايضا ان عائشة بعد سبوعه لم ينقل عنها الا
سویبت عن عائله اور او کی مثل ماری وغیرہ کی حرمت پر دلالت کرتی ہی اور حرمت اس کی اس ہی ثابت ہوئی ہی حدیث کا اس کی بعد بلوغ کی حد
ذم الغناء والمعارف والثاني ما يجب على المكف في هذا العبد الاضحية فانها يجب على مدمحرمهم موسر
اور معارف میں سوار برائی کی اور کہ یہ مقول نہیں ہی اور مراد موسر عید میں مکلف پر واجب ہی قربانی ہی سقرانی مسلم زاد معصوم کو نہ کر دے جب ہی
ولیس افریہا ان یحرق نعمها او لیکن قیمته نصرا با فاضلا عن حاجت الاصلية ولا يعتبر فيه وصف النمازین
سین مقدور اتنا ہی چاہی کہ صاحب کا مالک ہو ایچہ کا کوئی قیمت حاجت اصلی ہی پر بر صاحب کی ہوا میں ہی ہونا ہی ضرورت نہیں ہی حکم میں
کان له دارا لیسکنها فوجرها یعنبر قیمتها في الغنى وكذا اذا سکنها وفصل عن سبکها شی یعنبر قیمته في الفاضل
ایک کہ ہر وجہ میں ہوتا نہیں کر دے یا ہی تو مقدور کی ہی او کی قیمت کا اختیار کیا جاوے دوسری ہی اگر وہ میں ہی کی گئی او کی غنی ہی یا ہی ہوا تو غنی کی قیمت
في الغنى لان ما كان من حاجته الاصلية لادن يكون مستعولاً ولا یجوز له ان یسكنها اليه اذا من مال الا یقدر الحاجة
مقدور کی ہی میں ہوا ہی اس کی قیمت کا حاجت اصلی کی ہی ہی تو ضروری کاب او کی رہا وہ میں ہو یہ نہیں کی نہ ہو رہا میں او کی اس کی اس سال کی نہیں ہونا کی
البی في وقت من الاوقات حتى لو كان في دار كبراء فاشترى قطعة ارض بعائق درهم فبها دارا لیسكنها فهو عسی
اسی ہی حاجت پیش نہ آجادی ہاں کہ اگر ایک شخص کر ہی کہ میں رہتا ہو یہ کہ قطعوں میں کا دو سو درہم کو خرید کر ہی کی کہ یہ تیار کیا ثواب یہ شخص اس کی سبکی
انها فاضلة عن حاجته الحالية ولا یجوز له ان یسكنها اليه فاما سبکی ودرم کان له دار فبها بیتان صیفی وشنو کی کیوں
کہوہ الفعل کی حاجت ہی فاضل ہی اگر حاجت ہوگی تو یہ بھی ہوگی اور جب ہی باس یک مکان ہو او کی اندر دو کہ گرمی اور جائی کی ہون تو غنی
ثمنا وان كان فيم ثلث بیوت یعنبر قیمته الثالث في الغنى وصاحب الثیاب لا یكون غنیاً بثلاثة دسجات
ہی و اگر کوئی میں تیسرا کہو ہوا تو یہ تیسرا کہ کی قیمت غنا کی ہی جاوے گی اور کہ میں کا مالک میں جوئی کہ ہی غنی میں ہوتا
انها للبدلية والثانية للمهنة والثالثة للجمعة ولا عیاد وكذا بالفرشین ومانر علی الدسجات الثلث
ایک کہ کہی کا دو درہم کا کر ہی وقت کا تیسرا جو کہن اور عید کی دنوں کا اور بیٹی و بچہ کی غنی میں ہوتا وہ جس قدر میں جو کہن
من الباب علی الفرشین یعنبر قیمته في الغنى والغری لیس غنیاً بفرشین وان كان له ثلثة افراس یعنبر
اور دے نہ جانی زیادہ ہوگا تو غنی ہوئی کی ہی او کی قیمت حساب میں لیاو کی کی اور غنا ہی حجاب ہو تو وہ تو غنی نہیں ہوتا اور اگر میں کہوئی ہوگی تو ایک
قیمته افرس في الغنى ومانر علی الواحد من الدواب لغیر الغازی وفسا کان واحداً للدهقان وغیره وعلى الخادم
تین تین میں ہوا کی اور سیدہ ایک جو یا ہی زیادہ ہو سوا غنا کی کی دھن کی باس کہو یا گیا دھن کا یا کہو یا گیا دھن کی زیادہ

و یستحب فی هذا العید ایضا التکبیر جمعی فی طریق المصلی بالاتفاق لا علی هیئته الاجتماع و لاتفاق فی الصلوة
اور اس عید میں یہ بھی بالاتفاق مستحب ہے کہ عید گاہ کی سمت میں تکبیر پڑھاؤ کسی کتابت جادی پرسکو مگر اور ایک آواز بنا کر لگائی

ومراعاة الانعام فان ذلك كله حرام بل یکبر کل احد بنفسه واذ بلغ الی المصلی یقطع التکبیر وروی عن ابی
تالیم یہ نہیں چاہی کیونکہ یہ عید حرام ہی بلکہ ہر ایک جدا جدا تکبیر پڑھے اور جب عید گاہ میں جائے پہنچے تو تکبیر موقوف کری اور ابوی

موسی الرضا انه کان یکبر فی کل عشر خطوات مرة حتی یتبلغ الحیانة ولو توجه الرستاقی الی المصلی لیلأ
مضامی روایت ہے کہ وہ دس دس قدم کی فاصلہ پر ایک بار تکبیر پڑھتے ہوئے عید گاہ تک جاتی تھی اور اگر کوئی گردن اٹھا دیتی تو ولاریات کو

من فرسوخ وغیره یبدأ بالتکبیر اذا طلع الفجر ثم اذا دخل وقت الصلوة وخرج وقت الکراهة بامر فقام فشمس
کون ہر ایک کی فاصلہ پر عید گاہ میں آجاکو توضیح ہوئی ہے تکبیر پڑھنے کی ہر جب نماز کا وقت آجادی اور آفتاب بلند ہوئی تو دقت کر وہ گردن اٹھا

یصلی الامام بالناس رکعتین بلا اذان ولا اقامة یتکبر اولاً لافتمت ثم یضع یدیه تحت سترته و یتثنی ثم یکبر
تو امام لوگوں کیساتھ دو رکعت بدون اذان اور اقامت کی پڑھے پہلی تکبیر پڑھنے کے بعد دو ہاتھ ناف کی سطح پر بلند کر کے ہر تین بار

ثلاث تکبیرات فیصل ین کل تکبیرتین بقدر ثلث تسبیحات لانها مقام بحجم عظیم بالمؤلة یشتبہ علی من
تکبیر کے ہر دو تکبیر کا بچھن بقدر تین تسبیح کی فرق لگتی اسطرح کہ ہر تین انہو میں اتفاق ہوتا ہے لی درجہ کی فاصلہ کہیں میں دور کی آویسن کو شاید یہی

بعیدا و یرفع یدیه عند کل واحدة من ثلاث التکبیرات الثلاث و یرسلهما فی اثنا لهن ثم یضعهما تحت سترته
نہی اور ابی دونو ہند ہر تکبیر کی ساتھ تینوں دفعہ کان تک اٹھاؤ اور پچھن دونو ہاتھ چوڑی لگے پھر دونو ہاتھ تین بار بائیں ہاتھ کی

بعد الثالثة و یعود ویسمی بقیة الفاتحة وسورة التکبیر و یرکع و اذا قام الی الركعة الثانية یبدأ بالقراءة ثم
اور بخونہ باندہ پڑھے اور سہل انداز سے کسوفہ فاتحہ اور ایک دفعہ کو سورۃ التکبیر پڑھے پھر اگر کوئی رکوع کرے پھر جب دوسری رکعت کی واسطی میں ہوتو قرات کرے

یکبر بعدھا لثلاث فیصل ینہن بقدر اذکر انفا و یرفع یدیه و یرسلهما عند کل تکبیرة و یس هناک وضع ثم
بعد قرات کی تین بار تکبیر لگے اور ابی پچھن اوس بعد قرات کے ہر ایک بار دو دونو ہاتھ چوڑی لگے اسوقت کہ تہہ کا ہندھا تھا تین تین بار

یکبر و یرکع فیکون تکبیرات الركعتین تسعاً ثلاث منها اصلیک تکبیرة الافتتاح و التکبیرتان للركوع وست
تکبیر کے ہر رکوع کی ایک تکبیر دونو رکعت کی نو ہو گئیں تین قرائتوں کی اصل میں تین تکبیر پڑھیں اور دونو تکبیرین دونو رکوع کی چار تکبیرین میں تالیف ہیں

ثم واثم ثلاث فی الركعة الاولى قبل القراءة وثلاث فی الركعة الثانية بعد القراءة و لو سببت التکبیر فی الركعة
تین پہلی رکعت میں قرات سے پہلی اور تین دوسری رکعت میں قرات کی پچھی اور اگر پہلی رکعت میں تکبیر لگے پہلی رکعت کا آٹھ

الاولی حتی قرأ بعض الفاتحة وکلها ثم یکبر و یعيد الفاتحة وان تذر کربعد قراءة الفاتحة والسورة
تہہ ہوئی یا تمام سورہ فاتحہ پڑھ لی

تکبر ولا یبعد القراءة لانها تمت وبعدها تمام لا نقبل النقص بالاعادة بخلاف الوجه الاول والثانی فانها لم تتم
قرات کہ نہ پڑھاؤ اسطرح کہ قرات پوری ہوئی کی بعد پڑھائی سے نقص نہیں ہو سکتا بخلاف پہلی صورت اور دوسری صورت کی کیونکہ قرات

فیہا فصلاک لم یشرع فیہا فیمیدھا رعایة للذکر نتیجہ من یحطب بعد الصلوة خطبتین یبدأ فیہما بالتکبیر فیصل
سویہا ایسا ہی گو قرات پہنچے تو پچھن ہر ایک کی واسطی رعایت ترتیب کی قرات کو پڑھاؤ پھر امام نماز کی بعد خطبہ پڑھے دونو خطبہ تکبیر کی شرح کرے اور دونو

بینہما مجلس خفیفة مقدارها ان یرکع کل عضو منه فموضع الخطبة فی العیدین سنة وین
خطبہ میں اتنی زیر مجلس خفیفت کرے کہ عام چوتھو زبان کی اپنی اپنی جگہ درست ہر جاوے اور خطبہ دونو عیدوں میں سنت ہے اور اس خطبہ میں

فیہا ما یس فی خطبة الجمعة ویکرہ فیہا ما یرکع فیہا و یعلم فی هذا العید احکام الاضحية وتکبیر الشترقی ومن
وہ ام مسنون ہے جو جمعہ کی خفیف میں مسنون ہے اور اس میں وہ ہی ام کر وہ ہی جو جمعہ کی خفیف میں کر وہ ہی اس عید میں احکام اور مسائل قرآنی اور کتب کی تشریح

اور اس عید میں یہ بھی بالاتفاق مستحب ہے کہ عید گاہ کی سمت میں تکبیر پڑھاؤ کسی کتابت جادی پرسکو مگر اور ایک آواز بنا کر لگائی

ومراعاة الانعام فان ذلك كله حرام بل یکبر کل احد بنفسه واذ بلغ الی المصلی یقطع التکبیر وروی عن ابی

تالیم یہ نہیں چاہی کیونکہ یہ عید حرام ہی بلکہ ہر ایک جدا جدا تکبیر پڑھے اور جب عید گاہ میں جائے پہنچے تو تکبیر موقوف کری اور ابوی

موسی الرضا انه کان یکبر فی کل عشر خطوات مرة حتی یتبلغ الحیانة ولو توجه الرستاقی الی المصلی لیلأ

مضامی روایت ہے کہ وہ دس دس قدم کی فاصلہ پر ایک بار تکبیر پڑھتے ہوئے عید گاہ تک جاتی تھی اور اگر کوئی گردن اٹھا دیتی تو ولاریات کو

من فرسوخ وغیره یبدأ بالتکبیر اذا طلع الفجر ثم اذا دخل وقت الصلوة وخرج وقت الکراهة بامر فقام فشمس

کون ہر ایک کی فاصلہ پر عید گاہ میں آجاکو توضیح ہوئی ہے تکبیر پڑھنے کی ہر جب نماز کا وقت آجادی اور آفتاب بلند ہوئی تو دقت کر وہ گردن اٹھا

یصلی الامام بالناس رکعتین بلا اذان ولا اقامة یتکبر اولاً لافتمت ثم یضع یدیه تحت سترته و یتثنی ثم یکبر

لا بد من صلاة العید مع الامام لا یفصلها ومن ادرك الامام الركوع یكبر للافتتاح قائما لان تكبيرة الافتتاح
عبدی نماز امام کی سائنته تیره شود تا محسب رضا بیند ی اورجی امام کو رکوع میں پایا یا قائل کہ یی ہوئی تکبیر تحریر کی اسو علی کا کھیر تحریر
شرع فی القيام المحض ثم للعيد ان ظن انه يبدل الامام في الركوع لان المحل الاصل لتكبيرات العيد القيام
صرف حالت قيامتین جائز ہی پیر عید کی تکبیر ہی اگر یہ معلوم ہوتا ہو کہ تکبیرین عبد کی کہ امام رکوع میں جالوں گا اس کی اصل تکبیر عبد کی تکبیر کی من
المحض وان خاف فوت الركوع یكبر للركوع وتركه ثم یكبر تكبیرات العید فی الركوع لانها واجبة ولا اشتغال
قیام ہی اور اگر یہ خوف ہو کہ تکبیرین کہی میں رکوع امام کی سائنته فوت ہوگا تو بعد تکبیر تحریر کی تکبیر رکوع کی تکبیر رکوع میں جلا جادی پیر رکوع میں تکبیر ہی عبد کی
بہا اولی ویزید تسبیحات الركوع لكونها سنة ولا یرفع یدیه فی الركوع لان الرفع سنة ووضع الکف علی التی
اولی ہی اور تسبیح رکوع کی ترک کردی اسو علی کا سنت بین اور رکوع میں رفع یدین ہی موقف تکبیر اسو علی کا رفع یدین سنت ہی اور ہوں کا نہیں ترک کرنا ہی
سنة ايضا واجبه لاثبات سنة فيه ترك سنة اخرى وادام رفع الامام راسه یسقط ما بقی من التکبیرات
سنت ہی اس کی وجہ نہیں کہ ایک سنت کو اپنی موقع ہی چھوڑ کر دوسری سنت ادا کر دی اور جب امام رکوع ہی سر اٹھاؤ تو پیر اور کسی دوسری تکبیر عبد کی باقی ہو ساقی
فلا یتمها فی الركوع ولا فی القومة بل یسارع فی متابعة الامام لانها فرض ولا یرک التواجب ولو ادرك الامام
الركوع تکبیر کہ رکوع میں پوری کر دی اور نہ تو میں بل امام کی متابعت میں جلد رکوع ہی کہنا ہو جادی ہو کہ متابعت فرض ہی سودا جس کی واسطی ترک نہیں ہوئی اور امام کو
فی القومة لا یکبر فیها لانه یقضى تلك الركعة مع التکبیرات ومن فاته ركعة واحدة اذا قام الى قضاء
تو میں ہی یا تو تو میں تکبیر عبد کی تکبیر کہ یکت قضاء کی ذمہ پیری اور جس کی یکت فوت ہو جادی تو جب فاته کو قضا کر ہی کہنا ہو
ما سبق یبدأ بالقراءة ثم یكبر بعدھا تکبیر العید ویرکع ولو ادرك الامام فی الشہد وبعد السلام فی
تو اقول قراوت شروع کر ہی پیر بعد قراوت کی تکبیرین عبد کی ادا کر ہی پیر رکوع کر ہی اور اگر امام کو التعمیات میں پایا یا یاسلم کی حد
سجد السهو فانه یقوم ویصلی وبائی التکبیرات فی محلها ویستقبیحجیل الصلاة فی هذا العید تأخیر
سہو کی عید میں پایا یا واجب سجد ہو کہ غازیہ سجد ہو ہی اور تکبیرین عبد کی اپنی جگہ کی سر ہی اور سر عید میں نماز کی تعمیل اور عید الفطر میں تأخیر سجد ہی
فی عید الفطر فی القنبة تقدّم صلوة العید علی صلوة الجنازة اذا جمعتا وصلوة الجنازة علی الخطبة
اور قنہ میں ہی کہ عید کی نماز جنازہ کی غازیہ پہل ادا کر ہی اگر دونو جمع ہو جائیں اور نماز جنازہ خطبہ ہی پہل ادا کر ہی
وفی المنزلة ان اجتمع العید ولکسوف یقدم العید لانه واجب كما تقدّم علی الجنازة لکون وجوبه
اور برابر ہی اگر نماز عید اور نماز کسوف جمع ہو جائیں تو عید کی نماز پہل ہی میں کیونکہ واجب ہی جسی نماز جنازہ پر مقدم ہی اسو علی کا عید کی نماز واجب
عینا ووجوب الجنازة لقنایة ویکرمه التسفی فی المصلی قبل صلوة العید ودعوا للامام وغیره وان فقم
یعنی ہی اور جنازہ کی نماز واجب کما ہی ہی اور عید کا وہ میں جا کر عید کی غازیہ پہل تغلین پر میں کر وہ میں اور بعد نماز عید کی امام وغیره خواص کو کہ وہ ہی اور اگر
فی هذا العید عدل بمنع من صلوة العید یصلی من الغد وبعد الغد ولا تقلی بعد ذلك لانه موقوفة
اس عید میں ہی کہ عید کی غازیہ رکعتی تو اگلے دن گیارہویں کو پر میں اور اس نسی اگلے دن بارہویں کو پر بارہویں کی بعد نہ پر میں کیونکہ اس وقت
بوقت الاحیة فتعزّی زاد موقفة باقی ولا تجوز بعد خروج قناتہ ثم العید من انیس نفی الجواز بل نفی الکراهة
وہ ہی حقیقہ کہ قنہ سوجب تک ہی جائز ہی کہ قنہ کی وقت ہی ہو پیر یا نیک وقت تکلی چھی جائز نہیں پر اس عید میں عذر کا ہونا واسطی نفی جواز کی نہیں ہی بلکہ وہ
حتى لو كان تأخیرها الی الغد وبعد الغد یغیر عزّی جواز الصلوة لکن یلزم الامساة بخلاف الفطر فان العذر
یہا تک کہ تاخیر اگلے دن کراہی اگلے دن تک ہی عذر ہو تو ہی جائز ہی لیکن براہی لازم ہی ہی برخلاف عید الفطر کی کہ عذر میں عذر
فیه نفی الجواز حتى لو كان تأخیرها الی الغد یغیر عذر لا یصح سمرنا الله تعالی عمال موافق رضائہ بلطفہ و
واسطی فی جوار کی بہاں تک کہ اگر اس نماز میں تأخیر اگلے دن تک ہی عذر ہو تو صحیح نہیں ہی الہی بلکہ اس کی اعلی موافق اپنی رسالت الہی لطف اور

يُدْعَى شَهْوَتُهُ وَطَعْدَاءُ وَشَرَابُهُ مِنْ أَجْلِ وَالْمَعْنَى أَنْ كُلَّ طَاعَةٍ وَخَيْرٍ أَلْزَمَ يَكُنْ رِيَاءً فَاقِلٌ عَلَيْهِ أَنْ يَصَاحِبَهُ مَلَكٌ

میری لڑائی شہوت کدانا پیاسیاب چوڑی تھائی یعنی ہر طاعت اور نیک عمل جسمیں ریاضتوں کو سمجھ کر سنا بد کو اور کمال ثواب دس گونہ ہی

عشرة لقوله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر مثلاً وقد نزل إلى سبع مائة والثلث لقوله تعالى مثل الذي

سُفْقِينَ آمَنُوا سُبْحَانَ اللَّهِ كِتَابَ حَقٍّ أَنْتُمْ لَا تَسْمَعُونَ لَكُمْ سُنَّةَ وَهَّابٍ ﴿١٠﴾

خروج کر اپنے مال اللہ کی راہ میں جیسی ایک دانہ و سی او گین سات بالین ہر ماں میں سو سو دانہ اور لند بڑا تائی

لَمِنْ بَيْنَهُمْ وَهُمَا الصُّومُ فَتَرَاهُ بَغِيرِ حَسَبِهِ لَآنَهُ لَا يَتَنَاقَى لِأَبَا الصَّبْرِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ

جسکی مدد سے اسی طرح اور روزہ کا ثواب تو بی حساب ہی کیونکہ بدوں صبر کی ادائیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی صبر کرو، واللہ ہی کو ملتا ہی، اور کھانگ

بغیر حساب ثم الصبر وان كان یوجد فی غیر الصوم من العبادات لکن وجودہ فی غیرہ لیس کوجودہ لہذا ثلثہ

اُن گنت پہ صبر اگرچہ سوار روزہ کی تمام عبادات میں ہی ہوتا ہی برصبر اور عبادات میں اتنا نہیں ہوتا جتنا روزہ میں ہوتا ہی

قسمت نہ تھی صیغہ طاعت الہی پر اور صبر اللہ تعالیٰ کا محرمات سی اور صبر ربخ اور خیرین پر اور یہ تینوں صبر روزہ من موجود ہو تو امن

فيه صبر على الواجب على الصائم من الطاعات وصبر عما حرم عليه من الشهوات وصبر عما يصيبه من المآلجوع

کیونکہ روزہ میں طاعت پر صبر ہی جو روزہ دار پر واجب ہوتا ہی اور شہوت سی جس کا حور ذرہ دار پر حرام ہر گز نہیں اور یہو کی تکلیف پر

وحارة العطش ضعف البدن فإنه يعرض بدنه النحول والنقصان الذي يفضي إلى الهلاك طلباً للرضاء ثم

اور پیاس کی گری بہ صبری اور بدن کی سستی پر کیونکہ روزہ دار کی بدین لاغری اور نقصان ایسا آجاتا ہے کہ حسین ہاک ہو جاوی بہر سبب اللہ تعالیٰ کی صفائندی کی آگ

اشیرایه حيث قيل يدع شهوته وطعامه وشرابه لاجل بخلاف سائر الطاعات ثم انه بسبب هم نفسه عن

الاکمل والشرب والحماء يصدر متخلفا باخلاق الله تعالى نكبه منزها عن هذه الاشياء فلما كان في الصلوة

اور مہینے اور جمعہ کی بند کر کر گویا صفات الہی پیدا کر لیتا ہے

هذه المعاني خصه الله تعالى بذاته وتولى جزاءه بنفسه ولم يكله الى غيره والكريم اذا خبرناه يتولى الجزاء

اسی نظریں سے غافل ہو کر اپنی ذات پاک کی خاص کیا اور ذمہ دار اور کسی ثواب کا آپ ہوا اور جو حال نہیں کیا اور ذات کریم جو یہ خبر دی کہ میں آپ اور کسی شخص کا

بنفسه یعنی ان یکنون ذلك الجرا في نهاية العضة وبهاية الكثرة بحيث يكون له حد ولا عذر فدری

سُبْحَانَكَ يَا هَاجِلُ الْوَسْطَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ صَامَ نَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ مِنْهُ وَبَرًا نَارًا خُذْ قَاكَايَا بَيْنَ

ابو امامہ باجمعی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس نے ایک روز روزہ واسطی اس کی رکعتا تو اسے تعالیٰ درمیان اس کی اور دو رکعت کی ایک خدمت اسراف صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے گا۔

والارض في حديث اخر رواه ابو سعيد الخدري انه عليه السلام قل من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه

اور میں کی جاو ایک اور حدیث میں ہے "موسیٰ خدای کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس نے ایک روز واسطی الدنیا کی روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو کائنات میں

عن النّار سبعين خريفاً ومعنى الحديث أن من صام يوماً لوجهه ورضائه يجنيه الله تعالى من النار عبر عن سجيته

دورخ سی ستر خریف دور کیگا اور سنی حدیث کا یہ ہم ہیں ایسی ایڈور صرف واسطی صامت کی الہی کی روزہ ربکا نو اندہ عالمی واسکو دورخ سنی بجات ایگا بجات نو
 رطبة القضا لیکن اللہ لا (م) کان بعداء شیء یمن المقدار الا صا الیه السنة والمردا یخلف السنة

بصورتی نامنیل بیوی، بدم ۱۸ سن کیان بعید عن می بھاد اعدا کیس لینا بنیاد و سر پر حریت

ذ

ذلك لا اعراض عنه ولا اشتغال بما يدفع البلاء من الداء والذكر والصدقة والتوكل على الله تعالى ولا ايمان
اورت اوجدهم توكلوا اورده شغل اختيار كراي جسمين لا دفع و دمي و دعا اورده التي اورضت اوردها انما يبرهم وده اوردها
بقضائه وقدره فانه عليه السلام عند ظمها بالسبب العقوبة المعاوية الحقن كالكسفي والخسوف كان يامر
اورده كونهن كراي كبريكم بغير صلوة عليه وسلم روت في اورده سلمان خوفك عذاب آتاك في جسمي سويكم من اورده انهم اورده كونهن كراي
يشغل بعامل البرص الصلوة والدعاء حتى يتكشف ذلك عن الناس وهذا كله ما يدل على ان السبب العذاب لا
اوردهم كراي على من يعرف برقي جسمي فانزل اورده ما بين تلك وده سلمان كراي برقي دور هوجا ان نام روايت سي يبرهم ودهم كراي كراي كراي كراي
ظهرت فالمشروع الاشتغال بما يجي ان يدفع به العذاب المخوف من اعمال البر والتقوى فان هذه الاشياء
ظاهره ان توافق شرع كراي هوجا من مشغول بوجين اميد كراي عذاب خوفك هوجا في اعمال تلك دور برقي كراي كراي كراي كراي
كلها امر عظيم يستدفع به البلاء فانه تعالى يخلق اسباب العذاب واسباب الرحمة اما السبب العذاب فيعرف
بما دفع كراي من ربي يا تاشير كراي من يشكك الله تعالى سلطان عذاب كراي اورده كراي كراي كراي كراي كراي كراي كراي كراي كراي كراي
المصطفى بها عباده ليتوب اليه ويضرعوا اليه كالريح الشديدة فان الريح من روح الله تعالى تأتي بالرحمة
تاك اورده كراي
وتاتي بالعذاب وعند اشتدادها امر النبي عليه السلام ان يسلل البصق الى خيره واخيرا ارسلت به ربي يستعيه
اورده كراي
به تعالى من شرها وشرها ارسلت به فانه عليه السلام قد كان اذا راي دجا او غيا لغير وجهه واقبل ودجوا فاذا
شرها او كراي
امطر ستره ويقول قد عذب قوم بالريح وراي قوم السمى فقالوا هذا عارض فطهرنا فنزل منه العذاب اسباب
يبرهم ودهم كراي
الرحمة فيرجي الله تعالى بها عباده كالريح الطيبة والظلمة عند الحاجة اليه ولهذا يقال عند نزوله اللهم
سلطان السقاي التي ينزلها كراي
سقى برحمة لا سقى عذاب واما من اتقى عن اسباب الضرر بعد ظهورها بالاسباب المنهي عنها فلا ينفعه بل
يظلم نار حركت نزلها عذاب اورده كراي
كثيرا ما يقع فيها الخاف منها واما قوله عليه السلام لا صفر فقد اختلف في تفسيره والقول الاشبه ان المراد به شهر
اكثر اوقات خوفك بادهن آتاك اورده كراي
صفر فان اهل الجاهلية كانوا يشاءون ويقولون انه شر مشغول فابطل النبي عليه السلام ذلك وكثير من الناس
كبريكم كراي
في هذا الزمان يشاءون به وريما يتنعمون فيه من السفر والترحوم وغيرها والتشام به من جنس الطيرة المنهي عنها وكن
اسباب او كراي
التشام به من كراي
نحو كراي
ممتدة يعرف مقدارها بحركة الافلاك والكوكب وهو في ذاته امر واحد متشابه الاجزاء لا يحصل الا بخلق الله تعالى
حسب انذاره افلاك كراي

كانوا يسمون به لا مكان رصيه وصيده من غير الخراف والبارح ما يمر من الطير والوحش من جهة يمينه
 مسك ما رك جاتي كي كوكا وكوتيرارا اورشكارنا بدن گردش كي سن هوتاي وربارح وه پرنده جانور ارضي هوتاي كرا دي طرفي
 الى يسارك والعرب كانوا يشاءون به لعدم امكان رصيه وصيده من غير الخراف ففي النبي عليه السلام
 ابن مرف جادى عرب كي كوكا ونحوس جاتي هن كي كوكا سكا تيرارا اورشكارنا بدن گردش كي مكن نهن هوتا سوحي من اسطيل سلم اسكو سكا
 وابل و اخبرانه ليس له تاثير ينفع ولا ضرر فهذا معنى قوله لا طيرة فان الطيرة على ظاهر مصدر بمعنى تطير واصل
 اورسكا يا اورسنا كي اسين نه كچر نيك تاثير فائده مندي اورنه كچر ري سوني حديث طيرة كچر اي هن كي كوكا طير وچا كچر كچا مصدر تظير كي منون
 التطير التقاؤل بالطير ثم استعمل في كل ما يتناول به ويعد شوما سواء كان طيرا او غيره وقد روي انه عليه السلام
 تطير ميري فالن كي كچر هن بهر كي استمال بهر كچر جوتكي بربري كچر سي هو يا سوارسكي اور كچر هو وروايت كي حضرت علي عليه السلام
 قال الطيرة من الشتر يعني انها من اهل الشك والكفر كما حكاها الله تعالى عنه في مواضع من كتابه وانهم كانوا
 فرما يمشون لشرك اي ماريه سي كچو مشرك اور كما قال حال من سي ي چا تچي اسد تعالى في اوركي حال كچر كي كتاب من كيات كي اي كي كوكا ده كمار
 يتشاعون بالرسول ولتوابعهم وسبب تشاؤمهم بهم ان الرسول المذموم الذي من غير الوافهم استغفروا واستغفرو
 رسول اور كي ساتين كي منحوس طير كي تچي اور كي منحوس سمجي كاسب به سكا رسول اور كوكا يادون خراف سكا كي تچي اور كوكا عجب غريب جاتي
 ونفرت عنهم طباعهم ومن عادة الجمل ان يثيمينوا بكل ما يوافق هواهم وان كان حائلا لكن بشر و بالان يتشاعوا
 اورايتي كوا كوا الطير نفرت تچي كوكا يثيمينوا كي كوا كواكي دل گيتي بات مري كي موافق هو و كوكا ما رك كچر اور چا و من تمام خبريان موجود و اور بات
 ما يخالف هواهم وان كان جازبا بكل خير ونوال ومن عادتهم ايضا التشاؤم ببعض الايام والشهر كشر صفر فان
 كچر مري كي خلاف هو و كوكا منحوس كچر اور چا و من مري طرح اور كي مري عادت كي بعضي كچر اور بعضي مزين كوكا و خور تچي مري
 من الناس في هذا الزمان تشاءون به وريما يثمنون فيه من السفر والتزجر وضحوا والتشاؤم به من جنس الطيرة
 كوكا اس نانه كي بهر كوكا منحوس كچر هن اكثر الناس مزين سفر اور ياه و غيره نهن كرتي بهر كچر كي اسي ي مري جسي طير
 المذموم عنها فان تخصيص الشوم بزمان دون زمان غير صحيح لان الزمان عبارة عن مدة ممتدة بغير عقد رها
 كي كوكا حوت كي خصوصيت بعضي بعضي وقت سي هر كچر نهن هو سكتي اسكي كونا ايكيت متصل دراز كچر هن چكي مقدار فذكر
 بحركة الافلاك والنجوم وهو ذات تمام واحد متشابه الاخره يحصل بخلق الله تعالى ويقع فيه افعال العباد فلا يكون
 اور سكا دل كي حركت سي معلوم هوتي اي اورنه اصل من يك چر اوكل كي طرح كي جزا من خدا كي بهر ايشي هو چي سكون كي افعال او من وقع هوتي هن
 فيه من ولا شوم الا باعتبار افعال العباد فكل زمان شغله العبد بالعبادة فهو زمان حركه عليه وكل زمان
 سوا من نه كچر مري كچر كچر حوت كچر اعتبار كچر سكون كي سوجن وقت كونه في عبادت من صرف كياه زمان او كي حق من مارك كي وجود وقت
 شغله العبد بالمعصية فهو زمان مشغوم عليه وفي الحقيقة اليمس هو الطاعة والشوم هو المعصية كما قال
 معصيت من صرف هو وانه او كي حق من منحوس اي اور حقيقت من برك عبادت من ي اور حوت كچر هن چا تچي عدي
 من حاتم من المرف وشومه بن حبيبه يعني لسانه وقال ابن مسعود ان كان الشوم في شئ ففيا بين الحيين يعني
 بن حاتم كچر هن كاسان كي برك اور حوت و دو چر هن هن اي چي زمان من اولين سوك كچر هن كچر من حوت هو و او من اي جود و چر هن
 اللسان وروي عن عائشة رضي الله عنه عليه السلام قال الشوم هو الخلق فعلى هذا ليس الشوم الا المعاصي
 يعني زمان من اور حضرت عائش كي راييت كي كچر مري اسطيل سلم في نوايا حوت بخلق كي سوس حديث كي موافق منحوس حرف عاصي اور فبه هوتي هن
 ولان نوب فانها تسخط الله تعالى فانه تعالى اذا سخط على عبد يكون ذلك العبد
 بهر خدا تعالى كچر كچر جايه تعالى كسي بنده بهر غضبانك هوا توره شخص

اور مري

مبينات

شفتیاً فی الدنیا والاخرة واذ امرضی عن عبد یکن ذلک العبد سعیداً فی الدنیا والاخرة وبعض اصحابنا
دنیا اور آخرت میں شفی بدعت ہوا اور جس بندہ سی اور تعالیٰ رضی ہوا تو وہ شخص دنیا اور آخرت میں نیک بخت ہوا کسی کو بخت کی پاس
قد شکی الیہ عن بلادہ وقصر فیہ الناس فقال ما یرى ما انتم فیہ من البلاء لا بشمول الذنوب والمعاصی فالعاصی
لو کن فی الذم بلایم مبتلا ہو کر شکایت کی اور نہ ہی جواب دیا کہ مجھ کو یہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ تیرے بارہا صوف گناہ اور معاصی کی خوف میں تامل ہوئی ہو گی
علی نفسه وعلی غیرہ اذ لا یؤمن ان یزل علیہ العذاب فیعلم الناس خصصا من یصلحون عملہا فالعبد عنہم ولا ینہر
اکسیر اور طریق پر بھی ہوئی ہی اس واسطی کہ کہاں بجا ہی کہ اس کو سنگسار عذاب نازل ہو پھر سب خلق پر یہی خاص ہوا لو کہ جس کو ہر عمل کو برا سمجھا
کذا الاماکن التي یفعل فیہا المعاصی یلزم البعد عنہا ولہرب منها خشية نزول العذاب علی من یوجد فیہا فان
ایسی ہی اول مکانات سی الکلمہ در سائر ضروری جہان معاصی عمل میں آتی ہوں اس مرضی کہ مبادا عذاب اول سب نازل ہو جو جردان موجود ہوں کہ کو
ہجران اهل العصیان واماکنہم من جملة الهجرة المأمور بہا ومن عاداتہم ایضاً البحت عن سبب الشر بالوصل وضرب
ترک کرنا نافرمانی کا اور ان کی مکانات کا ہجرت میں داخل ہی جسکا حکم ہی اور ان کی عادت میں یہ ہی کہ ہم سیڈیل اور

الحصى والشعیر والنظر والجمع وغیر ذلک وذلك کله من قبل الطیفة المنہی عنہا ومن قبل الاستقسام بالانزال
ککھن اور دانہ جو کی اور ستہ رون میں نظر کی اور سوارا کی غیب کی حالات میں بحث کر تی ہیں بہ تمام بدیگری میں داخل ہی کہ کجا عافیت ہی اور استقسام بالانزال
ومعنی الاستقسام طلب معرفة ما تم یقسم والانزال المقدار التي کان اهل الجاهلیة یتکثرون علیہا امر
اور معنی استقسام کی یہ ہیں کہ طلب کرنا علم شدتی اور ناشدتی کا اور انزال تیرہ کو کہتی ہیں جن پر اہل جاہلیت امر اور نہی یعنی ان یا نہیں کہتی تھی
والنہی یتکثرون علی بعضها ففعل الامر فی ربی وعلی بعضہا لا تفعل اور انی ربی ویضعی نہا فی ربی وعلی بعضہا لا تفعل اور انی ربی وعلی بعضہا لا تفعل اور انی ربی
بعضہا فعل یعنی کہ یا ربی ربی یعنی اسکا حکم ہی ہی کہتی تھی اور بعضہا لا تفعل یعنی مت کر یا نہا ہی ربی یعنی اسکا حکم میں کہتی تھی ہر ایک ایک اس میں کہتی تھی
ادخل يد فی ذلک الوعاء واخرج قدحا فان خرج فیہ الامر مضی لما قصدہ وان خرج فیہ النہی کف عما قصدہ وقل
تو اس برتن میں ہاتھ ڈال کہ ایک تین کا لیتا اگر اس سے کھلا جیسے حکم تھا تو وہ اپنی کا کھلا جاتا اور اگر اس سے نہ نکلتا کہ جیسے نہ ہا نہا کہ تو اس کا متوقف کرتا اور
سعید بن جبیر کان لاهل الجاهلیة حصیہ قدام اصنامہم اذا الراد احدہم امر من السفر وغیرہ استقسم بہا ای
سعید بن جبیر کہتی ہیں کہ اہل جاہلیت بتوں کی سامی کھن کہتی تھی جب کوئی سفر وغیرہ کا اور نہ تازہ استقامت نہایت شرمندہ اور ناسخہ کی کا حاصل کرنا کہ یہ کہ کوئی
طلب علمہ قسم لہ من الاقدام والاحجام وقال ابو اسحق الزجاج وغیرہ لا استقسام بالانزال حرام لانہ دخول فی
یائہ کروں اور ابو اسحاق زجاج وغیرہ کہتی ہیں استقسام بالانزال حرام ہی اسلی کہ یہ علم الہی ہیں

علہ تعالیٰ وهو غیب عناد یدخل فیہ ما یفعل فیہا فاعلمنا ویسمونہ بالقرآن وقال دانیال وعظماؤها فانہا الیست من
مداخلت ہوئی ہی حالہ کہ وہی پوشیدہ ہی اور جہان داخل ہی جو اس زمانہ میں کرتی ہیں اور اسکا نام قرآن کی قال اور دانیال کی قال اور اسکا نام کہ کہہ چواری کی کہ کہ
الفعال المحمدي فی الشرع بل ہی من قبل الاستقسام بالانزال ولا یجوز استعماؤها ولا اعتقادها حق لان فیہ الخبر عن
طریقہہ قال یسین ہی جو شرع میں محمود ہو کہ یہ ہی استقسام بالانزال کی جس ہی ہی سو کا عمل کرنا اور حق اعتقاد کرنا یہ نہیں ہی کہ کوئی اس میں غیب کی خبر
الغیب وللنظر بالقرآن العظیم واما الفال المحمدي فی الشرع التین والتبرک الکلمة الموافقة للرد کا لشرذم الخیر علی
اور قال جو شرع میں محمود وہ یہ ہی کہ کہیں اور برکت کی کہی ہی جوادی کو موافق ہو جس جہاں شہادت نہ یا نہ اور بھیج
روی عن انس انه علیہ السلام کان عجبہ اذا خرج لحاجة ان یتیمم بالمرأشہ لا یجوز فی حدیث اخر انه علیہ السلام
چنانچہ انس کہادیت ہو کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا کسی کا کہو جاتی ہوئی کہ سن یا نہیں یا راشد یا یا یجیج اور ایک اور حدیث میں ہی کہ سبغ علی اللہ علیہ السلام
کان یتقول ولا یقل فی حدیث اخر انه علیہ السلام کان یجیب الفال ویکبر الطیفة قال العلماء اما کان النبی علیہ السلام
قال لیکر ہی ہی اور طیر نہیں کیا کرتی تھی اور ایک حدیث میں ہی کہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم قال کو محبوب رکھتی تھی اور طیر کو مکرہ جانتی تھی علما کہتی ہیں کہ نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم

يستحب له ان يشاور فيه لما روى انه عليه السلام يشاور اصحابه في جميع الامور حتى حواجز بيته وروى
توسخ يركبها من مشورة كل واحد باعتبار ما روى ان كذا علي السلام انما اصحابه في تمام ما روى باين مشورة كل واحد
عليه انه قال اهلا واهل عن المشاورة وقيل لوشاور ادم عليه السلام الملائكة في اكله من الشجرة المنية لما وقع فيها
ارادته في كسبها في اكلها مشورة كل واحد في كسبها في اكلها مشورة كل واحد في كسبها في اكلها مشورة كل واحد
وقيل افراد الانسان ثلاثة اقسام رجل ونصف رجل ولا شيء والرجل من له راي صائب يشاور وصفه الط
جاء في اركبته بين ادم بين قسم بين
من له راي صائب لكن لا يشاور ويشاور لكن ليس له راي صائب ولا شيء ليس له راي صائب ولا شيء ولا شيء
جودا تانوهو بر مشورة كل واحد
الامر بين الرجل تام وبانصافها نصف وبانصافها لا شيء والا حاديت الصيغة الواردة في المشاورة لثبوت
جميع هو في مدبرها هو في ادم بين قسم بين
ويغني عن جميعها وتشاورهم في الامر فانه عليه السلام مع كونه اكل الحق ولم يكن احدا فاض منه امر
بلى يسهل ان كان في اور مشورة في اوسى سوي عليه السلام
بالمشاورة في هذه الآية فالظن بغيره لكن من يريد المشاورة لا يستحب له ان يشاور فيه جماعة من اهل
البرية يكون اقلهم عشرة ويعلم من حالهم النصيحة والشفقة ويشق بدينهم وصدقة ومروءتهم وعلمهم
وليعرفهم مقصودهم من ذلك الامر ويبين لهم فيه من المصلحة والمفسدة ان علم شيئا من ذلك وان
ليحجدهم الا واحد يشاوره في الواحد عشر مرتبة وان لم يجد واحدا يرجع الى امراته والى امره اخرى
سواء انك تفعل في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
مكالمته ويشاورها وبعد المشاورة يخالفها وفي مخالفتها خير وبركة وقد روى انه عليه السلام قال
جس يات جيت كذا في ما روى ابو عبد الله مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
شاور هن وخالفهن وحكي ان واحدا من اهل الشام تشاور امراته في ايام فتنة يزيدان بطرح نفسه من
كروتن في مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
السطح فقالت لا تطرح في الفها وطرح نفسه من السطح فانكسر رجله فلما اصبح جاءه اثنان من بني كذا فلبسوا
سوي في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
الى محاربة الحسين فلما راوا حاله تركوه فبعي من شقادة الدنيا والاخرة ببركة نعمه بالمشورة فان من
حضرت صبيح في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
يقتل او قطع عضو على قتل مسلم لا يجوز له ان يقتله بل يلزمه ان يصبر حتى يقتل فان قتله يكون اثما اذا
قتل كذا يقطع اعضاه من كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد
لا يستحب قتل مسلم بضربة واحدة بل يجب على المستشار ان يمشي في الفكر في النصيحة فتارة ان المستشار
الغنى يرتب من قتل مسلم سبعين في مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد في كسب مشورة كل واحد

الخبرات على تعيين الوقت لا على نفس الفعل وفي مودل الدنيا على نفس الفعل واداء الجهد والفسقة الذين
خبرات واسع لثاني وقت كما جوتا نفس فعل كما انهم جوتا واما مودل دنياي بين صرف نوبه جوتا ي كمن يكون اورو وقت كما ثلثا لك! ورجو اوفانس

صلوا عن طريق الحق وخرجوا عن سواء السبيل اذا غرم احدكم على امرين هب الى صاحب اهل والحصى الشعر
جوده حقى بكنه اوسيدى زاده خواجه بن
صبره كسى كى باره غم كنى بن
تومان ار كنكول والى اورجود

ولا يعلم ذلك المسكين انه من اهل بيته هم دينه ودينه اهل بيته في شرح العقائد تصديق الكاهن بما يخبره

عن الغيب كفر لقوله عليه السلام من اتي كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد والكاظم هو المخير

عن الغيب سواء كان بالزل أو الحصى أو الشعير أو غيره ذلك كله حرام لكونه من قبيل الصيرة المنهي عنه ومن قبيل

لاستقسام بالانقسام والطريقه قصده ان يعنى الظير واصل الظير التفاضل بالطريقه المستعمل في كل ما يتفاضل به ويعد

سبباً بالانذار من كنفه في طريقه و قد روى انه عليه السلام قال الطير قشر يعني انهم من اعمال الشوك كما حكاها

مبارک پر کھیر ہو یا چھید ہو اور روایت کی ہے علیہ السلام کی فرمایا : طیر و شرک کی مراد وہی ہے کہ طیر و شرک کی اعلیٰ میں داخل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ
 للہ تعالیٰ شہنشاہ فی مواضع عن کتابہ فانہم کانوا یشتاؤون بالانبیاء والبعثتہم وسبب تشاہدہم ہم ان الانبیاء

اور انکی اشاعت کو محض سبھی ہی اور سب محض سبھی کا کام نہ لگایا جاوے تو
 ہمارے دین غیر الوہم استغریہ واستغیہ و ذفرت عنہ طابع اعم ازمن عادة المجملہ والفسفة

ان یتمنوا بکل ما یوافیهم وان کان جالبا لکل شر و یوال وان یتشاءموا بکل ما یخالفهم و ان کان

موافق ہو اور کو مبارک جاتی ہیں اگرچہ سراسر بد اور وبال ہو اور جو انکی خواہش کا خلاف ہو اور کو محض جہنمی ہیں اگرچہ

جاذب الکل خیر نوال ولا استقسام طلب معرفتہ عاقبہ ولا یقسم ولا یرام القدر التی کان اهل الجاہلیۃ

سراسر خیر برکت ہو اور تقسیم کن معنی طلب گاری معلوم کن مقصود کی غیر مقصود میں ہی اور لازم فلا تیر ہو تو بین جن پر جاہلیت کا لوگ
 یکتبون علیہ الاموالہی ویکتبون علی بعضہا افلا اراہم انہی علی بعضہا لا یفتقروا ذلک لری وضو نہ ہوا ہے

امردی کہہ دیتی کہ اوکسی پر اغفل یعنی کہ

یا مرنی رہی یعنی یہ حکم ہو گا کہ اوکسی پر بالفعل یعنی مت کہ باطنی اس میں حکم ہو گا کہ اس میں کہہ دیتی

فاما المراد احدہم امر الدخول فہذا فذلک المراد واخرہ قد جازا واخرہ جافہ الام مضی لما مضی وان اخر جافہ

او کنگه کو کنگه کنین کیمه تی قی چهر جب کوئی کنگه کام کر کیو متا تو اوس برز بن آتہ اور الکی تیر کمال اگر ایسا تیر کنگن جبر اجانت ہی تو ایجا کارشوع کران اور اگر ایسا کنگه
 النہی کف عا قصده وقل سعیدن جبر کان لاہا کجھا کتہ قصصک قدا واصلنا ہذا الذی لہا جبر ہوا واملیلسفر

جس میں طاقت تو انبی کا ہی ہے نہ وہ خدا و معین نہ جبر کہی ہیں انہا جاہلیت تہن کی سامنی نکلن کہ کبریا کہی جب کوئی شخص سرفرو کسی کا کلام کہہ کر کہتا

تو منقسم کرتا یعنی اس کی باقی قسمت لکھا خیر اور شعر اس کا رکھ کر پی اور مگر تین ہدایت کرتا اور انہو اسحاق زجاج وغیرہ کی ہن کی کارنامی

بالاخر لام حرام لانه دخل في علمه تعالى وهو غيب عنا ويدخل فيه ما يفعل في زماننا وليس مونه فال دانيال ونحوهما
 خير من ردت رديان في حرام كيو كظم التي من حاضرت هو تي في اوده مسي پوشيده ي اورسي بن حاض ي جواب هلكا ناس من كرتي من اورا وكنا نم فال دانيال وكبري مجري
 فانها ليست من الفال المحمود في الشرع بل هي من قبيل الاستقسام بالاذن فلا يجوز استعمالها ولا اعتقادها
 اورا وكنا مسند تواسي فال شرع بن محمود بنين ي بكنه يسي يسي ي جيسي تير طن كا قسمت كا رديان كرا سونه اسكا استعمال طاي ي اورا كي حقيقت كا اعتقاد
 حقا لان فيها الخير عن الغيب والتطير بالقران العظيم وانما الفال المحمود في الشرع التيمن والتبرك بالكلمة
 كيو كواسين غيب كي خبر ستاني بين اورا كن عظيم ي نظير كرتي بين شمع من فال محمود ي ي جو خير اور برست كسي كسي ليوي كرا دي موافق هو
 الموافق للمراد كالرشد والتخييم علما وروى عن انرا نه عليه السلام كان يحبه اذا خرج من حجة فقل يسمع بالاشد
 جيسي اشد او نعيم موافق رويان الشئ كي يي عليه السلام كوي نآ تاها جكي كهاكو تشريف ليجاني سننا يارشد يا نعيم كا
 يا نعيم وفي حديث اخر انه عليه السلام كان يتقلد ولا يطير وفي حديث اخر انه عليه السلام كان يخال الفال
 اورا كيك اور حديث بين كي يي عليه السلام فال لمار كي تهي اورا نظير بنين كرتي يي اورا كيك روي حديث بين كي يي عليه السلام فال كيو محبوب كرتي تهي
 ويكره الطيرة فال العلماء انما كان النبي عليه السلام يحال الفال ويكره الطيرة لان الطيرة فيها الحكم على الغيب
 اورا نظير كواكوه علماء كرتي بين كي يي عليه السلام اسمي فال كيو محبوب اورا كيو كواكوه جاني تهي كواكوه من غيب يي حكم هوتا يي
 وسوء الظن بالله وتوقع البلاء واما الفال فليس فيه الحكم على الغيب بل فيه مجرد طلب الخير وحسن الظن بالله
 اورا كيك نسبت بدگوي اورا هصيت كي توقع هوتي ي اورا فل بن غيب علم بنين هوتا بلكه فال بن صرف خبر كي طلب اورا مسند تعالى كي نسبت گان بلك
 ورجاء حصول المرد فان الانسان عند ظهور سبب اذ رجي ما مل من الله تعالى خيرا ونعمة فهو خير له واذا
 اورا راجا حاصل هوتي كي اترده هوتي يي ليس الا سبب سبي اورا مسند تعالى يي خبر اورا نعت كي اترد كوي اورا بيل هو توبه اسكي حق بين بهتر يي اورا كيك
 قطع رجاءه وامله من الله تعالى فهو شر له لقوله تعالى ولا ياتش من ذكر الله الا القوم الكافرون وقد
 اسدغاني يي يي اسيد قطع كي اورا اسيد هو توبه يي بيل بر است كي تاسيد بنين هوتا مسند كي فيض يي مكر قيم مسند
 ذكر في نصايح الحسن بن علي ان الرجل اذا خرج الى سفر فسلم العقیق ورجع من سفره يكفر عند بعض المشائخ وذكر
 نصاب الاحسان بين مذكور يي كوي غفر اگر سفر كي ابي روانه هو اسين ناگا كوا بول پرا اورا و ي سفر موقو نكبا توبه مشايخ كي نزديك كافر هو جاني اور
 في المحيط ان الهامة اذا صحت فقال رجل يموت المريض يكفر القائل عند بعض المشائخ ومثال التفاضل ان
 محبة بين مكر يي كيه چند باوهم كوا بول يي را كوي كسي ييامر جادونكا توبه كسي والا بعض مشايخ كي نزديك كافر هو جاني اورا فال كي به مثال يي
 يكون له حاجة فيسمع من يقول يا اجد فيقيم في قلبه رجاء الوجدان ويكون له مرض فيسمع من يقول
 كيو كيك كرا دريش هولوه اتفاقا يي كوي كسي يي باو جاني او كي توقع اسلوب كاري بيد او جادي كوا يي جاد هو به سني كوي كسي يي
 يا سلم فيقيم في قلبه رجاء السلامة والفرق بين الفال والطيرة مع كون كل واحد منهما استدلالا بالعلامة
 يا سلم ارب او كي دليل توقع حتم سلب كي بيد او جادي اورا في فال او طيرة بين باو جاد كوه نوجن علامت اورا شني
 على عاقبة الامر والله ان الكلمة المحسنة التي تخبر على لسان الانسان دلالة لها على المعنى الموافق للمراد يمكن
 ارجام اورا كيك كرا بر استدلال كرتي بين يي كيك كرا بول انسان كي زبان يي را جاني يي چوكه وده مراد كي موافق سنون يي دلالت كرتي يي نواس يي مراد يي
 الاستدلال بها على المراد بخلاف طير الطير وحركات الياء واصولها فانها لعدم دلالة لها على معنى لا يمكن
 استدلال به است كرتي يي برعطف جادوني يي دواز اورا جادونكا كي حركات اورا كواكوه كي كيو كواسين كسيطرك كي دلالت بنين يي نواس يي كسي يي
 الاستدلال بها على شيء وان كان اهل الجاهلية جعلوا العبرة فيها بآثار حركاتها وآثار قباصولها وآثار بالوانها
 مسند ان بنين هو سكا اگر جادونكا طبعيت يي اسين يي معنى نظر كرتي بين كسي حركات يي كسي آواز ونسي كسي رنگون يي

حقیر و المنکر بین اظہر مہم قادر و علی ان ینکوه فلا ینکونه فاذا فعلوا ذلک عند ربہ العاصۃ
جنتکہ و خلقت امبرکو ای ساسی بنیکین اور وہ یہ قدرت کرتی ہیں کہ منک کو بین پر منک نہ کریں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ہمارے اقبال کو عالم

على الستة العلم الذين لا يعلمون ان شوم فعله وسوء عاقبته عساده يشعل الحميم ومنه ان قيام اهل السفينة
في زمان بزرگ در بین صیبه بین بجای آنکه نخست اوکی عملی اورا تمام بیاورکی فساد کاسب بجای

ومنهم من يريد خرقها كما يكون سببا لنجاة جميع اهل السفينة من الغرق كذلك قيام اهل الدين ومنع المنكر
كشی تو بویا کو مستقرنا جیسا تمام اهل سفینه کو دوشی بجای بجای بیسی

يكون سببا لنجاة جميع المسلمين من الاثم والعقوبة ومنه ان لا يقدم عليه الا من هو احق
گنه اور عقوبت سی تمام مسلمانوں کی نجات کا سبب بنی اور ایک یہی کہ کشتی کا توڑنا جیسی وہی شخص اختیار کرتا ہی جو اتنا حق ہو

يستحسن هو في الحقيقة ولا يعلم عا لة كذلك لا يقدم على المعصية الا من يستحسنها ولا يعلم فيها
کما صا بد او کو کو یک سمجھی اور دوشی ساقا وقت نهو البیسی معصیت کو وہی شخص اختیار کرتا ہی جو او کو یک سمجھی اور یہی حقانی کاسمین

من عظيم الاثم واليم العقاب فلو علم يقينا انه بمعصيته يفعل في دينه من الضر مما يفعل خارقا في السفينة لما
کتن بزرگنه اور کسبیا سخت عذاب ہی کو کو اگر یقینا یہ جانتا کہ بمعصیت میری دین کو ایسا نقصان کرے گی جیسی کشتی کا توڑنا کو اگر ہی تو معصیت کو نہیں

اقدم عليها ابدا ومنه ان احدا من اهل السفينة اذا نكر على الذي يريد خرقها واعترض عليه واحد منهم
اختیار نہ کرتا اور ایک یہی کہ کو کوئی اهل سفینه میں سے جب اس کشتی کو توڑنا لیکو تنبیہ کرے اب اگر کوئی اور شخص اون میں سے پہلے یہ اعتراض کرے کہ کشتی کا کام

فان ذلك المعتض كما ينسب الى الحق وقلة العقل وعدم العلم بعاقبة هذا الفعل من جهة كون المانع من
تو تنبیہ کیلئے اعتراض کرینا لا جیسی حق اور بیوقوف اور اس حرکت کی انجام میں کائنات کو کچھ اسو علی کو دوشی والا

الخوف ساعيا في حاجة المعتض وغيره من الهلاك كذلك من يعترض على من يعبر المنكر لا يعترض عليه الا
کشتی کو توڑتی ہی معترض و دوشی کو ہلک ہوئی سی بجای

من عظيم حقه وقلة عقله وعدم علمه بعاقبة المعصية وشونها وان من يعبر المنكر يكون قائما باسقاط الفر
بڑی حاجت اور ہی وقوفی اور معصیت کی انجام اور نخست کی نادانی سی تنبیہ جو شخص منکرات کو دوشی تو وہ اسو علی کو دوشی اور ان کی فراموشی

المتوجه على المعتض وغيره وساعيا في نجاتهم من الاثم وخلصهم من العقوبة ومنه ان اهل السفينة اذا سكتوا
جو معترض وغیرہ پرانی کو ہی کوشش کرتا ہی اور او کو خطا سی بجانی اور عقاب سی چھوڑانی میں سے کسی کرتا ہی اور ایک یہی کہ کشتی والی اگر توڑ نہ جائے ہی

عمرين يخرقها ولم يمنعه فانهم كما يكونون سوا في الهلاك معه ولا يميز الخارق من غيره ولا الصالح من الطالح
چشم پوئی کرکشی اور اسکو منع نہ کرکشی تو یہی جس حال میں ہوگی اوکی ساتھ دوشی میں برابر ہوگی اور یہ نہ معلوم ہوتا ہی توڑنا اور کوشا ہی اور نہ یہ سیکھ کر

اهل الاسلام اذا سكتوا عن تغيير المنكر بعد علم العذاب ولا يميز بين مرتكبه الاثم وغيره ولا بين الصالح من غير
ہذا اور بد کو کوشا البیسی اہل اسلام جب منکرات کی روکی میں چشم پوئی کرکشی تو سب پر عذاب آوے گا یہ یہ جان ہوگی منکرات کو کوشا ہی اور جان کوشا ہی اور نہ

ولذلك قال النبي عليه السلام لا تزال الاله لا الله يغم من قالها وترد عنهم العذاب لثقتهم عالم يستحقوا بحقي
لہذا کہنے کا اور بد کو کوشا البیسی علی علیہ السلام کی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جو ہی بڑی سچا ہے فائدہ یہاں کا اور او پر ہی عذاب اور تو کو مٹا رہا ہی جیسا کہ سکتی ہے ضعیف

قالوا يا رسول الله وما الاستغفار بحقا قال يظهر العلم اعاصي الله تعالى فلا يترك ولا يغفر فانه عليه الصلوة والسلام
عرض کیا یا رسول اللہ اور اسکا حق کو کو نہ ضعیف ہوتا ہی جواب بحال برقرار ہوئی گئی یہ یہ کوئی اسکو یا سکتا ہی اور کوئی بڑی کرکشی جیسا کہ علی علیہ السلام کی

اخبرني هذا الحديث ان ترك التكوار والتغير يكون استغفارا بكلمة التوحيد فلا يرد العذاب عن الناطقين بها
اس حدیث میں ارشاد فرمایا کہ انکار اور تفریق کی ترک کرنا میں کھل تو حید کی خفت ہوئی ہی سو کہہ دینی والوں پر ہی عذاب کو دفع نہیں کرے گا

نكن ينبغي ان يعلم ان الفعل الذي يجب تكاره يشترط ان يكون منكرا سواء كان من الصفا او من الكبر او من وجوه
یہ یہ یہاں کہنا چاہی کہ جس کلمہ کی انکار کرنا واجب ہی تو ہمیں یہ شرط یہی کہ وہ مذموم ہو یہ برابر ہی صغیر ہو یا کبیر اسو علی کو دوشی

بديهي كما لا يحتاج الى بيان

لا ینکسفان لموت احد لا حیوة فاذا رمیت شیئا من هذا الافراع وافزعوا الى الصلوة فانه علیه
 کسب موت و اجرات پنهانی صحت کتب رسول اهل خوف لکم و نذرین بر شد و کرد
 پس بنی عبد السلامی

السلام قل امرني للحديث بالصلاة عند ظهور شئ من هذه الاهوال التي من جملتها كسوف الشمس
اس حدیث میں بروقت ظاہر ہونی ایسی ہی اہوال کی جنہیں سورج مبین ہی ناشی غاذا کا حکم فرمایا

وَعَلِمَ مِنْ هَذَا أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْأَمْرِ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَوَّلَ مَا سَمِعَ مِنْهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قد صلاها بالجماعة وكان القياس ان تكون صلاة الكسوف واجبة كما ذهب اليه بعض العلماء
صلاة كسوف عتق من يري اذ القياس من ان ياتي كصلاة كسوف واجب هو
فيما يري بعض علماء كسوف من يري

و اختار صاحب الاسرار لكون الامر للموجب لكن الجمهور قالوا انها سنة لانها ليست من شعائر
اور صاحب الاسرار في اختياره كما في اسواقهم كدعوى الجاني جرت على يد جمهور علمائنا بنتي بن كنوكير بزاز اسلامي كشان ابن مكي بنين ي

الاسلام وانما توجد بعرض الكسوف الا انه عليه السلام لما صلاها بالجماعة كانت سنة مشرفة
 عليه حبى به حتى اى كعادته كمن كان هو لكان بنى عليه السلام بنى جماعتى بنى شري
 اوسنت بنى جماعتى بنى شري

بالجماعة من غير كراهة وحملوا الامر على التدريب فعلى هذا ينبغي لاحاد الجماعة اذا اكتسفت الشك من ان يصل
او غير ان يسألوا عن استحباب كل امر كراهي من غير ان يوافق امام جمعة ولا من رآه كجب من وجه جوي و همراه كوكون كى
درست بى

بالناس في الحجامم وفي المصلح يعطين كل دعة بركوع واحد كهية الدافلة بلاذان ولا اقامة ولا
 مسجد جامع من باعدها بين دهر كوت بزي هريك روت بين ايك ركوع كرى جيسى علبن هو بنى شاذان بزي و نه تكيه كرى و نه

خطبة ویقرأہا ماشاء من القرآن ویخفی القراءة عندی حنیفة وعدہم بحجہم والافضل تطویل
خطبہ اور ان دونوں کو مست میں جتنا چاہی قرآن پڑھی اور ماہم کو حنیفہ کی نزدیک قرآن سے جیسا سی پڑھی اور صاحبین کی نزدیک کیا کر پڑھی اور وہ کو مست میں

القرآن فيها لأن فيه متاعاً للنبي عليه السلام إذ قرئت في قيامه عليه سلام كان في الرابعة
تقبل فقرأت فضل أبي اسحق بن علي بن أبي طالب ثم في الخامسة بيت هو يحيى نبي عليه السلام كما قيام بيوت ركعتين

[illegible][illegible]

دوستانِ بیان ہیں۔ کسی کی موت پر گنتی ہیں اور کسی کی حیات پر۔ جب تم کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ دعا مانگو اور اسی کا ناز بہو
تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

و بعد الصلوة بدعوته **يحي الشمس** لان السنة في الاربعية تأخيرها عن الصلوة ثم هو في الدعاء

مخیران شاء دعا جالساً مستقبل القبلة وان شاء دعا قائماً مستقبل الناس بوجهه او مستقبل القبلة

اختیار ی چای بیبم کرد و بقدر دعا مانگی بود چای پزهر بود که گویان کی طرف منبر گذارید و بقدر بود که دعا مانگی

والناس قاعدون مستقبلو القبلة على كل حال وان لم يوجد امام الجماعة يصلي الناس فرادى ان شاء الله

اور كبر بركان رو بغير شستن بين ^{اور اگر امام جمعه موجود نباشد} توسيع لوگ عموماً بغير شستن نماز پڑھیں جائیں اور کورت

رکعتين وان شاء الله وان اربعاً لان هذه الصلوة تطوع والاصل في التطوعات ذلك وكذا في صلوة الغضر

اور چار رکعت کیونکہ یہ نماز لغوی ^{اور نوافل میں یہی قاعدہ ہے} اور یہی ہے چار رکعت میں

يصلي الناس فرادى وليس فيه جماعة تتعدد لاجتماع البليل وربما يكون سبباً للفتنة بل يصلي كل واحد

تامة لوگ جدا جدا پڑھیں چار رکعت کی نماز میں جماعت نہیں ہے اصل یہی ہے کہ رت کی وقت ^{اور میں کا مع ہونا مختاری اور بعض وقت بہن فساد ہو سکتا ہے}

بنفسه وكذلك في التثنية والكوكة الضوء الهاائل بالليل والظلمة الهائلة بالنها والبراج الشديدة والار

مکہ مکملہ یعنی نماز چڑھ لی اور یہی ہے ستارہ نوری میں اور خوفناک روشنی میں جو رات کو پیدا ہوا دے اور خوفناک اندھیر میں جو دن کو ہوا دے اور آسمان میں

الدائمة والصواعق والزلازل وعموم الاراض والخوف الغالب من العدد ونحو ذلك من الافراع و

اور متعلق بارش میں اور بجلی کریمین اور ہوا میں اور بادی بمارین اور دشمن کی سخت خوف میں اور سوار اسکی اہل ہر ناک امور اور

الاهول يصلي كل واحد بنفسه لعموم قوله عليه السلام فاذا رايتهم شيئا من هذه الافراع فافزعوا

خوفناک اوقات میں یہ کیا اپنی نفی نماز پڑھ لی واسطی عوم ارشاد ہے علیہ السلام کہ ^{جب تم دیکھو ایسا خوفناک امر تو فوراً نماز شروع کر دو}

الى الصلوة فان كل ذلك من الايات الخوف التي يخوف الله بها عباده كما قال الله تعالى وما ترسل الايات

کیونکہ یہ سب نشانیاں خوف کی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنی بندوں کو ڈراتا ہے ^{چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ان بیان جو ہم بھیجے ہیں}

لأن الخوف واجبة في الحديث انه عليه السلام قال هذه الايات التي يرسل الله تعالى بها لا تكون لموت

سوائے موت اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی علیہ السلام فرمایا ^{یہ وہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے یہ کسی موت}

احد ولا حيوة ولكن يخوف بها عباده فاذا رايتهم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذل الله تعالى ودعائه

اور کسی حیات پر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی بندوں کو ڈراتا ہے ^{جب تم ان میں سے کوئی بات دیکھو تو فوراً خدا کا یاد اور دعا اور استغفار کرو}

واستغفاره وفي حديث اخر انه عليه السلام قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله تعالى

اور ایک اور حدیث میں کہ نبی علیہ السلام فرمایا ^{بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشان ہیں دوش نشان ہیں}

لا يخسفان لموت احد ولا حيوة فاذا رايتهم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا فان كل خير

یہ کسی موت اور کسی حیات سے نہیں کہتی ^{جب تم یہ حال دیکھو تو اللہ سے دعا مانگو اور اپنی ہی یاد کرو اور دعا پڑھو اور خیرات کرو کیونکہ ہر طرح کی خیرات}

في مثل هذه الاهول والافراع ما موريه لكون الخيرات دافعة للبلديات وروى عن ابن عمر انه عليه السلام

ایسی خوف اور ہول کی وقت کو افغان حکم کی ^{اصلی کہ خیرات بنیادت کو دفع کرتی ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام}

كان اذا سمع صوت الرعد الصواعق يقول اللهم لا تقتلنا الغضب ولا تقتلنا الغضب ولا تقتلنا الغضب ولا تقتلنا الغضب

جب گرج اور بجلی کی آواز سنی تو کہتی ^{اللہ ہو اپنی غضب سے مت ترس کر اور اپنی عاصی سے مت ترس کر اور اپنی عاصی سے مت ترس کر}

وروى عن عائشة ان علياً عليه السلام كان اذا بص رسوخا انزل عليه واستقبله وقال اللهم اني اعوذ بك من

اور عائشہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ^{جب ابرو دیکھتی تو کام پڑھ کر اسکی طرف متوجہ ہوتی اور یہ کہتی ابھی میں تیری پناہ لیتا ہوں}

شر ما فيه فان كشفه الله تعالى حملا لله تعالى وان مطر قال اللهم سقنا نافعاً وورى عن عائشة ايضاً

برائی سے جو اس طرح ہے پہاڑ اگر اللہ تعالیٰ کو مل دیت تو اسے کی حد کرتی اور اگر برستا تو یہ کہتی ابھی بستر فائدہ مند اور حضرت عائشہ سے یہ روایت ہے

انه عليه السلام كان اذا عصفت الريح قال اللهم اني اسئلك خيراً وخيراً ما فيها وخيراً ما رسلت به واغنى

کہ جب تند ہوا چلتی تو نبی علیہ السلام کہتی ^{اے میں تجھے اسکی بہائی مانگتا ہوں اور اسکی بہائی جو اسکی نذر سے دور کی جائے اور اسکی بہائی جو اسکی نذر سے دور کی جائے}

بجو

النبي عليه السلام يا رب من هو حتى تخرجه من بيننا فاحي الله تعالى يوسى اني اهلككم عن القيمة فاكون

یا اکی دھ کون ہی تاکہ ہم اوسکو اپنی میں ہی نکال دین بہر اندہ تعالیٰ بیہودہ و بیہی اہموسی میں نکو خصل خوشی مایہ منکر تاہون پیر میں خود

نَمَامًا فَقَالَ مُوسَى النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ تَوْبُوا بَا جَمْعَكُمْ مِنَ الْفِيئَةِ فَتَابُوا فَأَرْسَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ

چغندر خوری کرنی لگوں پہر موسیٰ علیہ السلام نبی بنی اسرائیل سی فرمایا تم سب غمید سی توبہ کرو سو لونہون توبہ کجا پہر اللہ تعالیٰ نبی او سپر

الغَيْثُ وَرَوَى عَنْ سَفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنِي إِنْ بَنَى إِسْرَءِيلُ قَطْرًا سَبْعَ سَنِينَ حَتَّى أَكُلُوا الْجَيْفَ وَالْأَطْفَالَ

روایت می‌کند که بنی‌مین فی سناهی که بنی‌اسرائیل ریسات بر سر کا قحط پڑا بیان تنک که مردار اور یحون کو کھا گئی

وكانوا يخرجون الى الجبال ويتضرعون الى الله تعالى فاوحى الله الى انبيائهم اني لا اجيب لكم داعيا ولا ارحم

اور وہ پہاڑوں میں جا کر نہایت کنکراسی دعا کیا کرتی

لَكُمْ يَا كِيَا حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ فَعَلُوا فَمَطَرُوا وَرَوَى أَنَّ عِيسَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ مَعَ قَوْمِهِ

نہاری روئے اب ہر دم کون جھٹکتا کہ تہمت داروں کی حقوق نہ ادا کرو

للسنة فلما أصبح قال لهم عليه السلام منكم ذئب فلاح فجمعوا كلهم

دعا استقامت: یا اے میرے رب! میں نے رسالت تو ان کے پاس سے بلا لیا، مگر

والمسألة مع واحد، فقال له عليه السلام: ما لك ذنوب فقال: والله لا أعلم ذنوب

اور یہی وہ جہاں کوئی گڑا نہیں کیا کہ اس کے قسم پر جانے کوئی گناہ عظیم نہیں

غەلىكى كىت زات بوم اصل فمرت لى امر اة منظر اليا بعينى هذه فلما جاورنت ادخلت اصبعي

میری باس کو ایک عورت لگی سو میں نے اس کو کھینچ کر اس کے پاس لے گیا۔ جب وہ جاگ بجا تو میں نے اپنی اونٹنی لے کر

في عبيد فانزعها واتعت المائة فقال له عبيد عليه السلام فادع حجة او تمتر على دعائك فادع

میں ڈال کر انگلی نکال رہی اور اس وقت کہ بچہ پسینہ دے رہا ہو یہ پسینہ غلہ اس میں

فتخللت السماء سحابا فسقوا، وادري عن عطاء السمل، انه قال: منعنا الغيث فحجنا لنسئله

بہر تر از آسمان من کمر کمر آید منبر رسا ادعطا سلم از دشت می

فاذا نحن بسورة الجن في المقام فظن الموت فقال يا عطاء هذا هو الشجر اوعيت من في القبور

[illegible]

فَقُلْتُ لَا لَكُنْ مَنَعُوا الْغَنَشَ فَنَحْنُ السَّائِسَةُ فَقَالَ بَاعْطَاءُ بَقْدُ بِ سَمَاوَةِ اَوَّلَقْدُ

تغلبه نیت متعبد لغایت حرجا شمسعلی سلطان یازدهم و بعضی بسمایا و بیله و بعضی
 حواری که نهاده: نه در هر روز میسند برسانند بگدا (اسلامیست که) واسطه باز آید از سر (که) عطا آسانی دل که آید بر او باز میسند دل

[illegible]

ارصیه قلقت بل بغروب سماویہ فغان ہیمہا یکا عطاء کل سبع عرجین : ہر جو کس کو

میتو کہا ہیں بلکہ سماں دل لیکر لے رہی ہے
پھر کہا افسوس ہی ای عطا کہوں شخصوں کی کہوں کہوں میں
صدر شہ نظام الملک اعظمی لاہور و سرحدی لائبریری لاہور و لاہور

بصائرهم نظري السماء فقال اهي وسيلتي الى هلاك بلادك بذنوب عبادك ولكن بال...

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ ایسی شہر کو کونسا گزند و نا بدی میں ڈھاکے مت کر

من اسمائك وما امرت الحبيب من انك اسقنا ماء علفا نجبي به البلاد وتروى به العباد يا من هـ

ناموں کی برکت سی اور جو کہ تیر کی نعمتیں پس پروردہ ہیں یہ کو بی بی انبیا جلا جبین تمام شہر زندہ اور بندگی سیراب ہو جاوین اکوہ

كل شيء قد يرثه فما استتم الكلام حتى نزلت السماء وأبرقت وجاءت بمطر كما فوه الف

وروی عن ابن المبارک انه قال قدمت المدينة فی عام شدید القحط فخرج الناس لیستسقوا وخرجت
 اور میں مبارک سی روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں مدینہ میں ایسی سال میں آیا کہ بڑا سخت کال پڑھا تھا سو تمام لوگ واسطی دعا استسقاء کی اور میں بھی
 معہم اذا قبل غلام اسود فطعمنی المجلس قد ثریرا بحدھا والقی لآخری علی عاتقہ فجلس الی جنبی فسمعتہ
 اویک ساتھیہ جلا کا ایک شہی را کہ کوئی کوئی کچھ بھی دے ہوئی کہ ایک کا بچہ میں نے تھپتھپ کر کہا تھا اور وہ اپنی منہ پر دے لے کہتا تھا وہ کہتا تھا کہ میرا بھائی میرا بھائی
 یقول الھی اخلقت الوجوہ عند کثرة الذنوب ومساوی الاعمال وقد احتسب عنا غیث السماء
 کہ وہ کہتا تھا الہی کہ ہوں کی کثرت اور اعمال کی برائی کی چری بگڑ گئی
 لتوب بذلک عبادک فاسئلك باحلیما ذاناۃ یا من لا یعرف عباده عنہ الالھم ان یتستقیم
 تاکہ تیری بندگی میں نہ رہوں سو میں تجھے سوال کرتا ہوں اور تیری عفو و الوالی اور ذات جسک ہندہ سواری رحمت کی کچھ نہیں جانتی تو انکو ہی سبب
 الساعة فلم یزل یقول الساعة الساعۃ حتی کتسب السماء بالغمام واقبل المطر من کل مکان
 کردی یہ وہ کہتا تھا کہ ابھی ابھی بیان تک کہ آسمان میں کہتا تھا کہ
 فعلی هذا ینبغی لک ان یتستقی یصلیاء الناس وضعفائهم و ففرایم لاجل الدواب الھائمة
 اس بیان کی موافق حکم کو سلام ہی کہ استسقاء کی دعا صلوات اور ضعیفوں اور فقیروں کی واسطی چائی چوڑاں
 والاعنام السائمة والاطفال المعجۃ لما روی انه علیہ السلام قال لولا صبیان رضع وبھائم رتع
 اور چہ نہ ہو سکتی اور بچوں جلد بانی ملتے والوں کی واسطی کہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی فرمایا اگر وہ بچے نہ ہوتے اور چہ نہ ہو جانور
 وعبادکم لصعب علیکم العذاب ویقول فی دعائہ کما قال النبی علیہ السلام الھم اسق عبادک
 اور عبادہ ہندی نبوی تو تم پر عذاب ٹوٹ پڑتا اور دعا اور صبح طرح کری جیسی نبی علیہ السلام کی کہ ہے
 وبھائمک وانشر رحمک واجی بک ملک المیت ویستقبل القبلة بالدعاء قائما والناس قاعدا
 اور انہی بھائم کو بانی پلا اور انہی رحمت پہنچا اور انہی ترہہ بچہ زندہ اور رو بقبلہ کرنا ہو کر دعا مانگی اور انہی لوگ رو بقبلہ نہیں ہیں
 مستقبلین القبلة لما روی انه علیہ السلام استقبل القبلة ودعا فاذا دعی یوقن بالاجابة
 اس واسطی کہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی رو بقبلہ ہو کر دعا کی تھی اور جب دعا مانگی تو قبولیت کا یقین کی
 ویصدق رجاء لما روی انه علیہ السلام قال ادعوا لله وانتم موقوفون بالاجابة وقدر الله
 اور انہی امید کو ہو جانی اس واسطی کہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی فرمایا اسدھی قبولیت کا یقین کی دعا مانگو اور اندر لائی فرمائی
 ادعونی استجب لکم وقال فی ابہ اخرى ولا اسألك عبادی عینی فانی قرین احمید دعوہ
 بھگو بھگو کہ بچوں تمہاری بھگو اور اولیاء اور بیت میں فرمایا اور جب تجھے بچہ میں میری بھگو تو میں نزدیک ہوں بچہ میں بھگو کی کہ بھگو
 اللع اذا دعان ویجتهد فی الدعاء سر ویقول الھم انک امرتنا بعبادک و وعدتنا اجابتک
 جس وقت بھگو کرتا ہے اور دعا میں خوب مبالغہ کری پوشیدہ بول ہی الہی تو ہی بھگو ہی دعا کری کہ حکم کیا اور قبولیت کا وعدہ کیا
 ففد عونا کما امرتنا فاجنا کما وعد الھم فامن علینا بمغفرة ما فرطنا واجابتک فی سقیانا
 سو میں تو تیری بھگو کی موافق دعا مانگی اب تو اپنی وعدہ کی موافق قبول کر الہی ہماری زیادتیان بخش کر اور انہی قبولیت ہی بانی برسا کر
 وسعة رزقا ویستحب للناس اذا کان فیہم اجل مشہود بالصلام ان یتستقیوا ویقولوا
 اور فراموشی رزق کی دے کہ ہم مرنت کر اور لوگوں کو مستحب ہے کہ اگر کوئی شخص اربعین نیجنت مشہور ہو تو وہیں استسقاء دعا کر لیں اور بولیں
 الھم اننا نستسقی ونستشفع الیک بعبدک فلان اذ روی فی صحیح البخاری ان عمر بن الخطاب کان
 انہی ہم تجھے ہند مانگی ہیں اور میری ساسی تیری فیذا بندہ ہی شفاعت کرتی ہیں اسکی کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ عمر بن الخطاب

إذا قَطُّوا يَسْتَسْقِي بِالْعَبَّاسِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَسْقِيْنَا وَأَنْتَ
 جَبَّ قَهْرُ بَرَاتٍ تَوَهَّجَتْ عِبَاسُكَ وَسَيَرَى دَعَا اسْتَعْفَاكَ يَوْمَ كُنِيَ نَبِيٌّ قَدِيرٌ سَامِعِي نَبِيَّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجِدْ كَيْدَ كَيْدٍ تَقِي سَوْجِدَهُ سَرَاتِيَابِ اهِم
 تَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْقِنَا فَيَسْقُونُ وَلَيْسَ فِي الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ اللَّهِ حَيْفَةٌ وَرَدٌّ
 تَبَرُّي سَامِعِي نَبِيَّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْدِي كَوِ سَيِّدُكَ كَرَمِي سَوِيكُو كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 صَلَوةً مَسْنُونَةً بِالْحَمْدِ فَانْصَلِي النَّاسَ حُلَا جَازِ وَنَالِ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ دَعَا وَاسْتَعْفَاكَ
 فَاذْهَبِي لِحَاجَتِي يَا نَبِيَّ هِي اَلْكُلُوكُ جَدَا جَدَا نَارِيَهْ مِيْن تَوَاجِرِي اَلْهَمِي تَزِيكِي اسْتَعْفَاكَ دَعَا اسْتَعْفَاكَ
 لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُكُمْ رَبُّكُمْ إِنَّهُ كَانَ عَفُوًّا رَحِيمًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُبْذِرُكُمْ بِأَمْوَالِهِ
 اسْمِ اَللَّهِ تَوَسَّلِي كَيْدِي كَوِي سَيِّدُكَ كَرَمِي سَوِيكُو كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 بَيْنَ وَبَيْنَ لَكُمْ جَنَّةٌ وَبِجَعَلْ لَكُمْ أَهْرَافَهُ الْآيَةُ وَأَنَّ كَانَتْ حِكَايَةُ لَنَا قُلُوحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُو
 مِيلُونِ سَامِعِي اَلْهَمِي دَوِي كَوِي نَارِيَهْ مِيْن تَوَاجِرِي اَلْهَمِي تَزِيكِي اسْتَعْفَاكَ دَعَا اسْتَعْفَاكَ
 لَكِنْ يَصِحُّ الِاسْتِغْلَالُ بِهَذِهِ الشَّرِيعَةِ مِنْ قَبْلِنَا شَرِيعَةً لَنَا إِذَا قَصَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَلَمْ يَنْهَكْهُ أَلَمْ يَرِدْ
 بِرَأْسِ آيَتِي اسْتِغْلَالُ صَحِيحٌ أَسْمَى كَيْدِي كَوِي سَيِّدُكَ كَرَمِي سَوِيكُو كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 فِيهَا الشَّمْسُ كَمَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَانْهَ تَعَالَى بِرَبِّهِ فَمَا انْ الِاسْتِغْفَارُ سَبَبُ الِاسْأَالِ السَّمَاءُ وَهُوَ الْمَطَرُ أَذْهَبِي
 اَلْهَمِي تَزِيكِي اسْتَعْفَاكَ دَعَا اسْتَعْفَاكَ سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي
 نُوحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَذَبَهُ قَوْمُهُ بَعْدَ تَكْرِارِ الدَّعْوَةِ دَهْرًا طَوِيلًا فَخَبَسَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ الْمَطَرَ وَاعْقَمَ
 كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 اِرْحَمِ بَنِيَّاهُمْ رُبْعِينَ سَنَةً وَقَبْلَ سَبْعِينَ سَنَةً فَوَعَدَهُمْ نُوحُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُمْ انْ اسْتَغْفَرُوا مِنْ
 سَتَرِ سَمَكِ اَوْنِهِ مِثْنَةً بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 ذَهَبَ مِنْهُمْ يَرْفَعُ اللَّهُ تَعَالَى الْخَصْبَ وَيَرْفَعُ عَنْهُمْ مَا كَانُوا فِيهِ فَعَلِمَ مِنْهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ فِي الِاسْتِغْفَارِ الدَّعَا وَنَالِ اهِم
 اَلْهَمِي تَزِيكِي اسْتَعْفَاكَ دَعَا اسْتَعْفَاكَ سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي
 وَرَوَى عَنْ اَنْشَرٍ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اَللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَوَاشِي وَخَشِينَا اَلْهَلَكَ عَلَى اَفْسِنَا فَادَعِ اللَّهَ تَعَالَى اَنْ يَسْقِيْنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَاشِي تَوَهَّجَتْ اَبْجُو كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ قَالَ اَللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَغِيثًا ثُمَّ يَأْخُذُ مِطْفَأً جَلَا عِلْمًا اَجَلًا قَالَ اَللَّهُ
 صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ دَعَا اَبْجُو كَرَمِي دَوِي سِي سَمَدِ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 فَمَا كَانَ فِي السَّمَاءِ رَعَاتٌ فَارْتَفَعَتِ السَّحَابُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا حَتَّى صَارَ كَأَنَّهُمْ مَطَرَتْ سَبْعًا مِنَ الْجَمْعَةِ إِلَى الْجَمْعَةِ
 كَمَا سَمَّاهُمْ بِكِبَرِ اَبْرَهَمَ بَرَاتِنَا دَعَا اسْتَعْفَاكَ وَنَالِ اهِم بَوَيْضِغِي كَيْدِيكَ كَوِي
 وَدَخَلَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ فِي الْجَمْعَةِ الْقَابِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطُبُ وَالسَّمَاءُ تَسْكُبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَدْ هَمَّ اَنْ يَخْشَى اَللَّهُ تَعَالَى بِرَبِّهِ فَمَا انْ الِاسْتِغْفَارُ سَبَبُ الِاسْأَالِ السَّمَاءُ وَهُوَ الْمَطَرُ أَذْهَبِي
 اَلْهَمِي تَزِيكِي اسْتَعْفَاكَ دَعَا اسْتَعْفَاكَ سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي سَبَبِي

بل انما یجوز باللفظ الفساد ذوقه و ذہاب حسنه لكن یجوز بالضماعه ولا قائل من اهل الايمان
 کہ بعد کلماتی کہ کوئی لفظ کہ دینی اور حسن یا زہمتی
 پر ضاعت میں مل جائے اور اس میں کسی قسم کی

پرفصاحت میں غلط پڑتا ہی اور اس ایمان میں سیسہ کوئی قابض نہیں ہی

بعدم فصاحة القرآن ولذلك حرمت هذه التغييرات كلها في الصلاة وغيرها بيان ذلك ان القرآن
كأنه من نصيب النبي اوراسي الي ابي سفيان ثم تغيرت تارة كذا في المند

کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور اسی لہٰذا ایسی ایسی تمام تغیرات نماز کی آمد اور سوائے نماز کے تمام کلمات کا بیان یہ ہے

[illegible][illegible]

المغرم والمد المدد وقصر المقصود واغام المدغم واطهار المظهر واخفاء المخفي وتغيير ذلك مما هو لازم في كلامهم
ر مدك حكة رة قرك حكة فقه غامر حكة ارغام اوطار حكة اطار او اطارا حكة اخفا او اسوار اسكو حكة كرام حكة صوري

لذی هو سلیفہم یحسنون غیرہ الفاری اذ لم اراء ذلک یصیرہ کانہ یقرء القرآن بغیر لغۃ العرب وهو

ان كان قايما صورة لكنه ليس بقارئ حقيقة بل هو هوائي و عدم قراءته اولى من قراءته لانه هذه القرأة

بصير. الذي صل سعيه في خيوة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا وهذا الكلام من القرآن

في كتابه المسمى بالشعر لسكان هذه الامم لهم متبعو التصحيح الفاظه واقام تحروفه على الصفة المتفقية

من رتبة القراءة المتصلة بالحصرة النبوية الافصحية العربية التي لا تجوز مخالفتها ولا العدول عنها الى

غيرها والناس في ذلك بين محسن واجور ومسيء اثم ومعدل فمن دل على تصحيح كلام الله تعالى باللفظ

والصحيح العربي الفصيح ومنه الى اللفظ الفاسد العجبي القبيح فانه مقصر بالاشك وانتم بلا ريب و

ما من كان لا يطأ رءس لسانه ولا يجد من يرشده الى الصواب فان الله تعالى قال لا يحق لله نفسا الا

وَسُئِلَ لَكِنْ يُجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَجْتَهِدَ جَهْدَهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَجْعَلُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي قَوْلِ قَاضِيهِ أَنَّ

جو اس کا تھامس یہ کہیں بھیسکو جواب یہ کہ خوب نکتہ کی جای شاہد کہ اللہ تعالیٰ بعد اسکی قدرت عبادت کرے اور فطرتی اقدار میں مدد کرے

السياحة كقضية تهم بعض الدول من حيث الأمن والسياسة الخارجية، كما أن لها دورا كبيرا في الاقتصاد العالمي، لذلك فإن الدول تسعى إلى تطوير سياحتها لجذب السياح وتحسين اقتصادها.

حتى لا يكاد يفهم ما يقولون وما يفهمون من كثرة الغمات والتقطيعات وكذا حال المؤمنين في التصليته والقرآن
بما نكسر لساننا من كثرة لغات التقطيعات من غير أن يكونوا يفهمون من القرآن شيء من كلامه في حق الله تعالى
والناس من كثرة لغات التقطيعات والسماع إلى صلاتهم فكيف هذه النكبة وما يستحسنه بعضهم
أولئك من كثرة لغات التقطيعات من غير أن يكونوا يفهمون من القرآن شيء من كلامه في حق الله تعالى
بل هو لا أكثر في كثرة لغات التقطيعات ولا في كثرة لغات التقطيعات ولا في كثرة لغات التقطيعات
بما نكسر لساننا من كثرة لغات التقطيعات من غير أن يكونوا يفهمون من القرآن شيء من كلامه في حق الله تعالى
وكذا من يحضر التلاوة في ليلة رمضان لاستماع تسبيح المؤمنين في الجوامع والمساجد فإن اسم الله
كافر بها من الناس في جوامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون
الواقعة فيها مثل أحسان بامان يا ذا الجود والإحسان ونحو سبحان ذي الملك والملكوت سبحان ذي
الملكوت العظيم سبحان ذي الجلال والإكرام سبحان ذي العرش المجيد سبحان ذي الملكوت العظيم سبحان ذي الملكوت العظيم
العره والجبروت وغير ذلك من الأسماء المحسنة في الصفات العلية الكثيرة لا يقرأ ولا يحان بغيرها وأما غيرها
فهي من الجبروت والأسماء المحسنة في الصفات العلية الكثيرة لا يقرأ ولا يحان بغيرها وأما غيرها
يخففها إلى مرتبة لا يمكن تمييزها وتخصيصها مثل قولهم سبحان المالك المالك المالك المالك المالك المالك
كما يمكن تمييزها وتخصيصها مثل قولهم سبحان المالك المالك المالك المالك المالك المالك المالك المالك المالك المالك
بألف المالك في صفة السبع وفتح الهمزة والميم وفي كسر الهمزة والكان وغير ذلك وكذا الحان الصوفية مثل
سبحنك يا ذا الجلال والإكرام سبحان ذي العرش المجيد سبحان ذي الملكوت العظيم سبحان ذي الملكوت العظيم
قولهم عقب الضم زعم الشكر المحمدي ولبله الشكر ولبله الدلال والراء واللام ونحوها فبني المسلمان يحترق
كها ناكرا كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم
عن حضورها وسامعها ويطلب مسجدا خاليا عنها أذ صودتها عبادة وحقيقة معصية وكبيرة ففعله
نحو جادى وليس له كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم
يستحسنه ويحرمه وهو لا يشعر بالحال أن السمع لا يكون عذرا ولا يظن أحد أن المراد بالتغنى في القرآن
كأنه لا يسمع كلامه في جوامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون
الآيات والأشعار بالأصوات الموزونة دون قراءة القرآن والأذكار فإنه ظن فاسد بل هو يرمي بالغنى بالقرآن
كأنه لا يسمع كلامه في جوامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون كوجامعهم من ماه رمضان في راتون
وغيره كان الفقهاء صرحوا بكون قراءة القرآن بالأحان معصية وبكون التلاوة والسماع اثنين قال البرازي
أسمي كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم
القرآن بالأحان معصية والتلاوة والسماع اثنان والوجه الثالث من تلك الوجوه المذكورة أن الحديث المذكور
قرآن الماني في شأنه كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم
يكون معارضا لمخرج التوراة عن حذيفة أنه عليه السلام قال قرأ القرآن بطريقين أحدهما بالعرب وأصواتها وإليك
أسمي كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم كذا في خيالهم
يؤمن أهل الفسق ولحق أهل الكتابين فإنه سبى بعد قوم يرجعون القرآن في ترجيع الغناء والوهابية والنحو
لحق من سبى بعد قوم يرجعون القرآن في ترجيع الغناء والوهابية والنحو

ولا يباح ومن خارجهم مفتونة قلوبهم وقلوب من يعجبهم يشانهم ذكر هذا الحديث الامام الجعفي
 اور في قرآن اذ كان في نبي من ادراكه دل جوازي وضع پسند کرتی ہیں فتنه میں ہیں اس حدیث کو امام جعفی نے
 فی شرح السطی وحوصل عظیم فی هذا الباب الذی هو جواز التغنی بالقرآن وعدم جوازہ وعلیہ
 شافعی کی شرح میں ذکر کیا ہے اس باب میں بہت بڑی اصل ہے یعنی قرآن میں تغنی جائز نہ ہونی کی اور جہاں پر ہونی کی اور
 بتفرع مسائل هذا الباب ومن لم یقف علی هذا الاصل یغلط کثیرا اذ جعل بعضهم التغنی حراما
 اس باب کی مسائل آہی پر مبنی ہیں اور بعض شخص اس اصل سے واقف نہیں ہے بہت غلطی کرتا ہے اس واسطے کہ بعضی تغنی کو مباح
 فی جمیع الادیان فیلزم انکار ما مستحله وبعضہ اباحہ فی الشریعۃ الحمیدیہ وکذا الحسن فقیر
 ادیان میں حرام کہتے ہیں اب لازم آتا ہے کہ حال جعفی واکافر ہودی اور بعضوں کی شیعیت محمدیہ میں جائز رکھا ہے اور کسی نے منع کا حال ہی
 الناظر الى هذه الاقوال فلا بد من معرفة معنى التغنى واللحن وما هو المراد منه عند القائلین
 سو جو کہ ان اقوال کو دیکھتا ہے حیران ہوتا ہے اب تغنی اور لحن کی معنوں کا سمجھنا ضروری اور جو ان دونوں کے مراد ہی اوکی جو جواز کی قائل ہیں
 بالجواز والقائلین بعدم الجواز حتی یتخلص من دوطۃ التخیر والهلالات أما التغنی فهو اما من التغنی بالکسر
 اور اوکی جو ناجائز مانتے ہیں تاکہ وہ جہاں انی اور ہلاکت کی بہنوسی خلاص ہودی اب تغنی یا تو مشتق ہے غنی سے جو غنی کی کبریٰ ہے
 والقصر او من الغناء بالکسر والمد فان کان من الاول فهو یعنی الاستغناء وان کان من الثاني فهو
 بدو کہ اور یا غنی یا غنی کی خبر اور وہی بہر اگر تغنی اول سے مشتق ہے تو اس کی معنی استغناء ہے یا غنی کی ہے اور اگر دوسرے سے مشتق ہے تو
 یعنی التزم والترجیع والتطریب اذ الغناء هو الصوت الموزون الرقیق الحزین والتغنی والترنم والترجیع
 اس کی سہو اور آواز کا بلند اور پست کرنا اور جہاں اس واسطے کہ غناء ہے آواز موزون ہی ہودی نرم و دلیر جتنی ہی اور تغنی اور ترنم اور ترجیع
 والتطریب استعمال ذلك الجمیع الموزون وتردیده فی الیاتی بادخاله داخل الحلق مرۃ واخر اجه
 اور تطریب اوس آواز موزون کا بہت اور استعمال کرنا اور او کا حلق میں بہر ان کا ایک بار حلق کی اندر لیجانا اور یہ او کا جاہر لانا
 اخرى علی الطریقة المستفادۃ من الموسیقی وهذا هو المشہور المعروف المراد بالتغنی المحرم فی جمیع
 اس طریقہ جو گوئی کرتی ہیں اور یہی مشہور معروف تغنی ہی مراد ہے جو تمام دیون میں حرام ہے
 الادیان سواء اقترن بالقرآن او بالاذان او بالخطبة او بالاذکار او بالاشعار ولم یقتصر شئ منها
 برابر ہی کہ قرآن میں جاری ہو یا اذان میں یا خطبہ میں یا ذکر میں یا اشعار میں یا نہیں ہی کسی میں بھی ہو
 ولذلك لما بین صاحب تحجیم الفتاوی ان الاستماع صوت الملاهی كالضرب بالقصب وغير ذلك
 اور یہی ہی جو کہ صاحب مجمع الفتاوی کی بیان کیا کہ جیک ملاہی کی آواز کاستا جیسی اوکی وغنیو بجانا
 ہی حرام ومعصیۃ لقوله استماع الملاهی معصیۃ والجولوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر ومن سمع
 بہر سبب حرام اور معصیت ہی واسطے ارشاد ہے علیہ السلام کی کہ سننا ملاہی معصیت ہی اور او کو پیشہ کرنا فسق ہی اور اسی مراد او ملنا کفر ہی اور جی کہ ان میں
 بغتۃ فلا ینہ علیہ لکن یجب ان یتجدد کل الجہد حتی لا یسمع لما روى انه علیه السلام ادخل اصبعیه
 ناگاہ آواز لگائی تو کہہ گئے ہمیں لیکن واجب ہے کہ ہم نہ کہوشش نہ کری کہ وہ آواز کان میں نہ آوی کیونکہ وہ بہت ہی کم ہی علیہ السلام آواز سکر سبب کی کان میں
 فی اذنیہ عند سماعہ قال دلت المسئلة علی ان مجرد الغناء والاستماع الیہ معصیۃ وان لم یقتصر
 او ٹھیکان دیں کہ یہ تین کہاں ہے اس مسئلہ کی معلوم ہوتا ہے کہ مطلق غنا اور او کا سننا معصیت ہی اگرچہ کسی میں
 بشئ من القرآن وغیرہ وجہ الدلالة ان الحاصل من الملاهی مجرد الصوت الموزون لا غیر فیکون مجرد
 قرآن وغیرہ ہی جاری ہو اور وجہ الدلالة کی یہی کہ حاصل ملاہی ہی

ثبت شرعية الأذان لهذه الروية التي شهد بحقيتها النبي عليه السلام كان من شعائر الإسلام حتى لو
 أذن كما مشروعه هو أني خواب من ثابته ههنا حكى حقيقتين بنى عليه السلام في كوفي دى ^{تو اذن تان سلام كما مقرر هو ان بيان كذا كذا}
 اصّر على تركه اهل مصر واهل قرية اهل محلة تجبهم الامام على الإتيان به وان لم
^{كسى شهر} ^{يا اهل محلة على اذان سراسر جهودين} ^{تو اذن وقت اوله زور ديل جهودى} ^{اور اكره}
 يفعلوا قاتلهم لانه لما كان من اعلام الدين كان الاصرار على تركه استخفافا بالدين فيلزم القتل وقد
 ماين ^{تو اذن بر جهاد كى اسواسى كى جب اذان اعلام دين سى هو} ^{تو اذسا سراسر ترك كرويا استخفافى} ^{سنى جبار كذا لازم هو} ^{اور}
 روى عن انشائه عليه السلام كان اذا طلع الفجر وكان يسمع الاذان فان سمع الاذان امسك ولا اعد
 الشى رويته سى كى بنى عليه السلام كما سطر جادين بيده ويده تاجب صبح هوئى ^{تو اذان كى طرف كان كذا كى} ^{اگر اذن كى اواز سنى تو كى كى} ^{اور سنى نوحات كرتى}
 يعنى انه عليه السلام اذا اراد ان يغير الكفار كان من عاداته ان يسير بالليل فاذا وصل الى بدة لا يفر
 مراد به سى كى بنى عليه السلام كفاير غارت كى كى اذره كرتى قوسه عادت سى ^{كرات كى روانه هوئى} ^{جب كسى ايسى شهر پيچي كى اذسا حال معلوم هوئا}
 حالها ينتظر الصبح ويستتم الاذان ليعلم ان تلك البلدة بلدة المسلمين وبلدة الكفار فان سمع الاذان امسك
 تو صبح كى منتظر سى ^{اور اذان كى طرف كان كذا كى} ^{تا كى ايد امر معلوم هو جادى كى به شهر مسلمان كى ايسى يا شهر كاهى} ^{بهر اگر اذن سنى باجى نوحات كرتى}
 عن الاغارة وترتها وان لم يسمع الاذان اغار فهاذا الحديث دل على كون الاذان من اعلام الدين ومع هذا
 باز سنى ^{اور اوس شهر كى جهود سى} ^{اور اگر اذن سنى} ^{تو اذان كى بس به حديث دالت كرتى سى كى اذان اعلام دين سى سى} ^{اور با وجود اسى}
 يفهم منه كونه واجبا كى عند عامة المشائخ وهو الصحيح انه سنة مؤكدة وكذا الاقامة سنة مؤكدة ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
^{اسمى سى معلوم هوئى كى اذان واجب بر عام تمام كى كى كى} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 الحس اذا صليت بالجماعة اذ وفضاء الجمعة لانها فرض الواجب كصلوة الورد والعبد ينال السنن
 بشرطه باجماعت ههنا وقت بر اذان ههنا ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 كالنوم ولا للتوكل كصلوة الكسوف والاستسقاء اذا صليت بالجماعة كل واحد من تلك الصلوات وتريد المؤذن
 جب تراوى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 بعد فلاح الاذان في الفجر قوله الصلوة خير من النوم سرتين لما روى ان بلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم
 به سى على الفلاح كى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 فوجدناه انما فقال الصلوة خير من النوم فقال النبي عليه السلام احسن هذا جعله في اذانك وانما خسر
 تو كى كى سنى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 الفجر لانه وقت نوم وغفلة فاحتمل الى زيادة لا عدم والاقامة مثل الاذان الا انه يزيد بعد فلاحه قول
 فخر كى سنى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 قد قامت الصلوة مرتين ويترسل في الاذان ويجرد في الاقامة لما روى انه عليه السلام قال لبلال اذا
 قد قامت الصلوة ههنا ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 فترسل واذا اقيمت فاحذر والترسل ان يفصل بين كلمات الاذان بسكتة والمجرد ان يوصل بين كلمات
 تو كى كى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}
 الاقامة بسرعة ويترسل لا عراب فيها لما روى عن ابيهم النخعي انه قال شيطان يخرج من كانوا لا يعرفونها الا هلت
 اور اعراب سنى ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة} ^{اور اذان سنى مؤكدة}

بالنسبة الى خروجه من الجنة فلي هذا يكون يوم الجمعة خير الايام وقد عظم الله تعالى به دين الاسلام
وجبهت كل نكته من هون

وخصه بالمسلمين من بين الامة لما روى عن ابي هريرة انه عليه الصلوة والسلام قال هذا يوم مملكتكم
اورثنا من قبل من سبوا منكم في ارضكم

فرض عليهم واختلفوا فيه فهدانا الله له والناس لنا تبع اليه ودعا للنصري بعد هذا يعني انه تعالى
جوابه تعالى انهم فرضوا على اهل البيت في ارضهم

ام عبادته ان يحتمل في يوم الجمعة ويعظمه بالبيعة ولم يعينه لهم بل امرهم ان يعينوه باجتهدا هبه
كما تعالى في ايمانهم انهم عباد الله

فاختلفوا فيه فقال الله هو يوم السبت لانه تعالى فرغ في هذا اليوم من خلق المخلوقات ونحن فرغ
سواء من انهم خلقوا في يوم الجمعة

فيه من الاشغال الدنيوية ولتشتغل بالعبادة وقالت النصري هو يوم الاحد لانه تعالى ابتداء في
اسم يومين دنيا كما روي في يوم الجمعة

هذا اليوم بحلق المخلوقات فهو اولي بالتعظيم فهدى الله تعالى هذا الامة وفقهم باصابة حتى
معرفة ما فيها من الخير والشر

عينوه وقالوا ان الله تعالى اوجد في سائر الايام ما ينفع به الانسان وفي يوم الجمعة اوجد نفعنا
كما روي في يوم الجمعة

والشكر على نعمه الوجود اقامه وقد بين الله تعالى كيفية الشكر في هذا اليوم فقال اذا نزل في الصلوة
اورثكم الله تعالى نعمته

من يوم الجمعة فاستعملوا ذكر الله وذروا البيع فانه تعالى امر ولا بالسعي الى الجمعة ثم امر بترك الاستغناء
عن يوم الجمعة

بالامر الدنيوية الصارفة عن السعي الى الجمعة وقد روى عن عبدالله بن عمر انه عليه السلام
دعا في يوم الجمعة

قال ليتنهي قوم عن تركهم الجمعة او يحتمل الله على قلوبهم ثم ليكون من الغفلين فانه عليه السلام
التي لا يتركونها

بين في هذا الحديث ان احدا من كاش لا محالة اما الانتهاء عن تركهم الجمعة او حتم الله على قلوبهم
اسعدت من بيان قولهم

ثم ليكون من الغفلين لان العبد اذا ترك امر من امر الله تعالى مرة يحصل في قلبه نكتة سوداء
بهر هجرته

واذا ترك مرة اخرى يحصل في قلبه نكتة سوداء اخرى ثم كذلك حتى يسود قلبه فاذا سق قلبه يغلب
عليه الغفلة وينسى الموت وكونه من اهل القبور ويهمل في الفسوق والفجور فان تاب وانتهى عن ترك
توابعه غفلت

الضعيف عن السعي والخامس سلامة العينين فلا يحب على الاعشى عندنا في حنيفة وعندهم ما يحب ان وجد
 جنى من ناولان يا غفران تكبرون والا هونا ليس لذي بر
 الله ابو قحافة ركة واجب بين اوصاف من لا تكبر واجب
 قائل والسادس سلامة الرجلين فلا يحب على المقعد ان وجد من يحمله الى الجمعة والمريض على الام
 بهيكله انه يتكبر حتى دونوا بالركب سلاسه ليس لذي بر واجب بين ارجاسا شخص يسير سوى جريه من جريه من ليلوي اوتعازدا من قبل بانه يملك
 ان يبقى المريض ضايعا والمريض من جملة الاعذار المبيحة للتخلف عن الجمعة ولكن العوز من ظلم ونحوه و
 اگر ابراهیم بن حبابی اور جواد کا دن غدرات میں ہی جس سی جود میں تھا نہ صبا ح موحا تا ہی ایسی ہی ظلم وغرور خوف
 المطر والثلج والرجل ونحوها فهو لا الذين لم يستكملوا الشرط لا تجب عليهم الجمعة لكنهم لو حضروها
 بارش اودالی اور کچھ دینو پس یہ لوگ محسن ہیں بشرط یہی نہیں ہیں ان پر جود واجب نہیں لیکن یہ لوگ اگر محسن ہیں چاہا بین
 وصلوها یجزیهم عن فرض الوقت تستتمها فی غیر المصلی وهو شرط لانها وصحة الاول
 اور ہر ہر میں تو فرض نماز ہی بجا ہو جاتا ہی اور ہر ہر میں سوی مصلی کی ہیں اور ہر ہر میں طہن ادا کی اور صحت کی ہیں پہلی
 المص فلا یجوز ادائها في المغفرة والقرى لكن ان صليت في القرية وكنت فيها يلزمك ان تخصها وتعمل قول
 شہر کا ہونا پس جب کا ادا کرنا جھل اور کا ناؤں جابر نہیں ہی لیکن اگر کا ناؤں اندھ جہد میں ہیں اور وہ دن ہو تو جھک جود میں جابا اور صحت کی
 علی ایاد ویا سبق الى القلوب انكاره وان كان عندك اعتذار فليس كل سامع تكتسب قن ان سمعه عندك
 قول پر عمل کا لازم ہی ہے بجا ہر البیات ہی جبین کو لو کہ اولین میں شبہ انکا کا پیدا ہو اگر جہک عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 قد جاء في الحديث انه عليه السلام قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقعد موقع التيمم واختلقوا
 اور ہر ہر میں تيمم ہی آیا ہی کہ ہی علیہ السلام فرمایا جو شخص اندھ ہو تو ہر ہر میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 في تفسير المصرو الصحيح انه الموضع الذي يكون فيه بيوت وسكوا واسواق وامير وقاض ينفذ الاحكام
 توفیق میں اختلاف ہی ہے بعض ہی کہہ کہ ایسا موضع ہی جبین گہر ہوں اور کوئی اور بار بارین اور ہر ہر میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 ويقوم الحارث وليس من شرط ادائها المسجد الجامع لجواز ادائها في فناء المصرو هو ما اتصل به معدن
 اور ہر ہر میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 كريض الخيل وجمع العسكرو دفن الموتى وصلوة الجنازة ونحوها ويجوز الخليفة وامير الحجاج اقامتها منى
 کہہ چہ ہر ہر میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 في الموسم لها تكون مصر في ايام الموسم لاجتماع شرائط المصرو فيها من الامير والقاضى والابنية والاسواق
 اولین میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 لانها لا تبقى مصر ابعد انقضاء الموسم وبقاءها مصر ليس بشرط ولا يجوز اقامتها بعرفات لانها ليست
 ان اثباتی کہ موسم کی گذرانی کی بعد مصر باقی نہیں رہتی اور باقی مصر کا کچھ نہیں ہی اور عرفات میں جو قائم کر جائیں نہیں الموسمی کہ عذر حاصل ہو
 بمصر ولا من فائتها بل هو فضاء ومفادته في ظاهر الرواية عن ابي حنيفة لا يجوز اقامتها في المصرو الا في موسم
 مصری اور ہر ہر میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 واحد فان ادبت في موضعين او اكثر فالجمعة للدولين تحريمه وقيل فراغ وقتل فيها جميعا وان لم يعلم
 جابر نہیں ہی ہے اگر دیکھ دیکھ ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل
 ايها الاول تبطل صلوة الكل في رواية عنه وهو قول محمد يبيحها فائدتها في موضعين متعددين وفي رواية
 معلوم ہوا کہ اولین میں تيمم ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل ہو کیو کہ ہر یک سامع منکالسا نہیں ہی کرنا ہو کیو کہ عذر حاصل

الا باذنه ولو شرع المأمور بها فيها ثم حضر اخر مكانه مضى عليها ولو حضر قبل شرعه لا يصح شرعه
 بدون اكل اذن كى جازين من اوردا كاضى وفيه يكره جازين كى اصحت هي فاشروع كركي جوبه وركي جوبه
 والثالث من تلك الشروط الوقت وهو وقت النهر فلا يجوز قبل الزوال ولا بعد دخول العصر
 بلى كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 خروجه الوقت وهو فيها يستألف المظهر ولا يبينه علمها باختلافها كمينه وشرطها والرابع من تلك
 ناهي كى اخر وقت جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 الشرط الخطية ولها شرط وركن واجب وسنة اما شرطها فكونها في الوقت حتى لو خطب
 شرطه من خطبة في خطبة كى شرط اوركن اور واجب او سنت بين خطبة كى شرط توبه كى كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 قبله لا تقهر وكونها بحضرة الجماعة حتى لو خطب وحده ثم حضر الجماعة لا تقهر وكونها جهر
 خطبه كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 بحيث يسمعها من يكون عنده اذ لم يكن مانع واما كركيها فمطلق ذكر الله تعالى بينها حتى لو قال
 كركيها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 الحمد لله اوسبحان الله والاله الا الله على قصد الخطبة يجوز عذر في حقيفة اوالقول لعطاس
 الحمد لله اوسبحان الله والاله الا الله على قصد الخطبة يجوز عذر في حقيفة اوالقول لعطاس
 او تعجب فلا يجوز وعندها لا بد من ذكر طوطى يسمى خطبة وهو مقدار ايات وقيل مقدار التشهد
 يا تعجب كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 من قوله التحي لله الى قوله عبده ورسوله لان الخطبة واجبة بالاجماع والخبرة الواحدة
 نطق الخيانت لله سى عبده ورسوله كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 والنسيخة الواحدة والتهديلة الواحدة لا تنهي خطبة وانا واجبها فالطهارة والقيام وسائر
 اوسبحان الله اركب بار اور لا اله الا الله كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 العورة واما سنها فكونها خطبتين مجلسه بيتها يشمل كى منهم على الحمد والتشهد والصلوة على
 كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 النبي صلى الله عليه وسلم والاولى على تلاوة اية والوعظ والثانية على الدعاء للمؤمنين والمؤمنات
 نبى صلى الله عليه وسلم جوبها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 بدل الوعظ وانما من تلك الشروط الجماعة واقدم ثلثة سوى الامام ويشترط كونهم رجالا عاقلين
 بدل كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 بالغين فلا يتعقد بالنساء والصبيان والمجانين ولا يشترط كركيها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 ليس جماعة نرى عورتون اور جوبها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 والمسافرين ويشترط بقاؤهم الى السجدة الاولى عند الى حقيفة فلو نفر باقياها وانقصوا عن ثلث ثم
 اور سافرون سى جوبها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب
 يستقبل الظهر وعندها لو نفر وابتعدا التيمم الجمعة والسادس من تلك الشروط الاذن العام
 ظهر ادا كركيها كى جوبها كذا في الترتيب بين اورديه وشرطه من وقت ظهر الى وقت غروب

وهو ان یفتی باسم الجامع و یؤذن للناس حتی لو اجتمع فی الجامع و اخلقوا بایه و صلوا فیها الجمعة لا
 اسفروا برکة مسجد جامع کا روزہ مکہ کا دی اور لوگوں کو آتی کی اجازت ملی بیان ملک کے اگر مسجد میں جمع ہو کر پیر روزہ اور بدھ کر دین اور مسجد کے ماز میں پیر
 یجوز وکن السلطان لو اخلق باب قصره و صلی فیہ بحشمه لا یجوز لانها من شعار الاسلام و خصائص
 توحید نہیں ہی اور ایسی ہی سلطان اگر حق حمل کا روزہ بند کر دینی تو حج کے ہمارے جو کہ نماز پڑھنے ہی اور مسلمان کے جسے اسلام کی نیت نہیں اور دین کے خاص
 الدین فلا بد من اقامتہ علی طریق الاشتہار وان فتم باب قصره و اذن للناس بالدخول فیہ یجوز سواء
 امر بن جن ہی ہی سوا کو خواہ مخواہ بطور اشتہار کی قائم کرنا چاہی اور اگر بادشاہ اپنی کمر کا روزہ مکہ کے لوگوں کو اجازت دے گی کہ دین پوری توجہ دے گی ہر برابری
 دخلوا والا لکن بیکره لعدم قضاء حق المسجد للجامع فاذا وجدت هذه الشروط كلها یجب السعی
 کہ کوئی جاوی یا نہ جاوی پر کمرہ ہی اور مسلمان مسجد جامع کا حق اور انہوں اور جب یہ تمام شرطیں پوری جائی جاویں تو اصرار حق پر سعی اور
 ترک البیع بالاذان الاول وهو الذی یکون علی المنارة بعد دخول الوقت فی الاصل لانه المعتبر فی
 بیع کا ترک کرنا پہلے اذان پر واجب ہی یعنی وہ اذان جو منارہ پر وقت ہرجا کی کی ہے ہوتی ہی موافق صبح قول کی اور مسلمان کی یہی اذان
 هذا الزمان وان کان حادثا غیر واقع فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما روی انه علیہ السلام
 اس زمانہ میں معتبر ہی اگرچہ نواح اسی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں نہ تھی کہ یہ روایت کی ہی علیہ السلام
 والامامین بعدہ کا سوا بصعدن المنبر بعد الزوال قبل النداء فیؤذن المؤذن بین یدیم فلما کان زمن
 اور یہ عہد کی کہ دو امام زمان کی بعد اذان کی پہلی منبر پر جاتی تھی ہر مؤذن کو بھی سامنی اذان پر مستحبات ہر جب زمانہ
 خلافة عثمان وکثر الناس رای ان یؤذن المؤذن قبل صعود الامام المنبر لیتنتهی الصوت الیہ فیخبروا
 عثمان کی خلافت کا آیا اور لوگوں کی کثرت کی کہ تو لوگوں کی ہی میں یہ آیا کہ مؤذن امام کی منبر پر جاتی ہی پہلے اذان کہا کرے تاکہ لوگوں کو آواز جاری اور سن کر آئیں
 وزاد اننا قاتلنا علی دارق سوق المدينة یقر بالمسجد یقال له زوراء وكان هذا الاذان سنة ايف
 اور دوسری اور اذان بڑی ایک ہر کہ جو یہ شکی ہزار میں مسجد کی پاس تھا اور کا نام زوراء ہی اور یہ اذان ہی مسنون ہی
 لقوله علیہ السلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين بعدی واما النداء الذی یکون فی وقت
 اس حدیث کا موافق لازم کہ روایت ہی پھر میں سنت اور میری بعد خلفاء راشدین کی سنت اور وہ اذان جرحاشت کی وقت ہوتی ہی
 الضعی للتنبیه علی ان هذا الیوم یوم الجمعة فیدعنه حریة الحیلم کذا ذکر فی مجمع الفوائد والحاصل ان کل
 اطلاع دینی کو کہ یہ دن جمعہ کا ہی سو بہت دعوت ہی اسکو حجاج کی جاری کیا تھا کتاب مجمع الفوائد میں یہ ذکر کیا ہی مطلب یہ ہی کہ جو
 اذان یکون قبل الزوال فهو غیر معتبر بل المعتبر الاذان الاول الذی یکون بعد الزوال اذ به یحصل الاعادة
 اذان اور پھر دینی ہی پہلی بوری سوا و اسکا کچھ اعتبار نہیں ہی بلکہ معتبر پہلی اذان ہی جو پھر پہلی کی بعد ہوتی ہی اسکی کس ہی اطلاع حاصل ہوتا ہی
 فان کان من یجب علیہ الجمعة اذا اذن هذا الاذان یلزمه السعی الی الجمعة فاذا حضر المسجد للجامع یصلی
 جب تک کہ ہر جمعہ واجب ہی جب یہ اذان ہو گی اور اسکو جلد جمع میں درجنا چاہی ہی ہر جب وہ مسجد جامع میں پہنچی تو ٹوٹتی ہی پہلی
 قبل القعود رکعتین تحية المسجد ثم اربع رکعات سنة الجمعة واذ توجه الامام الی صعود المنبر یحرم
 دو رکعت تحیہ المسجد ہی ہر چار رکعت سنتیں مسجد کی پڑی ہی ہر جب امام منبر پر جاتی کہ متوجہ ہو تو امام کو بیعت کا نزدیک
 الصلوة والکلام عند الذی حنیفة حتی یتیم الخطبة وعندھا لا یاس بالکلام قبل الشرع فی الخطبة واذ ا
 نماز اور بات جیت سب حرام ہی جبکہ خطبہ تمام ہو جاوی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ شروع کر لی ہی پہلی پہلی کو کچھ نص لفظ نہیں اور جب
 جلس علی المنبر یؤذن المؤذن بین یدیه الاذان الثانی واذ اتم الاذان یقوم ویخطب خطبتین بل یصلی بایہما یجلس
 امام منبر پر چاہی تو مؤذن اور مسلمان سانی دوسری اذان پڑی اور جب یہ اذان ہو چکی تو امام کچھ ہو کر دو خطبہ پڑی اور ان کی چھین

خليفة من اهل البيت فكل عضو من هذه في موضوعه ويستحب النجوم الى شطرها الا امام عند
 اوقاف كسب بدينها في كل وقت لم يفرغ من كسبها
 الخطبة لكن الرسم ان اتمم يستحب الى القبلة المخرج في تسوية الصفوف لكثرة الزحام كذا ذكر في
 كتاب منسوخ من يدوي كروية بغير من وجع السوطي ومن سببه في كل من سببه كثرته في حرج هو تباي
 شرح الهداية للسوحي واذا فرغ من الخطبة وشرع المؤذن في الاقامة ينزل من المنبر ويصلي
 جوسه وحي في اوجبه خطبة في اوزون كغيره في اوقاف منبره في اوتر كقدم كدركت نماز جمعته في اوقاف
 بالناس ركعتين صلوة الجمعة ولو وقع الاشتباه في صحتها بتعدددها ووقوع الشك في المصر
 اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 يصلي بعدها كل واحد منهم فردى اربع ركعات اخر ظهر كما سبق ثم اربع ركعات بغية السنة
 قوبك يدوي كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 عند في خيفة وعندها ستم ركعات ومن ادرك الايام فيها ولو في التمسك اوفى سجود السهم يصلي
 امام ابو حنيفة في ترك اربع ركعات اوصا حين في اوقاف منبره في اوقاف منبره في اوقاف منبره
 معه ما ادرك ويبقى عليه الجمعة وقال محمد بن ادرك في الركعة في الركعة الثانية يبني على الجمعة
 في الركعة الاولى اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 وان ادرك بعد ما فرغ من الركعة في الركعة الثانية يبني عليه الظهر ومن لا عزله اذا صلى
 اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 الفجر قبل ان يصلي الا امام الجمعة يصوم ظهره لكن يكون عاصيا لترك الجمعة ويكره للعدو ومن
 بينا من سببه في اوقاف منبره في اوقاف منبره في اوقاف منبره
 والمسجونين داء الظهر في المصر بالجماعة سواء كان قبل فراغ الامام من الجمعة او بعده لان الجمعة
 اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 بالجماعة وفي داء الظهر بالجماعة تفريق الجماعة عن الجمعة وتقليد ايامها بتجاذل اهل القرى اذ الجمعة
 جفت في اوقاف منبره في اوقاف منبره في اوقاف منبره
 عليهم ولا يفيض داء الظهر بالجماعة الى تفريق الجمعة وتقليد ايامها في حرق كسائر الايام
 جمعة من بين داء الظهر بالجماعة تفريق الجماعة عن الجمعة وتقليد ايامها في حرق كسائر الايام
 في جواز داء الظهر بالجماعة من غير ركعة ويستحب للبرص ان يصلي الظهر قبل فراغ الامام من الجمعة
 جفت في اوقاف منبره في اوقاف منبره في اوقاف منبره
 لرجاء البر في كل ساعة ومن جاء الى الجمعة ووجد المسجد ملان وامر ان يتخطى الناس ان كان يؤذنه
 السوطي من اهل البيت فكل عضو من هذه في موضوعه ويستحب النجوم الى شطرها الا امام عند
 بالتحطى لا يتخطى وان كان لا يؤذى احدا بان لا يطأ ثوبا ولا جسدا لا يسان بان يتخطى ويدلوه من الامام
 اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم
 وذكر الفقيه ابو جعفر عن اصحابنا ان التحطى لا يساس به مالم ياخذ الا امام في الخطبة ويكره اذا اخذ
 اورد كجمعه في صحتهم كغيره في يدوي كجمعه في صحتهم

فعلى هذا يكون جواز التغلبي مشروطا بشرطين احدهما ان لا يؤذى احدا والثاني ان لا يكون الا حراما في
اسروايت كى موافق تغلبي جازي هو كى روضه هين ايك توبه كى كسيكو ايزه

المخطبة يسر الله تعالى على اهلها موافقا لرضاءه بلطفه وكرمه المجلس الخمسون في بيان
التي يكو آسان كى موافق ابني رضائي على كى ابني لطف اوركم هي في غير محال باسرون مجلس مصافحه كى بيان من

المصافحة وبيان كيفيتها وفوائدها وبرد عينها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اوراوسكى كينيت اورهرز اورفا كدى اوراوسكا بدعت هونا في محل رسول الله صلى الله عليه في قويا

ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا وفي رواية اذا التقى المسلمان
فمنهم كوى ورسلمان كرمين اورمصافح كرمين مكرودو جلا هوني بي بي بخشي جاينكي اورايك اديت بين هي جب روسلمان بين

فيتصافحان وحمد الله واستغفر الله غفر لهما هذا الحديث من حسان المصاير رواه البراء بن عازب
اورمصافح كرمين اورالله تعالى حمد كرمين اورالله تعالى استغفر تالين قوايد اوراودون دوتون كنجش ديكا به حديث مصابيح كى حسن محدثون بين هي برارن عازب كى

والفاء فيه لفظ خاص للتعقيب موجبه تعقيب التصافح الالتقاء والتصافح على ما ذكر في صحيح البخاري
اورفا اسمن لفظ خاص تعقيب كى واسطى هي جس هي مصافح طاقات كى چهي واجب هوتا ي اورصافح موافق مضمر صحابهم كى مصافح هي

المصافحة فيثبت شرعية المصافحة عند لقاء المسلم لاجبيه وتكون من تمام التحية بينهما لما
رمصافح كاشوع هوتا روقت طاقات ايك سلم كى بهاني مسلمان هي ثابت هوتا ي اوراودون دوتون سلام كى تاي هي اسوطي كى

روى عن ابى امان انه عليه الصلوة والسلام قال تمام تحياتكم بينكم المصافحة وهذا الحديث ايضا
ابوامام هي رويت هي كى هي عليه الصلوة والسلام في فرما ي تاي تحياتي ايك سلام كى مصافح هي به حديث هين اديت كى

يدل على كون شرعية المصافحة عند الملاقاة لانه عليه السلام جعلها من تمام التحيات التي
كى مصافح طاقات كى وقت مشوع هي اسوطي كى هي عليه السلام في مصافح كى تاي تحيات كايلا اورتحيات

جمع التحية وهو السلام والسلام انما يكون عند الملاقات وكذا هو من تمامه فينبغي ان توضع
جمع تحية كى سلام كوتهي بين اورسلام سوا وقت طاقات كى هين هوتا اورايسي هي جو چيز سلام كى تاي هي اب سنوا رسيه هي كى

حيث وضعها الشرع ويراعى سننها والسنة فيها ان تكون بكلمتا البدن وان في غير حال الملاقاة
مصافح اديت هون كى جهان او كوشع في قائم كيا ي اوراوسكى طريقه سنون كى عانيت هو اورسون اسطوريه كى كودون ايتوي هو اوردون وقت طاقات كى

مثل كونها غفيرة صلوة الجمعة والعيدين كما هو العادة في زماننا فالحديث ساكت عنه فيبقى
جيسي بعد ما راجعه اورعيد بين كى جواس ما زين عادت جاري هي سويديت هي ثابت هين هي بس بين

بلادليل قد تقرر في موضعه ان ما لا دليل عليه فهو مردود لا يجوز التقليد فيه بل يرد ما روى عن
بلادليل هي اورايسي كيه بين بهشت ي كى كوس اركي كچيدليل هين هوتا توده مردود هوتا ي اورمين تقليد جازي هين بلكه به عاينده طي رويت هي هون هي

عاشته انه عليه السلام قال من احداث في امرنا هذا ما ليس منه فهو راي مردود فان الاقتراء
كى هي عليه السلام في فرما ي جسي كچيدنيا بيد ايكيا هامي اسرون بين جويين بين هي هين ي سوده سوي ي هين مردود كيكه كچيدوي

لا يكون الا بالنبي عليه السلام اذ قال الله تعالى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ وَمَا تَكُن مِّنَ الْأَشْيَاءِ
سوا هي عليه السلام كى كسيكي هين اسوطي كى الله تعالى فرما ي اورجوي نكودوسيل سولي او جسي بخشي سوچيدوي

وقال في آية الأخرى تَلْعَنُوا الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ عَنْ آمُرِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَهُمْ فَإِنَّمَا لِكُلِّ الْفِتْيَةِ وَفِتْنَةٍ أَوْ بِصِيْبِهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
اورايك اديت من فرما ي سولوي بين هو كچيد خلاف كرتي بين اوكل سلم كى كچيد اهل به كچيد خاي يايچي او كوكو كچيد كى مار

ان الصبی اذا بلغ سبع سنین یومر بها واذ ابلغ عشر سنین ولم یصلها یضرب علیها لما روی انه علیه السلام قال
بج حیات برک و بوجاد و کونک و غار یثی سکه اوت و جب دس برسکا هرگز غار نه یثی تو اکر کر یا چای اسی که رویت که کنی علی یسلم فی دنیا
مرد اولادکم بالصلوة و هم ابناء سبع سنین و اضربوهم علیها و هم ابناء عشر سنین فانهم وان لم یکن الصلوة فرضا
سکه که اینها اولادکم و اسفل تا نیک و حیات برسکی برون اورا و کونکر که غار یثی و جب ده دس برسکی برون کیونکه سحر عزمین اگرچه او نه بر غرض نهین ی
علیهم الا انهم عند بلوغهم عشر سنین یستحقون بترکها عقوبة الشرع فی الدنیا لبعثاد و هاء و یستأنسوا فیها فی صغرها
چرا ده دس برسکی برون تو غار چه یثی پر دنیا بین سنه و ادر شرعی سنای بین تا که غار کی تو کر بوجادین اورا و کونک بین اوس سی دل نگاری
حتی لا یتکوهان فی کبرهم و قد ثبت فرضیتها بالکتاب فی السنة و اجماع الامة اما الکتاب فقوله ان الصلوة کانت علی
تا که هر جوان هرگز تو کر نکرین اورا و یستحق فرضیت غار کی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی ثابت سی قرآن توید سیایت سی بر غرض هر مسلمان برون
المؤمنین لیسنا مؤمنون ای فرضا موقت اول النص علی ان الصلوة فرض موقت محد و باوقات لا یجوز اخراجها عنها
وقت باند حکم ای فرض وقت بندی هوی سوبه آیت دلالت کر تی سی که غار فرض وقت بندی هوی حدیث معرک هوی و فتون کی سی یا عذر دقت سی او هر
بلایه بر ما روی انه علیه السلام قال من ترک الصلوة حتی ضل وقتها ثم قضی وقتها ثم فی الذکر حقیبا المخبثا لثوب سنة
هرگز غار نهین سولعی که رویت تا که علی یسلم فی دنیا و کونکر که غار یثی اتی که او کما وقت تکلیب هر قضا کی تو دوزخ من کی عذر عذاب کیا چا و کونکر که غار یثی سکه که
و السنة للثلاثة و سنین یومر بها کل یوم کان مغفلة الفسنة و العذر الشرعی المبیح لتأخیر الصلوة عن وقتها ستة
اور بر سنین سوبه سکه هر برون کی مقدار نه از بر برسکی اور عذر شرعی جی سی غار کی وقت کا ثبات با مباح هوتا سی چه
اشیاء احرها النسیان و الثا التهمة و الثالث الاغناء و الرابع الجنون و الخامس الجحش النفس و فیهما هذه الاعذار
چیز بین این ایک تو برون جانا اوسری سوجانا تسیری بیوش بوجانا جوتی دیوانگی یا نجونی حیض جوتی نفاس اوسویان عذرات
لذکرة لا یجوز تأخیرها عن وقتها حتی ذکر فی الذخيرة ان امرأة اذا خرجت راس ولدها و خافت وقت الصلوة تتوضأ
مذکوره کی غار نهین و وقت سی ذکر فی جایز نهین سی بیان نکر که غار نهین بین به مذکوره کی کما عورت اگر جنبی هوی سی کما کل چا هوا و وقت مذکوره کی غار نهین
ان قدرت و لا یتمتع بجلوس لیس لها فی قدر اوجفرة و فصل قاعدة ترک و سجود فان لم تستطع ان تروی ایماء یعنی
توضو کر اگر کسی نهین تو نیم کر کی اولوس بچه کاسه سنه یا این یا اگر سی من که سی لغو غار نهین کر کوع اوجوه سی ادا کر اگر به نهین سکی قاشا ده سی هرا ده سی
انها فصلی بحسب طاقتهما و لا تترك الصلوة لان الصلوة لا تنقطع عنها ما لم تصر لنفسها و ذلك یترجم و اکثر الولد والدم ولذا
که او وقت بین عورت ایق قدرت کی مؤمن غار نهین ادا کر او غار کوننه چه یثی اسولعی که غار نهین ادا کر اوسر ساق نهین هوی جینکه هصا نفاس بین هوی اورا غار جی هوتا سی
من موقوف علی یوم و خاف خرجه وقت الصلوة یدخل أعضاء الوضوء فی الماد بنية الوضوء ثم یصل بالاماء و لا یترك
جور دانی انقضت بریشا جی لغو غار نهین کا وقت جانی لگی تو اعضا وضو که متوکی نیست سی بانی من نا جل کر ی بهر اشاره سی غار نهین علی اور غار کونکر
الصلوة و لکن من شئت بیده و لم یکن معه احد یوضیة او یتیمه یسبح و یمجده و ذکر علیه علی الحائض بنية التیمم
مذکر اولوس بین لگی غار نهین نهین ده جابین اوسر کاسه سکه کو سی ایسا نه جوضو یا تیمم کر ای تو اپنا مننه اور بانه کنینون تک تیمم کی نیست سی یاور برملی
و یصل و لا یجوز له ترک الصلوة و لا تأخیرها عن وقتها فانظر ایها العاقل و تأمل فی هذه المسائل التي یتمتها الفقهاء اهل
اور غار نهین لی اورا غار نهین کا تر کر غار نهین نهین اور نه نکر که وقت سی جایز سی اب و کیم توای عاقل و او سوجه سی تو ان مسائل من جوفقی فی بیان کنی بین کیا
تجد فیها عذرا غیر العجز التام لتأخیر الصلوة عن وقتها فضلا عن ترکها و لحاصل ان المكلف لا وسیعة له فی ترک الصلوة
تجکونک غیر غار نهین و وقت سی سوار غیر نهیم کی کوئی عذر هتا سی چه ای که ترک کرنا مذکوره حاصل بهی تکلف غار نهین کر کی کی اور نه وقت سی
ولا فی تأخیرها عن وقتها مطلقا و انما فی وقتها بابی وجهه کان هذا بیان کنیها فرضا موقتا و لا کونها قضاء فلقوله تعالی
تا جی کر کی سی یا عذر هتافت ادا کر هرگز غار نهین نهین کیونکه سی عذر هوا کر سی به نه تو سر تلال فرض موقت هوی تو کا بی اورا و جی که نه سولوس آیت سی ثابت سی

در بیان فرضیة الصلوة

احمد بن حنبل واسحق بن راهویه وعبد الله بن المبارك والفتح والحکم بن عتبة والیوایب السخفیانی فی ابوداود
ابن حنبل اور اسحاق بن راهویه اور عبد الله بن المبارك اور فتحی اور حکم بن عتبه اور الیوایب سخیانی فی ابوداود
طیالسی وابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم وذهب الخرون الی انه لا یکفر وجماع الاحادیث التي تدل علی کفر تارکها
طیالسی اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور سواد بنی اور ابونکول و غیرہ کہتے ہیں کہ کافر نہیں ہوتا اور ان احادیث کی جوئی غازی کفر و دلائل کفر میں سے ہوتا ہے
علی ترکها جاحداً علی الزجر والوعید یعنی ان المؤمن لا یترکها ومن ادلتهم علی عدم کفره قوله علیه السلام
کرتے ہیں کہ کفر انکار تک ترک کرے یا زجر اور وعید پر عمل کرتے ہیں مؤمن شخص نماز نہیں ترک کرتا اور ابونکول دیکھ میں ہیں کہ یہ لفظ نماز کا نہ ہے بلکہ یہ کفر کا ہے
خمس صلوات فرضہن اللہ تعالیٰ من احسن وضوءهن وصدقهن واثم رکوعهن وسعیهن حشون
کافی یا مائزین اللہ تعالیٰ فی فرض کی جن جسن فوینہن وضو کیا اور وقت پڑا تو ان کو اور رکوع اور سعی و رکوع پوری کیا اور سعی کسار کیا
کان له علی الله عهد ان یفعله ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء عفر له وان شاء صد به ففعله
تو ابونکول نے کہا کہ اللہ پر کافر کو کوئی عہد نہیں تھا اور جس نے عہد کیا تو اس کا عہد کبڑا نہیں چاہی اور کوئی عہد ہی اور جی غلاب کری حساب سے قبول
علیه السلام ان شاء عفر له دلیل علی عدم کفره للاجماع علی ان الکافر لا مغفر له وقد قال الله تبارک وتعالیٰ لا
حضرت کا اگر چاہی اور کوئی عہد نہیں
کافر ہونے کی دلیل یہ کہ یہ شخص میں کوئی فکر و غفرت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ فی قرآنی اس لیے اس میں
یکفر ان یشرک به ویکفر ما ذون ذلك من کثرتا وایضا قد اختلف الفقهاء فی حد تارکها عدا بلاندر فقال حماد
بغشت کا اس کا شکیبہ نہ اور اس سے بھی بگشتی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ فقہاء میں اختلاف کیا ہے فی نماز کی سزا میں جو عدا بلا عذر ترک کری سوا
بن زید وکحلی والشافعی ومالك واحد بن تارکها عدا بلاندر یقتل اربعة سنتا جرم یقتل کھل اربعة اعوام
بن زید اور کھول اور شافعی اور مالک اور حماد بن حنبل کہتے ہیں کہ فی نماز عدا بلا عذر کو قتل کریں ان فرقہ کی کہ عمر کی نزدیک کافر جو عمر کو قتل کریں ابوداود کی
من هؤلاء یقتل حد الکفر وجماع الاحادیث الی اللہ علی کفر تارکها علی استحقاق جزا الذکر ولیس الذکر فی الدنیا
نزدیک حد ہے من قتل کریں کفر کی سبب ہیں اور ان احادیث کو جہی نماز کی کفر پر دلائل کرتے ہیں علی کیا ہی معنون ہے کہ وہ عمر کی سزا کی اور کفار کا دین
جزاء غیر القتل وعند ابی حنيفة لا یکفر ولا یقتل بل یحسب ایدا وقیل یضرب ضارباً شدیداً حتی یسبل منه الدم مباح
میں سوا قتل کی اور کچھ کہتے ہیں ہی اور امام الوضیف نزدیک کافر نہیں ہوتا اور نہ اس کو قتل کریں بلکہ دایم محسوس کیا جائے اور کوئی کشتا ہی اور کوئی تارکین کو قتل نہیں لگتی تاکہ عیب
فی الزجر وقبل یضرب ضرباً یبطل اوجوبه وقبل یعزب یاخذ المال لورای الحاکم فیہ مصلحة لا طبعاً اذ قیل فی کیفیت
زجر ہو ہی اور کوئی نہ ہی اس کو ملے جوابی آخر نماز پر کسی ایم جاوی بعض کہتے ہیں ان کا نہ دلائل اگرچہ اس میں بعض مصلحتیں ہیں مگر یہ کہ یہ نہیں اس لیے کہ کیفیت
انہ یا یخونه فیمسکه حتی یتوب فاذا تاب یرد علیه کما فی اموال البغاة وان ائس من توبته یصر فی الاماری فعلی هذا
اسکی یہ بیان کہ قاتل کو اس کا مال لیکر یا کسی بیان تک کہ وہ توبہ کی توبہ الی پیری جیسی باغیان کا مال پیری ہیں اور اگر تو کسی اس میں قطع ہو تو اس کا کچھ خبر نہ کرے
یحیی علی المؤمن ان یخاف علی اداء الصلوات الخمس فیصلیهما کما امر باحسان وضوءها وادعیة وقتها وانما امر کوعها
ابن بیان کی موقوف مؤمن پر ہے کہ وہ اپنے پانچ نماز کی محافطت کرے اور اگر وہ کچھ غرض اور کسی طرح و ضرورت اور قوت کی حالت میں کوئی رابع
وسعی دھا وحشونہا وان عفر عن شیء منها فلیجتهد فی سنته وفوائده ولا تساهل فیها حتی یکمل بها فوفیه
اور جو دہو پوری پوری کرے نہایت فوری ہی اور اگر کسی نے کسی کی محافطت ہو جائے تو اس کی سزا ہو کہ اس کی سن اور فوائد میں خراب کوشش کی سستی کرے تاکہ اس کی فرض کامل ہو جائے
لما روی انه علیه السلام قال اول ما یجسب به العبد يوم القیمة صلوته فان وجدت تامة تکتب تامة
اسوا سطحی کہ روایت ہے کہ کسی علی اسلام فی قرآنی یا علی سبیل کہتے ہی قیامت کی ان حساب کیا جائے گا تو ان کا اور اگر وہ پوری کچھ کچھ جاوے گی
وان نقص منها شیء قال الله تعالیٰ انظر اهل العبدی من تطوع فان کان له نطوع یکمل له ما ضیع من فرضه
اور اگر وہ میں کچھ نقصان نکلا تو اللہ فرما دے گا ابونکول دیکھ تو اس نے ہی کہ تعین ہی ہیں پھر اگر وہ کسی نفعین ہو گا تو اس کی فرض میں جو نقصان تھا

من تطوعه يعني من صلى صلوة المفروضة ووقع فيها نقصان بأكمل ذلك النقصان بالتطوع ان كان تطوعه ولكن من
نفسه لا يبرأ من وجوبه كمن صلى فرضه من غيره او من صلى ركعة واحدة من ركعتين او ركعتين من ركعات
لا يحسن الفرض كيف يحسن النفل بل هو في النقصان اشد لخفة النفل عند الناس عدم مبالاة الناس به لا سيما هذا كما من يظن
شخص فرضه لا درست بين ركعة فركعة او ركعة واحدة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
به العلم انه في نقله بل في فرضه يترك تعديل الركعات وينتقل ذلك فكيف العلماء الذين هم كما هو الامر لا يعلمون الدين هؤلاء
يترك ركعة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
فان تعديل الركعات عند الله يوجب في المشافعي فرضه بطلان الصلوة بتركه وعندنا في حنفية وجوبه وقبوله الكوفي
بذلك تعديل الركعات ان ابو يوسف اورثه في تركه فرضه تعديل تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
لا يبطل الصلوة بتركه بل ان تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
وذلك من تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
أدب مع الكراهة التحريمية وتبين رواية الجرجاني فصل هذه الرواية لا يلزم سقوط السورة بتركه سهوا ولا بحادثة
فان جوهره محرم جازي في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
بتركه عمدا بل لا يوجب مع عدم تحقق العتاب وبيان الشافعية فانما ان كان تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
فصل رواية الرواية في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
توافق رواية وجوب اعادته كغيره من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
الاولى وتوالتنا الى السنة يمكن مستحقها الاعتناء به من الشفاعة واذا كان الحال هذا فكيف يمكن امثال هذه
بين ركعة او ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
التعاقب ما نقص من الفرض هيئات هيئات بل اوله من تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
كذلك في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
الشفاعة وقد روي انه عليه الصلوة والسلام ترك ركعة واحدة وهو لا يتم ركوعه وينقر في سجوده فقال اوما هذا
محمود هو اورثه في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
على حاله هذا مات غير ذلة في غير ركعة واحدة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
من حاله من رجاءه في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
والطائفة فيها ولم يفرق في ركعة واحدة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين
اوروكي في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
يحصل الا انه كيف وقد صرحوا بركعة ترك القنوة والجلسة والطائفة فيها وقال القرافي في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
كما بينه بتمامها في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
فلا اعتبار بقوله من قال الواجب من ركعات الصلوة اقل ما يصل عليه اهم لان من اقتص على ذلك يصدر عليه اب
كذلك في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في
ينقر في الصلوة ويدخل في الدم المرتب على ذلك بقوله عليه السلام تلك صلوة المنافق يسجد بحرق الشمس حتى اذا كانت بين
عائدين في تركه في غير ما اطل به جازي في اوله من حنفية ووجه تركه جسي اوله تركه في

من تطوعه يعني من صلى صلوة المفروضة ووقع فيها نقصان بأكمل ذلك النقصان بالتطوع ان كان تطوعه ولكن من نفسه لا يبرأ من وجوبه كمن صلى فرضه من غيره او من صلى ركعة واحدة من ركعتين او ركعتين من ركعات لا يحسن الفرض كيف يحسن النفل بل هو في النقصان اشد لخفة النفل عند الناس عدم مبالاة الناس به لا سيما هذا كما من يظن شخص فرضه لا درست بين ركعة فركعة او ركعة واحدة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين

من تطوعه يعني من صلى صلوة المفروضة ووقع فيها نقصان بأكمل ذلك النقصان بالتطوع ان كان تطوعه ولكن من نفسه لا يبرأ من وجوبه كمن صلى فرضه من غيره او من صلى ركعة واحدة من ركعتين او ركعتين من ركعات لا يحسن الفرض كيف يحسن النفل بل هو في النقصان اشد لخفة النفل عند الناس عدم مبالاة الناس به لا سيما هذا كما من يظن شخص فرضه لا درست بين ركعة فركعة او ركعة واحدة من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين او ركعتين من ركعات ركعتين

لا يجوز إلا أن يكون في جهته عند ما يرمع السجود بها ووضع اليدين والركبتين ليس فرض بل هو سنة وأما وضع
 جبهته بين يديه أو عرضته بين يديه أو كذا في بيانه من اليسار يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 القدمين فقد ذكر القدمين والكركي والمصداق أنه فرض حتى لو سجد ولم يضع قدميه وأصلها على الأرض بل
 قدمه كركبها أو قد يرى أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 رفعها عن الأرض لا يجوز سجودها ولو وضع أحدهما يجوز ولكن يكره وذكرنا في التماسي أن وضع اليدين والقدمين
 دون موضعهما أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 سواء في عدم الفرضية وقال الكمل الدين في شرح الهداية أنه الحق وذكر في شرح المنية أنه لا بعيد عن الحق والمردود نعم
 عدم فرضية يمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 القدمين على ما ذكر في الخلاصة وضع أصابعها والمردود بوضع الأصابع توجيهها نحو القبلة ليسكن الاعتقاد عليها
 ركبتين سوى ما وافق أو من يدين كجواز صدين في دون يديها أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 حتى لو وضع ظهر القدمين ولم يوجه أصابعها وأصابع أحدهما نحو القبلة لا يصح سجودها وهذا مما يجب حفظه
 بيان ذلك كدرون يديها أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 وأكثر الناس عنه غافلون ولو كان موضع السجود أرفع من موضع القدمين مقدرا نصف ذراع يجزئ وإن كان أكثر من
 أو أكثر لو كان سوا فل يمين أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 لا يجوز ولو سجد على كونه عامداً أن كان كونه متصلاً بالجبهة ولم يكن غليظاً بحيث يوجد على الأرض يجوز لكن يكره
 ولو لم يكن متصلاً بالجبهة بل كان فوق الجبهة أو كان غليظاً لا يوجد على الأرض لا يجوز وكذلك لا يجوز السجدة على
 أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 كل شيء لا يوجد فيه سجود الأرض كالقطن المحلج والتلم والدخن ونحو ذلك لعدم استقرار الجبهة على الأرض أو
 أي شيء يجره بغيره يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 يتصل بها ولو سجد على فاضل قربة أو وسط خرقة على الأرض وسجد عليها فلا كلام في الجواز وإنما الكلام في الكراهة
 في مقام يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 والصحيح عدم الكراهة لما روي عن أبي حنيفة أنه صلى في المسجد الحرام وسجد على خرقة فقال له رجل لا يجوز هذا
 أو صحيح يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 فقال له الإمام من أين أنت فقال من خولزم فقال جاء التكدير من وراءه يعني أنكم تعلمون مناهم تغفلون ناهل
 إمام بل يوجبون تكبيراً كركبته والأي أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 نصلون على البردي في دياركم قال نعم فقال تحوزون الصلوة على التحشيش ولا تجزئونها على الخرقه والسادس من
 أي شيء يجره بغيره يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 فأفضل الصلوة الفقرة الأخيرة سواء تقدم ما بقعة أخرى أو لم تتقدم كما في الشائفة وقد الفرض فيها مقدار
 غار في فرض يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه أو كذا في بيانه من اليمين يمينه
 ما يمكن فيه من قراءة الشهادتين إلى قوله عبدة ورسوله لقوله عليه الصلوة والسلام لأن مسجود حين غلبه
 عبدة ورسوله فكيف يشهد لله

الأفعال في الصلوة حالة النوم لا تعد برصد رها من غير اختيار فيكون وجوهاً لها من هذه المسئلة بكثر
 افعال ما بين من هو بين الواجبين او اختيار بين الواجبين او اختيار بين الواجبين او اختيار بين الواجبين
 وقومها لا سيما في التراويح وخصوصاً في ليالي الصيف لكن الناس عنها اقلون يسئل الله تعالى علاماً لوقته الرضائه
 تراويح من اورده على النفس وجوهر موكب كسب من هو بين الواجبين او اختيار بين الواجبين او اختيار بين الواجبين
 بلطفه وكرمه المجلس الثالث والخمسون في بيان فضيلة الصلوة الخمسة وكيفية الكفارة للذنوب
 ابن ابي عمير في مجلس

كفارة للذنوب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم لو ان نخل ابياب احدكم يغتسل فيه كل يوم
 كفارة هو ما وسعها ما يكون في رسول الله صلى الله عليه وسلم في ما بين
 خمساً هل يبقى من درنة شئ قال لا قال فذلك مثل الصلوة الخمسة بحواله هذه الخطايا هذه الحديث من
 باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 صحاح المصابيح رواه ابوهريرة وقد بين فيه ان من صلى الصلوة الخمسة بعقله تعالى ذنوبه بركات تلك الصلوة
 مصابيح كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 فلا بد للمؤمن ان يؤدبهم عليه في اوقاتها باتمام ركوعها وسجودها وسائر ما يغفل فيها فانه تعالى وان امر
 سبوسن كولا من كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 بها في موضع من كتابه لكن ذكر اركانها فيها متفرقة حيث بين فرضية تكبيره الا فتعلم بعقله تعالى في سورة الحمد
 كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره

وتركك فكذلك وقضية القيام بقوله تعالى في سورة البقرة وقوله في قوله تعالى في
 اورا في ربه كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 سورة المزمل قارعه واكثر من القرآن وقضية الركوع والسجود بقوله تعالى في سورة الحج يا ايها الذين امنوا
 من قول كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 انكفوا واسجدوا وانما عرف الترتيب بتعليم النبي عليه السلام تامرة بفعله وقارة بقوله علم ما بين العلماء
 ركوع ركود وسجود اور ترتيب حرف على عليه السلام كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 في كتبهم وقالوا من يريد الدخول في الصلوة يكبر ويقول الله اكبر من غير ادخال اليد في همة الله وهمة اكره
 ايها الذي يكون بين يدي الله اكبر من غير ادخال اليد في همة الله وهمة اكره

وبائه اذ لو حصل المد في احدى الحزمتين لا يصير بشارعا في الصلوة بل لو وقع في اثنا عشر تقصد صلواته ولو تعدت
 اسوا من كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره
 يكفر لانه يصير استغفاره مقتضاه الشك في كبرياء الله تعالى وقيل ان كان لا يميز بين المد وغيره يكون شاذاً
 في الصلوة ولا تقصد ولو وقع في اثنا عشر لا يستفهم ما يحتمل ان يكون للتقير لكن لا يلزم احد من هذا الجمل لا يصح
 ان يكون صلواته والتقير المستفاد من الاستفهام معناه من الخطاب على الاقرار بالعرفه والاشان لا يصح ان يحل
 اي اذ تقير بغير استفهام من حاصل هو في اوسى بغير مدرك كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره كذا في الحديث من باخذ في غير هذا ما ذكره

في الحديث

قوله الصافات من باب التخفيف فاذا فرغ من القراءة يكبر للركوع مع الاخطا فلو لم يكبر حال الاخطا
 من الصافات كما يجب تخفيف من داخل في هرجه صلوات من خارج هرجه فلو ركع في أي جهتي سوى التي التي تكبر بها في غير تكبير
 لا يكبر في الركوع لغوات محله وقد ذكر في المنية ان في اتيان اذكار الشريعة في الانتقالات بعد تمام الانتقال
 فلو كان من غير تكبير في السجدة كما فعلت به كبريا اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 كراهية تركها عن موضعها وتخصيلها في غير موضعها وبعد التكبير يضع يديه على ركبتيه مع تقرير بعض
 رواه است بين كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 ولا يندب تفريق الاصابع الا في هذه الحالة وتبسط ظهره بحيث لو وضع على ظهره قدح مملوء الماء لاستقر
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 ويستوي راسه بظهره ولا يرفعه كالحية ولا ينكسه كالخنزير ويقول في ركوعه سبحان رب العظيم ثلاث
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 مرات وذلك ادنى كمال السنة ويكره ان ينقص منها وان زاد عليها فهو افضل ان كان منفردا وكان
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 اتمامه على وتر غير راسه قائلا سمع الله من حمده واذا استوى قائما يقول في القيام ربنا لك الحمد
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 ان كان منفردا ثم يكبر للسجدة مع الاخطا وان لم يكبر حال الاخطا لا يكبر في السجدة لغوات محله ثم
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 يضم يديه على الارض مضم اصابعه ولا يندب ضم الاصابع الا في هذه الحالة ثم يضم وجهه بركبتيه
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 بحيث يكون ابهاما حذاه اذنيه ويبدى ضبعيه الا في الارحام ويجافي بطنه عن فخذيه ويوجه اصابع
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 رجليه نحو القبلة ويقول في سجوده سبحان رب الاعلى ثلاث مرات وذلك ادنى كمال السنة حتى يكره
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 ان ينقص منها وان زاد عليها فهو افضل ان كان منفردا وكان اتمامه على وتر والمرّة في السجدة كالرجل الا انها
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 لا تبتدى ضبعيه ولا تجافي بطنه عن فخذيه بل تلتزم بطنها بفخذها لتكونه استقرها وتمام السجدة يكون
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 بوضعه للجبهة والالف ويكره باحدها وكذا يكره السجدة على كور عمامته ان كان كورها متصلا بالجبهة
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 ولم يكن غليظا بحيث يوجد حجم الارض فلولم يكن متصلا بجبهته بل كان فوق الجبهة او كان غليظا لا يوجد
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من
 فيه حجم الارض لا يوجد وكذا لا يوجد السجدة على كل شيء لا يوجد فيه حجم الارض كالعظم المحلوم والشلم والدخن
 اورد من بين مذكرى كبريا لو انك لم تكبر في السجدة اورد من بين مذكرى كبريا في اذكار الانتقالات في اذكار من

وتغزو ذلك لعدم استقرار المحبة على الأرض وما يتصل بها وروى الميدين والركبتين على الأرض في السجدة ليس
 اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 بقبض بل هو سنة وأما وضع القدمين فقد ذكر القدرى والكوفي والخصان أنه فرض حتى لو سجد ولم يضم قدميه
 في مكانتي اورادون يأنو كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 أو أحدها على الأرض بل دفعها عن الأرض لا يجوز ولو وضع أحدهما المحذور لكن يكره وذكر القدرى أن وضع اليدين
 يأنو كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 والقدر من سواد في عدم الفرضية وقال أكمل الدين في شرح الهداية هو كقولهم وذكر في شرح المنية أنه بعيد عن الحق
 اورادون يأنو كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 والمراد بوضع القدمين على ذكر في الخلاصة وضع أصابعها والمركب بوضع أصابعها نحو القبلة لا يمكن إلا بوضع
 اورادون يأنو كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 عليه حتى لو وضع ظهر القدمين ولم يخرجه أصابعها أو أحدهما نحو القبلة لا يصح سجدة وهذا ما يجب حفظه
 بيان ذلك كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 وأكثر الناس عنه غافلون لم يفرم له مكبرا ويقعد ويضع يديه على فخذه فإذا طمأن جالسا وسكن
 اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 اضطراب أعضائه بأن يمكث مقدرا لتسبيحه يكبر ويسجد سجدة ثانية كالسجدة الأولى واختلفوا في مقدار
 السجدة الأولى في سجدة واحدة كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 الرفع من السجدة الأولى للسجدة الثانية والأصح على ما ذكر في الهداية أن كان إلى السجدة أقرب لا يجوز لأنه لا يعذر
 كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 جالسا فلا يتحقق السجدة الثانية بل يصير كانه سجدة واحدة وإن كان إلى المجلس أقرب لا يجوز لأنه لا يعذر
 ليس بشا كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 جالسا فيتحقق السجدة الثانية وقيل إذا فرغ من السجدة الأولى فجلس بين وجهه والأرض يجوز لكن لا يقصر عليه
 شاكرا كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 يكره أشد الكراهة للخالفة ما وظف النبي عليه الصلوة والسلام عدة حينئذ وإذا فرغ من السجدة الثانية يكبر
 سجد كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 ويقوم مستويا ولا يعقد يديه على الأرض من غير عز بل يعتدل على ركبتيه ويفعل في الركعة الثانية كما فعل في
 اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 الركعة الأولى إلا أنه لا يفتتح ولا يتعذر ولا يرفع يديه فإذا أتمها أرفع رأسه من سجدة الثانية فيعترض رجل اليسرى
 ركعت من كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 ويجلس عليها وينصب لوجهه يعني ويوجه أصابعه نحو القبلة ويضع يديه على فخذه ويبسط أصابعه ويوجهها
 كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين
 نحو القبلة لأن السنة توجيه الأعضاء إلى القبلة ما استطاع والمرأة تتروك بأن تخرج رجلها من جانب الأيمن
 اسلم كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين اورادون كذا في كثير من النسخين

النبي عليه الصلوة والسلام وما يشبهه الفاظ القرآن مثل ان يقول ربنا اننا في الدنيا حسنة وفي الآخرة

مردی هین ^{اور جو کہ قرآن کے الفاظ میں حق ہیں جیسی یہ دعا ای دی جا رہی ہے کہ دو نمازین غولی اور آخرت میں}
حسنة وثقنا عذاب النار ربنا لا ترغ فلوبنا بعدا هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت

غولی ^{اور یہ دعا جو کہ حق ہے جس کی دعا بھی ای دی جا رہی ہے کہ دو نمازین غولی اور آخرت میں}
الوهاب ونحو ذلك فانه اذا قصد بها الدعاء لا القراءة تكون الفاظا مشبهة بالفاظ القرآن ولا يكون

اور مانند اس کی ^{کیونکہ مصلی اگر ان آیات کو دعا کی جیسے کہ ہمیں اور دعا کرتا ہے کہ اللہ ہم کو توبہ العاقل مشاب قرآن کی جو کہ قرآن نہیں}
قرا باحتی يجوز الدعاء بها مع الجناية والحيف ولا يدعو بما يشبهه كلام الناس وهو لا يستحيل عليه منهم

یہاں تک کہ ان الفاظ میں جہت اور حقیقت میں دعا مانگی درست ہے اور ایسی دعا مانگی جو توبہ العاقل کی جیسے کہ ہمیں اور دعا کرتا ہے کہ اللہ ہم کو توبہ العاقل مشاب قرآن کی جو کہ قرآن نہیں

مثل ان يقول اللهم اعطني مالا اللهم لم رزقي جارية اللهم رزقي امرأة فانه اذا دعي بها تكون صلوته ناقصة

جیسی یہ کہتی ہے کہ انہی جگہوں پر ایسی دعا مانگی کہ جو توبہ العاقل کی جیسے کہ ہمیں اور دعا کرتا ہے کہ اللہ ہم کو توبہ العاقل مشاب قرآن کی جو کہ قرآن نہیں

نحو وجهه منها بدون السلام الذي هو واجب فاذا فرغ من الادعية التي بعد التشهد يسلم ولا عن يمينه وثانيها عن

اسلمی کہ فارسی میں سلام کی جو کہ واجب تھا یا ہر آیت پر جب اول دعا مانگی تو تشہد کی بعد میں فارغ ہوا تو سلام پیرے پہلے یا دینی طرف اور دوسری بار

يسارة ويقول في كل واحد منهما السلام عليكم ورحمة الله ولا يقول في واحد منهما وبركته فانه من عادة المصالح

بائیں طرف اور ہر ایک میں یہ کہی السلام عليكم ورحمة الله اور برکتانہ دونوں میں کہیں یہ کہی کیونکہ یہ دعا مانگی کہ توبہ العاقل

ولوسلم عن يسارة ولا يسلم عن يمينه فانه لم يتكلم ولا يعيد السلام عن يسارة ولوسلم تلقاء وجهه ويسلم عن يسارة

اور اگر بائیں طرف سے سلام پیرے تو دینی طرف یعنی پہلے سلام پیرے اور بائیں طرف دوبارہ نہ پیرے اور اگر سلام سامنے چہرہ کی کیا تو فقط بائیں طرف پیرے

وهو مردى عن علي بن اذكرة الزبلي في شرحه الكثر ويؤى المنفرد في خطاب عليكم جميع من معه من الملائكة ولا

یہ روایت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کی تمام فرشتوں کی نیت کر لی اور

ينوى عدا المحصول فيهم لا اختلاف الاخبار في عدم فقيل هم كل من خمسة من الملائكة وقيل ستون

کسی عدد میں کہ نیت کر لی اس کی فرشتوں کی عدد میں مختلف خبریں آئی ہیں کوئی کہتا ہے ہر سو من کی ساتھی یا پنج فرشتے ہیں کوئی کہتا ہے ساتھی ہیں

وقيل مائة وستون وقيل ثمان وقيل غير ذلك واحدا لا قائل انهم خمسة واحدا عن يمينه ولكن الحسنات

المواضع سواء قصدا ولم يقصد وما ينبغي لها ايضا ان يكون ما بين قدميه في حال القيام قد لا يرام اصابه من غير
 بطني هي برابري قصده في يادكري اورصل كچه بهي چاي كدو نو پاوكي چيچين قيام كي وقت برابر چارل بهوي انچه كركي نيزكي
 وبكره له التكاليف على مينا مرة وعلى سيرة اخرى لانه من العيب المنافي للجماعة يسرنا الله على الخاشعين
 اور كده كي كچه واپني پاؤ پير چا كراي اور كچه ياشين پر اسواهي كچه سبب عيب انكساري خلاف هي اتي چهر آسا كر عمل خاشعين كسا
المجلس الرابع والخمسون في بيان فضيلة الجماعة وذكر الوعيد في تركها قال رسول الله
 مجلس چتران جماعت كي فضيلت مين اور چاعت ترك كر كي كي وعيد مين رسول الله

صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفصل صلوة الفرد بسبع وعشرين درجة هذا الحديث من جملة
 صل الله عليه وسلم في دنيا جماعت كي نماز منفرد كي نماز پر ستائيس درجه برمي هي بهر حديث مصابيح كي

المصابير رواه ابن عمر معناه ان الصلوة مع الجماعة تزيد في الثواب على صلوة المنفرد بسبع وعشرين
 صحيح جيتون مين هي بنو كرويت هي اسكي بهر معني هي چي چاعت كي نماز ثواب مين منفرد كي نماز پر ستائيس درجه زياده چوتي درجه

فعلى هذا ينبغي للمؤمن ان يداوم على اداء الصلوة الخمس بالجماعة لئلا ينال الثواب الموعود فان الجماعة فيها
 اس روايت كي موافق مؤمن كواسم كي كه چيچان نمازين چاعت كي سائيد ادا كاري تاكو ثواب وعده كيا هوي ادي كيكو نمازين چاعت

سنة مؤثرة غاية التاكيد في قوة الواجب حتى لو تركها اهل بلدة يجب قتالهم بالسلاح لكونها من شعائر
 سنت موكده بهت ناكه سي قريب واجب هي بهان نك كركسي شهراني چاعت چهور دين نو كو كه چيچاسي قتل كراوا جب سي السويطي عيبت اسلام كي

الاسلام وخصائصه التي لم تكن في سائر الاديان وان تركها بعض منهم بغير عذر يجب تغريمه ولا يقبل
 نشاني اور بي خاص عبارت كي كواسم ديون مين بهين هي اور اگر چاعت كو كوي شخص بلا عذر ترك كوي تاكو تو غير ديني واجب هي اور اكي كوي

شركته وياثم الجيران بالسكوت عنه والطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة عذر ونكرا للفقهاء
 معتبر بهين اور اكي جماعه كچه بهوت هي اور چيچ كر مين اور مينه اور كچه كي كثرث اور چاوي كي عثرت اور نه بهي كي نكارت عذري اور فقهي كثرث

ومطالعة كتب ليس بعد ذلك عذر اذا لم يكن عن نكاسل وقلة مبالاة بها ولم يواطىء على تركها واختلف العلماء
 اور فقهي كتابون كا مطالعة عذر بهين هي اور كوي كبت هي عذري اگر سستي كي ماري اور چاعت كي كي پروا هي سي نهو اور ترك چاعت كي عادت نكر كي اور علماء كرم كي

في قامة في البيت والاصحابها كما تمتها في المسجد لا في الفضيلة ومن فاتته في مسجده لا يجب عليه الطلب
 اور چاعت كي مين اختلاف كر كي مين اصح بهر بهر هي ككر كي اندر چاعت توالي هي چيچي مسجد مين بهر حق فضيلت بهين هي اور مسجد چاعت اولي مسجد مين بهر كوي تو بهر و چيچي

في مسجد اخر بل ان جاء الى مسجد اخر صلى مع الجماعة فهو حسن وان صلى في مسجده فهو حسن وان دخل منزله
 بهر مسجد مين تلاش كوي بلكا اور مسجد مين كيا اور چاعت كي نماز چيچي تو بهتر هي اور اگر اچي مسجد مين چيچي تو بهر هي اور اگر اچي كرم مين چاكر اچي

وصلى فيه باهله جماعة فهو حسن وأولى الناس بالامامة اعلمهم باحكام الصلوة وان تساوا في العلم فاقرهم
 اهل كي سائيد چاعت هي چيچي تو بهتر هي اور نامت كي اسوي شخص ادي چوسايل نكي زياده چانتا هو اور اگر علم مسايل مين سب برابر هو تو چاكر اچي

وان تساوا في العلم والقراءة فاورثهم وان تساوا في هذه الاوصاف الثلاثة فاكبرهم سنا وان تساوا في هذه الاوصاف
 اور اگر علم اور قراوت مين برابر هو تو چيچي بهر كار اور اگر ان تينون اوصاف مين برابر هو تو چور عزم بهر كار اور اگر ان چارون اوصاف مين برابر هو

فاحسنهم خفا وان تساوا في هذه الخمسة فاحسنهم دجها وان تساوا في هذه الستة فاشرفهم نسبوا ان
 تو چيچا خلق نيك هو اور اگر ان پاچون مين برابر هو تو چو خوب صورت هو اور اگر ان چورون وصف مين برابر هو تو چو نسب مين شريف هو اور اگر

تساوا في هذه السبعة فاظفهم ثوبا وان تساوا في هذه الصفات كلها يقرهم او يكون الخيار الى الجماعة وبكره فقد
 ان سرتق وصف مين برابر هو تو چيچي تو چيچي هو اور اگر ان تعلم اوصاف مين برابر هو تو قرع واپنين يا جماعت والون كو اختيار هي اور فاسق كواسم كرا

على النبي صلى الله عليه وسلم كما في ما بعد التشهد وبعد التكبيرة الثالثة للدعاء لنفسه وللميت ولسائر المؤمنين
 ورود جودى جيس تشهد ك بعد پڑھتی ہیں اور تیسری تکبیر کی بعد دعا پڑھتی ہیں اور مردہ کی ہر اوقات مؤمنین کی واسطی
 وبعد التكبيرة الرابعة التسليم وليس بعدها دعاء سوى السلام لانه وان التحلل وذلك بالسلام لا غير
 اور چوتھی تکبیر کی بعد سلام اور اسکی بعد سوا سلام کی کوئی دعا نہیں ہے اسکی کاب وقت نمازی فارغ ہو چکا ہے سوئی سلام سے فارغ ہو چکے ہیں اور
 به الميت مع القوم وصفة الدعاء ان يقول اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وعائبنا وصغيرنا وكبيرنا
 سلام میں قوم سمیت مردہ کی نیت کرے اور دعا یہ پڑھے اے تعالیٰ ہماری جیسی کو اور مردہ کو اور ہماری حاضر اور غائب کو اور چھوٹی اور بڑی کو
 وذكرنا وانت انا اللهم من احببته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فوفه على الايمان وخسر هذا
 اور مرد اور موت کو اچھے میں ہی جسکو تو زندہ رکھی تو اسکو اسلام پر زندہ کر اور میں میں ہی جسکو تو موت دی تو اسکو ایمان پر موت دے اور اس مردہ کو
 الميت بالروح والراحة والرضوان اللهم ان كان مُحْسِنًا فزِدْ في احسانه وان كان مُسِيئًا فحْدُوْهُ رُغْنَه
 سائید آدم اور راحت اور پسندیدگی کی خاطر کہ اے تعالیٰ اگر یہ نیکو کار ہے تو اسکی مدد میں زیادہ کر دے اور اگر گنہگار ہے تو اسکو معاف کر
 ولقونه الامن والبشرى والكرامة والزلفى برحمتك يا ارحم الراحمين ويجوز غيره من الادعية اذ ليس له دعاء
 اور اسکو امن اور بشارت اور بزرگی اور قربت اپنی رحمت میں عنایت کر اے مہربان اور سوا اس دعا کی اور یہ دعا میں جائز ہیں اسکی کہ میں کوئی دعا
 معين وان كان الميت صبيا او مجنونا لا يستغفر لها اذ لا ذنب لهما بل يقول بعد قوله ومن توفيته منا
 معين نہیں ہی اور اگر وہ صبیٹ بچہ ہو یا بزدل ہو تو اسکی کوئی آفریں کی دعا نہیں چاہی اس واسطی کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے بیکل اس قول کی بعد میں توفیتہ منا
 فتوفه على الايمان اللهم اجعله لنا قرطاً اللهم اجعله لنا حراً اللهم اجعله لنا سقياً اللهم اجعله لنا شافعاً ومشفعاً برحمتك
 فتوفہ علی ایمان یہ دعا پڑھی اسکو دعا کی میر منزل بنادی اے تعالیٰ ہماری نیت کا یہی اور سنان بنادی اے تعالیٰ اسکو ہماری نیت سفارش اور سفارش قبول کیا کہ ہمارے ایمان
 يا ارحم الراحمين وقص جاء بعد ما كبر الامام لا يكبر حتى يكبر الامام الثانية فيكبر معه ويكون
 رحمت ہی اے تعالیٰ یہ زیادہ مہربان اور شخص ایسی وقت کہ امام کو یاد کرے کہ بڑھ کر چکا ہو تو یہ سبھی تکبیر شروع کی تلاوتی ہر بار کی کہ امام دوسری تکبیر کی پہل میں کہانہ تکبیر کی
 هذا التكبير في حقه تكبيرة الافتتاح فيصير مسبقاً بتكبيرة فاداسلم الامام يقضيها قبل ان ترفع المجازاة و
 یہ تکبیر اسکی حق میں بھی تکبیر تحریمہ کی ہوگی سو یہ شخص بخواس تکبیر کی مسبق ہوگا چاہے سلام پیر ہی تو اسکو جنازہ کی اونٹنی پہلی قضا کرے اور
 ان جاء بعد ما كبر الامام تكبيرة تكبيرة حتى يكبر الامام الثالثة فيكبر معه فيصير مسبقاً بتكبيرة تكبيرة فاداسلم
 اگر ایسی وقت آیا کہ امام دوسری تکبیر کہ چکا ہی تو یہی اسی تکبیر کہ امام تیسری تکبیر کی اب اوکی سائید تکبیر کہ بعد دوسری تکبیر کا مسبق ہووے چاہے امام سلام پیر ہی
 الامام يقضيها قبل ان ترفع المجازاة وان جاء بعد ما كبر الامام ثلثاً لا يكبر حتى يكبر الامام الرابعة فيكبر معه فيصير
 تو وہ تو تکبیر میں جنازہ کی اونٹنی پہلی قضا کرے اور اگر ایسی وقت آیا کہ امام تین تکبیر ہی فارغ ہو چکا تو یہی تکبیر کہ امام چھ تکبیر کی اب اوکی سائید تکبیر کی سر پیش
 مسبوقاً بثلاث تكبيرات فاداسلم الامام يقضيها متواليه بلا دعاء قبل ان ترفع المجازاة اذ لو دعت قبل
 تین تکبیر کا کہ مسبق ہوگا پھر جب امام سلام پیر ہی تو تکبیر ہی ہی دور ہی بغیر دعا کی جنازہ کی اونٹنی پہلی قضا کرے اس واسطی کہ اگر جنازہ تکبیر کی پوری ہوئی ہی پہلی
 اتماهم تنطل صلاته وان جاء بعد ما كبر الامام الرابعة فقد فاتته صلوة الجنازة بخلاف من كان حاضر
 او جائین گی تو اسکا نماز باطل ہو جائیگی اور اگر ایسی وقت آیا کہ امام چھ تکبیر کہ چکا تو اسکی ہی جنازہ کی نماز فوت ہوئی بخلاف اسکی جو حاضر صف میں
 قائماً بالصف ولم يكبر معه الامام لفعلته او لكونه مشغولاً بالنية فانه يكبر ولا ينظر تكبيرة الامام لانه
 کہتا ہو ہر امام کی سائید بسبب غفلت کی یا نیت کی مشغولی تکبیر نہ کہنی یا یا سو یہ شخص تکبیر ہی تکبیر کہنی کا مستغفر نہ ہی کیونکہ یہ شخص
 بمنزلة المدرس لتلك التكبيرة اذ لا يمكنه ان يكبر معه الا يخرج وان لم يكبر الا وحده حتى يكبر الامام الثانية
 کو یا اس تکبیر کا مدرک ہی اسو اسکی کہ امام کی گناہت بدو ان حرج کی تکبیر نہیں کہہ سکتا اور اگر اسکی تکبیر ہی نہ کی اسکی کہ امام کی دوسری تکبیر کہہ دے

وان کان نائلاً لم یقصر منه مراعاة السنة ولا یصلی علی عضو الا اذا کان فی حکم کل یان یوجد اکثر المیت او اور اگر کسی بی تو او علی رعایت سنت که در کربن اور فتول که عضو بر نماز زمین بکند جب کسی که در عضو کل حکم میں ہو اسطورہ کہ کسی بیاد ہو نصفه مع راسه بخلاف الووجد راسه او نصفه مشفقاً بالاطل فانه لا یغسل ولا یصلی علیه والمصلی سترتیت اودا ہو بخلاف الوصل فتقول کی جسا فقط سر ای ہندہ کو یا با در طول کی جانب ہی چل کر او چلو بیسی کی نعلی ہی اور نہ نماز اور سولی دیا ہو بترک علی خشیتہ ثلاثہ ایام عقوبۃ لہ وجر الغیرہ تمائم لہ ثلاثہ ایام یجلی بینہ و بین اهلہ لیدفونہ ولو تین دن تک مصلی پر نکار ہی او کسی ہی سنا ہی اور اوردن کی ملی خوف بہر جب تین دن پوری ہو جاوین تو او کی وارثوں کو اجازت دین تاکہ او کو دفن کریں اور اگر مات کافر او لیکن لہ ولی من الکفار ولہ قریب مسلم یغسلہ الغریب المسلم ویدفنہ لداروی ان علیا لما مات ابنہ کوئی کافر جاوی اور او کو کوئی کافر واث نہو اور او کا سکا سکا مسلمان ہو تو وہ ہی مسلمان او کو غسل دی کر داب دی کو کر داب دی کی علی جب او کا آپ مر گیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان علی الضال قد مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی طرف آیا آپ کا چچا مر گیا آپ کی طرف آیا اذهب فاغسلہ وکفنه واورہ لکن لا یغسل کفہ المسلم بل یصب علیہ الماء ویغسل غسل الثوب الخس من جا او کو نہلا اور کفنا کر داب دی پر او کو مسلمانوں کی طرح نہ نہلا وین بلکہ او پہر یا لی ہما وین جیسی گندہ کپڑی کو دھوئی ہیں غیر وضوء ولا بدایۃ من المتیامن ویلف فی خرقة من غیر مراعاة سنة الکفن ویحفر حفرة من غیر یحفر ویلقی فیہا نہ تو وضوء کر کے اور نہ ہی طرف سے شروع کر کے بہر کپڑی میں پیشین کفن میں کپڑی رعایت سنت کی نہ کرے اور اگر وہ دونوں مذکور ہو کر ڈالیں ولا یوضع ویحفر دفنہ الی اهل دینہ وان کان ولی من الکفار لا یبغی المسلم ان یتولی امرہ بل یجلی بینہ و بینہم اور مرد کی طرح نہ دفن کریں اور جائز ہی کہ او کا لاشہ او کی مکت والوں کو کھال کر دین اور اگر کھال میں ہی کوئی او کا لاشہ ہو تو اب مسلمان کو نہیں چاہی کہ او کی کاروبار کا طریقہ لیسعوبہ ما یصنعون موتاہم هذا الذمیک کفرہ بلا ترداد واما اذا کان کفرہ بلا ترداد فلا بد فی اهل جہنم کہ وہ ان کو کفر کی توبہ سے اس کو کفر میں یہ جب ہی کہ او کا کفر ارتداد کا ہو اور اگر وہ مرتد ہو کر کفر ہو یا تو او کی مکت والوں کو جلی میں بین بلطفہ لہ الذین لاری التقل الیہ بل یلقی فی حفرة کا کلک بل اغسلہ ولا کفن یسر اللہ تعالی النجاۃ من زوال الایمان و ملکنا ہی نہ دلوین بلکہ کفن کی مثال ہی غسل اور ہی کفن کر ہی میں ڈال دین

المجلس السادس والخمسون فی بیان قوله علیہ السلام من کان اخر کلامه

المجلس السادس والخمسون فی بیان قوله علیہ السلام من کان اخر کلامه

لا الہ الا اللہ دخل الجنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اخر کلامه لا الہ الا اللہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قریبا جسا بچل لیل لا الہ الا اللہ ہو

دخل الجنة هذا الحديث من حسان المصاير رواه معاذ بن جبل ومعناه ان کل من کان اخر کلامه عند الموت

وہ جنتی یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیث میں ہی معاذ بن جبل کی روایت کی ہوئی ہے کہ جس کا آخر کلام قریب موت کی وقت تک ہو

کلمۃ التوحید یا دخل الجنة فاقبل ان یعدب بعفو ذنوبہ وبعذاب یعدب بقدر ذنوبہ فعلم کل من

وہ جنت میں داخل ہوگا یا تو فی عذاب اگر خطا میں معاف نہ ہوں لیکن ہوں کی برابر عذاب ہوگا اس بیان کی موافق

یکش من حیاتہ ینفی لہ ان یکثر الاستغفار ویتوب عن ذنوبہ ویستغفر فی ذنوبہ ان هذا اخر اوقات

جسکو توفیق زیست کی رہی تو او کا چاہی کہ استغفار بہت کیا کری اور اچھی گناہوں سے توبہ کر اور اچھی دین ہی خیال کی کہ دنیا میں ہی میرا یہ ہی وقت آخر ہی السلام من الدنیا ویجہد ان یختمها بخیر ویسارع فی قضاء دینہ لایبقی فی قبرہ مرتد یا بدینہ کیا خبر بہ النبی علیہ السلام اور یہ حدیث کر کے کہ وقت کو خیر پر تمام کر اور حدیثی ہی اپنا حق ادا کر دی تاکہ قبر کی اندر قرض میں الجہنم نہ پڑا رہی چنانچہ حدیث میں آیا ہی

فی بیان قوله علیه السلام من كان حوله كلامه لاله الا الله دخل الجنة

ان مات كافرا لا يفيد التلقين وما ذكر من الحدیث فالجواب عنه ان المراد بالملوق هم الذين حضرهم الموت وقتلوا
او اگر کافر از امرهای ناسو و سکو عینش می کیا یا به او بر سر حدیث خود گوید و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
یوم و ولایت یوم و اذا مات یغض عینه و یدفن لجماعه بعصاة عن بعضه من فوق راسه لان فيه تحسین اذ لو ترك على
کتابی نه تو فتن کریمو کریم و بر سر حدیث که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
حال یبقی قطع النظر ولا یؤمن من دخول الهواء فی خوفه و لما عند غسله و علی اطراف و یوضه علی بطنه و حدیث
فی حال بر سر حدیث که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

لثلاثین و یقول مغمضه لیس له و علی علیه السلام رسول الله الم یسر علیه امره و سهل علیه ما بعده و اسعده بقلائه و اجعل
تا که بر سر حدیث که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
ما خرج الیه خبر اخر من عنده و یکره فراقه القرآن عنده حتی یغسل ثلثین غسله شریعة قدیمه لما روی ان ادم یغسل علیه
فی ده شریع و بعد از آن که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
الصلوة و السلام لما قضی نزل جبریل علیه السلام بالمشکة و غسلوه و قالوا لوله هذا سنة موتاکم و المراد بالسنة المذ
علیه السلام حبیب موسی و جبریل علیه السلام فرشتون کو یکبار یا دو بار و کونینا که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

هذه الطريقة لان غسله واجب علی کل مسلم و علی الصلاة و السلام للمسلم علی السلم ستة حقوق من
طریقه ادری نهین توبت کامل از حبیبی بخاطر حرفی که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
جهتها ان یغسل بعد موته لکن اذا قام به البعض سقط عن الباقي لحصول المقصود فاذا ارید غسله یوضه علی سریر
کلیه می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
لیست عنه الماء و یحترمه و تر العظمی الملبی و ازالة اللراخة و الکرمه عنه و کیفیه البعیر ان یدل الی حجر حل السیر
شاید که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

بالجودرة و ثلثا و الخمسا قال الزیلعی و لا یدل علیها و یجوز ثلثه و یسار عودیه لان سائرهما ارجح النظر الی احرام لقوله عم
تختی که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
لعلی لا یظن الخ من حی میت و یوضا بلام مضمضة و لا استنشاق لان الوضوء سنة الغسل لکن فی المیت بآلة المضمضة
علی کوفه یا کسینه و ادره کی در آن بجزه است که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
و لا استنشاق لتعد خارج الماء منه فیدل بغسل وجهه لا بغسل بدیه و لا یغسل غسل قدیمه و اختلف فی استنشاء و
او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

صم راسه و الصبی انه یستغنی و یسمع مراسه لکن الغاسل لا یمس عودیه لان من العود حرام بل
سرکی که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
یلق خرقه علی بدیه و یغسل الخرج حتی یتطهر ثم یغسل علیه الماء مغلی یسدا و حرص و ان لم یوجد ماء
آبی که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می
کن ذلك یغسل بالماء القراح و هو الخالص لان المقصود الذي هو الطهارة یحصل به و اما اذا وجد الماء فالتزئیر
فواصله بالی نهینا که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

علی اذکر فی مسوط شیخ الاسلام و هو مرعی بن مسعود رض ان یمد بالماء القراح حتی یدل ما علی
بیان شیخ الاسلام که او را می گویند و می تواند بجا جواب بر می گویند یا می گویند که حالتی است که او را می

انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لا تجلسوا على القبور ولا تملأوا بها وبكيره الذم عند علماء ماروی عن ابن زہر علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کہ قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسی طرح کو جو قبر پر بیٹھ کر ناکوچہ کہیں گے اس میں ایسی عیب کہ علیہ السلام
 والسلام قال لا عقر فی اسلام وھو الذی کان یعقر عند القبر بقرۃ ویکبرہ اتحاد الضیافۃ من اھل المیت لکن
 فرمایا کہ اسلام میں عقر نہیں ہے اور وہ ہے وہی کہ کسی قبر پر بقرہ کا ذبح کرتی تھی اور میت کی اہل سے مہمانی کا لینا کرو مہے کن

يستحب لجيران الميت وقربائه الا باعد نهضة الطعام لهم والمحاحم في الاكل لما روى عن ابن مسعود انه عم
ميت كى ما يرون او ذور كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا
لما جاءه نعى جعفر بن ابى طالب قال اصنعوا لال جعفر طعاما فقد اتاهه ما يشد بهم ويسحق التفرقة لما روى عن ابن مسعود
جابر بن جعفر بن ابى طالب كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا
انه عليه الصلوة والسلام قال من عزى مصابفا به مثل اجره وكيفية التفرقة ان يقال لمن مات له قريب اعظم الله
فرمانه نصيب رزقك كى تفرقة كى ما روى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا وروى كذا ركن ابن مسعود كى ماتوا
كفى عليه السلام

[illegible][illegible]

اللہ تعالیٰ حسن الخاتمة عند المات المجلس السابع والخمسون في بيان جواز زيارة القبور وعدم جوازها
 توفیق خاتمة المیرزا حسن کر ستاد و رئیس

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزورها هذا الحديث من صحيح المصالح رواه بريدة
بنى كعب بن جراح بن سبيئ بن كنانة في رواية ابن بكير وهو حديث مصابيح صحيح حديثين جيء برواه في نسخة

وفيه تصريح بوقوع النهي في أوائل الاسلام عن زيارة القبور لكونها مبدء اعادة الاصنام وكان ابتداء ذلك
 واوسن نظم ہے کہ اوائل اسلام میں زيارت قبرستان
 محانت ہوئی تھی پہلی کہ یہی سبب تہہ کہ ہے کہ پہلی پہر خست مرض

[illegible]

الناس على قبورهم ثم صدروا تماثيلهم ثم طال عليهم الامم فعدوهم فلما كان منشاء عبادة الاصنام من جهة القبور
 ولكون في كل قبر منبر فيه تماثيلهم لكي يحكي القبرين بانهم في قبرهم ولو كان في كل قبر منبر فيه تماثيلهم لكي يحكي القبرين بانهم في قبرهم ولو كان في كل قبر منبر فيه تماثيلهم لكي يحكي القبرين بانهم في قبرهم

نحی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اصحابہ فی اوقات الاسلام عن زیارة القبور سدا للزیرۃ الشریک لکرم حدیث العهد
 قوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ابی یارموکو او اولی سلام من زیارت قبر سنی شریک سدا للزیرۃ الشریک لکرم حدیث العهد
 بالکفر ثم لما تم التوحید فی قلوبهم اذن لهم فی زیارتها و علمهم کیفیتها ثمرۃ بقلعه و ثمرۃ بقوله و ذلك فی الحداد
 ثم اذ انما جری حبیب و حید اذ منی قوا و کون زیارت قبر کی احادیثی و اراوکی کفیت من کما کبری الی سدا لکرم حدیثی و بہت حدیثی عن
 الکثیرۃ بعضها فی الاذن و بعضها فی التعلیم و فی ضمہا بیان الفائدة اما التي فی الاذن فمنها ما روى عن ابي سعيد
 بن جری در باب اذن من اور بعضی در باب تعلیم اور او کے ضمن من خوابہ کا بیان ہی یہ جو کہ در باب اذن من اور من ہی ایک حدیثی ہو سکتا ہے
 انه علیه الصلوٰۃ والسلام قال انی کنت نھیتکم عن زیارة القبور فمرومها فان فیما عبرۃ و منها ما روى عن علی بن
 کنی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی فرمایا من فی کون زیارت قبر سنی شریک سدا للزیرۃ الشریک لکرم حدیثی و بہت حدیثی عن
 ابی طالب انه علیه الصلوٰۃ والسلام قال انی کنت نھیتکم عن زیارة القبور فمرومها فانها نذر کرم الاخرۃ و منها ما روى
 رواتب سے کہنی علیہ السلام نے فرمایا من فی کون زیارت قبر سے منع کیا تھا سو تم زیارت کیا کرو کیونکہ تم کو نذر ہے لکرم حدیثی و بہت حدیثی عن
 عن ابن مسعود انه علیه الصلوٰۃ والسلام قال کنت نھیتکم عن زیارة القبور فمرومها فانها نذر کرم الاخرۃ و منها ما روى
 ابن مسعود رواتب سے کہنی علیہ السلام نے فرمایا من فی کون زیارت قبر سے منع کیا تھا سو تم زیارت کیا کرو کیونکہ تم کو نذر ہے لکرم حدیثی و بہت حدیثی عن
 ما روى عن ابی ہریرۃ انه علیه الصلوٰۃ والسلام قال نذروا القبور فانها نذر الموت و منها ما روى عن زبیرۃ انه علیه السلام
 ابی ہریرۃ کی رواتب سے کہنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو کہ زیارت کیا کرو کیونکہ موت کا نذر ہے اور ایک حدیثی ہے کہنی علیہ السلام نے فرمایا
 قال کنت نھیتکم عن زیارة القبور فمن المراد ان یزوروا فلیزروا لا تقولوا هجر و اما التي فی التعلیم فمنها ما روى عن ہریرۃ
 من فی کون زیارت قبر سے منع کیا تھا پھر بعضی زیارت کیا کرو کیونکہ موت کا نذر ہے اور حدیثی ہے کہنی علیہ السلام نے فرمایا
 انه علیه الصلوٰۃ والسلام کان یعلم ان اذ حرجوا للمقابر ان یقولوا السلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین و المسلمین
 کہنی علیہ السلام سدا للزیرۃ الشریک لکرم حدیثی و بہت حدیثی عن ابی ہریرۃ انه علیه السلام
 و ان ان شاء الله بکم لاحقون انتم لاسلف و نحن لکم تبع نسل الله لنا و لکم العافیۃ و منها ما روى عن اهل المؤمنین
 اور ہم انشاء اللہ تمہاری بات میں ہیں تم ہماری پیشوا ہو اور ہم تمہاری بات میں ہیں انشاء اللہ ہمیں تمہاری عافیت بخشے گی اور ایک حدیثی ہے اهل المؤمنین
 عاشقۃ الہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اقول یا رسول اللہ فی زیارة القبور قال قولي السلام علی
 عاشقۃ رواتب سے کہنی علیہ السلام نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہوں کہ میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ سلام
 اهل الدیار من المؤمنین و المسلمین و یرحمہم اللہ المستقرین منکم و المستأخرین و ان ان شاء الله بکم لاحقون و منها ما روى
 اهل ديار من مؤمنين و مسلمين اور اللہ رحمت کری اگلوں پر ہم میں اور ہم میں ہی اور چھوٹوں پر ہم انشاء اللہ ہمیں تمہاری بات میں ہیں اور ایک حدیثی ہے
 ما روى عن ابی ہریرۃ انه علیه الصلوٰۃ والسلام خیر الی المقبرۃ فقال السلام علیکم ذکر اقرع مؤمنین و ان ان شاء الله
 ابی ہریرۃ کی رواتب سے کہنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خیر الی المقبرۃ فقال السلام علیکم ذکر اقرع مؤمنین اور ہم انشاء اللہ
 عن قریب منکم لاحقون و منها ما روى عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه علیه الصلوٰۃ والسلام فریقہ بالمدينة فاقبل علیہم فقال
 علیہم یعنی غنی والی من اور ایک حدیثی ہے ابن عباس کی رواتب سے کہنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مدینہ شریف کے قریب ایک گلی میں سو آدمی تھے جو ہجر فرمایا
 السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا و لکم انتم سلفنا و نحن بالانفاق انه علیه الصلوٰۃ والسلام بین فی ہذا لآحاد
 سلام ہجر اہل قبر خدا بخشے ہو گا اور ہم تمہاری بات میں ہیں انشاء اللہ ہمیں تمہاری عافیت بخشے گی اور ایک حدیثی ہے
 فائدة زیارة القبور وھی احسان الزائر فی نفسه و الی اهل القبور اما احسانہ الی نفسه فکذا لکرم الاخرۃ و الزہد
 زیارت قبر کا فائدہ بیان فرمایا اور وہ زیارت کرنے والی کی حق میں اور اہل قبر کی حق میں پہلا ہی ہے انہی حق میں تو یہ پہلا ہی ہے موت کا اور عزت کا یاد کرنا اور زیارت کیا

العلمین ولا أحد من الصحابة والتابعین وسائر أئمة الدین بل قد انکر الصحابة ما هو دون ذلك بكثير کما مرى عن
 اصحابنا علی اور کئی صحابہ اور تابعین میں سے اور کئی تمام ائمہ میں سے کچھ صحابی اکثر اس میں کثرت میں انکار کیا ہے جنانہ
 المعز و بن سويدان عن صلی صلوۃ الصبح فی طریق مکہ ثم مرى الناس ینہبون منہب فقال ابن یزید ہب وکلاء
 معز و بن سويدان و ابیہ کہ عمر نے صبح کی نماز مکہ کی رستہ میں پڑھی پھر لوگوں کو دیکھا کہ کیڑے کو فانی بن میں پوجھا یہ لوگ کہاں جاتی ہیں
 فقيل مسجد اصاب صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہم یصلون فیہ فقال انما ہلک من کان قبکم بمثل
 کسی کی جواب ہے یا اوس صحابہ میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تھے سو یہ لوگ بھی وہاں نماز پڑھیں گی کہ میں یا پہلی امتیں ایسی ہی باتوں کی بات کرتے
 هذا کانوا یبطلون انما انبیاءہم و متحدوا کنا یس و یعیاف من ادركته الصلوۃ فی هذا المساجد فلیصلوا فیہا ومن
 ہیں کہ انہی اپنی انبیائی آثار پر گئے تھے جیسی کہ اور اس کی روایت میں ہے ہذا یوم یوم من وقت نماز کا ان صحابہ میں سے جو کوئی اوی جیسے کہ یہاں نماز پڑھا
 لا فیہ یصلون لیسوا لک البلف ان الناس یبنا ولون الشجرۃ التي یومع تحتها النبی علیہ الصلوۃ والسلام ارسل اللہ فخطبہا
 وقت نماز کے بعد کہ ان کو اللہ کی بارگاہ میں جمع کر کے سننا کہ لوگ ایسی ہی وقت میں جمع ہو کر نماز کی علیہ اسلام میں بیت کی ہی کا ہی ہو سکتا ہو گا
 فاذا کان عنہ فعل هذا الشجرۃ التي باع الصحابة تحتها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذلہ اللہ تعالیٰ فی القرآن حیث
 پڑھ گئے ہیں اوس وقت کا یہ حال کیا ہو چکے تھے صحابہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اوس کا ذکر تو نہیں کیا ہے جہاں
 قال لقد احیی اللہ عن المؤمنین انما یومع تحت الشجرۃ فاذا لیکون حکمہ فیما عارھا و لقد جرد السلف الصالح
 کہا ہی الصدوق ہے ایمان والوں میں جو بیت کرتے تھے ان کی تحسین اوس وقت کی تھی اب او کی تو کیا اصل ہی اور یہ سلف صالح نے تو یہ کہ خوب
 التوحید و حمل جانبہ حتی كانت الصحابة والتابعین حیث كانت الحجۃ النبویۃ منفصلۃ عن المسجد الی یومئذ
 صاف کیا ہی اور تو یہ کہ جانب کوعات کے ہے یہاں تک کہ صحابہ اور تابعین اوس طرح کہ عمر بن حبیب علیہ السلام مسجد الگ بنا وید بن عبد الملک کہ عمر
 بن عبد الملک کا یہ دخل فیما احل الصلوۃ ولا الدعاء ولا الشیء اخر ما ہوں جنس العبادۃ بل کانوا یفعلون جمیع
 کوئی اور پھر میں نہیں کہتا تھا نہ تو وہاں علی غریبہ اور نہ علی عاکی اور نہ کسی اور حکم کو جو عبادت کی چیز کا جو ملک وہ لوگ یہ تمام عبادت
 ذلك فی المسجد وکان احدهم اذا سلم علی النبی علیہ السلام و اراد الدعاء استقبل القبلة وجعل ظفرہ الی جدار القبر
 مسجود کیا کرتی تھی اور سر رکھتا تھا کہ عبادت کی علیہ اسلام پر درود پڑھ کر دعا مانگتا تو فقید کی طرف متوجہ ہوتا اور اپنی پشت بزمین کی دیوار کے طرف
 ثمر دعا و هذا لما لا نزاع فیہ بین العلماء و انما نزاعہم فی وقت السلام علیہ قال ابو حنیفۃ یتستقبل القبلة عند السلام
 تو دعا مانگتا اور یہ تو مقدمہ میں کہ اس میں ملا کہ کوئی کثرت میں نہیں ہی بحث اس میں ہی کہ درود پڑھتی ہوئی یا کر ہی امام و حنفیہ کہتی ہیں بروقت درود کی ہی فقید کی طرف متوجہ ہوتا
 ایضا ولا یتقبل القبر و قال عنہ لا یتقبل القبر عند الدعاء بل قالوا لہ یتستقبل القبلة وقت الدعاء ولا یتقبل
 ماہمی اور فقید کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اگر کچھ میں دعائیں استقبل نہ کرنا کئی بلکہ کچھ میں دعائیں قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فقید کی طرف
 القبر حیث لیکون الدعاء عند القبر فان الدعاء عبادۃ کما ثبت بالحديث المرفوع ان الدعاء هو العبادۃ والسلف الصالح
 مؤید کہ کرنا کہ ہوا کہ دعا فقید کی طرف نہ واقع ہو کیونکہ دعا عبادت ہوئی ہی چنانچہ حدیث مرفوعہ میں ثابت ہے کہ دعا عبادت ہے ہی اور سلف صالح
 من الصحابة والتابعین جعلوا العبادۃ خالصۃ للہ تعالیٰ ولم یفعلوا عند القبور شیا منہا الا ما اذن فیہ النبی علیہ
 یعنی صحابہ اور تابعین نے عبادت کو خاص و اعلیٰ اسکا بنا لیا ہے اور انہوں نے عبادت میں سے ہی فرق نہ کرنا کہ کوئی چیز یا گروہ کی جس کی علیہ السلام
 الصلوۃ والسلام من السلام علی احوالہا و سؤل الرحمة والمغفرۃ والعافیۃ من اللہ لم و سئل لک ان المیت قد انقطع
 فی اجازت دی ہی یعنی اہل بیت پر سلام اور اسمی اور انکی امتی رحمت اور مغفرت اور آرام مانگنا اور یہ سب صحابہ ہی کی کئی اعمال تو منقطع
 علیہ و ہویت اجازت الی من یدعولہ و یشفع لاجلہ و هذا شرع فی الصلوۃ علیہ من الدعاء لہ و جہاں وہاں مالہ بشرع
 پڑھیں تو بال و سکو یہ صحت ہی کہ کوئی اس کے لئے دعا مانگے اور شہادت کی اور یہی ہی کئی واسطی وہ دعا و جہاں یا نہ ثابت ہیں کہ اوس قسم کے

قال عبد الرحمن بن اسمعيل المعروف بالي شامة حيث جاء الامر بلزوم الجماعة فالمراد به لزوم الحق والتباعد وان كان
 صديق الرحمن بن اسمعيل جواباً عن سؤال مشهور في كتبنا هي جسدِ مبارک لزوم جماعت کا حکم بشرط اوست از حق کی جانبہ اور حق کا اتباع ہی اگرچہ
 المتسک قديماً والحال فله كثير الا ان الحق ما كان عليه الجماعة الاولى وهم الصحابة ولا عمرة الا كثرة الباطل
 حق والي جوارِ اور اسی کی مخالفت بہت ہون یا دوسری حق وہ ہیں جس پر جماعت اولی ہی ہے جسے صحابہ اور انکی بعد جواہل سے پہلے آیا اور
 بعدم وقد قال الفضيل بن عياض ما معناه الزم طرق الهدى ولا يضرك قلة السالكين وياك وطرق الضلالة
 کہہ رہے ہیں اور فضیل بن عیاض فی الیسی بات کہی ہی کہ معنی یہ ہے کہ راہِ ہدایت پر نگاہ رکھو اسکی جتنی دلوں کی کمی ہو چھو کہ جو غلط راہ پر گواہی کی ہوتی ہو نہ مارو
 ولا تغتر بكثرة الهالكين وقال ابن مسعود انتم في زمان خديك فيه المتسارع في الامور وسيأتي زمان بعدكم
 اور انکی کثرت سے تم کو ہم کو نہ آنا اور ابن مسعود کہنا ہی تم پہلے زمانہ میں جو حسین بہرہ شخص سے جو عمل میں جلدی کری اور حسین بعد ہی زمانہ آئی
 خيركم فيه المثبت المتوقف لكثرة الشهوات قال امام الغزالي لقد صدق لان من لم يثبت في هذا الزمان بل
 کہ بہرہ و جویں و شخص سے جو ثابت رہے اور توقف کری کہ کثرت سے شہوات امام غزالی کہتی ہیں کہ ایک شخص اسے کہ جو شخص ملے یا نہیں ثابت رہے بلکہ
 وافق الجاهل في فهم فيه وخاض فيما خاض فيه بهلك كما هلكوا فان اصل الدين وعودته وقوامه ليس بكثرة
 جہول یا سادہ ہی جو کہ دوسری بات دیکھو کثرت میں جو کہ نہ تھی تو ہلک ہو دیکھو جیسے وہ ہلک ہو کیونکہ دین کی اصل اور عمل کی اور مسطور ہی
 العبادة والتلاوة والمجاهدة بالجموع وغيره وانما هو باحترازه من الافات والمآفات التي ياتي عليه من البدع و
 عبادت اور تلاوت کی کثرت ہی اور اور جو کہ جیسا کہ رکھتا ہے یعنی دین کی استوری میں نہ لانا فتن اور مصائد کا جس کی وجہ سے بدعتیں
 المحدثات التي تؤدي الى تبذله وتغيره كاستبدال وتغيره اديان الرسل عليهم السلام من قبل بسبب ذلك فعلمنا
 نئی ہی باتیں گذشت ہیں حسین بن نام بدل بدل جاتا ہی جیسے پہلی رسل علیہم السلام کی کہ ان ہی سبب سے بدل گئے ہیں اور انکی ہوتی
 ينبغي للمؤمن ان لا يغير ويستبدل بقوة تصميمه على شيء وكثرة عبادته انه على الحق فان تصميمه على عدم رجوعه عنه
 مؤمن شخص کو کہی کہ جو غریب میں اگر کسی وقت تصمیم سے کسی شے پر اور اپنی کثرت عبادت ہی یہ بہت ہلک کر دے کہ وہ میں سے کہی کہ اور اسکی عبادت کی بات جو اور اس سے جو کہ
 ولو نشتر بالمشاة لا يدرك على كونه على الحق فيه لان جزمه وتصميمه عليه ليس من حيث كونه حقا بل من حيث
 اگرچہ وہ فزون میں ہے بل جہاد پر لڑتے ہیں تاکہ اگر اب میں حق پر ہی کیونکہ اسکا جزم اور تصمیم اس میں رہتا ہے نہ جزم کہ وہ حق ہی بلکہ سمجھتے ہی یہ
 نشأته بين قوم يدعون به وللنشاة والمخالطة اثر عظيم في تصميمه على شيء حقا كان او باطلا لا ترى ان مثل هذا
 کہ وہ الی قوم میں پیدا ہوا ہی کہ وہ اولاد کو دیکھتا ہے جاتی پہلے بعد انشراح یعنی جیسا کہ بڑی کی بھینچ کر پہلے پہل میں جوتا ہی کیا دیکھتا ہے کہ الی الی
 التصميم يوحد عامة من ذوي البهل المركب كاليهود والنصارى ومن في معنهم وان كان كذلك فالواجب على كل
 تصمیم نام عام لو کہ جہل مرکبوں میں جیسے یہود اور نصاریٰ اور یہ اہل مثال میں ہیں جو جوی جب یہ حال ہے تو یہ ہم میں سے ہیں
 مسلم في هذا الزمان ان يحترق زعرا لا غترار والميل الى شيء من البدع والمحدثات ويصون دينه من العوائد التي
 واتباع ہی کہ اسے نشانات اور بدعات اور مصائد کی کیفیت سے بہت رہے اور اپنی دین کو عادات سے جس سے
 استأنس بها وترجعها فانها مسلم من اذنها وظهر له الحق معها الا ترى ان قريش اهل العوائد التي اهلها
 مالوف ہوا ہی اور اس میں جو بدعتیں تھیں یہ مالوف ہی کیونکہ یہ مالوف ہی کی بات ہی کہ جیسا کہ جوتا ہی کیا دیکھتا ہے کہ فخریت اور اسکی باتیں کہ
 نفوسهم انكروا على النبي صلى الله عليه وسلم ما جاء به من الهدى والبيان وكان ذلك سببا لكفرهم وطفغياهم ولذلك
 انکی جان لگی ہوئی تھی جی علی الصلوة والسلام اور انکی ہدایت اور بیان کو مٹانا اور اس میں سے کہ تو جو کہ اور اسکی باتیں کہ اور اسکی
 كان ابن مسعود يقول اياكم واما يجرث من البدع فان الدين لا يذهب بكرة من القلوب بل الشيطان يجتث لكم
 ابن مسعود کہہ کر کہتے تھے نئی بدعتیں کچھ کیونکہ دین کی بگاڑی و لو ان میں سے نہیں جاتا بلکہ شيطان تمہاری سے تمہارے بگاڑتا جادوی کا

فذكر الموت خير له لان تذكر الموت ينقص عليه نعيمه ويذكر عليه صفوة لذته على ما يذكره على الانسان لذته وينقص
 كرمه كذا في سيرة النبي ص كما ذكرنا في سيرة النبي ص كما ذكرنا في سيرة النبي ص كما ذكرنا في سيرة النبي ص كما ذكرنا في سيرة النبي ص
 عليه شهورته فهم اسباب سعادته ولذا قال النبي عليه الصلوة والسلام اكثر ذكره هانم للذات لان الانسان لا ينفك
 كرمه وحي اسباب سعادت من هي اسباب شقاء في الدنيا هي بيت باكره في الدنيا لذت كرمه كذا في سيرة النبي ص
 عن جالين اما في ضيق ومحنة او في سعة ونعمة فان كان في ضيق ومحنة فذكر الموت يسر حاله عليه ما هو فيه بان
 ينبت يوما يا حنك اورمعت من با فرائض اورمعت من بين الكرم شخص تنق اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 بزل ولا يدرم الموت اصعبه وان كان في سعة ونعمة فذكر الموت يمنعه عن الاعتراض والسكون اليها كما
 كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 روى انه عليه الصلوة والسلام قال كفى بالموت واعظا وقال للفاطم من اكثر ذكر الموت اكرم مثلثة انما هي تعجل
 روايته كرمه عليه السلام من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 التوبة وقناعة القلب نشاط العبادة ومن نسي الموت عوقب مثلثة انما هي تعجل روايته كرمه عليه السلام من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 قومي اورمعت من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 والتكاسل في العبادة وقالت لمؤمنين عاشتة رضى يا رسول الله هل يحشرهم الشهداء احدا قال نعم من يدرك الموت
 عبادة من سستی ام المومنين عاشتة رضى يا رسول الله كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 في اليوم والليله عشرين مرة وسبب النيل لهذه الفضيلة ان ذكر الموت يوجب النجاة عن الدنيا والاستعداد
 رات وغير موت كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 للآخرة والغفلة عنه تدعو الى الانهماك في شهوات الدنيا ولذا انها ولسيان الآخرة وقد قال النبي عليه الصلوة
 اورمعت من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 السلامين عكرن في الدنيا كاذب غريب واعاير سبيل فكانه عليه الصلوة والسلام قال انك مسافرا في سفر
 اين مسافر كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 الآخرة فلا تتخذ الدنيا وطنا ولا تميل الى حظوظها وحطامها واعتممت حجتك واصرفها في طاعة الله تعالى و
 سفر كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 اجتهد ان تقدم في حياتك ما تقر به عينك يوم الحزاء وذلك انما يحصل بذكر الموت فان كان ذكر الموت
 اورمعت من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 افضل وانعم وغفلة الناس عنه لغلة ذكره فيه وعدم ذكره له ومن يذكر له لا يدركه بقلب فاعز به بقلب
 بهت افضل اورمعت من با فرائض اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 مشغول بالشفال الدنيا فلا ينفع ذكره في قلبه مع ان الواجب على العبد ان يفرغ قلبه عن كل شيء الا عن ذكر الموت
 دنيا في خيالته يهرى هو من سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 الذي هو بين يديه فانه اذا ذكره بقلب فاعز به بقلب فان ذكره بقلب فاعز به بقلب فان ذكره بقلب فاعز به بقلب
 جو سائر كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص
 فان من كان اسير النفس صرا على الذنوب يجب عليه ان يجتهد في اصلاح نفسه بملاواة قلبه فان ملاواة
 بس جو شخص من كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص اورمعت من بين كرمه كذا في سيرة النبي ص

اذ لم یفعلها رسول رب العالمین ولا احد من الصحابة والتابعین وسائر ائمة الدین لم یسأب باذیها ویکون حاضر
 کیرکون زید بن علی بن ابی طالب اور کسی صحابہ اور تابعین سے اور کسی ائمة دین سے کیرکون زید بن علی بن ابی طالب اور کسی صحابہ اور تابعین سے
 القلب فی اثباتها ویکون خطه منها الطران علیها فقط لانه حالة تشارکه فیها الباطل بقصد زیارتہ بآرہ وجه الله
 اور کسی ایسا ہو کہ زیارت قبر کسی کا حصہ نہ ہو بل ہی ہو کیونکہ یہ بات جو باؤنکی سی ہے کج بات ہی صرف مقصود اس خطہ ضعیف کا ہے
 واصلاح نفسه ودواء قلبه یتجنب المشی علی المقابر والجلوس علیها ویحلم غلیظہ ان دخلها کما جاء فی الحديث
 اور درستی اپنی حال کی اور اصلاح اپنی دل کا اور قبروں کی اوپر ہرگز نہ اور نہ اپنے اپنے اور قبروں میں مانی ہوئی جو فی ہر وقت نہایت حدیث میں آیا ہے
 ویسلم علی اهلها ویخاطبهم خطاب الحاضرين ویقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین فانه علیہ الصلوۃ والسلام
 اور مردوں پر سلام بھیجے اور ان کی مخاطبہ کرے کہ سلام قبری دار قوم مؤمنین کے کیونکہ کہنے علی الصلوۃ والسلام
 کان یقول كذلك واذا وصل الی میت ینفی عن امان یاتیه من تلقاء وجهه ویسلم علیہ ایضا لکن اذ لہ ان یدعو
 یہ ہی کہا کرتے تھے اور کسی مرد کی باس ہادی تو ہا ہی کہہ دے کہ اوسکی ہنسی سامنے ہی کا اور اس پر سلام علیک کہہ دے کہ اوسکی
 یدعو قائما مستقبل القبلة وکذلك الکلام فی زیارة النبی علیہ الصلوۃ والسلام ثم یعتبر من کان تحت التراب
 تو درستی کہہ کر ہر کس کی اور ایسی ہی گفتگو کہنے علی السلام کے زیارت میں ہے ہر اوسکی حال سے جو مٹی میں دیکھا
 وانقطع عن اهلہ ولا حجاب بعد ان ناقض الاحصاء والعشائر وجمع الاموال والذخائر وجاءه الموت فی وقت لم یحسبہ
 اور اس حال میں جو واقعہ تھا کہ ہر مہرہ پہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 اوخطا فی الجواب وكان قبره حفره من حفر النبیون ثم یجعل نفسه کانه مات ودخل القبر وذهب عنه اهلہ وولده
 یا جواب میں پورا اثر اوسکی قبر کا کہہ دے کہ ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 ومعارفہ وبقی حیدر فزید وفلان یسأل فمذا یجیب وماذا لیکن حالہ ثم یتناول من معنی من اخوانہ واقرانہ
 اور جان پہر کا تھا کہ ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 الذین املوا الالام وجمعوا الاموال کیف انقطعت اهلہم ولیرفع عنهم اهلہم وغیر التراب محاسن وجہہم وافرقت فی
 جو کہ ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 القبر وارجعہم وارملت بعدہم فمذا یجیب وماذا لیکن حالہ ثم یتناول من معنی من اخوانہ واقرانہ
 جو کہ ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 وغلقت کففتہم وانہ کانت صاڑی مصیرہم ویحقق ان حالہ کماھم وان الموت لفظیہم ولہ لاک السیرم بین یدیدہ
 اور کج غفلت ان کسی غفلت میں بیٹھ کہ کسی جگہ جاتا تھا وہ مٹی میں دیرا مال ہم وغیرہ اس کا جواب ہے اور موت کا اور ہر ملک سرچ سے نہ ہو جی
 وعندہ الذکر والاعتبار ملین قلبہ ویحشم جوارحہ ویزول عنه جمع الاحتجاج الدنیویہ ویقبل علی الاعمال الاخرویہ
 اس طرح کی یاد اور اعتبار سے قبر وال زم ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 ویترک ہوہ ویستوجہ الی طاعة مولاہ ثم ینفی لہ فی کل جن وزمان ان یکثر ذکر اقرانہ وامثالہ الذین مصوا قبلہ فیکثر
 اور ہوا جو سر ترک کر کے مولیٰ کی طاعت اختیار کرے ہر مہرہ پہرین گیا اور سوال میں پہنچا ہوا تو خدا جانی جواب میں پورا اثر اوسکی قبرت کا جن پہر کی ہو
 سرورہم ونشاطہم وعیشہم وعشرتهم وطمع اهلہم واعتادہم الی الفقرة والشباب وصیلہم الی الضحک والتلعب
 اور اوسکی سرور اور نشاط اور عیش اور عشرت اور طمع اہلہم اور اعتادہم اور ضحک اور شباب اور صیلہم اور الضحک والتلعب
 اور اوسکی سرور اور نشاط اور عیش اور عشرت اور طمع اہلہم اور اعتادہم اور ضحک اور شباب اور صیلہم اور الضحک والتلعب

حتى يبلغه آياه وقد ورد في الحديث ان الطاعين شهادة للمؤمنين ورحمة لهم وزجر للكافرين وهو صريح في ان
آخذه اوس مرتبه بربره وبتجانی اور کبریت حدیث میں آیا ہے کہ وہاں سنیین کی حق میں شہادت اور عتق ہی اور کفار کی لعنت ہے اس صاف مسلم ہوتا ہے کہ
کو نہ شہادت ورحمة خاصة بالمؤمنین واذا وقع في الكفر فالما هو عذاب يجعل عليه في الدنيا وله في الآخرة اشد

العذاب واما العاصي المرتكب الكبيرة من هذه الامة اذا كان مصرا عليها ولم يبت عنها فكون الطاعين شهادة
اور یہی عذاب ہی اور اگر کسی کبیرہ کریموال اس امت میں سے اگر وہ کبار برادر اچوالی اور تابع نہیں ہوا تو وہ اس کے عین شہادت ہی نہیں

له مح نظر اذ یحتمل ان یقال انه لا ینال درجة الشهادة لشوم ما كان متوقفا له من الذنوب وقد قال الله تعالى
اسمیں مافی اس واسطے کہ جو کسی ہی کو کوئی کبیرہ شخص ان کا ہون کا وہاں ہی حسین بن علی شہادت کا درجہ نہیں پاسکتا اور یہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَحْكُمَ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَيْضًا أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ
کیا خیال کرتے ہیں جنہوں نے کما فی بین برائیوں کا قسم کر دیا کہ وہ برابر انکی جو عین لاسے ہیں اور یہی کچھ کام اور یہی ہرگز چاہتے کہ وہ

یشتأن ظلوا لها حشدة ويقع عقوبه بسبب المعصية فكيف يكون شمه لا یحتمل ان یقال انه ینال درجة الشهادة لعدم عظم الجوارح الاولی
فاشل ظاہر ہوتے ہی ہوتے ہی اور گناہ کے سبب عورت ہوتی ہے ہر شہادت کیونکہ جو کسی ہی اور یہی ممالی کہ کچھ کہ شہادت کا درجہ ہرگز

فیما لا یسبب الحدیث الواضح عن ان الله عليه الصلوة والسلام قال الطاعين شهادة لكل مسلم فانه صریح في العموم والقياس
اور یہی کہ حدیث میں من حکم عام ہے خاص میں جو اس حدیث کی ہر جگہ علی الصلوة والسلام اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

على تفهيد المعركة ان يحكم له بالشهادة ولو كان له ذنوب كثيرة لم يبت عنها الاتبعات الا دعيين الحدیث الواضح
اور یہی کہ حدیث میں ہر نفس کو جس کے شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

ان الشهيد يعقر له كل ذنب الا الذين وساءل التبعات في معقول الدين ولا يلزم من حصول درجة الشهادة لمن اكتسبها
شہید کی تمام گناہیں مٹ جاتی ہیں اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

ان سادى المؤمنين من الكمال في المنزلة لان درجات الشهادة متفاوتة نعم يستفاد من الحدیث ان الشهادة لا تنكسر
مومن کا اس سے درجہ میں برابر ہوگا اس واسطے کہ شہادت کی حدیث میں ہر جگہ علی الصلوة والسلام اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

التبعات لكن التبعات لا تتم الشهادة اذ ليس للشهادة معنى الا انها اذ حصلت لشخص يشبه الله تعالى ثوابا لم يحصل
نہیں مضاف ہوتی ہیں بلکہ حقوق باقی ہیں جس سے کہ شہادت میں اس وقت نہیں آتا اس واسطے کہ شہادت کی حدیث میں ہر جگہ علی الصلوة والسلام اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

ويغفر له ذنوبه غير التبعات ثم ان كان له اعمال صالحة في تقفه في مؤانته ما عليه من التبعات ويتقبله درجة الشهادة
اکٹھا کر دیتا ہے اور اس کا تمام گناہیں مٹ جاتی ہیں اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

وان لم يكن له اعمال صالحة فالشهادة تكفر اعماله السيئة غير التبعات وهو في حق التبعات يبقی في مشیئة الله تعالى
اور اگر کچھ نہ ہو تو شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

فانه تعالى اذا اراد ان لا يعذب به يرضى عليه خصمه كما روی انه عليه الصلوة والسلام بينا هو جالس اذ دخلت حتى
ہرگز نہ تعالیٰ اگر چاہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

بذلك سدق الله ما جاء به كوسر عذاب بنو قومه من كوراني ورجا چنانچہ روایت ہے کہ یہی علی السلام ایک وقت پہنچے ہوئے تھے اسے
بدلت شایاہ فقيل له لم تضحك يا رسول الله قال جلال من امتي جيثا بين يدي ارب العزة فيقول احدها يا رب خذ

کر دے گا مبارک میں نظر آئے گئے ہرگز نہ بوجہ یہاں رسول اللہ کی ہر جگہ علی الصلوة والسلام اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے
لی مظلمتی من هذا الاخ فيقول الله تعالى اعطاك مظلمته فيقول يا رب لم يبق من حسناتي شيء فيقول الله تعالى
اس سہا ہی کی سہا لاری ہرگز نہ تعالیٰ اگر چاہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے اور یہی کہ شہادت کا درجہ ہر مسلم کے لیے ہے

بما ما یكون سبباً له لا يتابع هواه غاية الخسران ونهاية الخذلان فان من يتبع هواه يفعل ما يضربه ويهلك
 كما هو امر من يتبع هواه لا يملك كذا قال في الزمان اور نهایت نقصان بی سوج شخص ہو اوس من ہواہی تو وہ ہی کام کرتا ہی حسین
 حالاً او لا وهو لا يشعر ويشعر لكن تخلف عقله بجملة الذلة المحاضرة التي لا بقاء لها على العقوبات الاخرى
 حال دنیا کا مقرر اور دنیا ہی ہو پرورد بخیر یا جاننا ہی بری تو فی حال کیا با بار اولت کو

التي لا نهاية لها وبطن لعن نصيبه وتناهي حاقته انه ظفر يثني من الذل الذلة لا يعلم ذلك لاحق له
 کبر انشأ نہیں کہ بہتر بہت ہی اور اندھا ہو کر کمال بر قونی سے نیاں کرتا ہی کہ کچھ ہمیش اور با اور امتی یہ نہیں کہنا کہ دنیا سے
 يخرج من الدنيا ويرى انه لم يظفر يثني من الذل الذلة لا يعلم ذلك لاحق له ولا من الذل
 اہی ہلک و دیکھ دیکھ کہ کچھ ہی ہمیش کیا نہ تو دنیا کی پیش اولت کیونکہ سب ہو چکے ہی اور نہ

الاخرى اذ ليس اليها الوصول فيبقى في حيرة وندامة حين لا ينفعه الذم وقد روى عنه عليه السلام قال
 آخرت کی پیش کی لذت کو کوہر وہاں مانتہ آکھتے ہیں بہر صورت اور نہ انتہی کی اوس وقت نہ ہوتی کہ نہ ہوگا اور روایت ہی کہ ہی علیہ السلام فرمایا
 ما من احد يموت الا ذم قالوا وماذا منه يا رسول الله قال ان كان محسناً ان لا يكون ازدا داد وان كان
 جب کوئی خرابی ہو نام نہ رہتا ہی عرض کیا یا رسول اللہ نہ ہوتی ہی فرمایا اگر نیکو کار بہر تہا ہی تو بہ نہ ہوتی ہی کہ ہی کامل زیادہ کیون ہی اور اگر

مستبائماً ان لا يكون تدرعاً فاما العاقل لا تصيبه عرك في الغفلة واحتشد في تحصيل منتهى الاخرة قبل
 بدکار بہر تہا ہی قوم نہ ہوتی کہ نہ زیادہ یا سودا ہا ہر کہ اپنے غفلت میں کیون کہوتا ہے آخر دی سامان حاصل کر نہیں کہش اس سے پہلے
 ان محي يوم لا تقدر على تحصيلها في ذلك اليوم فانك عن قريب تعان ذلك اليوم فتندم على
 کہ ایسا دن آجیا دی کہ اوس روز تو ہرگز حاصل نہ کر سکے جبکہ تو اس دن کو مدد دیکھ لیا بہر روز نہ ہوتی ہی

ما فات من عمرك في غرطاعة ربك لا ينفعك الذم فان العبد اذا كان في شغل من اشغال الدنيا و
 ہر دن عبادت پروردگار کی لازم ہوگا اور نہ ہوتی ہی کہ نہ فائدہ ہوگا کیونکہ آدمی جب تک دنیا کے کاروبار میں لگا رہتا ہے
 كان شغله يمنع من العلم احاط لك العمل على فراغه وقال ذا فرغت علمت فذلك من حاقته
 اور وہ شغل اوس کو علم ہی کی باز کر رہا ہی تو اس عمل جبکہ کو فرمت کی وقت حال کر رہا ہی کہ نہ سے فرصت ملے گی تو کونسا سو بہر صرف ہو تو ہے ہی

فحين احدثها ابتار الدنيا على الاخرة وليس هذا من شان العاقل وقد قال الله تعالى بل تؤثرون
 دو دوسری ایک تو دنیا کو آخرت پر پسند کرتا اور بہر عاقل کا کام نہیں ہے اور میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بلکہ تم پسند
 الحق الدنيا والاخرة خيرا وبقى والتالي شؤيفة العمل الى وان فراغه فانه قد لا يجد همة بل يخطفه
 کہ ہی ہو دنیا کا جتنا اور جیسا کہ بہتر ہے اور نہ ہی والا اور نہ دوسرے عمل کو فرمت کی وقت بد حال کر رہا ہی کہ نہ ہی ہضم نہ ہو صلت میں ہی بلکہ

الموت قبل فراغه او يزاد شغله لان اشغال الدنيا يستنزو بعضها بعضاً فيبقى بلا زاد ليوم المعاد قالوا
 موت فرصت کی ہفت ہی پہلے آکر پڑے یا وہ دنیا کا مدد بڑھا جلا جاتا ہی کہ نہ کہ دنیا کی کام مسلسل ایک ہی ایک ہو ہی ہر کہ نہ تو ہی حال ہو جاتا ہی
 على العبد ان يبادر الى الاعمال الصالحات على اى حال ان قبل حصول الموت وحصول لقوت لقول
 سوا دی یہی و جبکہ جلد ہی اعمال صالحہ کے حال میں ہو موت ہی پہلی اور نہ ہی بہتر امتیاز کر ہی اس کے

تعالى سارعوا الى مغفرة من ربكم وحنة عرضها السموات والارض اعطت للمتقين فان من غفل قلبه
 مطابق اور دوزخ و عیش بہر ہی رب کی اور جنت پر رسکا پیلا دی آسمان اور زمین تیار ہو ہی ہی دوسری بہتر ہوگی جبکہ کمال دیہ
 بالدنيا واخذ منها القدر الزايل على حاجته من الطعام والشراب اللباس يكون مضطراً عليه الا ان يستعين
 و نیاز ہوا ہی اور دنیا میں ہی کہ نہ بہر مقدار حاجت ہی نہ نہ نیاز اور نہ نیاز حاصل کرتا ہی تو اوس کی حق میں مضرت ہی ان کہ اوس حالت میں ہی نہ

علی طاعة الله تعالى لان كل ما احبه الانسان وظهر به لا بد ان يفارق فان كان احبه لعز الله يعذب به
 اسلمی کہ آدمی میں بڑی کوشش کی راہی پیدا کر ہی تو ان عزیزوں میں سے جدا ہو چکا ہو اگر اس کی محبت واسطے جو اس کی ہی زندگی کا
 بقواته ان يحصل له من الالم قدر ما تعلق به قلبه ولهذا قال بعض السلف من احب الدنيا فليوطن نفسه على
 سجد کر چکا اور اس کی عالم پیدا ہو چکا جعفر اس میں سے حق تھا اس میں ہی بعض مقدمین کا قول ہی کہ جو شخص دنیا کی محبت کرے جو چاہے کہ اپنی جان کو
 تحمل المصائب فان محنتها لا تنفك عن ثلث مصائب هم لازم وفقد اثم وحسرة لا تنقضي فلو لم يكن المحبها
 مصیبت کا گہرائی کیونکہ دنیا کے محبت میں مصیبت غلبہ ہیں ہر منکر دامن اور غلبہ میں کما اور ارادان سے انتہا اور اگر دنیا اور کورت کوئی
 العذاب لتعاجل اهلها لئلا يلقى له مصيبة فكيف اذا حيل بينه وبين محبوباته ولذا انه كلما بالموت حصل
 عذاب سوائے کہ ہر تو یہ مصیبت ہی اس کی کئی گنا بت کر ہی ہر تو یہ کمال حال ہر گاہ جب موت آوے اور اس کی محبوت اور لذت کی چیز میں عادی ہو کر ہی کے
 معذبا بنفسه ما كان مثله اذ به على قدر لذته التي شغلته عن سعيه في طلبه اذ له يوم معادة اولها
 عذاب میں رہ جاویں جس سے زخمی اور مانتا تھا موافق اس لذت کے جس کے مارے قیامت کی راہ درآہ کہ گہری کئی اس کے اگر کسی
 لاحد الف محبوب يزل به عند الموت في وقت واحد الف مصيبة لانه كان يحب جميعها ويسلب
 ہزار محبوب ہر ان موت کے کسے ہی اس ہزار مصیبت اکبار کی بڑھاتے ہیں اس کے اس کو سب سے محبت تھی اور وہ سب کتاب
 عنه في لحظة واحدا كلها وبقي حشر وندامة بعد موته هذا اول القاء عقيب موته من الالام فضلا
 ایک دم ہر میں مانتی ہر چیز اور عرصے ہی حسرت اور ندامت میں رہ جاتا ہے اور ہر تو پہلا اس سے جو سب سے ہی ہر شے آوے گا
 عما اعتد الله تعالى للذين اسحبوا الحبوۃ الدنيا ورضوا بها من عذاب الآخرة والخاص ان من احب
 اس کو تو کیا کہنے جو اس نے کھلے جو دنیا کو محبت سے آخرت کے عذاب پر پسند کر لیں ہیں آخرت کا عذاب تیار کر رکھا ہی تو حاصل ہے کہ جو شخص
 شيئا سوى الله تعالى ولم يكن محبته له لله تعالى ولا لكونه متعبا على طاعة الله تعالى يحصل له به
 سوائے اللہ تعالیٰ کے اور چیز کی محبت پیدا کر ہی درود محبت و دل کے واسطے ہو اور نہ طاعت کہی ہو نہ دعا ہو
 الصل سواء ظفر به او لم يظفر فانه ان لم يظفر به يعيش بضعة ولا يستريح من التعب وان ظفر به يكون
 سفر ہی برابر ہے کہ وہ دینی اس کو حاصل ہو یا نہ ہو کیونکہ اگر نہ حاصل ہو ہی تو اس کے غم میں لگا رہا ہی دینی سے کام نہیں لیا اور اگر حاصل ہو ہی تو وہ عالم
 ما حصل له من الالم قبل حصوله ومن الحسرة عليه بعد فواته اضعا فاضعا ما حصل له من اللذة
 کہ حصول ہی پہلی دیکھا وہ کا وہ اور اس سے ہر وقت ہونے کے بعد چند در چند اوس لذت سے زیادہ دل کے حسرت
 ولو قال العبد كل حظ من حظوظ الدنيا وكل لذة من لذاتها ومضى عمره عليها ولم يسع في تحصيل
 اور اگر آدمی کو دنیا کے تمام غمیں اور کام اور ساری لذتیں عمر ہی حاصل رہیں اور اس نے آخرت کی سعادت میں
 السعادة في الآخرة يصير عند الموت كأنه لو يظفر بشئ من حظوظها ولذاتها وتبقى تلك الحظوظ
 کچھ سے سکے تو وہ حسرت ہوا یا ہو گا کہ دنیا میں کچھ نہ ہوا اور اگر کام پایا اور وہ ہی ہر شے اور کام
 واللذة عذابا له ولصدا معذبا بنفسه ما كان منعاه من محبتين من محبة فوته مع مشقة تغلق
 اس کے حق میں عذاب ہو جاوے دینی اور وہ ہی غمیں کی چیزیں دود جس عذاب کا سبب ہو جائے ایک تو اونکا جو دنیا اور
 قلبه ومن محبة عدم حصول ما هو له الفاعل وادوم فالمحبوب الكاضل فيفوت عنه والمحبوب لا
 دل اور دین کا جو ہو گا وہ سے حاصل ہونا جو اس کے لئے محبت ہو گا اس حال کا محبوب تو ابتر سے مانتا ہو گا اور محبت نہ ملے
 لا يحصل له وهذا اول ما يلحقه من العذاب قبل العذاب لنا اذ قد قال العلماء ليس الموت بعد من
 اس کو پسند ہو گا اور یہ تو وہ عذاب ہی جو دوزخ کے عذاب ہی پہلے اس پر گڑھا اس واسطے کہ عذاب کے میں موت عدم محض

ولا فناء صنف وانما هو انقطاع تغلق لروح بالبدن ومفارقة عنه وتبدل من حال الى حال انتقال من
 اورنری نفا می بینن کی بکشت کیابی روح کا ملاقر بدن کی چہرٹ ما نا اور بدن کی الگ ہو نا اور ایک سال کی دوسرا حال بدل جانا اور ایک سال کی
 دارا لرح و هو اعظم المصائب وقد ساء الله تعالى صديقه حدث قال فاصابتكم مصيبة الموت
 دوسری جگہ نقل کرنا اور یہ بھی صیبت اور مرگنا اللہ تعالیٰ کی موت کا نام صیبت رکھا ہی جاتا ہے اور یہ بھی ہم صیبت موت کی
 فالملی هو المصيبة العظمی اعظم منه الغفلة عنه وعدم ذكره وقلة التفکر فيه وترك العمل له والتبا
 سہ موت ہی بڑی صیبت ہی اور اس سے بڑھ کر غفلت رہنا کہ نہ اس کو یاد رکھیں اور نہ اس کا کچھ نہ کر کے اور نہ اس کی کوئی چیز کر کے اور
 الهوی فان اتباع الهوی سمن من سمن الذين يفضى الى الهلاك يوم الدين مع ان المومن بنفسه لا يجر
 ہوا ہوس میں نہ رہی جسک ہوا ہوس کی اعلات دین کی حق میں اس نہ رہے کہ قیامت کی روز جاکر کڑا لگا جائے اور جو کس کو حق ہو مصلحت ہو
 قد عاهد الله تعالى ان لا يعصيه وذلك لان الايمان قبول التزام فمن يقول لا اله الا الله بصلي كانه
 اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لیا کہ میں اس کو نہ مانوں گا اور یہ بھی کہ میں ان قبولی اور ماننے کے لئے من بہرہ برخصم لاکہ الا اللہ کہنا ہے کہ گواہ ہو کہ یہ ہی
 يقول اني علمت واعتقدت انه تعالى احد في ذاته وصفاته وافعاله ولا يظنهم العالم حق الا
 کہ میں نے یقین کیا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بیکار نہ ہی اور عالم میں کوئی شے اس کا اور اولاد حاور
 بعلمه وادارته وخلقه ولا يستحق العبادة الا هو واني لزمتم عبادته ولا عبد الاياه فبعد هذا
 بعد الیش کی بدن ظاہر نہیں ہو سکتی اور کوئی سوا اس کی سستی بندگی کا نہیں اور میں نے اس کی بندگی اپنی ذمہ لیں اور اس کو اس کی عبادت کو رکھا گیا
 المعاهدة يحرم عليه ان يعصيه في شئ من اوامره ونواهيه حتى اذا دعته نفسه الى الفس عهده مولا
 عہد کے بعد اس کو نا مانا کرنے حرام ہے کوئی بات ہو کہ مانا یا نہ مانا
 يلزمه ان يقول لها كما قال يوسف لنبی عليه السلام لامرأة الغري حين دعته الى نفسها معاذا لله
 تو اس کو لازم ہے کہ کہے میں یہ کہی جیسے یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کے چور سے کہا تھا جب اوسنی اپنی طرف طلب کیا خدا کا شہادہ
 ان ربی احسن مثواي انه لا فيلح الظالمون ان يشتد ميل نفسه الى ما يشتهي به وتركه مع قل زيعل
 وہ عزیز ایک ہے میرا اچھی طرح رکھا ہی چھوڑا ہے لہذا میں نے اپنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے بیکار نہ ہوں اور شہادت کو قدرت ہوئی ہوئے
 في موضع لا يظلم عليه الا الله تعالى يكون ليلا على صحته معاذه مع من به في يانه فان المؤمن اذا علم
 جیسے مقام میں کہ سوا اللہ تعالیٰ کی کوئی اطلاع نہ ہو سکے ترک کر دے تو یہ دلیل ہے کہ اس نے اپنی امان عہد کو رکھ کے ساتھ نہ دیا کہ جسک میں جب یہ سمجھتا ہے
 ان هي مولا في تركه هو ايقظم رضي مولا على هواه ويكون لذته وصفاه فيا رضي مولا وان كان في الفل
 کہ مول کے خوشی ہوا ہوس کے ترک میں ہی قربانی ہوئی خوشی ملنے خواہش پر مقدم کہتا ہی اور اس کی لذت اور صفات مولیٰ رضامندی میں ہوتی ہی اگر مولیٰ خوش نہ ہو
 هواه ويكون لذته حقا فيا رضي مولا وان كان موافقا هواه بل يكون لذته في ترك شهواته لله تعا
 اور اس کا اہم اور رضا مولیٰ کی ناخوشی میں ہوتا ہی اگر یہ خواہش کے موافق ہو بلکہ اس کو ترک شہوات میں لذت اس سے زیادہ ہوئے ہے اس کی لذت کو
 اعظم من لذته في تناو لها بل يكون كراهته تناو لها عنده في خلوته اشده من كراهته لالم الضرب و
 حاصل کرے بلکہ اس سے بڑھ کر لذت کی بڑھاری
 محبس لا تری ان يوسف لنبی عليه السلام قال لامرأة الغري حين دعته الى نفسها معاذا لله
 کیا معلوم نہیں کہ یوسف نبی علیہ السلام کے لئے جب زلیخا عزیز کی بوی سے یہ کہہ اور اگر کر لگا جو اس کو میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر
 وليكون من الصاغر بن كيف قال بل السجين احب لي مما عوفني ليه فان امرأة الغري لما كان قلبها
 اور تو ہوا کہ بل عزت تو جو صفت علیہ السلام کیسے نہیں کہی ہی رب مجھ کو قید بند ہی اس بات ہی محسوس ہو کہ زلیخا نے ترک کر دی دل

فلذلك قال لله تعالى فلا تغرنكم الحياة الدنيا والثاني بنفسك وشهركم لا عدا ملاروى عن ابن عباس رضي الله
سماهم الله تعالى فربما يرى سكونه في الدنيا كما جئنا ^{اور دوسرا دشمن غير النفس هي يهيم سبب يه تربي موافق روایت بن عباس که یی سبب}
قال اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك وقد اخبر الله تعالى انها بلاتما اماراة بالسوء حيث قال ان
في قلبها سبب يتر ^{دشمن تیر نفس خود تیری درون جوی من یی اور یسببک الله تعالی خبر دیتا یی که نفس خود خود بر دانی کی بات بتا یی جهان در فعلی یی یک}
النفس لامارة بالسوء والامر بالسوء دأبها وعادتها لا يما خفت ظالمتها جاهلة بالعلم والعدل بطريقها
یی تو سببها تا یی برای اور برای که حکم دیتا اور حکم طریق اور عادت یی اسلکی که اصل من ^{ببراه اور جابل پیدا ہوئی اور علم اور عدل عارض ہوئی}
وان لم يدبر كما رحمة الله تعالى وفضله تبقى على جهلها وظلمها وتكون من حزب الشيطان وتجوز طعنها
اور اگر کسی که رحمت اور فضل نبوی تو جان کاهان اور ظلم که ظالم یی ^{اور شیطانی که حاجت من یی سو اور یی نبیان برادر کو}
الى العصيان ومخالفة الحرم لا يما تجزى بطبعها في ميدان المخالفة والعبد يجهد في تمتعها من سوء المطالبات
که چون من ^{اور دکان کی می گفت برنگاروی یی که نفس باطنی مخالف که میدان من جانی اولای یی که برادر که کوفت من گفت می}
فمن اطلق عنها فهو شرکها في فسادها ولثالث شيطان الحق فاستعد بالله تعالى منه والرايم شيطان
یی جانی او که اگر اهل جهوری تو فساد یی او که شیطانی او تیر به دشمن شیطانی جانی سو او که خدا که خدا را ^{اور چه تیر دشمن}
الانفس فاحذر فانه انشد عليك من شيطان الحق لان شيطان الحق يكون اغواؤه بالسوء واما شيطان
شیطانی منی او که یی یی شیطانی منی تیری می سخت تیری ^{اسلکی که شیطانی که تو اغوا حرف خیاالتی سو یی اور شیطانی}
الانفس فهو رفيقك السوء يكون اغواؤه بالمعانة ولو جهة لا يزال يطلب عليك وجهه ايريك واما شيطان عليه
تیر رفیق به سو یی اسکا اغوا ظاهر که من ^{آینما سانی سو یی سر به یی تا شایر که یی که کسیر من جگو تیری وضعی او که}
كما قال بعض السلف انك تستعبد بالله من الشيطان الرجيم فيصير واما شيطان الانفس فلا يرحم حتى يوقعك في
جانی بعض منافق من قول یی که جب تو شیطانی رجیم می اسلکی تا یی تیری تو دمی ^{اور در شیطانی اسلکی سو معصیت تو ایی که یی من}
المعصية ولهذا قال النبي عليه السلام لا تصعب الامور الا ياكل طعامك الا تقي فانه عليه السلام حدث في هذا
اسلکی می علیه السلام فی فرمای سوای مومن کی کسی باس مت یی ^{اور تیر که تا سوای بر تیر که کی او که کبانی با یی شیطانی علیه السلام می}
الحديث عن مصاحبة من ليس بمقي عن مخالطة لان الصحبة والمخالطة توقع اللفة والحبوة في القل فبذره
به که یی شیطانی او می جانی اسلکی را یی که شیطانی او می جانی دین گفت اور محبت پیدا جانی یی به ضروری که موافق
ان يكون كما قال النبي عليه السلام يحشر المرء على دين خليله فلينظر احدا من مجال وقد قال الله تعالى الاخلاء
ارشاد یی علیه السلام کی او یی دوست کی دین پر دمی ^{اب هر یک کو عور که چاهی کسی و دوستی که یی اور ادعای فرما چاهی جتنی دوست من}
يومئذ بعضهم لبعض عدو ولا المتقين فان كل واحد من الاخلاء غير المتقين يقول يوم القيمة يولى ليستلم
او دمن دشمن هو کی مگر جو یی روزی ^{بسیک جو دوست بر نگار یی من ده قیامت کی روز به یی کی او فرمای یی که یی}
اتخذ فلانا خلیلا ليت بيني وبينك بعد المشرقین فخليل الانسان ونجیته من یسعی في عمارة اخرته وان كان فيه
که یی یی فانی کی دوستی کسیر من مجسم من اور قبله من فرقی موافق که سو انسان کا دوست اور محبت یی کی که آخرت کی بهاس من کی که اگر چه او یی
ضرر لدنیاه وضرره من یسعی في خسارة اخرته وان كان فيه نفع لدنیاه فعلى هذا ينبغي للمؤمن ان لا يتخذ
دینا که ضرر جوادی او دمن و دمی جو موافق که سو یی که اگر چه او یی دینا کا فانه هو اس جان کی مطابق مومن کو یی که دوستی یی کی
خلیلا الا من یثق بذنیه واما نزه ونظر صلاحه وتقواه لان المرء يكون يوم القيمة مع من احب لادوی علیه
هیکل یی او را نیت بر اعتقاد ^{او که کمال حیات او نفوی معلوم سو اسلکی که یی قیامت کی دوستی که سو به و یی که اس دوستی کی موافق}

وقد مر اخبار صحیحة نقلها ثقات ولا بد من الايمان بها ان من كان من اهل الايمان لا یبقی فی النار
اورینک صحیح حدیث ثقات فی نقل کی بین اون پر ایمان لانا ضروری کہ جو ایمان واہ ہوگا سرگنا ہوں کی شامت سی دوزخ میں نہیں رہی گا
بکسب کے ذریعہ بل بخرچہ خرچہ منها والخروج منها لا یکن الا بعد الدخول فیہا قال القرطبی فی تذکرہ وقد ظن بعض
بکہ دوزخ سی نکل گا اور دوزخ میں سی نکلنا بدون داخل ہونی نہیں ہوگتا
العلماء ان الصیام یختص بعاملہ موفوہ اہل حرمہ ولا یؤخذ منہ شیء لظلمة ظلمہا متعسکا بما قالہ اللہ تعالیٰ
کہ روزہ صرف روزہ اور ان کی کام آئیگی اور ان کی شائبہ کو بڑا دیکھ اس میں سی کسی حق کی بد میں کچھ نہ لیا جاوے گا اس دلیل سی کہ اللہ تعالیٰ فی
فی الحدیث القدسی الصوم لی وانا اجزئ بہ لکن احادیث القصاص یروہا الظن فان الحق یؤخذ
حدیث قدسی میں فرمایا ہی کہ روزہ میری ہی ای اور میں ہی انکی جزا دیکھ لیکن بد میں کی حد میں اس گان کو غلط کہتی ہیں کیونکہ حق تمام
من جمیع اعمال صوماکان او غیرہ وقیل الصوم سریرین العبد ربہ لا یظلم علیہ احد صوماکان نیتہ ووزن
اعمال میں سی ان کی کام آوے گی روزہ ہو یا کچھ اور ہوا کو دیکھتے ہیں روزہ دینیان بندہ اور روزہ دیکھ کی سبب سی انکی صوم سی انکی کوئی مصلحت نہیں ہوتا کیونکہ روزہ
المفطر والملتکة الکتبہ لا یظلم علیہ ولا علیہم فیہ فاذا لم یکن معلوما لاحد ولا مکتوبا فی الصحیفۃ
نیتہ ووضعت سی بیجا اور دوشی کرام کا بین ہی جا تا کہ ہی میں جسکا اور کوئی عہد ہو یہ جب روزہ کہ کسی کو معلوم نہ ہو اور نہ اعمال نامہ میں مندرج ہو
یستأمر اللہ تعالیٰ ویخیرہ حتی یکون لہ جنة من النار فانہم یطرحون علیہ سبایہم فتذہب عنهم فلا
تؤامد تعالیٰ انکر جہنم کہتے ہی تاکہ انکی ہی دوزخ کی ڈال نہ جاوی
نقصہم زوالہا عنهم ولا یضرہ ايضا لکن الصوم جنة لہ قال القاضی ابو بکر بن العربی فی سہلہ المریدین
فرز کہ کبھی کیونکہ روزہ کسی عہد سے روزہ نہ کر سکی اسنی کہ روزہ کسی ہی ڈال موجود ہی قاضی ابو بکر بن عربی علی سہلہ المریدین میں کہتی ہیں
هذا ذایل حسن انشاء اللہ تعالیٰ ولا تغافل عن الحمد لله المجلس الرابع والستون فی بیان نیت
یہ خوب تناول ہی ان شاء اللہ تعالیٰ اسکی مقابلہ یہ نیت نہیں ہی اور اللہ کی ہر سبب میں مجلس اس بیان میں
فی حسابیة العبد نفسه قبل ان یحاسب ویناقش فیہ مالک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بندہ کو محاسب کرنا اپنی ذات کا پہلی حساب برائی ہی ضروری کہ مناقشہ میں مالک نہ ہو
علیہ وسلم لیس احد یحاسب یوم القیمة الا ہذا ہذا الحدیث فی صحیح المصابیر روزہ ام المؤمنین عا
فرمایا نہیں کوئی جسی قیامت کی دن حساب طلب ہووی مگر مالک ہووے گی یہ حدیث مصابیح کی صحیح حدیث میں ہیام المؤمنین عائشہ کی روایت
فانہا للسمعۃ قالت ولس یقول للہ تعالیٰ فسوف یحاسب حسابا یسیر ا فقال النبی علیہ السلام فذلک العسر
سی عائشہ ہی ہیستقی فی حدیث کی کہ اللہ تعالیٰ ہم نہیں فرماتا تو اسی حساب بیانیہ آسان حساب پس ہی علیہ السلام ہی فرمایا یہ سبب سی ہی
ولکن من نفوس فی الحساب مالک والمناقشة فی الحساب ان یستقصی فیہ بحیث لا یزک فقل ولا کثیر ولا
ولیکن جسکی حساب میں مناقشہ ہو او نہ مالک ہو اور حساب میں مناقشہ یہ ہو تا ہی کہ حساب پر کیا جاوی کوئی بات تہووی نہ بہت
صغیر ولا کبیر لا یسل عنہ واما العرض فہون یعرض علی العبد عملہ ولا یستقصی فی حسابہ والحدیث یحتمل
چیونکہ نہ بڑی نہ نہ کی کہ اس سی سوال نہ ہو اور عرض نہایت ہی ہوتا ہی کہ بندہ کی سامنی او کیا اعمال کر دین اور پورا پر حساب نہ ہو اور
معتین احدهما ان یکون نفس المناقشة ہذا کما فیہ من التویج وثانیہما ان تقضی الی اللہ فاذا اثبت
ایک یہ کہ میں مناقشہ ہی مالک ہووی کیونکہ ان میں نہم دوزخ ہو تو ہی
ان العبد یسل یوم القیمة عن کل شیء حتی عن سمعہ وبصرہ وفواہ کما قال اللہ تعالیٰ ان السمۃ البصر
کہ انکی سی قیامت کی دن ہرشی کا سوال ہوگا بیان ملک کہ ان اور انکے اور مل سی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بیٹک کلان اور انکے

الحماقة وان كنت تعتقد على كرم الله تعالى وفضلها بالک لا تقدر على كرمه وفضلہ فی امر دینا واما
 نیکو اسد کہ اور فضل ہر ہوسری تو کیا وجہی کہ دنیا کی کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی کرم اور فضل پر ہم وصاف ہیں کرتا ہے
 تستعد للشتاء بقدر بطول مدته فبجمع القوت والحظ في الكسوة وغيرهما من اللزوم ولا تشكل على فضل الله
 کیا تو جا رہی کی کئی بقد موسمی تیاری ہیں کرتا ہے کہ اور اپنے دین اور ہوشاک وغیرہ ضروریات میں کرم اور اللہ تعالیٰ کی کرم اور فضل پر ہر ہوسری
 کرمہ حتی بدفع عنك برد الشتاء من غير حجة ونحوها فإنه قادر على ذلك افطن ان برد زهر جھنم
 نہیں کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ یوں ہی جاڑی کی سردی بغیر حجتہ وغیرہ کی دفع کر دی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ ہی قدرت ہی کہ نیکو یہ خیال کہ خوشکلی نہ ہو کہ جاڑی کی
 اخف بردا واقلا دما من برد زهر الشتاء ام تظن انك تتجاوزها من غير سعي هيما تهيما فان برد الشتاء
 ہر ہی ہلکی اور تھوڑی دنگ ہوگی یا نیکو یہ خیال ہی کہ اس کی ہی بخت ہی ہو کہ نہیں کچھ نہیں
 كما لا يدفع عنك الابلجية والحطير سائر اللزوم لكن لا يدفع عنك حوائج جھنم وبرد زهرها الا بالتحصن
 جیسی ہر دوزخ جہنم اور اپنے دین وغیرہ لوزوم کی دفع نہیں ہوتی ایسی ہی دوزخ کی گری اور زہر ہر کی ہر ہرگز نہیں جاتی ہر ہر ہر ہر
 يحصل الطاعة والعبادات مع ترك المنكرات وانما كرم الله تعالى وفضلہ فی ان يعرفك طريق التحصن لا في ان يدفع
 طاعات اور عبادات کی منکرات کو چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کا کرم اور فضل یہ ہی کہ نیکو یہ طریقہ نہا کہ بتا دیا یہ نہیں ہی کہ اس کی تکلیف
 عنك العذاب بل ان التحصن فان كرم الله تعالى وفضلہ فی دفع برد الشتاء عنك ان يخلق لك المنكر
 بدو ان نہا کہ دور کر دی بیگ اللہ تعالیٰ کا کرم اور فضل جاڑی کو کر کے کی باہ میں یہ ہی کہ تیرے ہی لگ آگ پیدا کر دی اور
 يهديك طريق استخراجها من بين الحجر والحديد حتى تدفع عن نفسك برد الشتاء فكما ان شرى الحجبة والحطير
 اس کو چھوڑ کر ہی کئی کئی طریقہ ہدایت کر دیا کہ یہی جان سہی خلی جاڑی کی دفع کر دی ہر ہوسری جہنم اور اپنے دین
 وسائر اللزوم ما يستغني عنه خالقك ومولاك وانما تستقر به لنفسك فاجعلها ميسرا لا سترحتك كذلك
 اور اور تمام لوزوم کی تیری خالق اور مولیٰ کو کچھ بدوہ اور نہا منہ کی ہیں ہی صرف تیری انجھان کی فائدہ کو خیرہ لستای کیونکہ اس میں تیرا کام ہی ایسی ہی
 طاعتك ونحوها حتى لا تستغني عنها خالقك ومولاك وانما هو طريق تخاذلك من عذاب اليم ووصولك
 تیری طاعت اور عبادات کی تیری خالق اور مولیٰ کو ہر دوزخ جہنم کی عذاب الیم ہی فائدہ کا یہ ہی طریقہ ہی اور عیش وادی کا وسیلہ
 الى النعيم المقيم فمن احسن لنفسه ومن اساء فعليه والله عني عن العلمين ولعلك تقول لا يمتنعني
 جیسی پہلے ہی کی سوا ہی جان کا کئی اور جیسی ہر کیا سوا ہی نقصان کو اور اللہ ہی ہر دوزخ جہنم کی اور شاید تو کہی کی نیکو یہ راست ہی
 عن الاستقامة الاخرى على لذة الشهوات وقلة صبر على الاكلام والمشقة فان كنت صادقا في ذلك
 بجز حصہ مزہ داری شہوات کی لوسوی یا صبری اور مشقت کی کڑی کوئی نہیں روکتا اب اگر تو اس میں کچھ ہی تو تیری کئی بڑی
 فما اشد حقا وقا فقم عندك فان شهوات الدنيا فانية تسير بغير الزل غير خالية عن اللذات
 تاوانی ہی کہ کیا برا عجز ہی کیونکہ دنیا کی شہوات تو فنا ہی ہی ہی ہو چکی ہیں گی اور کئی کسی وقت میں کدورت ہی خالی نہیں ہیں
 حال من الاحوال فبالك لا تطلب الدخول في الجنة للتنعم فيها بالشهوات الباقية الدائمة الصافية عن
 اب تیرا کچھ حال ہی کہ جنت میں جانا طلب نہیں کرتا تاکہ وہیں عیش کی کڑی شہوات باقیہ دینی ہر طرح کی کدورت ہی ہمیشہ کو صاف
 اللذات في جميع الاحوال فان الاخرة خير وابق فاستعد للاخرة على قدر بقائك فيها فان بصاعتك
 کیونکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ دانی ہی اب تو آخرت کا سامان جب تک کا کو تو ان ہی تیار کر بیٹھ تیرا سرمایہ
 ايام عمرك وقد ضعفت كثرها وما بقي منها الا ايام معدودة فلما انجرت فيها بقى تحت وان ضعفت الباقية
 دنہ کی کئی ہیں سوئی تو کچھ کو بچا ہی اور میں ہی چند روزہ تا ہی کئی ہی ہیں پھر اس بقید میں اگر تجارت کر کی تو فائدہ ہوگا اور اگر باقی کو ہی ہوگا

والسنة من على عدتك القديم خسران صبيحتنا فانت يا مسكين من نوم الغفلة فان الموت موتك
 اورم على قدم عاوت بر جلتا را توضیح ظاهر ثواب بود
 والقبر بيتك والقراب فرشتك والفرع الاكبر امامك وعسكر الموتى في خاسر الجبل ينتظر ونكلكم
 اورم گور تیرا که ای اورم تیرا بجهنمی اورم خوف تیری سامانی اورم دون کالشر شهر سی باهر تیرا منظری ده سب
 الربا الايمان المغلظة ان لا يرجعوا من مكانهم حتى ياخذوك ويضمونك الي انفسهم فان تعلم انهم يتبنون
 سخت سخت حسین که ای بوی آن که بچگو ای بغیر اینی عکس نه لیگی اورم بگو ای سانه ملا و بگی کیا بچی غیر اینی کرده اینی گواهی دینا بچی اندو کرانی
 الرجعة الى الدنيا يوم البعث تغلوا فيه بدل لك ما فرط منهم وانت تضيق ايامك وقطن انهم دعوا الى الاخرة
 تا که اینی تندی کا عوض تا ساین اورم اینی اوقات ضایع کنای توبه خیال کرنا که ای کرده تو آخرت من بای گاهین
 وانت من الخلدین هیاهات هیاهات فانك في هدم عرك منذ خرجت من بطن امك تبقى على ظهر الارض
 اورم هدم میلان ریگا کهین نهین کهین نهین که تو اینی هر حبسی کی پیش می پیدا هوای برادگی جاتی زمین بر محل چو نای
 قصر وعن قريب يكون بطنا قبرك تقهر كل يوم بزيادة مالك ولا تحزن بنقصان عرك تعرض عن الاخرة
 اورم قریب نهین کا گزنا تیری قبر بویکی هر روز نال بر می می خوش هوای اورم هر کی کا بچگو که نهین ای آخرت می منته بر می
 وهي مقبلة عليك وتقبل على الدنيا وهي معرضة عنك فما اجد حالك الاك مع كونك مر تبكا لانام
 اورم سامانی علی آنی اورم ثواب پر سوجه هوای اورم حبسی الگ بوی جاتی تیری عجیب حال ای باو جو که قسم کن که کی جاتی
 الخطايا لا تجتهد في علم اخرك بل تشتغل بعمارة دنياك كانك غير مر تل عنها فاحذر يا مسكين
 آخرت کی درستی من زره کوشش نهین بگو دینا کی درستی من ایسا لگا هوای گواهی نهین مرگی سواری جان برای مسکین
 يدوالله تعالى عني نفسه ان لا يترك فيه عبادة في الدنيا ونهاه في ما حق يسأله عن عمله قليلا و
 اورم سالی که او خدا کی طرف کرده ای دن من کسی آدم مکلف بگو باو بچگو می گواهیان تنک که او می تمام اعمال کی پرشش ریگا شتو بو
 كثيره دقيقه وجليله خفيه وجبیه فانظر بها العاقل باي قد ينف بين يديه وبای لسان تجيب
 یا بهت اولی بو یا علی پوشیده بو یا ظا هر سودیک تو او غافل کیا منه لیک سامانی که او بگا او کس زبانی او سکی مال کا
 عن سؤله واعط السؤل جوابا والجواب صوابا واضر في قبضه عرك الى العمل الصالح في ايام قصاير ايام
 جواب دینکا سوال کا جواب تیار کر رکب جواب باو اورم بچی هر چو می چو می دنون بین بری بوی دنون کی
 طران في دار الفناء لدار البقاء فان قلت ان نفسي لا تطاوعني على المجاهدة والموظبة على الطاعة فما اسبيل
 واسطی دار فانی و دار باقی واسطی اچھی تنک کام بین صفت کر اگر تو بهی کیه نفس مجاهده اورم ای طاعت تو نهین ماننا برکا
 معالجتها فاعلم ان نعم الله سبحانه على اهل ما ذكره الامام الغزالي في الاحياء ان تحتار حجة عبد يقبدها
 کیا علاج تو سببه کی اسکا برام فید علاج تو موافق بیان امام غزالی کی احیاء العلوم من بهی کی تو صحبت لیستی شخص کی اختیار کی جوی طاعت الی ان مجاهد
 في طاعة الله تعالى فتلاحظ حاله وتفقد ربه لکن هذا العلام متعذر في هذا الزمان لفقد من يجتهد
 کرنا بو اورا کی حالات کو ملاحظ کر کر اسکی پیروی کری پر یہ علاج اس زمان میں دشواری کیونکر ایسا شخص
 في العبادة اجتهاد الاولين فلا علم انفع لك في هذا الزمان من سماع الاحوال ومطالعة اخبارهم وما كانوا
 جوی مقدمات کی وضع پر عبادت من مجاهده کرنا بو نهین ملتا سببه تیری ای مفید علاج اس زمان میں اونکی حالات سنی کی برابر اور اخبار دریافت کر کی کی بوی کی نهین ای
 فيه من الجهد الجهد قد انقضى قبحهم وبقی ثوابهم ونعيمهم لا يقطع ابدا بار و اسند حجرة من يقدر
 کر وہ کیا دشواری مجاهد کرنا تھی اور بیگانی محنت تو ہو چکی اور ثواب اور نیش باقی کیا جو کسی مقام پہنچا اور کسی بڑی حست او ثواب بگا جو کی پیروی کیا

ليس لئلا يغاية ولا نهاية وفيها النعيم المقيم والملك العظيم في ثوبته انما هو المحل للمجلس السادس والستون

أخرى من حيث لا يشك في أن الله يقبل توبة العبد ما لم يغفر له من ذنوبه

والستون في بيان أن الله يقبل توبة العبد ما لم يغفر له من ذنوبه

ما لم يغفر هذا الحديث من حسن المصالح من رواه ابن عمر عن أنس بن مالك

عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ما من عبد

أذنب ذنبا ثم أتى الله به فغفر له من ذنوبه ما لم يغفر له من ذنوبه

يعاش ما يصلي لله من رحمة أو هو أن لا ينفعه حينئذ توبة ولايمان كما قال الله تعالى فيما أنزله من القرآن

تأني كما هو ظاهر في رحمة أو هو أن لا ينفعه حينئذ توبة ولايمان كما قال الله تعالى فيما أنزله من القرآن

فلم يك ينفعهم إيمانهم لما رواه أسنا وقال في آية أخرى وليست التوبة للذين يعملون السيئات حتى إذا حضر

أحد منهم الموت قال إن تبت التوبة لئن كان من شرط التوبة العزم على ترك الذنب الذي تبت عنه وعدم المعاودة

عليه وذلك لما يتحقق إذا فتنك الثالث منه وبقي أن الاختيار ما لم يبلغ الروح المحلوم لا ينقطع الرجاء فيه

منه الندم والعزم على ترك الذنب فعلم من هذا أن التوبة مبسطة للعبد حتى يعان قايض لا روم وذلك

عند الغفرة ويلوغ الروح المحلوم فعل هذا يجب على العبد أن يتوب عما كان عليه من المعاصي قبل المعاصنة

والغفرة ولا يياس من رحمة الله تعالى لأنه تعالى قال لا يأس من رحمة الله القوم الكافرون وقال في آية أخرى

وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات فينبغي للعاقل أن يتوب في كل وقت ولا يكون مصرا على

الذنب فان التائب من الذنب كالمبعض من سبعين مرة وقد جاء في الحديث أن عليه

قال من ندم من الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورقة من حيث لا يحتسب

في حديث آخر أنه عليه السلام قال كل من أدام خطأ وخبر الخطأين التوابين وروى أنه عليه السلام قال الله

أن لا تستغفر الله والتوب اليه في اليوم أكثر من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

أبكم من استغفر الله في يوم واحد من سبعين مرة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال يا أيها الناس

بل لیاخذنا لانه هذا من حيث المدة وأما من حيث النوع فلذات الدنيا مكدرة مشوبة بانواع الاکرام
بلکی بنیبت کدیر علی بیرونش در اعتبار مروت کی اور اعتبار خوبی قسم کی سوزنیکی لذتین طرح طرح کی ایسی مکر اور سختی کسی اودہ نہیں
والشدائد ولذات الآخرة صافية غير مكدرة فاذن يظهر غلطه في قوله النقد خیر من النسبة وعند ذلك
اور آخرت کی لذتیں صاف اور مصفا اب اسکی غلطی صاف ظاہر ہوتی ہے کہ نقد بہتر ہوتا ہے اور ہماری اور اسوقت
یجمع الشیطان الی قیاس اخر وهو ان یقین خیر من الشك واللبس والیقین والاشک فلابد ان یقین وهذا
شکھان ایک اور قیاس مستقیم کرتا ہے اور وہ یہی یقین بہتر ہوتا ہے شک کی اور دنیا تو یقینی ہے اور آخرت میں شک ہے حقیقین کو ترک نہیں کر سکتی اور یہی
القیاس اکثر فساد من الاول لكون كل من اصلیه باطلا لان كل من یقین خیر المیسر الا اذا كان مثله لا مطلقا
قیاس پہلی قیاس سے قریب تر ہے کیونکہ اسکو دونوں اصل غلط ہیں پہلی کہ یقین جب ہی بہتر ہے مثلاً شک کی مثل سودی کچھ نہیں ہے
الآثری ان التاجر یقنہ علی یقین وفي حصول ربحه شک هكذا للمریض یشرّب الدواء البشع الکریه وهو فی
کیا تو نہیں دیکھتا کہ سوداگر اپنی شقت کو یقینی جانتا ہے اور فائدہ ہونی میں شک ہے اور ایک جاڑو کی جڑ سے دوا دیتا ہے کلمی روا کی تو یقینی ہے
مرارة الدواء علی یقین وفي حصول الشفاء علی شک لکن یقول الم مرارة الدواء قلیل بالنسبة الی الم امتداد المرض لکن
اور سخت ہونی میں شک ہے پر وہ یہ کہتا ہے کہ کم کر دے دو کا نسبت المیزان کی مرض کی کتر ہے جس میں
الی الهلاک فمن کان علی شک فی امر الآخرة یجب علیہ ان یقول الصبر فی ايام قلائل وهو صمتی الامر قلیل بالنسبة
م ہی جانی میں ہے کہ جو آخرت کی باب میں شک ہو تو اوپر یہ تصور واجب ہے کہ صبر کرنا چند روز کا یعنی آخر حیات تک بنیبت
الی ما یقال بل من امر الآخرة فان کان ما یقال فیہ کذباً فاما یفوتنی لا التعم ايام حیاتی وقد کنت فی العدم من الاول
اپنی مقابل یعنی آخرت کی کتر ہے کیونکہ آخرت کا حال جو مشہور ہے اگرچہ شک تو میرا سوا حقیق زندقہ کی کیا جانتا رہیگا اور شک میں اندیشی
الی الان واحسب انی یقیمت فی العدم ولم اتعمد ان کان ما یقال فیہ صدقاً انقی فی الذمادہر طویلاً وهذا ما
اب تک نابودی تباہی میں ہے کہ مدموم ہی رہا عیش حاصل ہوا اور اگر کہتے ہیں کہ ہرچیز ہوا تو میں زائد نہ رہا کہ آگ میں جو لوگ اس مصیبت کی طاقت
لا یطاق بہ وکذلک قال علی لبعض المحرمین المنکرین للآخرة ان کان ما قمت حقاً تخضعم وتخلصنا وان کان
ہرگز نہیں ہے ایسا ہی علی رضی اللہ عنہ نے ایک علمی جو آخرت کا منکر تھا جواب میں یہ فرمایا جو کہتا ہے اگرچہ ہوا تو تم ہی بھی اور ہم ہی بھی اور اگر
ما قلنا حقاً تخلصنا وھلکم تم وھلکم منہ علی شک فی الآخرة بل کلمہ المحرم علی قدر عقلہ دین لہ
ہم اقول حق ہوا تو تم بھی اور تم ماری گئی اور یہ قول علی کا آخرت میں کچھ شک کی راہ ہی نہ تھا بلکہ محمدی اسکی عقل کی موافق کلام کیا اور اسکو ظاہر کر دیا
انہ وان لم یکن متیقناً فیموغرر واما الاصل الثاني للذی ھو ان الآخرة شک فهو باطل ایضاً لان ذلك یقین
کہ لا مشکوکہ نہیں یقین دیکھتا تو وہ دیکھو کہ میں ہی اور اس قیاس کی دوسری اصل یعنی آخرت متشکک ہے یہی باطل ہے اسکی کو مومن کی نزدیک
عند المؤمن وایمانہ یدفع غرور الشیطان لانه اذا ترک او امر الله تعالی ووضیع الاعمال الصالحة ولاس المعاصی
یقینی بات ہے ایسا کہ ایمان شیطانی کی قریب کو دفع کرتا ہے پر مانتا ہے کہ اسکی حسب احکام الہی کو ترک اور اعمال صالحہ کو ضائع کیا اور معاصی
والمنکرات یکون مشارکاً للکفار فی ھذا الغرور لانه وان کان معتزلاً فیکون الآخرة خیر من الدنیا لکن علی
اور مسکرات میں مبتلا ہوا تو اس دیکھو کہ کفار کا شک یہ ہوگا اسکو کہ اگرچہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانتا ہے اور آخرت کی طرف راغب ہو کر
الی الدنیا وانثرھا علی الآخرة واستحق ان یکون من اھل النار کا کفار لانه ان امرہ یکون اخف لان اصل الایمان
دنیا کو آخرت پر پسند کر لیا ہے اور سزا دہی کہ کفار کی طرح نادار ہوی لیکن مسکات بہ نسبت کفار کی خفیف تر ہے کیونکہ ایمان
ینجیہ من العذاب الابدی ویمخرجه من النار ولو بعد حین وھذا ھو فائدة مجردة لایمان وصدہ واما
ابدی عذاب سے بچا کر دوزخ میں ہی نکال دینگا اگرچہ کچھ مدت کی بعد امتنا تو فائدہ نری ایمان کا ہی اور اہم

ان العزم يستغلب على اخره هذه الامة فكل الامم القزالي قد كان ما تخبره النبوة عليه السلام فان الناس في الزمان
 ينجون من كثرة اعدائهم من اجل ذلك فكل الامم القزالي قد كان ما تخبره النبوة عليه السلام فان الناس في الزمان
 الاول كانوا طيبين على الطاعات والعبادات وبما القى في الاخرة من الشبهات والاشهرات ومع ذلك كانوا
 طاعت اورعادات من مشيئة ربهم ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 يخافون على انفسهم ويبكون في الخلق واما الان فترى الخلق آمنين فحين غير ما تفطن مع ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 ربي في ربي ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 المعاصي انهما كرم في الدنيا واعراضهم عن طاعة الله تعالى ويزعمون انهم وانفقوا بكم الله تعالى وفضله و
 اورعادات ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 سراجا لعقوة ومغفرة ويقولون ان نعمته واسعة ورحمته شاملة وابن معاصي العباد في بحر مغفرة به وسبح
 حله واورعادات ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 تنبهم واغتر بهم رجلا ويقولون ان الرجاء مقام محمدي في الدين فكأنهم يزعمون انهم عرفوا كرم الله تعالى و
 اورعادات ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 فضله ما يعرفه الا تبايع والصحاب والسلف الصالح المجلس الثامن والستون في بيان فضيلة التقوى
 اياها جاتي ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدرون ما كثر ما يدخل الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق هذا الحديث
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 من جسان المصابير واهل البهيرة ومعناه ان اكثر اسباب السعادة لا بد ان يحصل بالجمع بين هاتين الفضيلتين
 متابعين ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 فان التقوى اشارة الى حسن المعاملة مع الخالق وحسن الخلق اشارة الى حسن المعاملة مع الخلق فلي هذا ينبغي
 كبره تقوى في اشارة ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 لمن علم ان سعادة الدنيا فانية وان سعادة الاخرة باقية ان يجتهد في سعادة الاخرة على سعادة الدنيا وسعادة
 وكجوهر ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 الاخرة لا تحصل الا بتقوى الله تعالى لان حسن الخلق وان ذكر معا هاتين الايتين اذانه داخل فيهما لانها عبارة عن
 اخوي ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 اجتناب المنكرات والتمسك بها والتباعد عن المعصيات والمأمور بها فانهما يحصل خيلت الدنيا والاخرة اما المعصيات الدينية
 منكرات اورعادات ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 فمنها الحفظ والحراسة كما قال ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 الحلال كما قال الله تعالى ومن يمتثل لله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب واما الخير المتاخر ودين
 جنان ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}
 ههنا اصله العمل كما قال الله تعالى واما الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا حق سديد يصدكم عما كنتم تعملون وههنا
 درستی عمل ^{اورعادات اورشبات من خيب ينجي}

قبول العمل كما قال الله تعالى انما يقبل الله من المتقين ومنها الاكرام والاعزاز كما قال الله تعالى ان اكرمكم
تقويتم عملكم چنانچه الله تعالی فرماید ای ایستادگوار که ای سوار و بالرائی اور اینجی اکر اکر اعزرت چنانچه الله تعالی فرماید ای یک عزت اسک ان
عند الله لتعظم ومنها البشارة كما قال الله تعالى الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم البشرى في الحياة الدنيا
اور ای که ای صاحب کرامت و اوستاینی شریده چنانچه الله تعالی فرماید چو لوگ ایمن لای اور ای بری بریم کار کردی او کو یی چو تقوی دیما لای جنتی
و فی الاخرة ومنها النجاة من النار كما قال الله تعالى ثم نفعي الذين اتقوا واذن الطلین فیما جئنا و منها المخلاص
اور آخرت میں اور اینجی دروز سی نجات چنانچه الله تعالی فرماید بری که ای یکم او کو چو شریقی اور چو درو کبلی گنجلی روکن کو سین اور ای بری اور اینجی جنت
فی الجنة كما قال الله تعالى لکن الذين اتقوا بهم لهم جنت تجري من تحتها الانهار خالدین فیها و منها الدخلة
میں جنت کو رہنا چنانچه الله تعالی فرماید لیکن جو لوگ بری ایمن بری اسک او کو از جنت جکی یعنی جنتی بخدان رہ دی او اینجی در جی بلند
العلیا و المرتبة القصوی التي هي حجة الله تعالى كما قال الله تعالى ان الله يحب المتقین و لو لم یکن فی
اور اسکا کرامتہ یعنی محبت الہی چنانچه الله تعالی فرماید اسک کو خوش آید بین احتیاط اولی و لو اگر تقوی میں
التقوی سوى هذه الخصلة لکفت کفیک لاسعی العبد فی تحصیلها صر ان لها فضائل كثيرة سواها و
سوی الکی کو فصلت نبوتی تو یہ کافی تھی پہرادی کیونکہ کسی کرا اسکو حاصل کری او جو یکا و سین کسی سوا ہی بہت فضیلتیں ہیں اور
الغن ملوبد کر فضاثلها فانہ تعالی قال ولیة الله ولی المتقین وقال فی ایه اخرى ولعاقبة للمتقین
فران اسکا فصاحت بری یکسک الله تعالی الیک آیت میں فرماید ایہ رفیق ذریعہ والوں کا اور دوسری آیت میں فرماید اور بری صبیہ در والوں کا
وقال فی ایه اخرى و اتر لفت الجنة للمتقین و غیرها الايات المدااة علی فضيلة التقوی فانہ تعالی قد صر
اور ایک اور آیت میں فرماید اور نزدیک لای کی بہشت در والوں کا اور دوسرا کسی اور آیتیں جو تقوی کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اسے تعالیٰ ہی یک
بہا الاولین و الاخرین من حیث قل ولقد صدقنا الذين ونوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا الله الخ
پہلوں اور یہی دلیل کو حدیث لای چنانچہ فرماید اور ای کہ کہ کہ کہ ای بلی کتب والوں کو اور کو کہ درو شریک ہو اسے حاصل یہی
انہا لجماع کل خیر فقی فی اللغة فرط الصيانة و فی عرف الشرع عبادة عن التوقی عما یضرب فی الاخرة من فعل
کاسمیع عام خوبان جمع ہیں اور تقوی لغت میں خوب احتیاط لای اور درو شریک عن اسم اعمال ہی بھی کو کہتے ہیں جو کہ کسی سپورٹی میں سخت میں ضرر
ترک فیلزم اجتناب الکثیر بالاتفاق فی تحصیلها و عند البعض یلزم اجتناب الصغات ایضا
پہنچادی مؤصل حصول تقوی کا کیا یہی رہنا بالاتفاق لازمی اور بعضن لای نزدیک تقوی لای صغاری بھی چھا ضروری
فی تحصیلها وهو الحق و قیل لایلزم اجتنابها لانها مکففة عن مجتناب الکبائر
اور یہی قول حق ہی اور کی کہتای صغاری اجتناب ضروری نہیں کیونکہ صغائر او کسی اور صغای میں جو کبار یہی چھادی
فلا یستحق العبد بها العقوبة لقوله تعالی ان تجتنبوا کبیر ما تنهون عنه تکفیر عنکم سیئاتکم لکن هذا خطا
سوینہ صغائر کی در لستہ زوار عقوبت کا نہیں ہوتا اس آیت میں اگر تم بھی نہ جو گری چڑھو جن میں جو کو منع ہو جن تو ہم اور دیکھو کسی تقیر میں تمہاری لیکن یہی
مخالف لقول عدل السنة لان العقاب علی الصغیر جائز عندہ ولو مع اجتناب الکبائر لان بعض المفسرین
خطا اور بل سنت کی قاضی خاصہ ہی کیونکہ اگر سنت کی نزدیک صغیر بہی عذاب کا جائز ہی اگر کبار یہی چھادی کبیر صغیر ہی کی آیت میں جو کبار یہی در
جلو الکبائر فی الایة علی انواع الشریک اکثر الیہ و النصاری والمجوس غیر ہم لان المطلق عند عدم القرینة
انقسام شریک لای جیسسی بنو اور نصاری اور مجوس وغیرہ کا شریک کیونکہ مطلق میں بدو قریبہ کا ذکر لای اور درو ہوتا ہی اور
یصر فی الکامل وهو الشریک و اجتنابہ لای یعتب تکفیر غیرہ بل یقی فی مشیة الله تعالی ان لا یغفر ان
دو کبار شریک ہی اور شریک ہی بھی میں اور کبار کا جزا مقرر نہیں ہوتا کہ نہ مشیت الہی میں رہنمائی اس آیت میں یکسک اللہ بہرین بخشا

ولا حيلة فيه الا التمسك بالرواية الضعيفة عن ابی یوسف لتقسم الجمع بين العدل والوزن خصوصا
 اور ابی یوسف کو کہیں کہیں بجز تمسک اوی ضعیف روایت کی جو ابی یوسف ہی کی ہو کہ گنتی اور قول کا جمع کرنا بہت دشواری خاص کر
 فی حق الفقراء وقد تقر ان الضرورات تبیح المحظورات والثانی غلبة الظلم علی الناس بحیث تری كثيرا
 فقراء کم من اور بیشک ظلم ہو گا کہ ضرورت میں منعہ چیز مباح ہو جائے گی اور سبب لوگوں پر ظلم کا غالب ہو جائے گا چنانچہ تو اکثر لوگوں کو کہیں تائی
 منهم لا یرضون بحقوقهم ولا یقنعون بحظوظهم بل یجتازون الی الحرام والثالث غلبة الظلم بین الخلق
 کہ اپنی اپنی حق پر راضی نہیں ہوتی اور اپنی اپنی حصہ پر قانع نہیں کرتی بلکہ ہم تک بڑے جاتی ہیں اور تیسری خلقت میں ظلم کا پہیلا
 من النصب والسرقة والخيانة والتزوير ونحوها والرابع غلبة الجهل علی التماس والصناعة والاجراء والشكراء
 چہیں لینا چلو لینا غیبت کرنی دغا کرنی اور سنا سنا کر جتنی اصل یا سبب میں جہالت کا غلبہ ہو گا اور لوں اور کارکنوں اور مزدوروں اور شرکاء
 فی الاصل والعدلة فلا یراعون شرائط الشرع فی معاملاتهم فاذا من معاملاتهم لا تخلو اما ان تبطل فیکون
 سبب ہر لوگ شرعی شرطوں کی رعایت اپنی کاروبار معاملہ میں نہیں کرتی یہاں اوی معاملات اس میں خالی ہیں یا باطل ہوگی بہتو
 مکسومہم حرام او تفسد فکرہ فتكون مکسومہم حیثا والحرام لا یتوکل علی القبض بل ان امکن الرد
 اوی کا ہی حرام ہوگی یا فاسد اور کردہ ہوں کی اب اوی کا ہی غیبت مشکوک ہوگی اور حرام چیز قصہ کر کی سی ملک نہیں ہو جاتی بلکہ اگر اوی ملک تک
 الی صاحبه یتوجب الرد الیه ویحصل لانه بغيره ولا یجوز لاحدا خذ به شراء او جارة او هبة او صدقة او
 بشا او یا مکمل ہو تو ہم شاید ایسا واجب ہو جائے اور بعد ان کی گنجگار ہوتا ہی اور کسی کا وسکا لینا جائز نہیں خبر کر یا جاردی یا ہسی یا صدقہ ہی
 نحوها الا یصدر بها خلا فان قدر من الرد الی صاحبه فسیب له التصديق لا غیر الخبیث وان کان مکمل
 کسی اور جہت سے مکمل ہو تو کوئی وجہ نہ تھی کہ نہیں ہی اور اگر تک پہنچاں دینا شروع ہو تو اوی کہ بجز صدقہ دینی کی کوئی نہیں اور حقیقت مشکوک اگر قصہ کر کی سی ملک
 بالقبض لکن یجوز علی مالکہ التصديق ویاثم بغيره ولا یجوز لاحدا خذ به الا ان یتصدق علیه وهو فقیر فاذا
 تو ہو جاتی ہی مالک کو واجب ہے کہ صدقہ دینا اور صدقہ دینی گنجگار ہوتا ہی اور کسی کو لینا جائز نہیں ہی ان کے حصہ صدقہ دینی اور وہ فقیر ہو جب
 کان كذلك فکیف یمکن المعاملة بالناس فی هذه الزمان مع الاجترار عن المشبهات فان کثیرا من ابدیهم
 حال بہرہ ہی تو اس زمانہ میں لوگوں میں مشبہات ہی بیکر معاملہ کرنا کیونکہ مکمل ہو سکتا ہی کیونکہ اکثر مال کی قبضہ میں ہیں
 من الاموال ما حرام او خبیث بسبب ظلم بعضهم بعضا بالغصب والسرقة والخيانة والتزوير ونحوها
 با حرام ہیں یا غیبت مشکوک آپس کی ظلمی بسبب غصب یا چوری یا خیانت یا دغا بازی وغیرہ کی
 او بسبب عدم مراعاة شرائط الشرع فی معاملاتهم فالأخذ بالقول الاحوط والاجترار عن المشبهات فی هذا
 یا اپنی معاملات میں شرعی شرائط کی رعایت نہ کرنی ہی پس محتاط قول کو لینا اور مشبہات ہی بیکر اس
 الزمان یمسند علی ان لا یعامل مع الناس ویقتضی العزلة عنهم والفرار الی الجبال وسکنی المغارات ویطول الاثر
 زمانہ میں بجز چاہتا ہی کہ لوگوں کی سائنہ کوئی معاملہ نہ کیجی اور اسی سہ اسم الگ ہو کر یہاں لوں میں بھاگ جائی اور غارت ورنہ لوں کی اندر کمری
 ومرتبة العشر الکلاء فی هذا حرج عظیم وتکلیف بما لا یطاق وکلاهما منفعیان فی الشرع بالضرر لان انسان
 اور کلاں بہرہ سہ کیا گیا کرتی اور اس میں بڑا ہی حرج اور طاقت سے زیادہ تکلیف ہی اور شرعی کی اندر بہرہ دونو علامات میں ہیں کہ اگر انسان کی طبیعت
 مدنی بالطبع لا یمکنه ان یعیش وحده بل لا بد له ان یعیش مع الناس فینعین فی هذا الزمان لا محالة الاخذ
 میں ساری بہرہ ہو سکتا ہی کہ اگر کلاں گزراں کری بلکہ ضرور اوی گزراں آدمیوں میں ہوگی پس اس میں مدنی بالضرر اور ادا دینی ہوتا ہی یعنی چاہی
 بما قال فخرج من تبعه من المشائخ من جوار اخذ مال الغیر باذنه ومرضائه بعضی وبعضی عوض ما لم یعلم کونه
 حرام محکم ہی ہیں اور اوی تکلیف بعضی مشائخ کے غیر کامل اوی حازرت اور عرضی ہی لینا چاہی اور ہی بدلہ جب تک صاحب معلوم نہ ہو

بعینه تعد درجات الحلال کثیرة عالیة بعضها اعلی من بعض لیکن فی زماننا لا یمکن الاخذ بالقول الاحوط فی ان مرتبه حلال است بری ایک ہی ایک ہے

التقوی لان الاستقصاء البالغ فی الحلال علی قائل الورع الا علی فی زماننا اما ینقص الی الحرام وهو مدفوع فی الدن

کیونکہ حال کی باب میں نہایت درجہ کا مبالغہ کرنا ہی موافق قواعد علی تہذیبی پر میر کی جاری زمانہ میں بڑا حرج ہوتا ہے اور دین کی اندر حرج نہیں ہے بل الشرع هو لیکن المستقیم فما لایمنہ الشرع فهو حلال رحمة من الله تعالى علی عباده فاذا تمسک احد الشرائع

بلکہ شرع سیدھی تزلزل کا جو شرع برا نہیں وہ ہلال ہی ہے ہمدرد کی طرف سے ہندو کی حال پر کمال رحمت ہی اور جب کوئی شریعت سے منہ داری فایس احدا ینکر علیہ لان الکفر علیہ استغفار والشرع من استغفار بالشرع ینافی علیہ نزول الایمان

ہر ایک کا مقدور ہے کہ کسی انکار کرے کیونکہ کفر کا شرعیت کی تحقیر ہی اور جو شخص شرع کی تحقیر کرے اور کفر کا خوف ہی اذ تحقق هذا فالورع والتقوی فی هذا الزمان ان یجعل ما فی ید کل انسان ملکاً له ما لم یقین انه بعینه مغصوب

جب یہ امر ثابت ہو اور ورع اور تقوی اس زمانہ میں یہ ہے کہ جو چیز جس شخص کی تصرف میں ہے اس کی ملک فانی حادی جیسا کہ بعضی معلوم ہو کہ یہ خاص چیز جس ہی اور مصرف وان علم یقیناً ان فی مالہ حراماً اذ قد قال قاضیان فی فتاویہ داخل علی سلطان فقد علم الیہ شیء

یا چوری ہو ہی اگر یہ یہ حد یقین معلوم ہو کہ اس کی میں حرام ہی ملا جلا ہی اس کی قاضیان اپنی فتاوی میں کہنا ہے کہ ایک شخص حاکم کی یا سر حاکم کی کوئی چیز من الماکولات ان لم یعلم انه بعینه غصب یحل له ان یکل لانه لم یعلم بالحرمۃ والاصل فی الاشتباه الاباحۃ

کہا کیوری اگر یہ معلوم ہو کہ یہ ہی خاص غصب کی ہو ہی تو اس کو کھالینا حال ہی اس کی اس کی حرمت معلوم نہیں ہی اور اصل شیان میں باحتی وان علم انه بعینه حرام لا یحل له ان یأکل منه لانه علم بالحرمۃ وتسل ابوبکر البلیخی عن الفقیر انه لو اخذ

اور اگر معلوم ہو کہ یہ خاص چیز حرام ہی تو کھانا حال نہیں ہی کیونکہ حرمت معلوم ہو گئی کسینی ابوبکر بخمی فقیر کا حال پوچھا کہ اس کی اگر جائزۃ السلطان مع علمه ان السلطان اخذها غصباً یحل له ذلك قال ان السلطان ان خطا الدرامہ

عظیم سلطان کا منصوب جان بوجہ کر لیا تو کیا اس کو یہ حلال ہی جواب دیا اگر سلطان نے درہم ایک کسینی کی دوسری بعضہا ببعض فلا یس اخذہ وان دفع الیہ عین الغصب من غیر خلط لا یجوز له اخذہ قال الفقیہ ابوالبلیخ

نعم من ملایق تولی میں کچھ خوف نہیں ہی اور اگر اس کو منصوب درہم وہ کی وہ ہی بدل ملای کی دینی تو لینا جائز نہیں ہی فقیر ابوالبلیخ کہتے ہیں هذا الجواب یستقیم علی قول ابی یحییۃ اذ عنده من غصب الدرامہ من قوم و خلط بعضہا ببعض فملکها الغا

یہ جواب الوضیف کی قول پر درست ہوتا ہی اس کی کلام کی نزدیک اگر کسینی درہم کسینی میں کسینی میں کسینی میں ملای تو غاصب ملک و یبکون مدیوناً لهم و ذکر فی بستان المعارف ان الناس اختلفوا فی اخذ جائزۃ السلطان قال بعضهم یجوز

اور اس کا قصد ہوتا ہی اور بستان المعارف میں مذکور ہی کہ فقہاء میں درہم قبول کرنی عظیم سلطان کی اختلاف ہی کوئی کتابی جائز ہی لم یعلم انه یعطیه من الحرام وقال بعضهم لا یجوز اما من اجازہ فقد ذهب الی ساری عن علی بن ابی طالب

جیسا کہ معلوم ہو کہ یہ حرام کمال دیا ہی اور کوئی کتابی جائز نہیں ہی یہ جو شخص جائز کتابی تو ادوی وہ اختیار کیا ہی جو علی بن ابی طالب کی روایت ہی انه قال السلطان یصیب من الحلال والحرام فما یعطیک فخذہ فانما یعطیک من الحلال و ذکر عن عمر بن عبد العزیز

کہ فرما سلطان کی پاس حال اور ہم سب آتا ہی یہ جو چھوڑ دیتا ہی سولی کیونکہ چھوڑ دیتا ہی اور عمری روایت ہی کہ یہی علیہ السلام فی قال من اعطی شیئاً من غیر مسئلۃ فلیأخذه فانما هو رزق رزقہ الله تعالی و مروری عن حبیب بن ابی ثابت انه قال

فرمایا جو کوئی شخص نے مانگ کر دے تو لینا جائز ہی کیونکہ اس کی اللہ تعالیٰ نے حق پہنچا ہی اور حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہی کہ کتابی مراتب ابن عمر بن عباس ان یتھما هذا المختار فی قبل انہما کونہ شہدوا بالظلم و مروری عن محمد بن الحسن عن ابی یحییۃ

کہ سینی بن عمر ابن عباس اور کوئی دیکھا ہی کہ اس میں یہ یہ مختار کا آتا اور وہ دونوں سینی اور جو کہ مختار ظالم مشہور تھا اور محمد بن الحسن جو حقیقت کا ارادہ حادی

يوما ويومين وكانوا يكتفون بذلك ثم ينبغي للمكسب ان يراعى في معاملته العدل ويحتجب المظلم لان
اكدوز يادرو زكام كرتا اور سب اور سبي پر انصاف كرتي پير شيه دركونم هي كرتاين معامل من عدالت برقي اور ظلم هي بختا پير اسني
المعاملة قدر تجز على وجه يحكم المقتضى بصحتها وانفقادها لكنها تشتمل على ظلم يعرض به العامل لسطط
كربيعي معاملت اليه ودره بخت جاتا هي كرتي او كو بازي تادوي اور عهده كو بخت كرتي پراوين اليه اظلم هوتا هي جسي اهل معاملت پر غضب
الله تعالى اذ ليس كل غني مقتضيا لفساد العقد والمرد من الظلم ما يستصربه الغني فكل ما يستصربه الغني
اي اجاده كيو كه برهني اليه هي هوني كه عهده كو فاسد كر ديگري اور اظلم هي بيهره كجسين غير كا نقصان هوجاوي بهر جسين غير كا نقصان هوتا هو
هو ظلم واما العدل ان لا يصدر عنه ضرر لآخر والاضابط فيه ان لا يوجب لاحدا ما يوجب لنفسه فكل ما
وهي ظلم اي اور عدل وه هي جسين كيكيا كچه نقصان هو اور قاعده عليه اسين نيم هي كه برك كرتي لغا وه هي بابت بسنه كرتي جراتي هي بزيكاري هي
عوط به لو كان يشق عليه وينقل على قلبه ينبغي له ان لا يعامل به غيره بل ينبغي له ان يستوي عنده در
معامله اسير دشوار او راو كرتي دل پر بهاري كرتا هو تو چا چي كرتا ليسا معاملت غيري كرتي
و درهم غير هذ هو لاجل واما التفصيل ففي صرة اصول الاول ان لا ينبغي على السلعة فانه ان وصفها
بيهره تو قاعده مجموعي اور پير تفصيل سوكتي باقون مين هي اول بيهره كه بركي كرتي تعريف نكيا كرتي كيو كه كرتي تعريف
بما ليس فيها فان لم يقبله منه فهو كذب محض وان قبل منه فهو م كونه كذب بتليس و ظلم وان وصفها
جوا مين مين هي اگر خبردار غا في بيهره ترا جوهش هي اور اگر خبردار غا في ليا توب وه جهوت كا جهوت اور هو كا اور ظلم هي اور اگر اوكي اسني تعريف
بما فيها فان علم به المشتري فهو هذيان وكلمه بلا يعنيه ويجاسب عليه ان كل كلمة تقدر من اناسان
كي جوا مين كي ينبغي بيهره اگر خبردار معلوم هي توبه تعريف بيهره كرتي اور نكي بابت اور كا حساب ليا جوا كا اسلي كرتي جوات انسان كي منبري نكيا هي
فانه يجاسب عليها القول تعالى ما يلغظ من قول الا لدية رقيب عتيد وان لم يعلم به المشتري فله ان يكر
اسير عاصب هو توبه ليا اس ليا هي نين توبه ليا كرتي بابت جوين اوس پاس راه وديكتا نيتا اور اگر خبردار كوصف معلوم هو جنگ بيهره كرتي
فلا باس بذكر القدر الموجد فيه من غير مبالغة والطاب ويكون قصد منه ان يعرفه اخوه المسلم
توجنا هو ونا كرتي مين كچه دشمين هي مبالغه كرتي بابت نه بهاري اور اس بيان هي عرض بيهره كه برادر صدان كو معلوم هوجاوي تو رغبت هي خريدي
فيغيب فيه ويحصل حاجته ولا ينبغي له ان يخلف عليه البتة لانه ان كان كاذبا فبقراتي باليمين الغووس
اور او كا كام مين جواوي اور هر كرتا مين نين هي او كچه رسم كه ادي اسلي كه اگر جهوت هوتا تو اسني مين غووس كرتا هي
وهي من الكبائر التي تندر الديار بلا قدر ان كان صادقا فقد جعل اسم الله تعالى عرضة لايامه واساء فيه
اور بيهره كرتي كه اوكي كرتا جواوي هي اور اگر سچا هي تو اسني الله تعالى كي نام كو ايبي قسمن كا نقصان نيايا اور كا
لان الدنيا اخر من ان يقصد ترهيجها لذكر اسم الله تعالى من غير رورة والثاني ان لا يكتهم عيوبها وخفايا
اسلي كه دنيا اس ترهيج كرتي كه ضرورت الله تعالى كي نام ليكر او سكو روق دي جواوي دوسري بيهره كرتي او كسي عيوب و خفايا كرتي اور نه
صفاتها شيئا اذ لا يلحجب عليه ان يظهر جميع عيوبها خفايا و جلها لانه ان اخفى شيئا منها يكن ظالما
هر كرتي اور بابت جوي چيادي و كلا هر بيهره اجب كي كرتي عام عيب جوي اور ظا هر بيان كرتي كيو كه كرتي عيب او مين هي چيادي و كيا تو اهل اور خا مين
تاكرا للضر والعش حرام والنحو واجب وقها اظهر احسن وجهي الشرب واخفى الوجه الاخر يكون غافلا وكذا ذلك
غيره هو كا اور خفايا نكرتي حرام هي اور خبر كرتي واجب اور اگر تيان كا اچا بلا و كلا هي اور دوسري اچا چيادي كرتي تو خا مين هوتا هي اولي
اذا عرض احسن فردى الخفا والنعل واما مثاله وكذلك اذا عرض المتاع في موضع مظلم والحاصل ان الغش
اگر موزه كا اچا فرديش كرتي اور جوي كي اچي پراي او بابت اكي اور بيهره كي اگر اسباب كو الله هي من سامني كرتي حاصل بيهره كي كرتا

دفعه واحدة اما با احراف و ابا لاخراف و باخذ للصحرى او الظل و الكفرة و الثالث ان يعلن ربحه او خيره
 تنفع كونه يبيع يا يبتاع يا يبيعون يا يبتاعون يا يبيعون يا يبتاعون يا يبيعون يا يبتاعون يا يبيعون يا يبتاعون يا يبيعون يا يبتاعون
 من ربح الدنيا و ان فرائد اموال الدنيا ينقصو انقضاء العبر و يبقو مظالمها و اوزارها فكيف يختار العاقل ان يبتاع
 الدنيا في هذه المدة و يبتاعها في اولها في دفعه واحدة و يبيعها في اخرها في دفعه واحدة او يبتاعها في اولها في دفعه واحدة و يبيعها في اخرها في دفعه واحدة
 الذي هو ادنى في البزري هو خير من قبل مما هو اوجب على التجار ان يبتاعوا له المعاملة فما الطريق فيها
 ان يبتاعوا له المعاملة فما الطريق فيها ان يبتاعوا له المعاملة فما الطريق فيها ان يبتاعوا له المعاملة فما الطريق فيها
 فالحجوا بل ان هذا التمر ان لا يشتري الا الخبيد بحيث لو امسك لنفسه يوقضه فانه اذا باعه وقع ربحه يسير
 فوجوب ربحه في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 يبارك له فيه لا يحمي له الى لبليس فمن قعد هذا لا يشتري المعيب فان وقع في يد غيره فربح ربحه و فقه
 كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 بقيته و انما يتعدى هذا على الخلق لا يفتقر الى ربحه يسير بل يطلبون ربحه كثير ولا يحصل ذلك الا بتدليس
 كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 و اما ان يفتقر الى ربحه يسير فيفسد له ذلك و قد حكى عن السلف الصالحين من ذلك من جده ان ابن سيرين باع
 اورجته و كان يفتقر الى ربحه يسير فيفسد له ذلك و قد حكى عن السلف الصالحين من ذلك من جده ان ابن سيرين باع
 انما وقال المشتري اني انما انا العيب انما انا العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جارية و قال
 يبيع او خيره اني انما انا العيب انما انا العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جارية و قال
 للمشتري انما انا العيب انما انا العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جارية و قال
 خيره اني انما انا العيب انما انا العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جارية و قال
 ليوطن نفسه على عذاب النار و الثالث ان لا يجوز في المقدار ذلك بتعديل المكيال و الميزان و الاحتياط في
 دوزخ كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 اذ قال الله تعالى ويل للمطففين الذين اذا اكتلوا على الناس يستوفون و اذا كالوا لهم و اوزنوا بهم خسران و لا
 يحسنون له و انما انا العيب انما انا العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جارية و قال
 مختص من هذا الا ان يزيد اذا اعطى و ينقص اذا اخذ لان العدل الحقيقي فلما يتصور ان من يستقضى في
 استكمال وجوبه في كل شيء و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 اخذ حقه بكماله يوشك ان يتعده و كذلك لا يشتري رسول الله صلى الله عليه و سلم شيئا قال للذي يوزن
 توحيب من كل شيء و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 الثمن زن و ادوم و كان بعض السلف يقول لا تشتري الويل بحبة فكان اذا اخذ نقص حبة و اذا اعطى راحه
 من ثمنه و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 وكان يقول لمن يبيع بحبة حبة عرضها السموات و الارض فكل من خلطه بالبر ترابا او ثوبا ثماله يكون
 او يبيع في كل شيء و كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به
 من المطففين في الكيل و كل قصار و وزن من الم عظما و شيئا لم تجز به العادة يكون من المطففين في الوزن
 بيهانه كذا في كل ما يبيع به و كذا في كل ما يشتري به

يستقصون في الشرع ثم يهونون كثير من المال فقيل لبعضهم تستقصون في شرائك على السيد ثم لم يكسر
 خبر من خوب پرامنی لیا کرتی تھی بہا کرنا ملے یعنی تھی کسی کسی ہی پوچھا غریب فی وقت کوئی چیز کو خوب پورا کرتی ہو بہا کرنا بخشتی ہو
 فادہا مل فقال ان الواجب بعض فضله والمغبون يضيع عقله والثالث في استيفاء الثمن وسائر الذين
 توکیم پورا نہیں کرتی جواب دیا بخشتی والا ایضا فضل عطا کرتا ہی اور مغبون اپنی عقل ضائع کرتا ہی اور تیسری عین اور خسران پورا نہیں
 ولا احسان فيه يكون تامة بالساحة وتارة بالامهال والتأخير وتارة بالمساهلة في طلب جوده النقد وكل
 سہولت احسان کہی تو درگزر کرتی ہیں ہی اور یہی درگزر اور مہلت کرنا ہیں اور یہی سہولت برتی ہیں کہاروپہ یعنی ہی اور یہ تمام امور
 ذلك مندر باب ليه محتون عليه لقوله عليه السلام رحم الله امرأه سهل البيع سهل القضاء سهل الاقتضاء
 محبوب اور خوب ہیں دلیل اس حدیث کی رحم کرے اس شخص پر جو آسانی برتی بیع میں آسانی برتی وادین آسانی برتی یعنی میں
 فليقبل ان يغتم دعار رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث اخر انه عليه السلام قال امرأه يسهل لك
 اور کچھ چاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو غنیمت سمجھی اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ہی علیہ السلام فی فرمایا درگزر کر درگزر کر تجھسی
 وفي حديث انه عليه السلام قال من انظر معسرا وترسله حاسبه لله حسابا يسيرا وفي لفظ اخر اظله
 اور ایک حدیث میں ہے کہ ہی علیہ السلام فی فرمایا جس نے مہلت دی مفسر کو یا دوسرے کو کیا تو ادنیٰ اللہ تعالیٰ آسانی ہی حساب لے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ہی
 الله تحت ظر عنقه يوم لا ظل الا ظله فهذا هي طرق التيسير في السلف فقد اندرست فمن قام به في هذا
 اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ رکھتا ہے اور نہ کسی کو سایہ تو گناہوں میں آسانی کبھی ہی طریقہ تھا جواب دے گا تو کیا بخشش اس میں نہیں
 الزمان يكون فمن احوى هذه السنة ويرجى له من فضل الله تعالى جزيل الجزية المجلس السبعون
 اور کچھ بہتر فائز ہی تو آسانی بہ مہلت نہ دے کہ کسی ہی فضل ایسی رحمت کی بڑی امید ہی ستر وین مجلس ہیں
 في بيان حرمة الاحتكار وسائر ما يتعلق به من الأحكام الشرعية قال رسول الله
 یہاں احتکار کی حرمت کا اور تمام احکام شریعی جو اس سے متعلق ہیں رسول اللہ
 صلى الله عليه وسلم من احتكر فهو خاطي هذا الحديث من صحيح المصاير رواه عمر بن عبد الله ومعناه
 ہی علیہ وسلم فی فرمایا جس نے احتکار کیا ہے وہ خطا داری ہے حدیث مصابیح کی صحیح حدیثوں میں ہی عین عمر بن عبد اللہ کی روایت ہی کی
 ان من جمع الطعام الذي يخبيل الى البلد ويحبسه لبيعه وقت الغلاء فهراثم يتعلق حق العامة به و
 جو شخص غنہ جمع کرے کہ جو شہر کی طرف سودا ہی اور دوسرے روک رکھی اسلی کو ان کر کے چھی تو وہ گنہگار ہی کیونکہ اس میں سب عوام کا حق ہے اور
 هو بالحسن الامتناع عن البيع يزيد ابطال حقهم وتضييع الامر عليهم وهو ظلم عام وصاحبه ملعون لما
 گنہگار اور دوسرے کو رک کر کہ جس سے بند کر اور کھانا باطل اور اوروں کا حال تنگ کیا جائے گا ہی اور یہ ظلم عام ہی اور ایسا شخص ملعون ہی کیونکہ
 روى انه عليه السلام قال الحالم بوزق والمحكم ملعون فانه عليه السلام يفتي في هذا الحديث ان التكر
 روایت ہے کہ ہی علیہ السلام فی فرمایا غلام یا عورت یا بچہ اور محکم پر لعنت کا یہی کہ ہی علیہ السلام فی اس حدیث میں فرمایا کہ جو شخص
 يجلد الامتعة لا تقوات ويبيع بالتفصيل الربح يحصل له الربح ولا اثم عليه لان الناس ينتفعون به فينال به بركة
 اسباب اور قوت لا کر واسطی تفصیل فائدہ کی بچتا ہی تو اس کو نصف ہوتا ہی اور کچھ کو بچا نہیں ہی اسلی کسی سبب خلقت اس ہی فائدہ لیتی ہی
 دعامهم والذي يشترى الطعام الذي يبيع الى البلد ويحبسه لبيعه وقت الغلاء فهو ملعون بعيد عن رحمة
 کہ جس سے ادنیٰ دعا ہی فائدہ ہوتا ہی اور جو شخص عام غنہ شہر کی سودا کر کر کے رکھتا ہی تاکہ بچا کر کہی سودہ ملعون اور اللہ کی رحمت ہی دور
 الله تعالى ولا يحصل له البركة ما دام في ذلك الفعل فاذكرهم الى القاضي بامر القاضي ببيع ما يفضله
 جوتا ہی اور کچھ جسے برکت نہیں ہوتی جنگت یہہا کرنا ہی بہا کر اس کی فائدہ حق ہی کہ جوتی تھا اس کو کھاتی تھی غلام کی بچا کر اس کا

نہایت ہی
میں

بہت

من قوته وقوت عياله على السعة بمثل القيمة بان يقول له بعد كما يبيع الناس ولا تسعر نفق على السلام
عبداللہ فرغت کہ ساری کانی بی خرید برابری بیجی کا حکم اسکو دیکر کہ اسکو بیگانہ بیجی کو کہ بیجی میں اور بہاؤ نہ نہادی وہاں اسکو بیجی
لا تسعر وان الله هو السعير القاض بالباطل المراءق وفي هذا الحديث مباحة في النهي عن التسعير
تہاؤ نہ نہادی و بیجی کا حکم اسکو دیکر کہ اسکو بیگانہ بیجی کو کہ بیجی میں اور بہاؤ نہ نہادی وہاں اسکو بیجی
اذ بین فیہ ان التسعیر مایلوہ اللہ تعالیٰ بنفسہ ولم یجکالہ فی غیرہ من عبادہ فلنسرہ ان یتکلف فیہ
اسکو کہیں بہاؤ نہ نہادی کہ اسکو بیجی کا حکم اسکو دیکر کہ اسکو بیگانہ بیجی کو کہ بیجی میں اور بہاؤ نہ نہادی وہاں اسکو بیجی
وان فعلا لا یصلح لہ الا ضیق وشدۃ عقرب یقحم علی معارضتہم لہ تعالیٰ فی قضایاہ فعلم ہذا ینبغی للقاض
اور اگر بیجی کو تو وہاں بیجی کا حکم اسکو دیکر کہ اسکو بیگانہ بیجی کو کہ بیجی میں اور بہاؤ نہ نہادی وہاں اسکو بیجی
ان یتعرض لحقہ لا اذاک ان فیہ ضرر للعباءۃ بان یتعدی اربابہ الاموال عن قیمۃ تعدبا فا حسانا
اسکو کہیں بہاؤ نہ نہادی کہ اسکو بیجی کا حکم اسکو دیکر کہ اسکو بیگانہ بیجی کو کہ بیجی میں اور بہاؤ نہ نہادی وہاں اسکو بیجی

بیعیه یا نصف قیمتة فی یسر القاضی مشورة اهل الرب و البصيرة صيانة لحقوق الناس ثم ان من
 كذا جزیة یعنی گنیمت سرباق خاص این ملکی
 او بصیرت کی صلاح علی عام کا حق یا گنیمت کی بجاو
 مفردی بہرہ گزینی
 بام مہم ہا قدرۃ القاضی ان صلیعہ لکونہ غیر مکہ علی البیع لکن ان کان اذ انقص بحافان یضرب
 کیونکہ بیع جاری کیونکہ بیع در ضرورت نہیں ہو سکتی لیکن اگر ایسا حال ہو کہ لوگوں سے بیاد کسی کی خوف قاضی
 کیونکہ بیع جاری کیونکہ بیع در ضرورت نہیں ہو سکتی لیکن اگر ایسا حال ہو کہ لوگوں سے بیاد کسی کی خوف قاضی
 القاضی المشتري ما بالیعلی البایع لانه فی معنی المکره فیلزم للمشتري ان یقول له عند الشراء یعنی ما تخب
 مارکی تو مشتری کا بیع کا بجا حاصل نہیں کیونکہ یہی گواہ نہیں دے سکتی بیع یہی سہا بیعتر کا کوئی چاہی کہ خریدی وقت بہرہ نصف کسی کی سہا بیع
 فی بائی شیء بیعہ یحل فعلی هذا یلزم للقاضی ان یرفع الیہ امر المشتري ان لا یحل فی العقریة والتشعیر بل منہا
 بائی کی سہا بیع اس وقت جتنی کو بیع کی حال ہو لیکن اس وقت میں قاضی کو لازم یہ کہ بیع کی بائی کو ہٹا دے کہ فرادی تو نہ وقت میں حد کی کہ اس کو نہ ہٹا دے
 عن الاحتکار و زجرہ عنہ ویامر بالبیع وان لم یتمثل بقطعة و ہدیرۃ وان امتنع ولو یمسح بجمسہ و یغیرہ
 مسح او علامت کر دی اور کہی کہ بچھا لے اور اگر کافی تو مجاہدی اور مجاہدی اور اگر ہر شیئی انسانی فرادی تو نہ وقت میں حد کی کہ اس کو نہ ہٹا دے
 حتی یمنع عن سوء عملہ لانہ باسکرار لا یحل لہ استحقاق العقوبة ولیس یحد مقدر فیہ رد فعالضر
 یہاں تک کہ کوئی فعل قبیح یا باروی کہ کوئی منع نہ ہاں اختیار کر کہ خوفت کا سہا بیع ہر شیئی اور میں کو نہ ہٹا دے تو نہ وقت میں حد کی کہ اس کو نہ ہٹا دے
 عن الناس بل یحیی انہ ان امتنع عن البیع بیعہ القاضی اتفاقا و ہذا فی بیع جسہ عند الحاجة الیہ
 دیا جادی بلکہ صلیعہ ہر شیئی کہ گروہ آپ شہی کہ سب فقہاء کی تزبیک قاضی کی دلی یہ حکم اس بیع کا یہ جسکے نہ کر کہنا حاجت کی کہ حق کرنا
 مما ہو قوت الشریعہ لائم کالمز الشعیرۃ والتمن والزیب وقال ابو یوسف کل ما یضر بالناس جسہ سواء
 بیع ہفت کہ سہا بیع کا اور عطلوں کا جسے کہ گروہ اور جو اجاری اور غیر اور جو بیع اور امام ابو یوسف کہتے ہیں جس چیز کا لو کہ کہنا کو عدم ضرر کی برہر
 کان ما کو لا وغیرہ کو کہ فقہ احتکار لا یجوز جسہ وان کان ثوبا او ذهباً او فضة و مدة تجس قبل اربعین
 کہ خریدنی ہو یا نہ خریدنی وہ سب احتکار ہوتا یا اسکا روکنا جائز نہیں ہی اگرچہ بجز ہوا سونا
 یاجانے اس روک نہ کہنی کی بیجی احتکار کو کہنی
 یوما لما روی انہ علیہ السلام قال من احتکر اربعین یوما فقدر برئ من اللہ وبرئ اللہ منہ وفي حدیث
 یاسر ان من یکبر برہدہ کی علی السلام کی ذوالجانی احتکار کا چالیس دن یکسب بجز ہر ہر ہمدی اور اندیز ہر ہر ہمدی اور ایک اور حدیث میں
 اخرتہ علیہ السلام قال من احتکر اربعین یوما ثم تصدق بلم نہ تکن صدقۃ کما لہ الاحتکار و قبل شہر
 کہ بیع چالیس روز احتکار کا ہر ہمدی وہی صدقہ کر دی تو ہم صدقہ کاغداد احتکار کا نہیں ہو سکتا اور کوئی کتابت نہیں
 کو بیع چالیس روز احتکار کا ہر ہمدی وہی صدقہ کر دی تو ہم صدقہ کاغداد احتکار کا نہیں ہو سکتا اور کوئی کتابت نہیں

اذ اخطى شيئا منها يكون غاشئا تارك للصوم الواجب فمن اظهر حسن نية الشئ او عرضه في اللوم الظلم
 او غيره بغير قصد او غش او خبايا في شأنه كما جاء به في كتابنا واما غيره في كتابنا واما غيره في كتابنا
 او عرض احسن فردى الخلف او النعل او غيرها يكون غاشئا والغش حرام في البيع والصناعة جميعا فلا ينبغي للصانع
 يا مخرجه يا جوفى ان يجهل ما يبيع او يبيع من غير قصد او غش او خبايا في شأنه كما جاء به في كتابنا واما غيره في كتابنا
 ان يتناول بعلمه على وجهه لوعاله به غيره ولا يرضيه بل يبيع له ان يحسن الصناعة ويحكمها بل يبيعها
 كما ينبغي كما بين السبب كذا كذا او كذا ما تتركه كذا او كذا ما تتركه كذا او كذا ما تتركه كذا او كذا ما تتركه كذا
 ان دفع فيها عيب فان قيل اذ وجب على التاجر ان يذكو عيوب متناه لا تملكه المعاملة فما الطريق فيها فاعلم ان
 اذا اتفقا على عيب لم يوجبوا له ان يذكو عيوب متناه لا تملكه المعاملة فما الطريق فيها فاعلم ان
 التاجر اذا شرط على نفسه ان لا يشتري للبيع الا الحيد وقنع بغيره لم يفسد بياضه فيه ولا يجتنب الى تلبس فيه
 كما جاء به في كتابنا واما غيره في كتابنا واما غيره في كتابنا واما غيره في كتابنا واما غيره في كتابنا
 تعذر هذا لا يشتر مغبيا فان وقع في يدك نادر لم يدرك عيبه ويقنع ببقيةه واما يتعد هذا الى التاجر فان
 لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه لم يفسد بياضه
 ان يلبس احدهم الاخره من يفعل هذا يكون ظاهرا تارك للصوم على المسلمين وقد روى انه عليه السلام قال
 لا يلبس احدهم الاخره من يفعل هذا يكون ظاهرا تارك للصوم على المسلمين وقد روى انه عليه السلام قال
 البعان فاصرفوا نصوصكم كلها في بيعها واذنك باوكتها نعت بركتها بيعها ومن لم يعرف الزيادة والنقصان
 بالبيع او اشتريه او تملكه بغير علم او بغير خبره من كان يبيع من بركتها بغير علم او بغير خبره من كان يبيع من بركتها
 الا بالمكيل والميزان لا يصرف هذا الخريد ولا يعرف من الدرهم الواحد قد يملك فيه ويكون سببا للسعادة
 ومن لم يلبس احدهم الاخره من يفعل هذا يكون ظاهرا تارك للصوم على المسلمين وقد روى انه عليه السلام قال
 في الدين والدين بان يصرفه فيما يحب عليه من مردينه او دنياه وان الاكاف المانعة قد يرضعها الذكر وتكون
 سببا له لانه في الدنيا والاخرة اهما في الدنيا فكما يشاهد في هذا الزمان من تسلط الظلمة عليه واخذاله بالزنا
 والعقوبات كما في الاخرة فيان يصرفها في الخمر والمسكرات لاسيما في الرشوة التي يكون بها كل واحد من الراسخين
 المرنشني والساعي بينه ما طعموا بلعن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن اراد ان يتسرع عليه النص للمسلمين فلا بد له
 من امرين احدهما ان يعلم ويعتقد ان تلبسه لا يرضى به في رزقه بل يحققه ويدهب بركته فان لم يجمعه من
 مسيرته هو ولا يتركه ولا يرضى به من ان يتركه في رزقه بل يحققه ويدهب بركته فان لم يجمعه من
 متفرقات التلبسات قد يملكه الله تعالى دفعة واحدة اما بالاعراق او بالاحراق او باخذ النص والظلمة
 طرح طرح في فريضة جمع كراهي او كراهي في ذلك فاعلم ان كل ما يملكه الله تعالى في رزقه بل يحققه ويدهب بركته فان لم يجمعه من

الاحتكاك وسائر ما يتعلق به من الاحكام الشرعية

في بيان حرمة الاحتكاك وسائر ما يتعلق به من الاحكام الشرعية

على شمس السقوط فيصير الشراغ الثاني شبهة حصول الرجوع به وللتاكيد حكم الايجاب ففي المسئلة الاولى بصير
او ثمانية وكره او باره خري في بين يديك هرتاى كلاس فتره كى سببى نفع ۱۱ او تالكه كى حكم ايجاب كوتاي سويي صورت كاتاجم يسي
كانه اشترى ثوبا بعشرة درهم بعشرين فيبقى الثوب بعشرة ولا يبيع منه راجحة
كوتاي كى كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى او تان اوردس من بهر كى سواو كوكور كوئى
وتولية لان عشرة وفي المسئلة الثانية صير كانه اشترى ثوبا وعشرين درهم بعشرين فيبقى الثوب بعشرة
او توكي كى كيت وديس ي برنجى اوردس وديس صورت كاتاجم كون كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
يا بعشرة فيبقى الثوب لجانا ولا يبيع منه راجحة ولا تولية احتراما عن شبهة الخيانة لانها كحقيقة فيهما
اورد تها حفت وكره سواو كوكور كوئى سواو كوكور كوئى سواو كوكور كوئى سواو كوكور كوئى سواو كوكور كوئى
احتياطا وهذا لو كان لرجل على اخر عشرة درهم فصالحه منها على ثوب لا يبيع ذلك الثوب لرجل راجحة ولا تولية
تيا طاف وديس حيات كى كيت يسي اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
على عشرة لان صفي الصل على الخط والاسقاط بخلافه اما اذا انحلت ثالث لان التاكيد يحصل بغيره ومن اشترى
من وديس يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
اشياء صفقة واحدة فمن واحد ليس له ان يبيع بعضها راجحة على حصتها من الثمن لان ذلك لا يكون
كيت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
لا باعثة لقيمة وتقسيمها على كل واحد من اثنين كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
او تان اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
هم ثنية ولم يبقصها الوضى بخلافه ان يبيعها راجحة او تولية لكن يجب عليه بيان صير كانه لا يبيع بيان
يوه وديس ميس سوچه كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
حدث العيب عند فائه بثلث المسمى ولا بيان وطرا فلم يجلس عنده شئ يقابل الثمن لان الاوصاف
كيت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
لا يقابلها شئ من الثمن وكذا من البضاعة لم يبقصها الوضى لا يقابلها شئ من الثمن واما اذا افقا المسمى
او تان اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
ت يسي اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
لكونه فائه بثلث المسمى معني باخذ بدل ثله اذ اجنى غيره وكذا اذا اجنى نفسه اذ لو لم يكن بذلك لكان
كيت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
مضمونا عليه هذا سقوط الثمن عنه كاخذ البذل فلا يمكنه بيعه بالباقي راجحة او تولية بكل الثمن بلا
ت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
بيان لان الاوصاف اذا افقا المسمى مقصودة بالانلاف بصير لها حصة من الثمن وكذا العشرة بصير لها
كيت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى
حصة من الثمن فانه من الثمن ومن اشترى ثوبا او اصاب قرض فانه
كيت يسي سواو كوكور كوئى اوردس وديس صورت كى كوكو كيت تان اوردس وديس ميس سوچه كوئى بهرس وديس وديس كبرلر كوئى

وافعاله لا سيما في بيعه وشراؤه كما هو مقتضى صيغة المبالغة في الصدوق ولا ممان فان سرب الاسر بالبيع
 اورافعا بين خاصه بيع اورشده من جيبك معطب مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 الاسباب جعل الاخرة دار الثواب والعقاب وجعل الدنيا دار السعير ولا اكتساب لكن ليس للتعرف في الدنيا مقصودا
 الاسباب في آخرت كذا اسباب اورشده من جيبك كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 على الاخرة يدرك المعيشة بل المعيشة نزع الى الاخرة ولا يكون المعيشة قد ريعت الى الاخرة فاما ما يدعى المشتري
 بدون معيشة في ثمنه بل معيشة آخرت كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 طلبها ابادا للمشتري فان المشتري اعتبر في طلبها اركانا واشترط ان يجيب عليه ما يطلبه عند مباشرته في طلبها حتى يكون
 اختياره نكرا كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 كسبه صحيحا خاليا عن البطان والفساد خالصا عن مشايمة الحرمة والكراهة اذ لو ترك رعايته لا يكون كسبه
 اذ كان في دست بطان اورفدا في خالي اورشده اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 صحيحا بل لا يكون باطلا واثارة يكون فاسدا فلا يكون خاليا عن الحرمة والكراهة فعلى هذا لا بد له من معرفة
 دست نهو كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 البيع والشراء وكيفية انعقادها حتى يتميز عن الماثل من الفاسد والفساد من الصحيح ويتخلص من الحرمة والكراهة
 او كيفية انعقادها حتى يتميز عن الماثل من الفاسد والفساد من الصحيح ويتخلص من الحرمة والكراهة
 وينتسب للصديق والافاضة فيها والبيع مبادلة المال بالمال فينعقد بالايجاب والقبول والتمرد بالايجاب الكلام الصا
 اوربيع اورشده من جيبك مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 من احد العاقدين اذ لا يباعا كل او مشتركا والتمرد بالقبول الكلام الصادر من الاخترايا ايا يباعا كان و مشتركا
 جود و من كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 وانما ينعقد به اذ كان باللفظ الماضي مثل ان يقول البائع للمشتري بعث منك هذا بكذا فيقول المشتري اشتريت
 اوربيع اورشده من جيبك مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 او يقول المشتري للبائع اشتريت منك هذا بكذا فيقول البائع بعث لان البيع انشاء وتصرف يشترط في الانشاء اثبات ما
 يبيع للمشتري بايع كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 لم يكن ثابتا وهو لا يعرف ولا يشترط ان واضع اللغة لم يضع له لفظا خاصا والشرع قد استعمل فيه اللفظ الموضوع
 معدوم كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 لاخبار المستعمل في الماضي لذي يدل على الوجود حتى يدل على ان هذا التصرف لما اراد وجوده فينعقد به البيع و
 حرج ما بين فركه واسطى مستعمل متواتر استعمال كذا مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 لا ينعقد بلفظين احدهما ابل لا بد فيه من ثلاثة الفاظ كما اذا قل المشتري للبائع بعث منك هذا بكذا وقال البائع
 او يبيع لفظون من مائة مائة من جيبك مبالغه في صفة كذا لفظ صدوق اورا من بين يديك بدور كذا عالم اوراسب
 بعث فاما لفظ المشتري فاما المشتري لا ينعقد البيع ولكن اذا قال البائع للمشتري اشتريت منك هذا بكذا وقال المشتري
 اشتريت فاما لفظ المشتري فاما المشتري لا ينعقد البيع ولكن اذا قال البائع للمشتري اشتريت منك هذا بكذا وقال المشتري
 اشتريت فاما لفظ المشتري فاما المشتري لا ينعقد البيع ولكن اذا قال البائع للمشتري اشتريت منك هذا بكذا وقال المشتري
 اشتريت فاما لفظ المشتري فاما المشتري لا ينعقد البيع ولكن اذا قال البائع للمشتري اشتريت منك هذا بكذا وقال المشتري

البيع

تقرر ان الصفقة تقتضيه احد العاقدان ان المبيع كان واحدا يلزمه ضم الشك وان كان متعديا للعادة
 صفقة بين عقد برائين مبتدئين دون ان يسمي كل واحد منهما بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا
 ضم الجيد الى الردي ونقص عن الجيد لترويح الردي فلو ثبت له خيار القبول في البعض يقبل الجيد ويتر
 كعدمه ولا نقص في سائر اركانها في كل شيء كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 الردي فيقول الجيد عن يد البائع باقل من ثمنه وفيه ضربه الا اذا ذكر العقد وبين ثمن كل واحد بان
 ناقص من ثمنه كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 قال بعث هذا بكذا وهذا بكذا فحينئذ ينتفي الضم عنه فالحاصل القبول يبطل الايجاب بقيام واحد
 المستوفى مني بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 ايها كان ولا يبقى لواحد منها ولاية القبول بعده لان القيام دليل الرجوع وكذا القول البائع للمستشتر بعث
 كوفي بكذا او جادي بكذا فحينئذ ينتفي بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 منك هذا بكذا ولم يقل المشتري شيئا حتى يعلم البائع انما في حاجة لم يبطل الايجاب اذا حصل الايجاب
 انتي كوفي ايها المشتري في بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 والقبول يقيم العقد ولا يكون لواحد منهما خيار اصدافا في المجلس ولا بعده الا من عيب او عدم سارية
 بين نوعه كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 وفي العرض المشار اليه مبعا كان او شريكا في الاشارة في صحة البيع بلائ لم يقدره ووصفه وفي غير
 او عرض من جوامع من موهوب من مبيع بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 المشار اليه لا بد من علم يقدره ووصفه لان التسليم واجب بالعقد ويمتنع حصوله بالجحالة المفضية
 لقوا في مقدار او وصفه كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 الى النزاع ويصح البيع بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 او بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 اشترى من يهودى طعاما الى اجل مريض درهمه لكن لا بد ان يكون الاجل معلوما او لولم يكن معلوما بل
 كبيع يهودى سى الكهنة كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 كان مجهول كالبائع الى قدم الحبله الى الحصاد والى الدياس الى القطار والى الخمر لا تكتن جهالته فانعته من
 مجهول بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 التسليم واجب بالعقد لان هذه الاوقات تتقدم تارة وتتاخر اخرى فربما يطالبه البائع في قريب المدة و
 مانع بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 المشترك يؤخره الى بعد ما يدفع بينهما التنازع الموجب لفساد العقد ولو انها متبايعا الى هذه الاجال ثم تراضيا
 مشترك بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 باسقاط الاجل قبل قدم الحبله والى الحصاد والى الدياس وغيرهما ينقلب البيع صحيحا لا يرتفع الفسد
 حاجي كوفي الى سى الكهنة كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره
 قبل نظره ولو وقع بينهما البيع مطلقا ثم اجل الثمن الى هذه الاوقات يجوز لان هذا اجل الدين والجهاالة
 جاتا ساسا او لا بد من بيع بلا شرط واقع بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره كقولنا ببيع كذا بكذا بغيره

البيع

البيع

المثالثة في القدر لا في الوصف لما روي عن عباد بن الصامت انه عليه الصلوة والسلام قال جديها
 قدر كماله في نصف كماله من ثلثين الى ثلثين عباد بن الصامت كما رويته في كبري عليه السلام في قولها
 ودرهم سواها وكلام الرسول يقسم بعضه بعضا فكل ما ورد فيه النص من الشارع انه يباع بالكيل كالدر والشعير
 اورناقص برابر ہیں اور ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کیا کرتی ہے پھر جس چیز میں شارع کی طرف سے یہ نص آیا ہے کہ کیل سے بیچی جاوے گی کیل اور جو
 والتمز الملح فهو کیل ایدا وان ترک الناس فيه الکیل وکل ما ورد فيه النص من الشارع انه يباع بالوزن والوزن
 اور جہادری اور نکمہ سودہ ہمیشہ کو کیل ہی اگرچہ گوکہ اوزن میں کیل کہ ترک کریں اور جس چیز میں شارع سے یہ نص آیا ہے کہ وزن سے بیچی جاوے گی جیسے سونا
 والفضة فهو وزن ایدا وان ترک الناس فيه الوزن وکل ما ورد فيه النص من الشارع انه يباع بالکیل
 اور جائزہ سودہ ہمیشہ کو وزن ہی اگرچہ اوزن اور وزن اور جس چیز میں شارع کی طرف سے یہ نص نہیں آیا ہے کہ اوزن کو کیل سے بیچو
 والوزن فهو محمول علی عرف الناس وعدا اتم فلو بيع الخطة بحسبها متساويا في الوزن او ببيع الذهب بحسبه
 یا وزن سے تو اوزن کو لوگوں کی رسم اور عادت پر قیاس کرینگے پھر اگر گہول گہول میں کیل سے وزن میں برابر کرے اور سونا سونی میں کیل میں برابر کرے
 متساويا في الکیل لیکن لتوهم الفضل علی اهل المعيار الشرعی فی کل واحد منها وهو الکیل فی الخطة والوزن
 بیجا جاوے تو جائز نہیں ہی اسکی شاید معیار شرعی میں جو دونوں کی بابت میں مغزری کی نیادتی ہو اور وہ کیل ہی گہول میں اور وزن ہی
 في الذهب کذا لو بيع الخطة بحسبها والذهب بحسبه مجازا لیکن اذا لم يعرف العاقلان القدر في
 سونی میں اور نہیں ہی اگر گہول کو گہول میں یا سونی کو سونی میں انکلی سے بیچیں تو جائز نہیں ہی اگر باج اور شرعی کی مقدار
 الخطة والذهب ان كانت في الواقع الخطة متساوية بحسبها في الکیل والذهب متساويا بحسبها في الوزن
 کیل میں اور سونی میں معلوم ہو اگرچہ واقع میں کیل گہول گہول میں کیل میں اور سونا سونی میں وزن میں برابر ہیں ہو
 لان العلم بالسواء وقت العقد شرط لصحة العقد حتى لو تباعا الخطة بالخطة والذهب بالذهب مجازا وتفاضل
 السطح برابر ہی کا معلوم ہوا وقت عقد کی واسطی صحت عقد کی شرط ہے بیان تک کہ اگر دونوں ہی گہول گہول میں یا سونا سونی میں انکلی کر بیجا اور قصہ ہی کر لیا
 شعل السواوی بکیل الخطة ووزن الذهب یفقد العقد جائزا فعلى هذا لیکن معنی الحدیث اذا بیع شی من
 ہر کیل کیل کیل ہی اور سونا تو نفی سے معلوم ہوا کہ برابر میں تو عقد صحیح نہیں ہو جاوے گا اس بیان کی موافق حدیث کی معنی یہ ہیں اگر کوئی شی
 الموزن ذات الکیل لا تباع بحسبها لیکن یباع وزنا بوزن وکیلا بکیل فان بیع متفاضلا لیکن حراما لانه
 وزنی یا کیلی ہم جنس ہی بیچی جاوے تو واجب ہی کہ وزن میں اور کیل میں برابر ہو اور اگر کم زیادہ بیچیں تو حرام ہی اسو علی کہنی
 علیه الصلوة والسلام اخبرني هذا الحدیث ان من اعطى الزيادة واخذها فانه یدخل فی الربو والمعطى لاخذ
 علیه الصلوة والسلام في اس حدیث میں فرمایا کہ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سب سودی اور بی بی والا اور بی بی والا
 سواها في كالمه واللعن الذي جاء في حديثه من ان عباد بن الصامت عليه الصلوة والسلام لعن اهل الربو واموكله وكن لا یحب
 کہ او لعنت میں دون برابر ہیں جو کہ جابر کی حدیث میں وارد ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سو کہا بنیالی پر اور کہلانی والی پر لعنت کی ہے اور انکلی بی
 ان یباع یدا بید لیکن المعترفی فی غیر الصرف ما یجری فیہ الربو اربعین الدالین فی مجلس العقد لتفاضلهما فیہ حتی لو
 کہ آیت یہ آیت ہو لیکن سوا بیع صرف کی جن میں دینا میں سود ہو سکتی ہے اور جن میں سود نہیں کرنا معتبر ہے طریق کا قبضہ ضروری نہیں ہی بیان تک
 باع حطة بخطة بعینا ونفرا قبل القبض یجوز البیع لان المراد من قوله عليه الصلوة والسلام یدا بید بعینا بعین
 کہ اگر گہول بدلہ گہول کی متعین کر کے بیچے ہو وہ دونوں قسم سے بیل جدی ہوگی تو بیع جائز ہی اسکی کہ لفظ یدا بید سے جو حدیث میں ہی درو عینا بعین ہی یعنی دونوں متعین
 بدلیل ان عبادہ الصامت مرآه هكذا بعینا بعین بخلاف الفضا فانه نوع من البیع لیکن کل واحد من عوصیه من
 اس دلیل سے کہ عبادہ بن الصامت این روایت کرتے ہیں کہ عینا بعین رضخ بیع صرف کی کہ کہ ہر قسم کی بیعی کہ امن دونوں عرض

جنس الاثمان وهي النقود فاذا بيع منها الجنس بحسنه كما اذا بيع الذهب بالذهب او الفضة بالفضة
جنس من يوتي بين يميني نقودا من اركبك مثل كذا يوتي من يميني جنس من سوني يوتي ياجندي ياجندي يوتي من يميني يوتي
بشرط التساوي في الوزن والتفاضل قبل الافتراق بالابدان واذا بيع منها الجنس بغير جنسه كما اذا بيع الذهب
شرط يوتي اورا افتراق جنس من يميني بفضة يميني بشرط يوتي اورا كركب جنس من يميني يوتي يوتي يوتي

بالفضة والفضة بالذهب لا يشترط التساوي في الوزن بل يجوز التفاضل والمجازفة لكونه يشترط التفاضل
چاندی یی یا چاندی سونی سونی توزن من برابر ہوتا شرطین بلکہ کمی برہمی اور انکل یی یی جائز یی لیکن قبضہ نہیں کا اصلہ
قبل الافتراق بالابدان لقوله عليه الصلوة والسلام الفضة بالفضة هاء وهاء وفي حديث اخر انه عليه
الافتراق جنس من يميني بشرط يوتي واسطى اشراذ يوتي عليه السلام كچاندی بعوض چاندی کی ادھر کی ادھر دی اور ایک اور حدیث میں یی کی علی الصلوة

والسلام قل الذهب بالورق هاء وهاء وهو بالدر فحة للمهزة صوت بمعنى خذ والمرا به التفاضل قبل الافتراق
والسلام کی فرمایا سونا بعوض چاندی کی ادھر کی ادھر دی اور ہارہ اور ہر کی دوسری اواز یی یعنی یی اس سے مراد یی دونوں کا قبضہ جسا یی الافتراق یی
بالابدان لان المعنی ان کل واحد من المتعاقدين یقول لصاحبه هاء یتقاضا قبل الافتراق بالابدان وان
پہلی کو کہہ کہ معنی یہ ہیں کہ باج اور مشتری ہر ایک دوسری سے کہی یی تاکہ دونوں کا قبضہ افتراق ہوتی سے پہلی ہو جاوی اور اگر

کانا یشیان معافی جهة واحدة حتی لو شیا فرضا تم تقاضا قبل الافتراق یصح لقول ابن عمر رضی اللہ
دو دونوں کے طرف کو ہر ایک چلی جاتی ہوں یہاں تک کہ اگر کو سے پہر جاکر پہر قبضہ کریں افتراق سے پہلے تو درست ہی کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول یی
وان وثب من سطح یتبضعه وليس المراد من هذا الكلام الامر بالوثبة المملکة بل المراد منه المبالغۃ فی تردد
اگر وہ چپٹ سے کہی یی کہی یی اوکی ساتھ کہی اور اس کلام سے مراد کہ پڑی تاکہ نہیں ہی جو جاکر کہی تاکہ اور اس لفظ کی قبضہ سے پہلی ساتھ پڑے

الا فتراق قبل القبض ولا يشترط وجود العوضین فی ملکهما وقت العقد حتی لو باع احدهما من الآخر دینارا
اور یہ شرط نہیں ہی کہ عقد کی وقت دونوں عرض طرفین کی ملک میں ہوں یہاں تک کہ اگر ایک یی دوسری کی اتہ ایک دینار
بعشرة دراهم ولم یکن فی ملکهما شیء من العوضین واستقرض کل صنف ما وجب علیه اداؤه من الدين
بعض دس درہم کی بیجا اور نہ ایک دینار یی اور نہ دوسری پاس دہم یہ دونوں ایسا پانچ دین واجب الا و ایک یی دینار دوسری کی دہم

ودفعه الى صاحبه قبل الافتراق یجوز فعلی هذا یكون من الربوا ما یفعل به كثير من الناس فی هذا الزمان
قرض لیکن افتراق سے پہلی اور اگر دینار تو جائز ہی اس بیان کی موافق جو اکثر لوگ اس نامہ میں عمل کرتی ہیں سب سود میں داخل یی
وهو ان احدهم یذهب الى واحد من اهل السوق فیعطيه دینارا او قرضا فیقول له اعطني به دراهم فیعطيه
یعنی ایک شخص بازار میں دکاندار پاس جا کر ایک دینار یا قرض او سکودیکر کہتا یی اسکی بجای دہم دہم دہم دہم دہم دہم دہم دہم دہم

بعضا من الدراهم ولا یعطيه شئاً بل یقول له لیس عندی دراهم فانت بعد ساعة فاعطی دراهم او فین
کہی تو تہو دی سے دہم دیدیتا یی اور بعض دفعہ کہی نہیں دیتا بلکہ اس کی کہتا یی اب تو دہم نہری باس نہیں ہیں بہر گز یہ کہی بعد انا تمہاری دہم جو کہو تو
من غیر قص جميع الدراهم وهذا باطل داخل فی الربوا لوجوب الافتراق قبل القبض الواجب فی الضرر وعلى تقدير
پہرہ دہم لہی بفرجہ جاتا یی یہ سب باطل سود میں داخل یی کیونکہ افتراق قبضہ سے پہلے جو صرف میں واجب ہی ہوتا یی اور بعض تمام دہم یہ

فقل الدراهم كلها قبل الافتراق بالعدالة بالوزن وهو وان كان جائزا فی الدینار لعموم وجوب الوزن عند اخذ الو
قبل الافتراق قبضہ ہی کی تین تو کیونکہ قبضہ کرتا تین وزن کو نہیں کرتی ایسا قبضہ اگر وہ دینار میں جائز ہی کیونکہ جب جس میں جاتی یی تو وزن واجب نہیں
الجنس لیکن لا یجوز فی القرض لوجوب الوزن عند اتحاد الجنس حتی یعلم التساوی فی الوزن والظاهر ان القرض
ہوتا لیکن قرض میں جائز نہیں ہی اسلی کہ جب جس مختار ہو دی تو وزن واجب ہوتا یی تاکہ کہی یی وزن میں معلوم ہو جاوی اور ظاہر یہ ہی کہ قرض

لنهي البق عليه الصلوة والسلام عن بيع الطعام حتى يخرج فيه صاعان ومن أسلم في كبر فلما حل الأجل فصر
 بركه حتى عليه السلام في غلغلي حتى سئل في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 الى المسلم اليه عزير واهران بيكل المسلم فيه فيها دكان وهو غائب ولبيكن في الغزاة من جنس المسلم فيه شيء لا يكون
 تؤاخذ المسلم اليه لو كان في بيته في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 قضاء حتى لو هلك بهاءك من مال المسلم اليه كان امره في يداك ملكه لكون حقه في الدين لا في العين ويصدر
 تؤاخذ المسلم اليه لو كان في بيته في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 للمسلم اليه كان ما استعار الغزاة وجعل ملكه فيها ولو اجتمع الدين والعين بان أسلم رجل في كبر فلما حل
 يؤاخذ المسلم اليه لو كان في بيته في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 الاجل اشتري من المسلم اليه كراخر معينا ودفع اليه عزائر ليعمل فيها الكراخر والكرالين فان كان جعل العين
 تؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 فيها ولو كبر المشتري قابضها جميعا اما العين فالحصة امره فيه لمصادقته ملكه لانه ملكه بالشرع فيكون
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 فعل المامو كفعل الامر اما الدين فلا تصاله بملكه بوضاه وبالاتصال بالملك بالرضى بثلث القبض وان جعل
 الدين فيها ولو كبر المشتري قابضها منها اما الدين فلعدهم صفاة فيه لعدم مصادقته ملكه لان حقه
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 في الدين لا في العين وهذا عين فيكون المامو يجعله في الغزاة متصرفا في ملك نفسه فلا يكون فعله كفعل الامر
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 واما العين فلا زنة خاطئة بملكه قبل التسليم وهو استهلاك عند الحقيقة فيفسد البيع وهم متأنوع اخر من البيع
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 يبيعي استصناعا وهو ان يقول رجل لصانع اصنع لي من مالك شيئا بصورة كذا وكذا فكذا انك اذا مرها بالذكر
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 اجل معلوم فان كان ذلك الشيء ما جرى فيه التعامل بالخلف والطشت والقفقة ونحوها يصح استخرا
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 للاجتماع الثابت بالتعامل من زمن النبي عليه السلام الى يومنا هذا ويكون بيعا لا حرة حتى يجاز الصانع على تحصيل
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 ولا يرجع لامر عنه ولو كان حرة لكان الامر الرجوع ولبيكن على الصانع الجبر والبيع هو العين كاعل حتى لو جاز بها
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 صفة قبل العقد واصنعه غيره يصح ولو كان المبيع علمه لماحه ولا يتبين المبيع للامر بلا اختياره حتى يصح
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى
 للتصان بيعه قبل روية الامر ولتعيين المصاحبه بعه ولا امر الخيارات عند الروية لانه اشترى عالمه به فيكون له خيار
 يؤاخذ المسلم في مسلم اليه في كبره في بيعه في جيبك فوسم دوابه جاري نوبى

اجاز

اجاز

[illegible]

ونسيمان ولا حول كسر لانا علم الروى عن كعب بن عجرة انه عليه السلام قال لا تضربوا اءاءكم حل كسر لانا علم
 اوربول برنه دارى اورنه برتن لوتى بر دارى كبروكه كعب بن عجرة سى روايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 فان لها اجمال كمال الناس فى حديث اخر رواه الصنعق انه عليه السلام قال لا تغضبو ولا تخطبو فى
 كبروكه برتنون كى عجر سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 كسر لانية فان لها اجمال لانس وقد حكى ان صهيون بن مهران كان عنده ضيف فاستجبل حل جاريت به
 بيشك برتنون كى عجر بن مهران كنى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 فجاءت مسخرة وفى يد اقصعة مملوءة بطعام حار فحشرت ولاقهما حل اس سيدها قال سيدها احرقتى لاجاز
 وه بهار كى سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 فقالت ابحار به يا معلم الخبير يا مؤدب الناس ارجع الى ما يقول الله تعالى قال ايقول الله تعالى قالت يقول
 وه لوتىون كى سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 والكاذبين العيظ قال كضمت عيظى قال نرد فان الله تعالى يقول والعافين عن الناس قال قد عفوت
 اوردا لوتىون كى سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 عنك قالت ان الله تعالى يقول والله يحب المحسنين قال انت حرة لوجه الله تعالى وقيل لا احسن
 لوتىون كى سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 بن قيس من تعلمت الحلم قال من قيس بن عاصم بن دهاجى كبر من شيبا تا جاك اوكل لوتىون كى سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 من يدها السفود على ان له فقره فمات فدهشت الجارية فقالت لا تشكرى من هذه الجارية الا العنق فقا
 چو شير كى قيس كى عجر سى اوروكايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 انت حرة لوجه الله تعالى جارية لا باس عليك سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 اى جارية تو دى سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 خلافا فقال له لا تضربه فاني نهيت عن ضرب اهل الصلوة وقد ربه يصلى فانه عليه السلام اشار فى
 اورفوا اسكودناست كبروكه كعب بن عجرة سى روايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 هذا الحديث ان المصلى لا ياني غالبا يستحق الضرب لان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر وروى عن الحسن البصرى
 سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 انه يستحل عن مملوك يرسله مولا له فى حاجة وتخصه صلوة الجماعة او الجمعة بانه ذلك مباح قال بحاجة مولا
 كبروكه كعب بن عجرة سى روايت سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 قال الفقيه ابو الليث هذا اذا كان فى الوقت سعة ولا يمانى وقت الصلوة وما اذا خاف من ان لا يجزى له
 فقيه ابو الليث كنى بن بره جبهى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 تاخيرها عن وقت المادوى انه عليه السلام قال لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق وقد ذكر فى المظهر السيد
 جابر بن سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول
 لا يجزى له ان يمنعه عبده عن اداء فرائض الله تعالى لاجل خدمته واذا ادى العبد فرائض الله تعالى لا يجزى
 جابر بن سى كنى عليه السلام فى فربا اپنى لوتىون كو برتن لوتى برنه دارى اوربول

وان كان الاصل فيه ان يطلق على القربة لكن يطلق على الاتباع ايضا ولا يبعد ان يكون المراد منها هذا
 اگر چه اصل من قربت در بر بر نفی بین لیکن اتباع کو بهی بقی بین اور کیا بعد از کربان عوم کی جیت سی

للعنف امر به فعلی هذا يجب على التوهم ان يعلم عبده وامامه من احكام الاسلام قدر ما يجب عليهم
 نعم یعنی امر وادب و این تقریر کو موافق مؤمن بر دوا جیه می دانند یعنی خلاصه کتب و این کو الحاکم و بنی حقه و او نیز واجب بین سبک داری

ثم يأمرهم باداء الفرائض والواجبات وبمنهم عن ارتكاب المعاصي والمجرمات بالرفق والا فان ابوا
 بهر اوستی فرائض و اوجبات اور معاصی و مجرمات بر عمل کرسی منع کردی یعنی قوی سی بهر اگر نه بین

بلفظ الكلام عليهم فان ابوا يضربهم فمن لم يبدخل منهم طريق الصلاح بعد ذلك يبيعه لانه مادام
 قوی بانی و دیگر بهر اگر باز نه این قول که بهر می اگر می او بین سی طریق خوبی کا نه می قوا و کو بجز می یعنی اگر بیک یک یک

في ملكه يحمله حفظه كما قال قاضيان في فتاونه رجل له عبد مريض لا يقدر على الوضوء عن
 بین می کا و کی حفاظت کا و در دایمی چنانچه قاضیان این فتاوی می بین ایک شخص کی پاس غلام بیمار بین و وضو نہیں کر سکتا

محمد يجب على المولى ان يوضيه لانه مادام في ملكه كان عليه تعاهده لكن ينبغي ان يعلم ان المولى و
 امام عمومی می کو می بر وضو کرنا واجب سی اسلی که جنگ کی ملک بین سی تبسک و کا و در دایمی لیکن بجهنا چاہی کہ مولی کو اگر چه غلام کا کارنا

ان جاز له ان يضرب عبده اذا انى بما لا يوجب الحد لكن اذا انى بما يوجب الحد فليس له ان يقيم عليه
 جاری می اگر چه ایسی خطا کر که جبین حد نه آتی ہو لیکن اگر ایسا کام کر کی جبین حد آتی ہو تو مولی کو اختیار نہیں سی کہ مقدمہ پیش کی بر جبین حکم

الحد الا بان الحاكم بعد المرافعة اليه وبشروته عنده فاذا اقام عليه الحد ولم ينزع بيعة ولو بتمن بخر
 بیت کر که حکمی اسیر حد جاری کردی بموجب او بهر حد جاری ہو چنی قوی سی یا زنا و کی بیعت می اگر چه کما اولیست

لما روى عن ابى هريرة رضي الله عنه قال اذانت امه احدكم فتيين زناها فليؤد بها الحد ولا يثرب عليها ثم ان
 اسطی الا و بر می رویت بهی کہ علیہ السلام فی زنا کی جب کسی کو نہی زنا کر ای اور ده غلام بر حدی تو کو حد مانی چاہی اور او کو بخر بر زنا کر می اگر

زنت فليؤد بها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فليبيعها ولو بجبل من شعر وفي ذكر الامه على الاطلاق
 دوا به زنا کر تو غیر حد مانی چاہی او بخر بر زنا کر می بهر اگر تیسرہ دفعہ زنا کر تو او کو بیچ دانی اگر چه بدول کی رسمی کی اور طبق نو نہی کی ذکر کر می بین

استعار بان حدها منكوجة كانت او غيرها الجدل لانه نصف جلد الحر لثوب الفاحشة
 بیہ اشتہای کہ نو نہی کی حد منکوحہ یا غیر منکوحہ دہ بین اشتہای کہ ازاد عورت سی آد ہی بدلیل اس بات کی بہر اگر کرن بجای کی کا می

فعلهم نصف ما على المحصنة من العذاب والكرامات الفاحشة في الآية الزنا والمحصنة الحرث وولدت
 قوا و نیز بر آد ہی حد جو می بہر بر سر کردی اور مرد لفظ فاحش سی اس بات بین زنا می اور محصنت سی ازاد عورت بین اور محصنت

الجدل لا الرجم لانه لا ينصف واستدل الشافعي بهذا الحديث على ان المولى اقامة الحد على مملوكه وقال
 دہ بین سبک کہیں لیکن کو کا و آد آد بین سی ازاد ام شافعی سی استدلال کی کی کو مولی کو بی غلام بر چ جاری کر سکتا اختیار سی اور

لخففي ليس لذلك الا بان الامام لقوله عليه السلام اربع الى الولاة وذكر منها الحد و الولاة جمع المولى
 خفیف کہتی ہیں کہ بدون اذن امام کی مولی کو اختیار نہیں سی بدین حدیث کی کہ جاری بین و الیران کا استیسا بین میں او بی بین حد کو ذکر کیا اور ولاۃ جمع والی کی

وهو اذا اطلق ينصرت الى من له ولاية عامة وهو السلطان وولائه واما التصريح بالانهي عن التثريب
 اور کو بی قید بر نفی تو وہ حاکم مراد ہو تا ہی حکومت عام ہو یعنی بادشاہ یا و سکا نائب اور صرح ما نہت بر زنا سی نو نہی بین کو

عليها بعد الامر بجعلها فلان عقوبة الزنا قبل ان يشمر الجلد كان التثريب وهو التوبيخ والتعبد
 بدین حکم یعنی دہ زنا کی اسوا اسطی کی کہ نہ کی عقوبت دہ مقرر ہو تی سی یعنی تشریب ہی یعنی جبرئیل اور شمر دانی

ومروى ايضا انه عليه السلام قال لو اغسل الوطى بالبحر السبع لم يجمع يوم القيلة الا جنبا وقد ذكر في الفتاوى
اوربهم هي روايت هي كروي عن الصادق في رواية اخرى سالتون در بيان نهادی پرفقيامت كن تا باكي آردكي
الصوت مع سفيان ان اللواط لا تكون في الجنة لان الله تعالى استبوا لها واستقم بها وقال لمسبقم بها
صوفيه من سفيان هي لقى في كرواطت جنت بين نين بونكي كيوكا الله تعالى لمسبقت مستعدا وريدت لها باي اوربايا تم هي بين نين كن
من احد من الخليلين وسمها خبيثة حيث قال ونجيبه من القرية التي كانت تعمل الخبائث والجنة هذه
يه كسيفي في جهان من اوربايا كام خبيثه كهجا جهان كبريان كياهي اوربايا معني اوكون او شهر يركو في بق كنده كام اورجت من
عن الخبائث قيل قد يعلم من هذا ان الجنة لكونها طيبة لطيفة في غاية اللطافة اذا كانت لا تقبل اللواط
خبائث كاي كام كي كسيفي به تقيري هي هي معلوم نه تاي كجنت چونك طيب اوربايا درج كايكه تزي جب او من لو طوت نين بونكي
لكونها فعلا خبيثا لزم ان لا يقبل من يفعلها في الدنيا لكونه خبيثا خبيسا في غاية الخبائث والخصاسة لان
كيوكا نفع خبيث يوزانم آتاي كنه خبيث نهوايكي وديان من لو طوت كرتاي كيوكا غايت وديك خبيث اوربسي اسدي ك
المنصف بالجنح حيث لا ان يتداركه الله بالثبته الضمير المحاجة لجميع الذنوب المجلس الثامن
جربايت كام كام كروي ودي خبيث نه تاي كركس صرت من كالله تعالى توبه خالص هي اسكا بدلا كروي جسي تاي كنه كام ودي جواي من شهرين مجلس
والسبعون في بيان حرمة شرب الخمر وبيان عقوبتها قال رسول الله صلى الله
من بيان منسب اب ك خرمت اوراكي عقوبت كام او تمام منسك كام رسول الله صلى الله
عليه وسلم من شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها ولم يتب منها له يشربها في الآخرة هذا الحديث
عصيه يلم في رواية جسي نه تاي من شرب في بهر مركبا اوربسته جيتا اورتوبه كي توقيامت من اوكون في كيكبا بهر حديث
من صولح المصابير وراه ابن عمر ومعناه ان من داو على شرب الخمر فمات ولم يتب منها لا يدخل الجنة
مصالح كي صحيح جيتون من ابي ان عري روايت هي اسكي يمعني جويش شرب جيتا بهر مركبا اورتوبه نين كي توجت من نين جوايكا
ولا يشرب من خمرها لان نوحا من شربها الخمر لقوله تعالى وانهم من خمر لذة للشاربين يعني ان في
اورنه وكي شرب نصيب بونكي اسكي كايك شمه وكي شرب خمر دليل اسكي اوربهم نين شرب كي جسي خمر هي شي اولون كام مراد بهر هي ك
الجنة انهارا من خمر لذة ليس فيها كراهة الطعم والريح ولا غائلة السكر والخمر فلما هي تلذذ بعض
جنت من مزه دارش لاون كي نين نين شون كانه اوربو كروه هي اورنه رنج نشه اورضاركا ودي مزه هي مزه
يتلذذها الشاربون فمن يدخل الجنة لا بد ان يشرب منها ولا يكون محروكا عنها فيكون عدم شربه
يبيي والي مزه وداويكي بهر جونت من جاونك ودي بالضرر بونكي ايتي محروم برك نهوايكا اب نه شاشا اسكا
منها كناية عن عدم دخوله فيها بسبب شرب الخمر في الدنيا لان خمر الدنيا حرام بحسب نجاسة غليظة لا يحل
استهاري كدياكي شرب جيني جيني جونت من نهوايكا كيوكا دياكي شرب حرام تا باي كلفظ هي ايكباي حال نين
شربها ومن شرب من طاعا ولو قرة يقام عليه الحد وهو ثمانون جلدة لعم نصفها للحد فان لم يشرب
بي اور جوشن طيب خاطر كچه ايك قطره بوي او سپهر جاري كيايكي يعني اسكي مزه اداكي اورايس مزه غلام كي اودنيان من كيكباي
في الدنيا يضرب في الآخرة بسياسط من المنار على رؤس الاشهاد ويكفر مستحلبها ويحرم بيعها وشراؤها واكل
اور جوشن حال كچه كچه كچه او او كيايكي اور خريفا اوراوي كيت توجت من آگ كي دده كسكي ساسني كين كن
ثمها ويمنع اهل الدمة من اظهار شربها وبيعها وقد ذكر في كتاب الفقهاء ان حارة بيت بالامصار وبقرنا
اورنه كي كمتاون من ذكر كي ككم وكا كرايه دينا شهر دن من اوربهاري قرون من شرب
كاسر عام كي اورد كي لوگ برتا ييني اوديجيني نه باوين

عمر حاضر فقال اللهم بين لنا في الخمر ما نشاء فيقول الله تعالى يا ايها الذين امنوا انما الخمر والميسر والافسار
 عرايس وعت حارثتي وعلاني باقى الخمر شراب كاذب يشا في كبدى بهر بآيت اوترى اى ايمان والوهم بهر جى شراب اور جوا اوبست
 ولا تلام رجس من على الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء
 اور پانى گندى كام بين شيطان كى سوانسى پيچى سبو شاپه تيارا بهلار سوشيطان بهر جى چاهتاى كرواى تيمين رخصتى اور بهر
 في الخمر والميسر يصدكم عن ذكر الله وعن الصلوة فليقتضون فقال عمر بن الخطاب يا رب فليت هذه الآية
 مشرب سى اور جوى سى اور وكى شكواى كذا وسى اور غامسى بهر بتم باز اوكى عربى كها ايتى بهر باز اوكى اس آيت سى
 على تحريم الخمر قطعا من عشرة اوجه احدها انه تعالى قرنها بالميسر لانه هو القمار وهو حرام بالاتفاق وكذا ما
 شراب كى قطعى حرمت دس جوى معلوم هوتى ايك بهر كه الله تعالى في شراب كى ميسر كى ماسه ذكر كيا ميسر جى قارى اورده بالاتفاق حرام سى اوليسى جى
 قرن به والثاني انه تعالى قرنها بالاضلوهى في الحرمة كذلك والثالث انه تعالى قرنها بالاذلوهى في الحرمة
 او كى سانه بهر دى اور دوسى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 كذلك والرابع انه تعالى سماها رجسا وهو علم الحرام الفصل العين والخاص لانه تعالى جعلها من على الشيطان تقيها
 و تيسر بهر جى اور جوى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 على ان تعاطيها شربا بحت وكذا سدس انه تعالى امر بجلتها بالامر الوجوب فيلزم الامتنان والسابعة انه تعالى وعد
 و كيا كى سانه بهر دى اور جوى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 القدر على ذلك الاجتناب الفلاح لا يحصل الا باحتساب الحرم والثامن انه تعالى قال انما يريد الشيطان ان يوقع
 اوس كى فاشى برفل برفل وكده و فليما و فلاح حرام كى كى بغير حاصل بين بركى ايتون بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 بينكم العداوة والبغضاء و يوردى الى ذلك فهو حرام وكالتاسع انه تعالى بين ان مراد الشيطان ان يصدكم
 و شتى اور بهر بهر كروى او جوى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 عن ذكر الله وعن الصلوة وذلك حرام والعاشر انه تعالى امر بالانتهاء عنها والانه لا يجب الاعمال حرام
 اور غامسى و كروى اور بهر بهر حرام سى دسوين بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 فنبت بهذه الوجوه حرمة الخمر قطعا فزكو اشربها جميعا حتى روى عن ابنه انه قال كنت مع جماعة من الصحابة
 اب ان درجات سى حرمت مشرب كى قطعى ثابت هوتى بهر سبب لى او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 في اذرابى طلبة الاضمار وهم يشربون الخمر و اناسا فيهم اذمر علينا رجل فقال ان الخمر قد حرمت فذله
 ابو طر انصارى كى كمين تبا اور كور شراب كى جل دمتا اور مين او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 ما توفقوا وما سئلوا عنها حتى قالوا اهرق ما في انائك لانفس فهرقته وما عادوا فيها اذ حتى لقوا الله تعالى فزكروا
 ذره و كروى اور بهر بهر كروى او جوى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 عن علي انه قال لو وقعت قطرة منها في البئر فنبئت مكانها منارة فلو رزق عليها ولو وقعت قطرة منها
 على بئر من رديت بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 في البئر ثم جف فنبئت فيه الكلاء لم ادره و روى عن عثمان انه قال اجتنبوا الخمر فانها ام الحبايش
 و كروى اور بهر بهر كروى او جوى بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت
 فوالله لا يجب مع الايمان والخمر في قلب رجل الا يوشك ان يذهب احدها بالاحد
 قس بهر كه الله تعالى في او كى انصاب كى سانه طيا انصاب بهر حرمت بين و كيا من تيسر بهر كه الله تعالى في انلام كى ماسه متصل كاه بهر حرمت

حرام وكذلك ما هو مسكر من كل شراب سواء كان مما يتخذ من الحبوب كالخضرة والشعير والذرة أو من الإبلان

سبع جام بود ایسی ہی ہر یک شراب میں سی جو مکر ہو یا بر ہی کہ داند سی بنی ہو جیسی گپین اور جو اور جو یا دودہ

والعسل والتين وعند الجعيفة والى يوسف يحل شربه والم يسكر وإذا سكر الشارب لا يحل شربه حق قال أبو

اور شہد اور انجیر سے اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیکی جب تک نہ لایا جیسا حال ہی اور جب میں دیکھتا ہوں کہ

الليث في التنبيه الشارب المطبوخ اعظم ذنبا وانما من شارب الخمر لان شارب الخمر مقربا به شرب الخمر الحرام فيصير

اللیث تبیین کن کہ بتاریخ کہ مطبخ کاجینی والا بڑا گنج گاہی شراب پیتی والی سی اسلی کہ شہر جینی والا قافلہ جگہ پیتی شراب حرام ہی سودہ فاسق

فاسقا وشارب المطبوخ يشرب المسكر وراه حلاله وقل اجمع المسلمون على ان شرب المسكر حرام واذ استعمل ما هو

ہوتا ہے اور مطبخ چینی والا مسکیتا ہے اور حلال جانتا ہے اور مسلمان سپر سب متفق ہیں کہ مسکرتا پینا حرام ہے اور جب حرام بالا جماع کو حلال سمجھتی تو

حرام بالاجماع بصيده كافرا وشرب المطبوخ ماله يشكرنا اجل اذ لم يقصد به اللحم وهو الطير ما اذا قصد به اللحم هو

کافر ہو جاتا ہی اور مطبوع غیر مسکر کا پینا جیسی تلک چھل ہی کہ اوس سی ہو اور طرب مقصود نہی

الطرب فلا يحل شره حتى سئل عنه ابو حفص الكبير فقال لا يحل شره فقيل له خالف الشيخين فقال لا الهما

طرب کی پیوں تو حوال نہیں دیے، یہاں تک کہ ابو حفص کبیری نے چھاپا تو کہا، اسکا پتہ معلوم نہیں ہے کہ کبھی کیا شخصیت کی خلاف کبھی ہو۔ جواب دیا، جنین اسلمی کہ وہ

كان الخلد له لاستمرار الطعام والناس في زماننا يشربونه للفقير والناهي فعلم من هذا ان الخلد فيما قصده النقي

بعض طعام کی کمی حلال کہتی تھی اور سر زمانہ کی لوگ غجور اور

عَلَى الْعِبَادَةِ وَأَمَّا إِذَا قَصِدَ التَّلَذُّظُ فَلَا يَجِلُّ التَّقَاتُ بِأَلْأَشْرَبِ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُبَاحَاتِ بِلَهْوٍ وَطَرِبٍ عَلَى هَيْئَةٍ

اور اگر صحت مقصد ہو تو اتفاقاً حلال نہیں بلکہ گمراہی وغیرہ مباحات لہو اور طرب سی فاسقوں کی وضع پر بیوی

الفقرة ٤٠- من ايضا الحالت التاسع والسبعون في بيان حرة الغلول ووجوب التقسيم بين

انسانی مجلس میں بیانِ غیبت کی چور کی حرمت کا
اور تقسیمِ واجبِ پھر کیا غائبین میں

الغائمين كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أدّو الخياط والخيط وأياكم والغلول فإنه على

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تھی اور اگر دیا کرو سوئی اور دم گا اور کچھ غنیمت کی چورسی قیامت کی دن

اهل يوم القيمة هذا الحديث من حسان المصابيح في عبادات بن الصامت والمراد من الغلول الخيانة في

غلون کرنا اور ان پر بڑی شہم ہوگی یہ حدیث صحابہ کرام کی حسن حدیث میں ہی عبادہ بن الصامت کی روایت سے اور مراد غلّوں کی قیمت کی

الغنىمة فما أخذ من الكفار غنوة وهي امر تترك حلالا لامر السالفه لكن الله تعالى تفضل هذه الامه فجعلها

خیانت ہی اور غیبت و حال ہی جو غالب ہو کر کافری میں چیں ہیں اور غیبت پہلی امتوں کو حلال نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ فی اس امت پر اپنا فضل کر کے اگر انکو غیبت

حَدَّثَنَا أَبُو حَاشِمٍ قَالَ فَكُلُوا مَا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَحَكْمًا بَعْدَ خُرْجِهِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَجْمَعَ حَافِي إِيكَ الْغَزَاةِ

حلال کردی چنانچه فرمایای: جو غنیمت لاءِ حلال ستہری اور غنیمت کا حکم جب دارالاسلام میں لی آؤں تو یہی کہ جو خراجوں کی پاس ہو وہی مسکیت

حجة واضنا م. واكملوه مع الفهم سبى النفل وسبباني بانه ثم يخرج منها الخمس لليتقى والمسكين وابن السبيل ثم

حتیٰ فصل میں غلاموں کو سڑکوں سے لے کر تھوڑے سے پتوں پر لے کر آ کر کھڑے کر دیا۔

فمنه باء. ابد. الغافر. ففقط للاحد اسمي والف فارس. من عند الخنفة وعند غيره يعطى الفارس ثلثة

لیسم باوہا بن لعائین فیضی المرحوم الفلاس ...

اسمہ و نسب الیہم علیہم السلام کہ وہ فتویٰ قاضی ان ابن بقیمہ الغنائیہ فی دسار الحرب قبل خراجہ الی دسار الاسلام لا

اسمہم وایس لہذا مصلیٰ دلفی کاوی فایضیاں ان ایسم
اور ہا فایضیاں کہ نام کو سہ اختارنوں ہی کہ غنام کو
وارالحب کی اندر دارالاسلام میں لانی سیل تقسیم کردی ان

وانما استعقب علیہ السلام من اخذ الزمام لانه كان فيه لجميع الغنائم شركة وقد نقر قوا ولم يكن ايصا
 اور تہ علیہ السلام نے وہ سب اس واسطے ہی کیا کہ اس میں تمام لشکر کی شرکت تھی وہ سب آدم اور ہر کوئی ہی اور ہر ایک کا
 نصیب کل واحد منهم من ذلك الزمام الى صاحبه فله في يدہ ليكون اثمہ علیہ لانه هو الغاصب
 حصہ اس کی ہر ایک کی حصہ دار کو پہنچنا ناممکن نہیں تھا اور اس کی پاس اس کی رہتی تھی کہ اس کا وہ کسی بھی کیونکہ وہ ہی غاصب تھا
 فعلى هذا ما اخذہ غزاة زمانا من الغنائم بلا قسمة ولا اخراج الخمس لاجل احد منهم ان ياكل منها لان
 ان روايت کی موافق ہمارے زمانہ کی غزوات جو غنائم بلا قسمت لیتی تھیں اور جس میں نہیں نکالتی تھے تو ان کو اس میں سے کھانا حلال نہیں ہی کیونکہ
 اخذہ لم يكن على طريق الشرع ومع هذا سمع كثير منهم يقولون لقد حصلنا من اهل الحرب مال هو حلال
 اور انکا قبضہ شرع کی موافق نہیں ہی شہر سنی میں آیا ہی کہ اگر لڑائی میں نہیں جیتی کفار کا ایسا حلال مال حاصل کیا ہی
 لنا من المال المورث من ابناء وامهاتنا ولا يعرف هؤلاء المغرورون انهم اخذوه على طريق الشرع فلا يكون حلالا
 کہ وہ سب آپ کی میراث کا بھی نہیں جانتے اور ان مغرور لوگوں کو یہ خبر نہیں ہی کہ انہوں نے خلافت شرع لیلیا ہی پھر حلال کیونکہ ہر گاہ
 اذ في حق الفريقين من المستحقين احدى الدیني والمسكين وابن السبيل لان الخمس حقهم وهبنا فيه والثاني
 کیونکہ اس میں حق دونوں فریق مستحق کا ہی ایک فریق تو نہیں اور مسکین اور سرفرازین اس کی حق ہی کہ وہ اس میں باقی ہی اور دوسرا فریق
 الغزاة الذين كانوا معهم لان الباقي بعد الخمس حقهم وهبنا فيه لم يقسم بينهم على طريق الشرع فكيف يكون حلالا
 وہ غزوات میں جو ان کی ہمراہ ہی پہنچے کہ ان کو ہر ایک اس میں اور ان کا حق ہی کہ وہ اس میں باقی ہی کہ بطور شرع انہیں تقسیم نہیں ہوا پھر حلال کیونکہ ہر گاہ
 بل لو كان الماخوذ جارية لا يجوز للاخذ على هذا الوجه ان يتصرف فيها لكونها مشتركة مستققة البعض ولو
 بلکہ اس طرح کی ہی جو اگر لڑائی ہو تو توہین والیک اصلا تلف ہے یہ نہیں ہوگا کیونکہ وہ مشترک ہی کچھ اس کا حق ہی اگرچہ
 بعد اخراج خمسها بقاء حق باقي الغزاة فيها ولا خلاف ان الجارية المشتركة تجرم وطها على جميع الشركاء ولا فرق
 خمس کل کچھ جو کیونکہ حق لڑنے والے اس میں باقی رہتا ہی اور اس میں سب کو خلاف نہیں ہی کہ مشترک لڑائی ہی کی شہادت کا کوئی دفعی حرام ہی اور مدت میں
 في الحرمة بين من قل نصيبه واكثر وقد نفقوا على احد من الغنائم لا يجوز له ان يطاع جارية من السبي قبل القسمة
 اس کی جگہ فرق نہیں ہوتا کہ حصہ تھوڑا ہو یا بہت اور ہر سب متفق ہیں کہ اگر کسی سے کسی کو جگہ نہیں ہی کہ قبیلہ یوں ہی سے لڑائی کو قسمت ہی پہلی دلی کری
 واختلفوا فيها يحرم عليه اذا وطها فقال لا يجد لانه مران وقال ابو حنيفة لا حدر عليه بل عليه عقوبة
 اور اس میں اختلاف ہی کہ واطی کر کیا لازم آتا ہی اگر وہی کی سو نام مالک کہتے ہیں حدائق ہی کیونکہ وہاں ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں تو ہر حد نہیں ہی بلکہ آپر خطاب ہی
 وان حصل منها ولد فهو مملوك يرد الى الغنمية فاذا كان الامر كذلك يخاف على من يقتل الكافر الكفرة
 اور اگر کچھ جتنی لڑوہ غلام ہی غنیمت میں شامل کیا جاوی جب حال یہ ہی تو خوف ہی اسپر جو کہ کافر کو کسب قتل کر ہی ایسا نہو
 ان يكفر هو بنفسه باستئصال الغنائم الغير المقسومة والفرد من المشتركة لا يبسر
 کہ وہ آپ کافر ہو جاوی غنائم بلا تقسیم ہو اور فرج مشترکہ کو حلال سمجھ کر پتہ بڑھاد
 هذا الفساد الى كل من يملك منهم الجوارى وغنيها وهذا داء عضال عسير الزوال لان
 آگ کی جھلی گا جو شخص کو لڑائی و غیرہ اسی فریب گیا یہ بڑا سخت مرض ہی اسکا جانا دشواری کیونکہ
 اكثر الاجناد في هذا الزمان بنين واحكام اهل اسلام وراء ظهورهم كاهنهم
 اس زمانہ کی اکثر لشکریوں نے احکام اسلامی پس پشت ڈال دی ہیں گواہ کہ انکو
 لم يكلفوا بما فلا يبالون بما فعلوا فكيف يمكن العلاج لجمع ما في ايديهم من الغنائم
 کچھ حکم ہوا ہی نہیں سو جو کر ہی ہیں اور کچھ یہاں نہیں ہی بہر اسکا کیا علاج کہ جو غنائم انکی قبضہ میں ہی کہاں ہی جمع کریں

الکفة لا یظن جواز التفتیل العام واما دخول الامام فی التفتیل فلله هابه معهم لا لکن التفتیل عاماً واما اهل صرح
 نهج وادی اور سیدگان منویہ کہ تفتیل عام جائز ہی اولاد تفتیل من سہمی داخل ہوتا ہی کہ اوکی ساتھ جاری سہمی نہیں کہ تفتیل عام ہوتی ہی اور دونی تصریح کی
 بہ و التفتیل بالاطلاق لا یقتضی اھا علی ظهور الامر وشرہ نظر الی قانون الغنمہ وینما علی قاعدۃ الاصل من ان
 اور مطبق بہ التفتال کرنا اسلمی کہ دونو کہ یہ احتیاط تالیق قانون فقہ اور قاعدہ اصول کی سہ ظاہر اور شہد ہی کہ جو بہترین حکم یا حکم یا ہوتا ہی
 المحتل یجوز علی المحکم وکما اصل ان من اخذ شیئاً فی دار الحرب بغير التفتیل لا یکن لہ بل یکن غنیمة یجب فیہا الخمس
 اور حاصل سہ ہی کہ جب ہی چیز دار الحرب میں بلا تفتیل ہوتی تودہ اوکی ہونگی بلکہ غنیمت ہو دیکھی اور میں خمس واجب ہوگا
 علی ما ذکر فی فتاویٰ قاضیان ان سرۃ اذا خرچہ بغير تفتیل الامام وخرچہ طالع العلف فما صوابا یکن غنیمة یجب فیہا
 موافق روایت فتاویٰ قاضیان کی کہ سرہ اگر بغير تفتیل لہم کی واسطی کو جاسی یا کہا سر صغریٰ یا غازی یا شامی یا جاوہر جو اوکی ہتہ اوکی غنیمت ہو دیکھی اور میں
 الخمس ولا یختص بالسرقة وکذا لو قتلوا کافر یا یکن سلبہ غنیمة ولا یختص بہ الفانی ذکر فیہا ایضاً ان الغازی اذا اخذ
 خمس جب ہی اور سرہ کی اور میں کہ خصوصیت نہیں ہی اور اس ہی اگر کافر کو قتل کریں تو اوکا سہا غنیمت ہوگا اور میں قاتل کی خصوصیت نہیں اور اس میں سہ سہی
 فی دار الحرب شیئاً من المباحات التي لا تکتون فی بداحل ان کان لہ قیمة کا الطیر السمک والخنزیر وکنز بکن ذلک
 کہ غازی اگر دار الحرب میں کوئی ایسی چیز مباحات میں ہی ایسی جو کسی نہیں ہوتی اگر اوکی بخریت ہی جیسے ہند یا چھلی یا کلاہ یا خنزیر ہو سہ
 الشئ غنیمة یجب فیہا الخمس لہ لیکن لہ قیمة فہو من اخذہ ولا یخسر فیہ لانه بمنزلة قتل اعداء الکلاہ ثم ذکر فیہا
 غنیمت ہوگی اور میں خمس واجب ہی اور اگر اوکی بخریت نہیں تو اس جاری کی ہی اور میں خمس نہیں ہی کیونکہ بانی اور کہاں کی برہم ہی
 ایضاً ان الغازی اذا نزع عظم الغنیمۃ وبقرھا لاکل عند الحاجة کدجلہا الی الغنیمۃ لان الجمل لیس ماکول ولا
 اور میں مذکور ہی کہ غازی اگر غنیمت کی کھری یا کھجی بھائی کی ہی حاجت کی وقت فروج کوئی تو اوکا جزا غنیمت میں شامل کیونکہ جزا بھائی کی چیز ہی اور
 من تعلف و ذکر فی ہذا ان المسلمین اذا خرچہ من دار الحرب لا یجوز لھم ان یعلقوا وادھم من الغنیمۃ ولا ان
 کہاں ہی اور سہ میں مذکور ہی کہ مسلمان جب دار الحرب ہی باہر نکل اور میں تو اوکا جزا نہیں کرانی جانور کو غنیمت میں شمار ہوتا ہی یا آپ
 یا طواصنہا لان الضرورة قد امرت بقتلہا ولا باحۃ باعتبارھا ومن فضل معہ علف او طعام رزہ الی الغنیمۃ قبل القسمۃ
 اور میں ہی کہاں ہی کہ ضرورت کا وقت ذکر کیا اور ابحاث ضرورت کی وضحی ہی اور میں پاس کہاں یا کہا نا بجا کہ تو قسمت ہی ہی غنیمت میں شامل کیونکہ
 وان تنقم بہم قیمتہ الی الغنم وبعد القسمۃ ان کان غنیما تنصرف بہ وان انتفع بہ تصدق بقیمتہ وان کان
 اور اگر اوکلورت یا باقرا کی قیمت غنیمت میں شامل کرنا قسمت کی بعد اگر غنی ہی تو خیرات کر دے اور اگر اس ہی نفع بھائی تو اوکی قیمت خیرات کر دے اور اگر
 من الحوائج انتفع بہ لانه صار فی حکم اللقطة لتعدل المرء علی الغنیمۃ فاذا کان الحکم فی الغنیمۃ لذلک مع ان
 محتاج ہی تو بہت کی کیونکہ حکم یا ہی ایسا غنیمت پر تقسیم کرنا دشواری اور غنیمت میں بہ حکم ہی یا جو کہ
 للغنیمۃ من ہنھا لکنہم شراک فیہا فما ظنک فی مکاسب الظلم من الغصب والغفلت التي شاعت فی بلاد الاسلام
 غنیمت کا اور میں حق ہوتا ہی کیونکہ اور میں سب شراک ہیں بہر شراک یا خیال ہی ظلم کی کا میں غصب اور لو شای جان دون ملا اسام میں پھیل ہی ہی
 فی ہذا الا بام لا سیماء عند تحصیل بیت المال فان الذین نصبوا التفصیل یا احدون اموال الناس ظلماً فی البنادیر
 خاص کر بہ وقت تحصیل بیت المال کی بلکہ جو کہ اوکل تحصیل پر نہیں ہوتی ہیں وہ دونوں کمال ظلم ہی بندہ دون میں اور
 الاسلام و غیر ہذا سیم العشر الزکوۃ ویشددون علی اصحابہ استئذین عظیماً وقد کان النبی علیہ السلام اذا بعث
 بارادون وغیرہ میں عشر اور نہ کوئی بھانت چین یعنی ہیں اور لو کہن پر ہی ہی ستم کرتی ہیں اور میں علیہ السلام کہہ کا ہتھک جب
 من اصحابہ احد البعض اھو یقول شراً ولا تنفر ولا تعسر وای مشرو الناس بالاجر علی الطاعة وانواع الخیات
 کسی بھی کہ کسی کام کو بھی تو فرادی تو فرمایا کہ ہر دنیا آسانی کرنا تنگ کرنا یعنی کوکون کو طاعہ اور ادراج خیرات پر ثواب کا شہد سنا نا

ساقط فبقی ثلثة اصناف وهم الیتیمی والمسکین وابن السبیل الا ان فقراء ذوی القرابی بدخلون فیهم
اسبغین ہی استین قسم باقی بین یتیم بچی اور مسکین اور سائل ^{اشباهی که ذوی القرابی میں فقرار میں داخل}
و یقدر من علیهم دون اغنیاء عمم و اکثر ما یوخذ من خراج الارض و حن بنة الروس و ما هدری الی الا عام
لور و غیر مقدم بین ^{اور غیر اہل بیت المال وہ ہی جو زمینوں کا محصول حاصل ہو جائی اور غیر سادی سری کا اولاد کو جو اہل حرب و غزوة}
من اهل الحرب ما یأخذ العاشر من اهل الذمة و المستامن فیصرف الی مصالح المسلمین من سد الثغور
دیون ^{اور جو کہ عاشر ذوی اور مستامن تاجروں کی سودی یہ سب مسلمانوں کی مصالح میں خرچ ہیں اور بچا یعنی راہ اندہ کفار کا رکنا}
وعامة الریاضات و الجسور و حفرة ما ہما العامة و امر نای العلماء النافذین و القضاة العادلین و الغزاة
اور خائفوں کی تیاری اور اہل بنانی اور عام تہرین کہہ دانی اور علماء و فقہ رساں اور عادل قاضیوں کی اور غازیوں
و المحتسبین و اکثر العیال و ثلثة فیصرف الی معالیة المرضى و ادبیتہم و اطعمہم
اور معالیہ کی مشاہیر اور جو ثبات بیت المال یا یا ہر مال اور لا وارث میت کا ترکہ یہ خرچ ہوگا بیماروں کی علاج اور ادویات اور بہا کی میں
و اکفان الموتی و نفقة اللقیط و من هو عاجز عن الکسب فغنی الا عام ان ینظر فی هذه الاموال و یضعہا مرضعہا
اور مردوں کی کفن میں اور لا وارث بچوں اور کما ہی بچوں کی نفقہ میں سوا عام کو لازم ہی کہ ان تمام مال کو خود کر اگر الگ الگ محکمہ سرکاری
فان الشارح قدس لها المصارف و جعل لكل مال قوما فان تعدی فیہ و صرفہ الی شہواتہ و لذاتہ لیکون من
کیونکہ شارب کا کما صرف مقرر کر چکا ہی اور ہیک مال کی نفی حق دار تہر و دیوبہر جو کوئی اس میں تعدی کر کی اپنی ہوا و ہوس اور لذت میں صرف کر دے
الخاسرین لانه تعالی لم یؤکله علی المسلمین لیکون مرثیہا اکل اثارہا مستری بل ینص الدین و یضعہا لملفئة
وہ ذرا تو ہی کہ ہی کیوں کہ اس کو خدا تعالیٰ فی دلی مال و مال کا سہمی نہیں کیا کہ سر دار جو کہ ہادی پیوی چین اور ڈاوی بلکہ اہل کی دین کی مدد اور خود دیکھا فساد کر
و ینظر الی العلماء و الفقراء و سائر المستحقین و ینظر فی مزارعہم و یعطیم کفایتہم من بیت المال الی ہر امانتہ
اور علماء اور فقراء اور عام حق داروں پر شفقت کر ہی اور اگر کسی راتب میں فوق کوئی اور اوکو بقدر کفایت بیت المال میں ہی جو اس کی پاس باند ہی عطا کیا کر
عندہ لیس فیہ الا کو احد منهم اذ قد ذکر فی التخصیص ان الواجب علی الائمة و السلاطین و الولاة ان یصرفوا هذه
اور عام کا آدمین ہی ہا شامی حق ہی جتنا کسی ایک کا کوئین ہی اس واسطی کہ تخصیص میں مذکور ہی کا مالوں اور سلاطین اور والیوں پر یہ واجب ہی کہ ہر حق
المحقق الی ابدیہا و لا یجسوها عنہم و ان فصرفا فیہ فوالہ علیہم یستلون عنہ یوم القیمة و ذکر فی الجیم
حق داروں کا ہی و ان اوسنی مذکور نہیں اور اگر اس میں کچھ قصور کریں تو او کو کا مال ان کی اوہر ہی قیامت کی دن آکی ہو چہ ہو گی اور شرح مجمع میں مذکور ہی
ان الواجب علی الامر ان یجعلوا کل نوع من تلك الاموال بیتا علی حدة و یصرفوا کل ما منہا الی مصرفہ و لو اخذوا منہا لافہم
کہ اگر ہر واجب ہی کہ ہر قسم کی بیت المال کی ہی مکان جدا جدا بنائی اور ہر قسم کی خزانہ کو اسکی مصرف پر خرچ کر ہی اور اگر عام اور وسیع ہی کیے ہی
اکثر ما یبکیہم و اخطرها و صرفها الی غیر المصارف و لو ہر اعوہا کیوں من الظالمین و قال الزلیع علی الا عام ان
قد رکعت ہی زیادہ ہیں یا او کو مل جھو کہ ہی محل صرف کریں اور رعایت کریں تو وہ ظالم ہوگی اور نیز ہی ہا ہی اور عام کو لازم ہی
یجعل کل نوع من هذه الانواع بیتا یخصہ و لا یخلط بعضہ ببعض لان کل نوع حکما یختص بہ و ان لم یکن فی بعضہ
کہ ہر قسم کی خزانہ کی واسطی خاص خاص مکان تیار کر ہی اور ایک دوسری میں نہ ملے گی کیونکہ ہر خزانہ کا جدا خاص حکم ہی اور اگر گناہ کی ایک خزانہ میں
شیء فلا عام ان یستقرض علیہ من النوع الاخر و یصرف الی اهل ذلک النوع ثم لا یحصل من ذلک النوع شیء یردہ
کچھ ذخیرہ ہی قائم کو اختیار ہی کہ اس خزانہ پر دوسری خزانہ کی قرض لیکر مقروض خزانہ کی حق داروں پر صرف دی یہ سب سب خزانہ میں مال آجادی تو ہی
فی المستقرض عنہ الا ان یتكون المصروف من الصدقات و من خمس الغنائم علی اهل الحرب و ہر فقراء فانه لا یرد فیہ
خزانہ مستقرض نہ ہی اور اگر کسی کو اس حق میں کہ صرف صدقات ہی یا خمس غنائم ہی اہل حرب پر ہی اور وہ لو کہ فقیر ہوں تو آپ کہہ رہا ہیں

الرشاد والصلاح وهذه القرون قرون الفسق والفساد ليس إلا بركة اجزاء الشرع في تلك القرون وشامت لحدوث
اور صلاح في هي اور به زمانه فسق اور فساد کا ہی تو یہ نہیں ہی مگر بسبب بركت اجزاء شرع کی اوس عہد میں اور بسبب خست پیداکرنی
العرف الخفیة في هذه القرون اتقوا هذه القرون كثرة ولا تالوا بالفساد لكره اهل العرب اهل كل بلدة واهل كل قرية
نکلی جو کہ اس عہد میں کیونکہ اس زمانہ میں حرام کی اولاد بہت ہو گئی ہی اسلی کہ اہل عرف ہر ایک شہر پر اور ہر ایک کانو پر
في كل سنة بل في كل شهر من اهل الخلف بالطلاق في انواع القضاء فيلزم المحدث بالضرورة وبهذا السبب كثرة
سائل مسائل بکہ ماہ ہا کہ کئی بار زور اور قلعی ہر ایک قضیہ میں طلاق کی قسمیں دلائی ہی ہر قسم کا ٹوٹنا باضر و لازم آجاتا ہی اس سبب ہی
اولاد لان في هذه الزمان واشتغلوا بالزواجر في التلبیس وانواع الفساد اذ لا يصدر من الذوات الخبیثة
اسن مانہ میں حرام کی اولاد بہت ہو گئی اور کر اور فریب اور طرح طرح کی فساد کرنی لگی کیونکہ بذات آدمی ہی سوا بد ذات کی
الا اذلال الخبیثة والتفیل العقوبة التي اوزع عما عينه الشرع قصدت عن السلف وذكر في الكتب
اور کیا سو تا ہی ہر اگر کوئی کہی کہ اس عہد میں عقوبت جو شرع کی حد میں ہی بڑھ جاوی بیشک سلفی ہی میں عن کی آئی اور معتبر کتابوں میں مذکور ہی
انها محمولة على السياسة فلم لا يجوز ان يكون العرف المذکور محمولا على السياسة ايضا فالجواب ان السياسة علم
کہ وہ عقوبت سیاست پر محمول ہی کیونکہ نہیں جائز کہ یہ عقوبت مذکور ہی سیاست پر محمول ہوگی سواسکا جواب یہ ہی کہ سیاست
ما ذکر في معین الحكم نوعان احدهما ظالمة والاخرى عادلة اما الظالمة فالشرع يحرمها ويحكم بعدم جوازها
موافق مضل معین الحکام کی رو سے کہ ہی ایک تو ظالم ہی اور دوسری عادلہ ظالمہ کو تو شرع ہی حرام اور مضل بنا جائز نہ رکھا ہی
والعرف المذکور عنیهما وبسبب ایضاً ان الظالم الشبیعة ويؤخذ الاموال ويسفك الدماء بغير الشريعة واما
اور یہ عرف مذکور معینہ وہ ہی اور ہی کی سبب کی ظلم شیع کی درواز کی کھل جاتی ہیں اور ان چستی ہیں اور خلاف شرع خویشی ہوئی ہی اور ہی
العدالة فالشرع يوجب الصبر اليها ولا يعتمد عليها وهي ما ذكر في العناية بغير جناية لها حكم شرعي حملا مائة
عادلہ نہ شرع ہی اوی عرف تو صبر اور صبر استقامت کا واجب ہی اور ہی سیاست عادلہ وہ ہی جو کتاب عین میں مذکور ہی خطا پر شرعی فساد کی جڑ
الفساد وقيل هي الشريعة مغلفة وبسبب ما يحرم الحق من الظالم ويندفع كثير من المظالم ويرتدع اهل الفساد
کاشی کی و ہی تنگ پڑنا اور کوئی نہ ہی کہ وہ ہی شریعت بہاری ہی اور اکی سبب ہی حق ظالم کی قبضہ سے نکل آتا ہی اور اور بہت انتظام بند ہو جاتی ہیں اور مضل و
الفساد وبها لها ارضع الحق ويتصل الحدود فلا بد من اعتبارها لكن بعد معرفة طريق اجراء الملائمة ومن
فساد کرنا چھوڑ دینی ہی ہر ایک کو چھوڑ دینی حق و حقوق تلف ہوئی ہیں اور حدود و مکار سواسکا اعتبار ضروری لیکن پہلی اوکی اور کو مصلحت چاہی تاکہ اوس ہی بڑھ کر
منها الى غيرها اذ لا يمكن رفع الفساد من وجه الارض الا بعقوبة المتهمة بالا جرم المشهورين بها بعقوبات الشرع
اور بکہ نہ کر ہی اوس حکم کی رو سے ہی میں ہی فساد اور میں ہو سکتا جس تک وہ فساد کہ عقوبت شرعی نہ ہو سکتا نام پر جرم ہی میں ہی اور اس باب میں
بقدر تهتمهم وتهتم بهم اما المجلس ما ذكر في حدود فداي فاضل ان من يتهم بالقتل والسرق وضرب الناس بحسب
مشہور میں جحدقا و نہر تہمت اور جحدقا و کشا و نہر یا تو قید کر چاہی حدود فدا کی خاص خان میں کبھی نام پر خون اور چوری اور بیدار سالی لوگوں کی تہمت ہوگی
ويجوز في السجن الى ان يظهر توبته وذكر في باب المجلس من قضاء الحوائج والبراز ان الدعا وهما الذين يقصدون اذلا
اوس کو کرین اور قید خانہ میں اتنی چار کہیں کہ وہ قید کر دی اور مضل کی قصا کی باب المجلس میں اور برز میں مذکور ہی کہ قصاص میں وہ لوگ جو لوگوں کلمات اور دہ
اموال الناس وانفسهم يحسبون حتى يعرف توبتهم بظهور شعار الصالحين في سيماهم وبالضرب كما ذكر في كراهة الزنا
جان تلف کیا چاہی ہی قید کیا جاویں جسک کہ کوئی توبہ معلوم ہو کہ کوئی چروں پر اٹھارے حکام کی خاص طور جو جانوں یا مارا کر چاہی نہ ماریاں ہی کراہ میں مذکور ہی
ان حسن بن زيد اسئل عن المتهمة بالسرقه ايجل ضربه حتى يقر قال ما لم يقطم اللحم ولم يظهر العظم بعقوبان ضربه
کہ حسن بن زید ہی پر چہا گیا چہرہ کو چری کی تہمت میں مارا جا رہی تاکہ اقرار کر ہی کہ جسک کہ گوشت نہ کھین اور ہی نہ نکل آوی مادیہ ہی کہ اسباب

ولا علی ظهرها الاسقیم ومرض القلب اکثر من مرض الابدان واما اصدار کذا لثلاث علی احدیها ان مکن
 اور جو دیکھا کہ ہری سو یا رہی اور دیکھی کہ جس میں بیکاری زیادہ ہیں اور سبہ حال میں سبب سے ہو گیا ہی ایک توبہ کہ جو
 مرض القلب بیدری کہ نہ مرضی و الثانیہ ان عاقبة مرض القلب لا شاهد قبل الموت لجلالہ مرض البدن
 دیکھا کہ وہ اپنی تین دیکھا میں سمجھا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ دیکھا انجام موت ہی پہلی ظاہر نظر نہیں آتا
 فان عاقبتہ موت مشاہد تنقر عنہ الطباع و لکن ما بعد الموت غیر مشاہد قلت التفرقة عن الذنوب
 کہ ایک انجام موت نظر آتی ہی سو ہی طبیعتیں اوس ہی نفرت کرتی ہیں اور موت کی بعد کمال جو ظاہر نہیں نظر آتا اسلی گنا جو نفرت کہ ہو گیا ہی
 وبتکمل مر تبکما علی فضل المصغالی ولا تشتغل بعلاج مرض قلبه بل يشتغل بعلاج مرض بدنه من غیر انکال
 اور گنہگار سے قتالی کی فضل بیکسیک لیتا ہی اور اپنی دیکھا کہ علاج نہیں کرنا بلکہ بدنی مرض کا علاج فضل آتی ہی بیکسیک کی کرتا ہی
 علی فضل الله تعالیٰ مع مکن فضل الله تعالیٰ فی الدنیا والاخرة و الثالثة وهی الداء العضال فقد الطیب
 باوجودیکہ اسے تعالیٰ فضل دنیا اور آخرت دونوں برابر ہی اور تیسرا سبب یہ ہی اور بہرہ راحت دہم ہی یعنی طیب کا ہونا
 فان اطباء علم العلماء و هم فی هذا الزمان قد مضوا من شاهد ید الحق عجزوا عن علاج انفسهم فضلا عن
 کہ ایک ہی طیب و علماء میں سوا نہ نہ کہن وہ خود ہی تحت بجا ہیں بیان کہ کہ اپنا ہی علاج نہیں کر سکتی تھی کی تو کیا گنتی ہی اس سبب یہ دہم
 علاج غیرہم و یہاں السبب علم الداء و انقطاع الداء و هلك الخلق بل اشتغل اطباء بفن انشاء فلیتھم
 اور ہی زیادہ نہیں گیا اور علاج جاتا رہا اور خلق مرگئی بلکہ طیب طرح کی اعزاء میں مشغول ہیں کا شکی وہ طیب
 اذ لم یصلح الی یفسدوا و لیتھم سکتو ولم یطوقوا فہم اذ انکما لا یقتضون فی مواعظہم الاستمالہ قلوب العلماء
 اگر علاج نہ کرنا تو دہم ہی نہ ہر اُن کی دیکھا کہ شکی وہ خاموش رہتی کچھ نہ بولی میں کہ جب وہ بولی میں تو اس وعظی سوا بیلنا ہی قلوب عوام کی کچھ اور مرض میں
 ولا یتوصلون الیہا الا بکثر الرجاء و لکن ذلك لان فی کما عوا وحقق علی الطباع فینصرف الخلق عن مجلس
 ہوا ہی اور کما سبب یہ ہی امید اور حمت کا ذکر ہر دہم ہی کہونکہ یہ ہی کا دل میں لذت اور طبع قبول ہر دہم ہی ہر تھمت مجلس و غشی جب اوٹھی ہی
 وعظہم وقد استفادوا من ہر جہا علی المعاصی و ہما کان الطیب لکن لک یملک المریض بالرداء حیث یضعہ
 تو نہ دیکھا ہوں ہر اور ہی جرات پیدا ہوتی ہی اور جب طیب ایسا ہوا ہی تو دیکھا دوا ہی مرگیا کہونکہ طیب ہی محل دوا
 فی غیرہم و قد استفادوا من ہر جہا دوا وان لکن لشخصین متضادی العلة فالذی غلب علیہ الخوف حتی ہجم
 دیکھا ہی بیشک خوف اور رجاء دونوں تو ہیں یہ الیسا و شخص کی جو ایک ہی چار ہوتوں ہر جہہ خوف استغالب آیا کہ دنیا باکل ہر کی
 الدنیا بالکلیہ و کلف نفسه ما لا یطیق و ضیق علیہ العیش یکسر سورة خوفہ بن کر اسباب الرجاء وسعة رحمة
 دینا ہی جان خاقت سی زیادہ تکلیف میں ڈالی اور پیش تنگ کیا تو اسکی خوف کی شدت کو اسباب بچاکی اور فراخی رحمت آئی کہ اگر کر کے
 الله تعالیٰ لعمدہ الی الاعتدال و کذا المصّر علی الذنوب المستہتمی للتوبة المستعظم بالحکم القنوط والیاس استعظاما
 کہ شادی تاکہ وہ اعتدال پر آجادی اور الیسی ہی جو کہ ہر اُن ہوا توبہ کا آرزو مند کہ سبب آ امید ہی اور یاس کی پہلی گنا ہوں کہ سخت تحت سمجھ کہ
 لذنوبہ التي سبقت لعالم ایضا بن کر اسباب الرجاء وسعة رحمة الله تعالیٰ حتی یطمع فی قبول توبتہ فیتوب
 جادوں ہی عمل میں ہی میں توبہ نہ کرنا جو الیسی ہی علاج ہی ہر ہی ذکر کرنا اسباب رجاء اور فراخی رحمت الی کا ہی تو کہ توبہ قبول توبہ کی ہر ہر ہر ہر توبہ کی
 فاما معالجات المغرور المسترسل فی المعاصی بن کر اسباب الرجاء وسعة رحمة الله تعالیٰ فیضا ہی معالجات المحرم
 اور دہم کی میں ہر ہوا معاصی میں ہی قید اسکا علاج دیکھا اسباب رجائی اور بیان فراخی رحمت الی ہی الیسی ہی جیسی تپہ چڑھی کہ
 بالعسل و ذکر فی موضع اخر من الاحیاء ان هذا الزمان زمان لا یبلغن ان یدن کر فیہ الخلق اسباب الرجاء وسعة
 شہد چاد ہی اور احیاء کی کہلے کہ میں نہ دیکھی کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ اس میں خلوت کی سامنی دیکھا اسباب رجاء ادبیان فراخی

تكتب له خطبة لان ذلك من قلة الوثوق بفضل الله تعالى وقلة اليقين برحمته الموعود وهذه مرتبة الانبياء
 اتوا في حق من خلفهم في كل مائة سنة فضل النبي برهمنه كامل اوروزي موعود بر يقين من حق
 والصدقين والاولياء المقربين المجلس الثالث والثمانون في بيان ان الله يبعث لهذه الامّة
 اوروزي يقين اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى من حيث لم يهمل
 على رأس كل مائة سنة من يجد الدين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث
 هر صدي في كل مائة سنة نبي كرامته اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 لهذه الامّة على رأس كل مائة سنة من يجد الدين هذا الحديث من حسان المصابير رواه ابوهريرة والمراد
 اسات كرامته هر صدي في كل مائة سنة نبي كرامته اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 من رأس كل مائة سنة ولها من هجرة النبوة والمراد من تجديد الدين لامة احياءه واندراس من العمل لامة
 وهدى كرامته هر صدي في كل مائة سنة اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 والسنة والامر بمقتضاها وان المبعوث على رأس مائة والحج والدين قيل يلزوم ان يكون رجلا مشهورا بالعلم
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 معروف او دين من مشايخه هو اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 عاصره من العلماء بقرائن احواله ولا تشفع لعله ان يجد الدين لا بد ان يكون عالما بالعلوم الدينية الظاهرة
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 والمباطنة ناصر السنة قامة المبرعات ويعمل على اهل زمانه وانما كان التجديد على رأس كل مائة سنة
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 لا ختام العلماء فيه غالبا واندراس السن وظهور البدع فيحتاج تجديد الدين فيأتي الله من
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 الخلق بعض من السلف افراد او متعزدا فكان عند المائة الاول عمر بن عبدالعزيز وعند المائة الثانية
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 الامام الشافعي وعند المائة الثالثة ابن شريح والاشعري وعند المائة الرابعة الباقلاني وعند المائة الخامسة
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 الامام الغزالي وعند المائة السادسة الامام عمر الدين الرازي والوافي وعند المائة السابعة ابن دقيق
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 وعند المائة الثامنة الخبازي وعند المائة التاسعة الامام السيوطي وعند المائة
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 العاشرة لم يبين من هو قال السيوطي ونظير هذا الحديث اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى
 امير كان عند المائة الاولى الحليم الذي عم ظله وفساده فجدد الله تعالى ببعثه من عبدالعزيز وكان عند
 اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى اوروزي موعود بر يقين من حق كرامته تعالى

المائة الثانية فتنة الما من الذي خالطه المعتزلة فحسبوا له القول بخلق القرآن وغير ذلك
 اور دوسری صدی کے یہ مامون کا فتنہ ہو کہ معتزلین نے خالطہ بہر سچا کرادو کہو حدوث قرآن کا
 اور سوای اسکی
 من البدع الاعتقادية حتى امتنع العلماء بذلك امتناعا عاميا لا قطار ومن لم يجب فبعضهم
 اور یہی کہ اعتقادی کا قائل نہ یا بیان نہ کیا کہ اس مسئلہ میں عام علماء روی نہیں کا امتحان لیا
 اور جسے مانا گیا
 ضرب وبعضهم قتل وبعضهم قتل وهذه من اعظم الفتن في هذه الامة ولم يدع خليفة قبله الى
 مارا اور سیکو قتل اور جسے مارا اور سیکو جان کی مارا اس امت میں آئی برابر کوئی فتنہ نہیں ہوا اور جسے کسی بھی شخص نے بیعت کو آتا رواج
 شیء من البدع فيقتض الله تعالى عند هذه المائة الشافعي فطبق الارض بعلمه وهو اول من افق
 نہیں دیا سو اندھنی میں اس صدی پر شافعی کو پیدا کیا
 پس اسکی
 بقتل من قال بخلق القرآن وتكفيره وكان عند المائة الثالثة فتنة القرامطة في كثير من البلاد
 واسطی قتل اور کفر ایسی شخص کی وجود قرآن کا قائل ہو فتوی دیا القمیری صدی پر
 قرامطہ کا فتنہ اکثر شہروں میں پیدا
 حتى خلوا مكة وقتلوا الحجاج في المسجد الحرام قتلوا ذريرا وطرحوا القتلى في بيزم مرم وضربوا الحجاج اسود
 یہاں تک کہ مکہ میں حاکم حاجرین کو مسجد حرام میں بہت قتل کیا
 اور لاشیں چاہ نرزم میں ڈال دیں اور حجر اسود کو
 بالذبوس فكسره ثم قلعوه وجموه الى بلادهم وبقى عندهم اكثر من عشرين سنة ثم اشترى منهم
 اور اسے پس برس سے زیادہ اونکی پاس رہا
 پھر انہی تیس ہزار دینار کو خرید کر
 بثلاثين الف دينار اعيد الى مكة في محله وكان عند المائة الرابعة فتنة الحاکم بامر الله وناهيك ما فعل
 کہ میں نے اور اوی کہہ پر کر کیا
 اور چوتھی صدی پر فتنہ حاکم بامر اللہ کا ہوا
 اور چوتھے صدی میں جو فساد
 من الفساد بل هو اعظم شر من كان قبله بكتشافه انه امر الناس بالسجدة له اذا ذكر اسمه في الخطبة و
 کہ اسکی کیا
 بلکہ فساد کی نسبت کی وجہ یہ تھا کیونکہ اسکی کو لوگوں کو یہ حکم دیا کہ جب خطبہ میں میرا نام آوی تو سجدہ کرو اور
 من كان قبله لم يامر احدا بالسجدة له اذا ذكر اسمه في الخطبة وكان عند المائة الخامسة استيلاء
 جو فساد اسکی نسبت کی نسبت کی وجہ یہ تھا کہ خطبہ میں میرا نام آوی تو سجدہ کرو اور پانچویں صدی پر اکثر شام کی شہروں پر
 الفراعنة على كثير من البلاد الشامية حتى دخلوا بيت المقدس وقتلوا فيه وحده اكثر من سبعين الفا
 فرنگیوں کا غلبہ ہو گیا یہاں تک کہ اونوں نے بیت المقدس کا جو صرف وہاں ستر ہزار دینار سے زیادہ قتل کر ڈالی
 وذهب الناس هاربين من الشام الى العراق مستعنيين على الفراعنة وبقى بيت المقدس في ايديهم احد
 اور غصت فرنگیوں کی فریادی شام سے عراق کو بہاگ کی اور بیت المقدس تین مہینے ایک روز کی قبضہ میں رہا
 وتسعين يوما الى ان خلاصه الله تعالى عنهم بيد السلطان صلاح الدين بن ايوب وكان عند المائة
 سلطان صلاح الدين بن ايوب کی تہہ پر چھوڑا اور چھٹی صدی پر
 السادسة فخرج التتار وعمم الفساد حتى ان العلماء حكموا بكفرهم واختلوا في البلاد التي استولوا عليها
 قوم تترانہ کی غلبہ کر کے فساد عام کر دیا
 یہاں تک کہ علماء نے اذکی کفر کا فتوی دیا اور ان شہروں میں جن پر غالب ہو گئی تھی اختلاف ہی تھا
 هي من بلاد الاسلام ولا قالوا في البلاد التي في ايديهم اليوم لا شك انها من بلاد الاسلام لعدم انصار
 آگاہ نہ ہو دلا اسلام میں
 یہاں اور کہتے ہیں کہ جو شہر آج لوگ قبضہ میں ہیں بیشک وہ اسلام میں کیونکہ دارالغروب میں منقسم ہیں
 بلاد الحرب ولم يظفر فيها احكام الكفر بل البلاد التي عليهم والي مسلم من جهتهم يجوز في بلادهم
 اور انہی احکام کفر کی جاری تھی یہاں
 جس میں نہیں ہیں اور کی طرف سے مسلمان حاکم کی اور سینے کا زمین سے

رسولاً وسامعاً لا يستلوا فاذنوا بغير علم فضلو واصلوا فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان الله تعالی يقبض
جب اوسى به من بين قومه جهلست في فتوى ديني بربك في كلامه وكنى اوراد وكونه كركي على السلام في الحديث من بيان قولنا ان الله تعالی يقبض
العلم من بين الناس على طريق محو من صدر من العلماء ووقع من بينهم في العلم فان ذلك وان كان جائزاً في
لوكون من بين من يقبض كركي كركي في ديني في جهل ودي اوراد وكنى الذي اسلم ان كركي كركي اسطر جي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
الله تعالی لان هذا الحديث يدل على عدم وقوعه قبل الواقعة ان الله تعالی يقبض العلم يقبض امراض العلماء فانه تعالی
بر به حديث ولاست كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
اذ يقبض اوارح العلماء ولم يترك عالماً ببقية الجهال فيقضيهم الناس لكونهم في العلم اقضاء وصفتين يقبض فاضهم
علماء في روح قبض كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
بغير علم ويقبض مفتيم بغير علم فيكون ضالين ومضلين قال لذمير هذا الحديث يعني ان المراد يقبض العلم والاعمال
فان من دون علم في كل حال كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
الطلقة ليس محو من صدر من حفاظه بل معناه انه يموت حمله ويتخذ الناس دعوساً لا يمكن ان يجتمعوا في العلم ويقبض العلم
مطلقاً من بين من بين كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
يقبضون ويقبضون قال القرطبي معنى الحديث ان الله تعالی يقبض العلماء ويقبض الجهال الذين يتعاطون مناصب العلماء
فتوى كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
والفتوى والتعليم فيفتون بغير علم ويعلمون من غير علم وينتشر الجهل وقد ظهر ذلك وجوده اخبر النبي عليه السلام
اوراد كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
دليلاً من اذلة نمته خصوصاً في هذه الامنة غير ان في الترمذي عن ابي الدرداء ما يدل على ان الذي يرفع هو العمل
سويدي لعل نبوت بين كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
حيث قال كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
جنا كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
فيه على شيء فقال زياد بن لبید انصارى كيف يختلس العلم منا وقد قرأنا القرآن ونقرأ في شئنا وابنا وانا نقرأ في شئنا
زياد بن لبید انصارى في عرض كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
فكنا كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
ان في كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
يرفعه العمل فانفس العلم بخلافه من الحديث السابق فانه صرح في رفع العلم وقيل لا يتابع بهما فان العلم اذا
كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
ذهب من العلماء يختلهم الجهل ويفتون بالجهل بغيره فذهب العلم والعمل وان كانت المصاحف والكتب بايدي
مرئي على جانا ان كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
الناس كما كان كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
عيسى حال وكونه كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي
معداً ليهود والنصارى فماذا نقض عنهم فان علماءهم انما انقضوا خلفهم جميعاً وخالفوا الكتاب في حرقة في بلوا معناه
انصارى في كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي كركي

فهم

در بیان جهل

على جميعهم وهما زاد من تخصيص بعضهم فمراد بـ ويكفي في الرد ان برد واحد منهم فمن غرضهم في جواب
 اور چون باده کسی خاص کو تو یہ ابی اور جواب ہی کا ہی اگر ایک شخص جواب دے دیر اگر اور میں کسی اور ہی جواب دے یا تو یہ
 وان كان جمعا عظيما لا ينشتر فيهم سلام واحد كالجوامع والمسجل العظيم فالسنة ان يسلمو عليهم اذا شاهد
 ادب ہی اور اگر بڑی جماعت ہو تو ایک سلام کہاں پہنچتا پھر کیا جیسی مسجد جامع اور بڑی مسجد تو سنت یہ ہی کہ اگر کو سلام کرتا جاوی جس ہی شہر جاوی
 ويكفي مني واحد في جميعهم سمعوا وان اراد ان يجلس فيهم بسقط عنه سنة السلام فيمن لم يسلم
 اور حق اوکی سلام کا ارادہ کر چکا ہو جو جو سن لیکن یہ ہر شخص اگر انہیں بیٹھا چاہی تو اسکی ذمہ ہی سنت سلام کی ساقط ہوئی نہ سنت باقی رہی
 من الباقي وان اراد ان يجلس فيمن لم يسلم سلامه فقيه وجعلنا احدثهم ان سنة السلام عليهم حصلت
 جنہوں کی سلام سننا اور اگر اس وقت میں بیٹھا چاہی جنہوں کی سلام نہیں سننا تو سنیں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ سنت سلام اوکی حق کی پہلوں پر سلام کو ہی
 على اولئك لم يجمعوا واحدا فلو اعد السلام عليهم يكون ادبا وتوجه الثاني كون سنة السلام باقية في حق
 اور جو چاہی کہ یہ سب ایک ہی چاعت ہی ہر اگر انہی انکو ہی سلام کیا تو ادب ہی اور دوسری وجہ یہ کہ سنت سلام الکی حق کی جگہ اسکا سلام
 من لم يسلمهم سلامه والسنة ان يسلموا على الاشياء والاشياء على القادر والصغير على الكبير والقليل
 نہیں پہنچا یا ہی اور سنو نہ یہ ہی کہ سوار پہلے کو سلام کری اور چلتا ہوا بیٹھی کو اور چلتا ہوا بڑی کو اور چھوٹی جماعت
 على الكثير ولو خالفوا وسلم الماشي على الراب والكثير على القليل والكبير على الصغير لذكره بل يكون تركا لما
 بڑی جماعت کو اور اگر اسکی خلاف کیا یعنی پیادہ ہی سو اگر کو سلام کیا یا بڑی جماعت کی چھوٹی جماعت کو اور بڑی چھوٹی کو تو وہ نہیں ہی بکرا یا حق ترک کیا
 يستحقه من سلام خيرة عليه ومن قر على القران لا ينبغي ان يسلم عليه كيلا يشغله عن القراءة فان
 کہ دوسرا اسکو سلام کرتا اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتی پاس جا پہنچا تو اسکو سلام کرنا نہیں چاہی تاکہ تلاوت ہی نہ روک دی پھر اگر اسکی
 سلم عليه قال بعضهم لا يجب عليه الرد وقال بعضهم يجب هو اختيار فقيه الى الليث ومن قر على من اتى
 سلام کیا تو بعضی کہتی ہیں کہ اگر جواب نہیں ہی اور بعضی کہتی ہیں واجب ہی فقیہ ابواللیث ہی یہ ہی اختیار کیا ہی اور جو شخص کسی پاس پہنچا
 الخاء وهو يخطو او يبول ينبغي له ان لا يسلم عليه وهذه الحالة فان سلم قال ابو حنيفة رضي الله عنه عليه
 حیث خطا نہیں یا نہ پختا پھر تابی یا پیشاب کرتا ہی تو چاہی کہ اس حالت میں اسوی سلام علیک نہ کری پھر اگر کو سلام علیک کی تو ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ دل ہی جوتا
 لا بلسانه وقال ابو يوسف لا يرد عليه بقلبه ولا بلسانه ولا بعد الفراغ ايضا وقال محمد يرد عليه بعد الفراغ و
 دی زبان کی نہ بولی اور ابو یوسف کہتی ہیں نہ دل ہی جواب دی نہ زبان کی اور نہ بعد فراغت کی اور امام محمد کہتی ہیں فسخ ہو کر جواب دی اور
 لا يسلم على احد وقت الخطبة فان سلم والخطيب في الخطبة لا يجب الرد على السامع ومن كان جائسا مع قوم
 خطبہ کی وقت کسی ہی سلام علیک نہ کری پھر اگر سلام کیا اور خطیب خطبہ میں ہو تو سنی والی چھوٹا چھوٹا نہیں ہی اور جو شخص ایک جماعت میں بیٹھا ہو جاتا
 ثم قام للذهاب فالسنة ان يسلم عليهم فله ان يهرق ان يسلم عليهم السلام قال اذا التقى احدكم الى المجلس فليسلم
 پھر جاتی تھا تو سنت یہ ہی کہ وہ ہی او کو سلام کری کیونکہ اگر ہر پر ہی روایت ہی کہ نہ ہی علیہ سلام فرمایا جب کوئی مجلس میں آوی تو سلام کری
 فاذا اراد ان يقوم فليسلم فليسلم لاولى بلحق من لاخرى قال الامام النووي ظاهر هذا الحديث يقتضي ان يجب على
 پھر اگر بڑی ہو دی تو سلام کری سو پہلی جماعت بڑی حق دار ہیں ہی دوسری ہی امام نووی کہتی ہیں ظاہر اس حدیث کا یوں چاہتا ہی کہ جماعت کی
 الجماعة من السلام على هذا الذي سلم عليهم وفارقم وقال بعض العلماء جرت عادة بعض الناس بالسلام عند
 ذمہ جواب سلام کا اس شخص پر واجب ہی جس ہی سلام کیا جاتا اور جدا ہو ہی اور بعضی علماء کہتے ہیں بعض لوگوں کو سلام کر لینا عادت بڑی ہو ہی
 مفارقة القوم وذلك دعاء يستحب له الجواب لان السلام انما يكون عند اللقاء لا عند الانصراف وذكره النعمان
 جب جماعت ہی جدا ہوں اور نہ دعا ہی اوکی ہی جواب مستحب ہی اسکی کہ سلام ملاقات کی وقت ہو تاکہ چھوٹی نہیں ہوتا اور امام ابو بکر شافعی

لثلاثة ايام واما حوزة هجرته ثلثة ايام فاما دليل عليه بمفهومه لا ينطبقه فمن التزم بحجة الفهم جاز له
 تبين روزی زیادہ حرام دی اور تبین دن تک چھوڑنا ایسا معلوم ہوتا ہی منطق کا تبین معلوم ہوتا ہی شخص مفہوم کو تحت فاسطی ایسا
 ان يقول ان الادبی مجبول علی الغضب وسوء الخلق فرض له في الثلث لثقتا حتى يذهب عنه ذلك الغضب
 جائز ہی کہی بیشک آدمی کو غضب حفظ عادت ہی سو آپ ہی تبین دن کی اجازت دی کہ کوکرت قلیل ہی تاکہ او کوکرت غصہ اور جھڑی
 ولم يرض له بما فوق ذلك لكثرة فقوله عليه السلام يلتقيان فمعرض هذا ويعرض هذا بيان كيفية هجرتهما
 اور اس ہی زیادہ کی اجازت نہیں دی بہرہوت زیادہ ہی اب بہرہ جھڑت کا کہ طبعی ہیں بہرہ اور ہوا جاتا ہی اور وہ اوپر بہرہ چھوڑنی کی کیفیت کا بیان ہی
 وقوله وخيرهما الذي يبدأ بالسلام حتى تترك الهجران فانهم يزول بالسلام على ما ذهب اليه الجمهور ولا يحسنه
 اور بہرہ جھڑت نہیں چھوڑنا ہی جو بہرہ سلام کر ہی رغبت ہی جدائی کی ترک کر کہ کوکرت فہمبہم جو کہ جہاں سلام ہی جاتی رہتی ہی اور خاص
 الاخير بل يشتر بالغلبة وللمراة الاخر في الدين دون القرابة بدليل قوله عليه السلام في حديث اخر لا يحسن
 اخ کو ترک کرنا تقبیل معلوم ہوتا ہی اور اس ہی اور دینی برادری قرابت کا مراد نہیں بدلیل ارشاد ہی علیہ السلام کی ایک اور حدیث میں کہ مسلم
 لمسلان يهرسدا فرق ثلث لبال فانها تالكان عن الحق مادام على صراطها او طافا لياكون سقنة بالو كفا لانه
 حلال نہیں ہی کہ مسلم کو زیادہ تبین راست ہی چھوڑی کہی بیشک بہرہ دونو جھڑت ہی میں حوی کی جھڑت اور وکین ہی پہلی بارانی والی کو اس وقت ہی کفار ہی
 ومروى عن ابى هريرة انه عليه السلام قال تفرقوا بينكم يوم الاثنين ويوم الخميس فمغفر لكل عبد لا يشرك الله
 اور اوپر ہی روایت ہی کہ نبی علیہ السلام ہی فرمایا یہ کہ اور جمعرات کو جنت کی دروازی کھلتی ہیں بہرہ یک بندہ کہ اللہ کی جانب کیہ شریک نہ کرتا ہو بخشا
 شيئا الا رحل كن بينه وبين اخيه شحنا فيقال انظر واهدين حتى يصطلا وفي رواية انه عليه السلام قال لا
 جاتا ہی سو ہی دشمنی کی کوکرت اور او کی پانی میں کینہ ہو بہرہ حکم ہوتا ہی ان دونو کو بہرہ دو جھڑت میں صلح کر اور ایک ہی تبین ہی کہ ہی علیہ السلام
 اعمال الناس في كل جمعة من مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فمغفر لكل عبد مؤمن لا عبد ابنة وابن اخيه شح
 کہ ہر جمعہ میں دو کوکرت کلام پیش ہوتا ہی پہرہ دن اور جمعرات کی دن سو بہرہ یک بندہ مؤمن بخشا جاتا ہی کہ وہ بندہ مؤمن اور او کی پانی میں کینہ
 فيقال انزوا هذين حتى ينفيا والكراد بالجمعة ايام الاسبوع بدليل انه عليه السلام يكره ان يبقوا يوم الاثنين
 حکم ہوتا ہی انکو بہرہ دو جھڑت طاقت کہیں اور اور جمعہ ہی ہفتہ کی ايام ہیں اس سبب ہی کہ نبی علیہ السلام ہی اسکو پہرہ دن اور
 ويوم الخميس على طريق التعدير عن الشيء باخر جزية والشحنا العداوة والمعنى انزوا مغفرهما حتى يرجعا من
 جمعہ کی دن تقبیل کر یا جھڑت کہی شح کا اخبر عرو بیان کر ہی اور شحنا کی معنی دشمنی کی ہیں اور معنی انزوا کہی بہرہ چھوڑنا ہی کہ شحنا کی جھڑت
 العداوة الى الصداقة لان الاخوة الدينية تقصوا الصداقة وتتنا في العداوة فان المؤمنين اخوة من جهة شح
 دونو دشمنی ہی دونو کی طرف اوکین اسلحہ کی دشمنی برادری دونو کا تقاضا کر ہی اور عدالت کی برخلاف ہی کہ کوکرت تمام مؤمن بہرہ ہی ہوتا ہی اسلحہ کی
 ينسبون الى اصل واحد هو الايمان الموجب المحبة الباقية كما ان الاخوة من النسب ينسبون الى اصل واحد هو
 سبب کی اصل ہی نسبت کر ہی تبین ایمان ہی جس ہی داعی نہ کہی ہوتا ہی جیسے نسب برادری کی اصل ہی نسب ہوتا ہی تبین
 الاب موجب المحبة العائلية فالاخوة الدينية اقرب من الاخوة النسبية لان الاخوة النسبية اذا خلعت
 باب ہی جس ہی حیات فانیہ ہوتا ہی سو ہی برادری نسب برادری ہی بہت قری ہوتا ہی اسکی کہ نسب برادری جیسہ ہی برادری بغیر ہوتا ہی
 الدينية لا تعتبر لانرى ان المسلم اذا مات وكان له اخ كافر يكون له اخ للمسلم لان الاخوة الكافر فعلى هذا يجب
 ہی تو اسکا کہ اعتبار نہیں ہوتا ہی وکینا نہیں کہ مسلم اگر مر جاتا ہی اور اسکا بہرہ کافر موجود ہو تو اس سبب کہ مال مسلمان کو دیکھا کافر با ہی کہ نسبت کا سبب
 على المسلم ان يترك ما بين في الاخوة الدينية الموجبة للصداقة وللمر للعداوة كما مروى عن ابى هريرة انه عليه
 کی موافق مسلم ہوا جھڑت کہ مخالفت دینی برادری کو ترک کر ہی جو کوکرت واجب اور دشمنی دور کر ہی کہی کہ کوکرت اور ہر ہی روایت ہی کہ نبی علیہ السلام ہی

فان حصلت اماره من امارات المعرفة بلا تجسس واورثت معرفة جازر العمل بمقتضاها فاما طلبها فلا رخصة
 بهم الا ان يكونوا على مقتضى العقل في حصوله او لا يكونون حاصلين به واما ان يكونوا حاصلين به فليس لهم ان يطلعوا على ما ليس لهم ان يطلعوا
 فيه اصلا وقد ذكر عن عبد الله بن المباركة انه قال لعلي ولدا سهل اراضت عن سهل فقال له سهل
 نعمت ليس بي اور عبد الله بن مباركة روى عنه عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 الميس قد نهاك الله عن التجسس فضاغرت الى عبد الله نفسه فكل امر اذا فشت منه ثقل على صاحبه
 الله تعالى في تجسس من غير ان يكون له دليل على شئ منه بكونه سجون بات كذا في احوال الناس في احوال الناس في احوال الناس
 مطاعك اياه واسره منك فهو تجسس قال ابن الجوزي لا ينبغي لاحد ان يسترق السمع على امر غيره ليسمع
 اوده تجسس او سكو جهادك يسره في التجسس في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 صحت الا اذا دل ان يتعوض الشتم ليدل على امر الحق والخير ولا ان يمس المسترغب بغير ما هو ولا ان يستغفر الجبر
 اوده سكونه في قصده انما كذا في التجسس في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 بما جرى فان فعل شيئا من ذلك يدخل في ممة التجسس ومن ممة قوله تعالى والذين يؤذون المؤمنين
 الذين هم كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 المؤمنت بغيره الكسبوا فقد احتملوا بهتانا واثاما مينا ونرى عن ابن عمر انه عليه السلام صعد المنبر فنادى
 عرفت ان من كان في كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 بصوت رفيع فقال يا معشر من مسلم بلسانه ولم يفيض الايمان الى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا
 بكماء كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 عورتهم فان من يتبع عورة اخيه تنعم الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضله ولو فوجف بيته
 پرشيد عورته في كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 وقال بعض السلف من اراد ان يسلم من الغيبة فليسلم على نفسه باب الظن فان من سلم من الظن سلم من
 اور بعضي من كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 التجسس من سلم من التجسس سلم من الغيبة ومن سلم من الغيبة سلم من الزور ومن سلم من الزور سلم من البهتان
 التجسس من سلم من التجسس سلم من الغيبة ومن سلم من الغيبة سلم من الزور ومن سلم من الزور سلم من البهتان
 فلو ظهر من مسلم علامة تدل على فساد لا يجوز عقد القلب عليها واساءة الظن بالمسلمين بها ما روي عنه عليه السلام
 بهم الا ان يكونوا على مقتضى العقل في حصوله او لا يكونون حاصلين به واما ان يكونوا حاصلين به فليس لهم ان يطلعوا على ما ليس لهم ان يطلعوا
 قال ان الله تعالى حق المسلم دمه وماله وعرضه وان يظن به ظن السوء فلا يستهم ظن السوء الا ان يستهم
 في قضايتك المتقالي في مسلمان كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 به المال وهو يقين عن مشاهدة او بينة عادلة وان خطر لك سوء الظن ولم يكن لك يقين ينبغي لك ان
 او كانك لا يباح هو تباين يقين من مشاهد او بينة عادلة او لا يكون لك يقين من مشاهد او بينة عادلة او لا يكون لك يقين من مشاهد او بينة عادلة
 لك فانه عن نفسك وقد روي عن ابي ان حاله مستور عندك فما رايته منه من العلامة فيمكنك التحمير والمشراف
 اوس خطر كذا في الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام كسائر الامور الحرام
 تحكم عليه بالشر واما اذا اخرجته عنك وقال قلبك الى تصديقك كنت معذرا لا انك لو كنت ميتة تكون
 بهم الا ان يكونوا على مقتضى العقل في حصوله او لا يكونون حاصلين به واما ان يكونوا حاصلين به فليس لهم ان يطلعوا على ما ليس لهم ان يطلعوا

في بيان التحدير من سوء الظن

علیه و منعاً عن تجاوز مرتبه الی مرتبه لو یستحقها ولم یجئوا بها و یمن له ان المقصود من العلم تحقیق سعادة
اور ایسا ترتیب ہی سے جس کا وہ اپنی مستحق نہیں ہی اور اس کا اپنی وقت نہیں آیا منع ہی اور اس سے بیان کر دی کہ علم ہی سعادت اخروی مطلوب ہو ہی ہی
الاخره لا طلب الریاسة والمفاخره كما حکي ان ابا یوسف لما عقد مجلساً للدریس من غیر صلح الی حنیفه و اسل
سایت اور عزت مطلوب ہو ہی ہی چنانچہ حکایت کی کہ ابو یوسف فی جب مدرسہ ہوا ان اطلع الامام ابو حنیفہ کی بزرگیا تو لام فی اوکی پاس آوی پہنچا
الیہ ابو حنیفہ و جلا لیسٹل عن عدة مسائل من جملتها ان ساله عن قصار حرج الثوب فقال له مقصود اهل یسحق
تا کہ اوکی چند مسئلو پر چہاؤی او میں ایک بہ مسئلو پر چہا ایک دہوی ہی بزرگیا مسک ہو گیا پھر دہو کر لی آیا تو آیا وہ اجرت کا مستحق ہی
الاجرام لا فقال ابو یوسف یسحق فقال لرجل اخطأت فقال لا یسحق فقال اخطأت فحیر ابو یوسف فقال لرجل ان كانت
یا نہیں ابو یوسف فی کیا مستحق ہی اوس شخصی کہا غلط پھر کہا مستحق نہیں پھر اوس شخصی کہا غلط پھر ابو یوسف حیران ہو ہی تو اس شخصی کہا
القصره قبل ان یسحق و لا فلا و هکذا الخ و قال ابو یوسف قصه فعدالی
اگر کہا کہ کر ہی پہلی دہو چکا ہی تو اجرت کا مستحق ہی تو میں اس طرح تمام مسائل کی جواب میں غلطی کر ہی اب ابو یوسف چاہتا قصور یا کہی پھر امام پاس
ابی حنیفہ توجہ جاء قال له ابو حنیفہ ما جاء بك الا مسئله القصره فالتزم تربت قبل ان یخبره صاحب الله
حاضر ہو ہی اور جب وہ آئی کہ ابو حنیفہ فی کہا مجھ کو مشدہوی کا مسئلو آیا ہی بیشک تو ہی انکو بھیجی ہی ہی تو فرما سبحان الله
من رجل یقول مجلساً و ینکر فی دین الله ولا یحسن مسئله فی الاجاره ثم قال من یمن انہ استغنی عن العلم فلیک
ایک شخص مجلس بنا کر کہہ کی دین میں گفتگو کی اور اجارہ کا مسئلو ہی مشک نہیں آتا پھر فرمایا جس کو یہ خیال ہو کہ علم سیکھ ہی کی بجو جا ت نہیں تو وہ
علی نفسه و کان سلباً فترده علی ما ذکر فی مناقب الکردي انہ مرض مرضاً شدیداً فادعاه الی ما فقال لقد كنت
پہلی جان کر دوی اور یسب ابو یوسف کی جدا ہو گیا موافق مذکور متا قسب کر دی کہ یہی ہی کہ وہ سخت بیمار ہو ہی امام اوکی مہارت کو ہی اور فرمایا کہ مجھ کی طبیعت ہی
اؤفک بعدک المسلمین و لیون صلیت لی معن علم کثیر فلما ابرأ عینیه و عقد مجلساً مالی و لم یسقطن ان فی قول
کیر ہی ابو یوسف ان کا شیخ ابو یوسف شہر اور اور گویا کہ وقت علم جاوین کی پھر جب وہ اچھی ہو گئی تو اپنی دلیل عرض ہو ہی ابو یوسف تیار کیا اور یہ مذہبی کا کہ اس قول
الامام لقد كنت اؤفک بعدک المسلمین انما لیس فی العلم لا یبغی لئان لیست فی نفسه فی من استاذہ بلا
بجھو ایسکہ کہ میری بعد سلمان کا بیشک شیخ ابو یوسف شہر آتا ہی کہش اگر کو نہیں چاہی کہ کو اپنی آپ اوستا کی سامتی فی اؤن متقل ہو جاوی
منه ثم لما طع قصوره ترک مجلسه و عدالی الی حنیفه و اشتغل بالتعلم منه قال ان المیارک لا یزال المرء عالماً ما
پہر او کو جب اپنا قصور ثابت ہوا تو وہ مجلس فرمایا چھوڑی اور امام ابو حنیفہ کی پاس آکر چڑھنا شروع کیا ان المبارک کہی ہیں کہ آدمی عین علم چاہتا ہی
طلب العلم و ان یظن انہ علم فقد جهل قال الامام الغزالی فی الاحیاء کل متعلم استغنی لنفسه رأياً و اختصاراً و اختصاراً و اختصاراً
جینک علم طلب کر ہی پھر جب یہ خیال بندہ کہ نہ سیکھ چکا تو اب جاوین اور امام غزالی احتیاج کہیں کہی ہیں جو اگر کچھ ہی کوئی ہی جو اگر کچھ ہی کوئی ہی
المعیه و لکن علیہ بالخیر ان المجلس الثامن و الثمانون فی بیان افضل الاعمال المحب فی الله و البغض
اچھا نہ کی ہی کی پسند کر ہی تو او کو خاصہ مہربانو اپنی ہی مجلس افضل اعمال کی بیان میں کہ بحث برائی خدا اور بغض برائی خدا ہی
قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم افضل الاعمال المحب فی الله و البغض فی الله هذا الحديث من حسان الصا
رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہی فرمایا اچھی ہی اچھا عمل سعادت ہی اور نہ دشمنی ہی یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں ہی
مراده ابو ذر رقیه اشاره الی ان المؤمن لا بد له ان یتقوا الله ان یكون له اصداق یحبهم فی الله تعالی و عدل و یبغضهم فی الله
ابو ذر کی روایت ہی اور اس میں یہ اشارہ ہی کہ مؤمن کی ہی با ضرر بعضی دوست ہو کر ہیں کہ برائی خدا لا و کو محبوب کہہ کر ہی اور بعضی دشمن کہ برائی خدا
فانما ذل الحب ان یكون مع الله تعالی و لا بد له ان یبغضه عند کونه عاصیاً لله تعالی لان من یكون محباً للسبب
ایک بعضی کہہ کر ہی بیشک اگر کسی کو کافر مان برادر دیکھ کر محبوب دیکھ کر تو یہ با ضرر او کو دشمن کہہ کر جتنہ الله کی نافرمانی کر لیا اسکی کہ برحق کسی سبب ہی

الزينة والبدن لسوء الفهم وضعف البصيرة ومن أجل ذلك فضل من كان قديم من الكمال السابقة واستوجبوا العز
ببناهم اور ضعف البصيرة کی کمی اور بدعتوں میں جا بیستہ ای اور اسی سبب سے تین پہلی تین گوارہ ہو کر معلوم ہو گئیں اور انکی
والسنة وغير ذلك من الهدايا والحق وقوله عليه السلام واختلفوا معطوف على الكثرة لا على السؤل لان الاختلا
صورت میں بدل گئیں اور سوا کی اور بہت میں اور محققین کیلئے اور حدیث کا لفظ واختلفوا معطوف ہی سوال پر معطوف نہیں اسکی کہ انبیاء
على الانبياء عجز انزل قليلا كان وكثير لانه تعالى لم يجعل احدا منهم مستعدا لتوهم وامين الوحيه الا وقد تكفل
کی مخالفت اصحاب جابر نہیں ہی نبوی شریعت پہلی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی نبوت کی اور ان میں اپنی وحی کا سبب کیا ہی کہ آپ اور انکی عواہب اندیشی کا ذکر
لہ بالاصابة واكثر بالهداية الى الاصطلاح لا لشد فعله بل لحد من امته ان يلقى سمعه اليه ويشهد بقلبه بين
ہو گیا ہی اور اور اصحاب اور ان میں ہدایت کی تمہید کی ہی کہ امت کی ہر ہر شخص کو لازم ہی کہ انکی بات لگان کہ کہنی اور انکی سامنے کو ہی دی
يد به وليتم كلامه اذ انكلمه وسكونه اذ اسكت وليست عنده باب الاختلاف ولا يفهم عليه بالاعتراض بل يبتغى
اور انکی کلمہ کو جو کہ چھ فرائض اور انکی فرائض کو جب چپ میں غیبت بھی اور دروازہ اختلاف کا تیغ کر ہی اور اعتراض کا باب کہہ نہ گئی بل کہ انکی
اذ في معنى نبينا غير عليه السلام غير من الانبياء وقد قال الله تعالى في حقها وتبعوه لعلكم تهتدون وعلم من دين
کہ کہ اور سب انبیاء اور انکی امت میں بمنزلہ ہمارا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ نے انکی حق میں فرمایا ہی اور انکی تابع ہو شاید تم راہ کو اور
الصعابة ضربه انهم كان لا يتبعونه في جميع افعاله واقواله من غير توقف ولا تردد اصلا الا ما قام فيه دليل على
صاحب کی مخالفت اپنی ہی یقینی معلوم ہی کہ اصحاب تمام افعال اور اقوال میں انکی اطاعت کرتی تھی
اختصاصه به فانهم قد خلعوا لعلهم حين خلعوا فعله ونزعوا خاتمهم حين نزع خاتمته وكانوا يحسنون بختا عظما
اس کی کہ ذات ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاص ہی یہ یہ ابو جانی کی یہ کہ اصحاب کی یا تو ہوتا ہی ہی جب ہی جو ہی نکلتی اور انکو ہونا لگا لہذا حق جب ہی انکو ہی نکلتی
عن هيبته جلوسه ونوعه وكيفية اكله وشربه وغير ذلك لا يقدر دابة وانهم حيث ارادوا التسلل والانقطاع
اور انکی ہر نہ نشست اور غراب اور طریقہ کیا ہی اور نہ ہی دیکھ ہی کہ ان میں بہت بحث اور پوچھا جا چکی کہ کئی ہی تاک اور دیکھ ہی کہ ان اور جب جماعت ہی میں ہوتا ہی
للعباد ليلادها قال لهم انا انا فاكل واشرب وانام واتزوج النساء فمن رعب عن فسقى فليس مني فانظر كيف
ارت دن صبح عبادت ہی کی ہومیں تو آپ کی فرمایا میں کہتا ہی ہوتا اور پتیا ہی ہوتا اور تو ہی ہوتا عورت ہی نکاح ہی کرتا ہوتا ہر جو میری سنت ہی ہر جا دی ہوتا ہر ان میں کہ
منهم بقوله عما قصدتكم انهم قبل التناول يرى انهم من اكبر الطاعات وافضل العبادات ولذلك قال ابو بكر الصديق
اب دیکھ تو ہی معلوم ہی کہ اصحاب اور ان کی اپنا کام بہت کر کہ خدا ہی باوجود کہ تامل ہی میں بلکہ ظاہر میں معلوم ہوتا ہی کہ ہی ہی طاعت اور افضل عبادت ہی اور انکی
ديتنا من على المنقلب على مناسبات العقول وقال الامام الغزالي في اصول الدين اياك ان تتصرف بعقلك
صداقت میں ہر جا کہ ان کی بنیاد منقول ہی مناسبات عقلی ہر چیز ہی اور امام غزالی اصول الدین میں ہر کچھ ہی بچتا رہ عقل تصرف ہی کہ
وتقول ما كان خيرا وانفا فهو كما كان اكثر ان نفهم فان عقلك لا يهتدي الى الاسرار الا هو لا الهية والسماء
تو میری ہی انکی جوابات بہتر اور سفید ہی تو جتنی زیادہ ہو گی مفید تر ہو گی کیونکہ امور الہی کی اسرار کو تیری عقل کہاں پہنچا سکتی ہی اور ان اسرار کو
بمنطقه فوفا النبي عليه السلام فعليك بالاتباع فان خواص الامم لا تترك بالقياس او ما ترى كيف نوديت الى
قوت نبوی ہی اور اچھا کسی ہی سوچو کہ حرف اتباع ہی اندام ہی کیونکہ بعضی خاص امور قیاس ہی معلوم ہو سکتی ہی یا تو نہیں جانتا کیونکہ جو حکم و محطی مذکور ہی یا یا
الصلوة وهيبته عنهما جميعا لهما و امرت بقرانك بعد الصبح وبعد العصر عند الطلوع والغروب والزلزال وذلك بهيئته
اور ان میں ہی ہر وقت ہر شئی کی اطاعت کی اور اچھا صحیح کی اور بعد عصر کی اور عین طلوع اور غروب اور زلزلہ اور ہر گز کا خدا ہوا اور ہر تمام زمانہ
قد رثلت الزمان واثر الفساد ظاهر في اقسامك هذا فانه كقولك اذ راء نافع للمريض فكلما كان كان انعم ومن المعلوم
بقدر بتائی دن کی ہوتا ہی کہ دیکھ تیری ہر قیاس میں تو خدا ظاہر معلوم ہوتا ہی یہ قیاس تو ایسا ہی جیسی وہ ایسا کہ کو دیکھ دیکھ ہی ہی جتنی ہر چیز زیادہ ہو گی دیکھ

کی جا

اور انکی

اور انکی

اور انکی

اکثره الدلاء به یقتل فقال فی الاحیاء اعلم ان الطییب الحاذق کما یطعم فی المعالجات علی اسرار یستعملها
 کدواکی شربت بعضی وقت مالدیاتی اوصا صیبه کهای سحره طیب حاذق جیب معالجات من السی الی اسرار یطمانی کنا و قد لوکیزان برقی بین
 من لایمر فها فکذا الدباء اطباء القلوب والعلماء باسباب الخیول الاخریة و قد فتحکم علی سنتهم بعقلک
 الی سنیاء دلون ک طیب بین اور اخری زندگی سباب سی و قد بین سوزا و فی وضع بر عقلی کنی مت لگا

فتم لهک فکمن شخص یصدیه عارض فی اصبعه فیقتض عقله ان یطلیه حتی یتمته طیب حاذق ان فلا
 تو را که بر سر کعبت شخص هونی بین که او کی او کی دکی لکھی ہی او کی عقل من آتای که سپر لب کرنا چا سپر بیان تک ککب حاذق بخیر کرنا که که اسکا عا ج
 ان یطی الکف من الجانب الاخر من البدن فیستبعد ذلك من حیث انه لا یطی کیفه اشعار الا عصبه فلذا
 بدن کی دوسری طرف کی موندی که بر لب کرنا چا سپر پهراسین وه جیران هویا سنی که پشون کی راه اور کیفیت سی و قد بین ہی ایسا کی

الاخری طریق الاخر و قد انق سنتهم لیس فی وسع العقل الا حاطة بها کما ان فی خواص الاجرام مواضعنا
 حال آخرت کی ده کای اسکی رقی عقل کی احاطین بین ساسکتی جیبی پشون من بعضی ایسی خواص بین که بین جانی

علم حاجی لا عرف السبب الذی به یجذب المصنطیس الحدید والعجاف فی العقائد والاعمال کذا ما فی الاثر
 یطمانک که بگو سبب معلوم بین که مصنطیس لوی کویون بسنج لای ای اور عقلا یوا و اعمال کی عجایب نور و اوردی بهت زیاده بین

فکما ان العقول تقصر عن ادراک ما فیه الادویة مع ان التجربة تسیل لها فکذا لاء العقول تقصر عن ادراک
 تجربه عقلین و اوردی کی تاثیراتی و قد بین بین باجو که تجربه کوی اودر رادی ایسی هی عقلین حیات اخروی کی مصیبت کی سببی قاصر بین

فاینفرد فی الخیلة الاخره مع ان التجربة غیر مطرقة اليها وانما یکون ذلك لورجع الی البعض الامرات فاحبرونا
 باوجود تجربه کوی اودر کوی راه بین پیر حال جیب معلوم هویا اگر کوی مرده هویا پس جلا تاثیر کوی بتا و سنا

عن الاعمال المقریة الی الله تعالی والمبعد عنه وکذا العقائد و ذلك ما لم یطعم فیہ فیکفیک من منفعة العقل
 کونشی اعمال اعتدالی هی نزدیک کردی بین اور کوی دور و الدیج بین اور سی ای عقاید و اسکی کونشی اسید بین ہی اب عقل کنا تا فاه هی بهت ہی

ان یهدیک الی صدق النبی علیه السلام و یفهمک هودا اشاراته ثم اعزله عن التصرف لاکرام الایمان فانه
 که تجبو واسطی تصدیق ہی علیه السلام کی هدایت کر فی هی اور موارد اشارات سمجیادی ہی پیر عقل کتف من سبب کبر که اتباع لازم کنی تیری

لا تسلیم لایه قال بعض العلماء العقل یوصل الی صدق النبی علیه السلام ثم تزک و تقدر بالنبی علیه السلام
 سواقی اسید بین ہی بعضی اشارت بین عقل تجبو کی علیه السلام کی تصدیق تک بیخا دیج ہی پیر تو و کما جود اور افعال اور تک افعال بین جی کی

فی افعاله و تزک کافرس فی سفک الظاهر فان یوصل الی البحر شتتله و ترک فی السفینة و تقدر بالمدام فی
 پیروی کی جیبی امرا نظام ہی سفین من دریاه که پندایتی پیر تو و کما جود که کشتی بین سوار هویا اور اسکی جلا فی اور امرا بین صلاح کی پیروی که

فیر بها و مرسها وقال الشیخ الکلابادی ان الله تعالی لم یبش ناصر الدین علی عقل العباد ولم یعزل ولم یؤخذ
 اور شیخ کلابادی کهتا ہی که الله تعالی فی اموارد دینی کی بنیاد بندون کی عقول بر بین ہی اور نه وعده کهای اور نه وعده

علی ما یحمله عقولهم و یدر کونه بافهامهم او یقیسون له باراً ثم یل و عذراً و عذراً جمشیته و امراته و امره و هی
 موافق عقلی حالات کی که او که ده بین فهم اوری سیمو بین اور جالچ بین کور و اور عهد بین شیت اور اوده کی موافق اور امر اوری

بمحکته و علمه و لو کان کل الایز که العقول مرد و الاکان اکثر الشرایع مستحیلا علی موضوع عقل العباد و
 این حکمت و صلی مطابق کهای اور اگر جوامع عقل سی دریافت بین چکنا هور و دوتا و کذا حکام شرعی موافق موضوع عقل عباد کی حال هویا کی اور

ذلك ان الله تعالی اوجب النفس بخروج المعی الذی طاهر عند بعض الصحابة و کثیر من فقهاء الامة و اوجب غسل
 وه بهیاد بین که الله تعالی بکلی تخلفی سی بکه نزدیک بعضی صحاب کی اور اکثر فقها ارادت کی پاک هی هانا و اوجب کهای

النعم المقيم لاهل الهداية والعمل الصالح في الآخرة وبوسع الحجج لاهل الضلالة والعمل السيئ فيها وذلك مما
 اورده على پی که آخرت بین هدایت اور ضلالت لاهل الان کی عیشتی عالمی ہی اور اگر کچھ لاهل الضلالة اور کاروں کی واسطی دوزخ ہی اور اس میں غفلت پر
 اتفق علیه الرسل من اولهم الى اخرهم واما المصاب للثقی تصییم فی الدنیا فان لم یکن ذنب تكون تلك
 تمام رسل اولی کسی آخرت متفق ہیں اور پی وہ مصیبتیں جو دنیا میں برجاتی ہیں اگر وہ خطا کی ہیں تو ان مصائب ہی عقیبی
 المصاب للثقی درجات فی العقیبی علی حاجہ فی الحدیث ان الرجل لتکون له عند الله منزلة فما یعلمه بعمله
 میں رتبہ درجات ہو ویکھا پچانچہ حدیث میں آیا ہی کہ بعضی شخص کا اللہ کی رحمت بہ ہوتا ہی اور وہ بزرگہ عمل کی حاصل نہیں کر سکتا
 فما یرال الله تعالی یشلیه بما یرکھ حق یبلغہا یاها والا حدیث فی هذا المعنی کثیرہ وان کان ظنم ذنب یتکون
 پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو موت میں مبتلا رکھتا ہی آخر وہ درجہ لیتا ہی اور اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں اور اگر وہ لوگ خطا وار ہیں تو وہ
 تلك المصاب سبب ذنوبهم كما قال الله تعالی وما اصابکم من مصیبة فاما کسبت ایدیکم فتکون ناک
 مصیبتیں اور ان کی گناہوں کا وبال ہی چاہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور جو بڑی مہر کوئی سختی سوجھ اسکا جو کما یا عبادت کی بہت ہے
 المصاب کفارة لذنوبهم علی ما روی عن ام المؤمنین عائشة انہ علیہ السلام قال اذا کثرت ذنوب العبد
 اور ان کی گناہ صاف کر دیتی ہیں موانع روایت ام المؤمنین عائشہ کی کہ نبی علیہ السلام کی فرمایا جب آدمی کی گناہ بڑھ جاتی ہیں
 علیہ یسکن کثرتا یتکفرها ابتداء لله تعالی بالخیر لیکفرها فی حدیث اخر رواہ ابو ہریرہ انہ علیہ السلام قال
 اور کفر بہ ہوتا نہیں تو اللہ تعالیٰ غم میں مبتلا کر دیتا ہی تاکہ ان کو بھول کر صاف کر دی اور ایک اور حدیث میں ہی ابو ہریرہ کی روایت میں کہ نبی علیہ السلام کی فرمایا
 لا یزال الملاءم بالثومیر المؤمنة فی نفسہ عوالہ وولده حتی یلقى الله تعالی وطاعہا من خطیئة الا ان البعض
 جہت میں ہر آدمی میں عیبت ہے یا نازل رہتی ہی جان ہی پر اور ان پر اور اولاد پر عیان تک اللہ تعالیٰ کی ان صاف ہو کر چلا جاتا ہی اور ان کی ذمہ گناہ
 منهم مع کونہ صلوٰتہا بالان لم یظن انہ قائم علی الدین الحق بالتمام ویتیم مرتبہ جملة ولا یعلم احسانہ الیہ
 میں ہوتا نہیں بعضی لوگ آدمی کو گناہوں میں اللہ ہوتی ہی پر ان کی جان ہی کہ ہم دین حق پر غور نہیں ہیں اور ان کی جہالت ہی بہت ہے بعضی میں نہیں سمجھتے
 ویقول اذا اصابت نزع من البداء بالبر بما ذنبی حتی فعلت فی هذا ویعتقدان السلامة والراحۃ فی الدنیا لئلا
 کہ وہ گناہ احسان ہی اور جب اس پر کسیر ہے کہ ان ہی کی نوکبائی اتنی میری کیا خطا ہی جو تو ہی میری سائنہ کیا اور یوں سمجھتا ہی کہ وہ عیبت ہی اور آرام
 والخنة والسفلة فیہا للطالحین ویعتقد علی ذلك الاعتقاد وذلك الاعتقاد فتة عظیمة صدت کثیرا من الخلق
 صلی اللہ علیہ وسلم محنت مشقت بہ کار کو ہی اور اس ہی پر ہر کوئی ہوتی ہی اور ایسا اعتقاد بڑی فتنہ ہی اس فتنہ کی بہت خلقت کو بہت قریب ہے
 عن لقیام علی الدین الحق واصله الجہل بحقیقة الدین الحق ومن هذا الجہل یتولد اعراض عن لقیام علی
 جہل کر دیتی ہی اور اصل میں جہالت ہی کہ دین حق کی حقیقت نہیں جانتا اور اس جہالت ہی بہت ایسی عقلیتیں پیدا ہو تی ہیں جن کی باری دین حق پر
 الدین الحق حتی فسد بدلت الاعتقاد کثیر من عابد جاهل بالصدرة لہ فی امور الدین وناسک من متنبہ الی
 قائم نہیں رہتا یہاں تک کہ اس اعتقاد ہی بہت جہاں غائب ہو گئی جسکو امور دین میں کچھ سمجھ نہ تھی اور بہت پرہیزگار نام کی عالم بنو
 العلم معرفة الحق الدین اذ من المعلوم قطعاً ان العبد وان کان مؤمناً بما جاءہ النبی علیہ السلام
 حقائق دین کی کچھ معرفت نہ تھی اس واسطی کہ حق بات یقیناً معلوم ہی کر دیتی اگرچہ احکام شرعی کی لای ہوتی یہاں لایا ہو
 الا ان مصححاتہ الی ما لا یدلہ من جہل النعم ودفع الضرر اذا اعتقد ان لقیام علی الدین الحق ینافی ذلک ومن یفسد
 گروہ ایسی ضرورت کا محتاج ہوتا ہی فضو اور ایمان اور نقصان دفع کرنا اور جب یہ اعتقاد کر لیا کہ دین حق پر ایمان اس کی برخلاف ہی اور جس ہی دین کا
 بہ تعرض لا یقدر علیہ من البداء ویفوتہ حظوظہ ومنافعہ الداجلة ویلزم من ذلک اعراضہ عن حال
 مسئلہ کیا لو نشانہ ایسی ہلاک ہو کہ جسکی طاقت نہ ہو اور اسکو مسفت طاعت ہی کچھ بہرہ ہو گا تو اس ہی لازم ہوتا ہی کہ وہ مغرب لوگ گزری ہوں کی حال پر

السابقین المقربین بل عن حال المقصدین اصحاب الیمین بل خوله فی زمرة الظالمین بل فی زمرة المنافقین محض متوجہ بہ بکثرہ رست دانون کی حال یہی جو ادھی و تہ دانی میں بلکہ لازم آتا ہی کہ ظالمون کی زمرة میں داخل ہو بلکہ منافقون میں بیان کر یں بعضہم بعضہم بقول اذا ثبت الی اللہ تعالیٰ وعملت عملا صالحا یضیق ہرنی و یکدر معیشتی و ان رجعت الی کس گناہی کہ بعضی یوں کہتی ہیں کہ جب میں اللہ کی طرف رجوع اور اعمال نیک کرتا ہوں تو میری روزی تنگ اور معیشی کی لذت ہوتا ہی اور اگر مصیبت ہم المعصیۃ واعطیت نفسی مراد ہا بتیسع ہرنی و بحسن معیشتی و ہذا من جملة بدین اللہ و وعدہ و وعیدہ و مراد ہا نفس کی مراد ہوا ہوس پوری کتابوں کو مرق فرخ اور معیشت درست ہو جاتی ہی اور یہ سلسلہ کہ اللہ کی دین کو اور اسکی وعدہ اور وعید کو نہیں ہٹا ہرگز

معه من الدین الحق حیث یظن انہ قائم علی الدین الحق ویفعل ما امر بہ و یتزک ما یحی عنہ مع انہ کثیر اما یتزک اور نہ اپنی دین کو جانتا ہی کیونکہ یہ خیال کر رہا ہی کہ میں دین حق پر قائم ہوں اور ماہر یہ پر عمل اور منہیات کو ترک کرتا ہوں باوجودیکہ اکثر اوقات بہت سی ایسی کثیرا من اھل الواجبۃ علیہ لعدم علمہا بہا ولا یجوزہا فیکمن من اھل التقصیر العلم بل کثیرا ما یتزک بالعلم

اور جو اس وقت واجب ہوتی ہیں فی علی سبب ہی یا بخیر واجب سمجھ کر ترک کر دیتا ہی سو نہ کی با بین صاحب تقصیر ہو جاتا ہی بلکہ اکثر اوقات واجبہ طان اور جبکہ بہا و یجوزہا اما کسل او تنہا و انا و لتوع من التاویل الباطل و اظنہ انہ مشتغل اھواھم منہا و لعل ذلک ترک کرتا ہی یا تو اگر کسی سستی اور کالی کی یا کوئی جھوٹا بہانہ کر کی یا اوس دہمی کہ ہم اوس ہی یا خودی کا میں کس ہیں کہ اوس کی دہمی سی بل کثیرا ما یتعبد للہ تعالیٰ بترک ما ہو واجب علیہ من الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مقرر نہ علیہ و ینزع بلکہ اکثر اوقات اللہ کی عبادت کرتا ہی اور ماہر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جو اسکی ذمہ واجب ہی قدرت ہوئی سو اتنی ترک کر دیتا ہی اور کسٹا یوں ہی

انہ متقرب الی اللہ تعالیٰ بترک ما لا یجب علیہ و یظن انہ قائم علی الدین الحق ولا یعلم انہ من مقت الخلق الی کہ ہم پیورہ اور کو ترک کر کرتا ہی یہی کہ تہی ہیں اور خیال یہ کر رہی کہ میں حق پر قائم ہوں اور یہی خبری نہیں کہ خدا تعالیٰ کا سبب یہ زیادہ ہرگز اللہ تعالیٰ و بعضہم لعل لکرا یتعبد للہ تعالیٰ بما حرمہ اللہ تعالیٰ علیہ و یعتقد انہ طاعة و عبادۃ و حاکم اور سبب یہ زیادہ معنوی بلکہ اکثر اوقات حرام کو عمل میں لا کر عبادت کرتا ہی اس اعتقاد پر کہ یہ طاعت اور عبادت ہی اب اسکا حال فی ذلک شر من حال من یفعل ذلک و یعتقد انہ معصیۃ و ذنب کا صاحب النعمی الدین یتقرب الی اللہ تعالیٰ

اور شخص ہی بہت ہی جو حرام کو کونہ اور مصیبت سمجھ کر کرتا ہی جیسے فی میر زیادہ امر یہ سبب خدا کی قربت چاہتی ہیں

و یظنون انہم اولیاء للہ تعالیٰ و احبازہ و کثیر من الناس اذا غلب علیہ عدوہ و هو عند نفسه من الصالحین اور گمان کر رہی ہیں کہ ہم خدا کی دوست اور محبوب ہیں اور اکثر لوگ جب اپنے دشمن غائب ہو جاتا ہی اور وہ اپنی گمان میں صالح ہیں و عدوہ من الفاسقین و فی ذلک انہ من کل وجہ حق و مظلوم و عدوہ باطل ظلم یقول ان اھل الحق فی اورا و کثرت دشمن فاسق ہی اور اپنی گمان میں بہر حال حق پر ہیں اور دشمن میں اور دشمن باطل پر ہی اور ظالم ہی تو کہتی ہیں کہ حق و دینی میں دنیا میں الدنیا مغلوب و مغلوب و اھل الباطل مر دوع و منصل و مع ان الامر فی الحقیقۃ لیس كذلك بل قد یکن معہ مغلوب اور مغلوب ہی ہوتی ہیں اور اہل باطل مر دوع اور فحشیا ہوتی ہیں باوجودیکہ حقیقت میں حال یوں نہیں ہی بلکہ ہم یہ وہ خود ہی

نوع من الظلم و الباطل ومع عدوہ نوع من الحق و العدل الا ان الانسان لکونہ یحب علی حب نفسه و علی کبریہ کچھ ظلم اور باطل پر اور اسکا دشمن ایک طرح کی حق اور عدل پر ہوتا ہی لیکن آدمی اپنی محبت اور دشمن کی عداوت پر دلشیر کرتا ہی بغض خصمہ لا یری الا محاسن نفسه و مساوی خصمہ بل قد یشتد حبه لنفسہ حتی یری مساویہا محاسن ہر اسکو جو اپنی خوبیوں اور دشمن کی برائیوں کی کچھ نہیں سوچتا بلکہ بعضی دفعہ اپنی محبت اتنی بڑھ جاتی ہی کہ اپنی برائیوں کو ہی حسنت سمجھتا و یشتد بغضہ لنفسہ حتی یری محاسن مساوی و ہذا من جملہ المفقون بالظلم و اھری و یعمل علیہ و بعد اور دشمن کی عداوت اتنی ہو جاتی ہی کہ اسکی جو خوبیوں کو ہی برا جانتا ہی اور یہی جہالت اسکی ظلم اور برائیوں کو ہی ہی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ

لله تعالى ودعیدہ وصامعہ من الدین الحق فانہ تعالی قد ضمن فی کتابہ نصر دینیہ الحق ولقائہ من یصلہ
اور دینیہ کا اور اپنی دین میں نہ کا علم نہیں ہی بیشک اللہ تعالی اپنی کتاب میں دین حق کی اور جو دین پر باعتبار علم اور عمل کی قائم ہیں ان کے لئے اور کا ضمان
وعملاً ولم یضمن أصراً بالباطل ولو اعتقد صاحبه انه على الحق وكذا كل من العزة والرفعة انما يكون لأهل
یہودیہ اور باطل کا مدعا کہ یہیں ہی کرچہ باطل والا یہی تئیں حق پر جانا کہی اور ایسی ہی تمام عزت اور رفعت و اعلیٰ و دنیا و دین کی ہی
الدین الذی ربہ بعث الله رسوله وانزل کتبہ کما قال الله تعالی ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین وقول
جسکی و اعلیٰ اللہ تعالیٰ فی رسول تبتی اور کتاب میں اور تائید میں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائی اور نذر اللہ کا ہی اور اسکی رسول کا اور ایمان والوں کا اور ظاہر
الله تعالی وانتم الاصلون ان کنتم مؤمنین قللعبید من العزة والرفعة بحسب ما معہ من الايمان حقائقة
اللہ تعالیٰ فی اور تبتی ہی غالب یہودی اگر تم ایمان رکھتی ہو سو آدمی کا ہی عزت اور رفعت و تبتی ہوئی ہی جنت باعتبار علم اور عمل کی اور اسکا ایمان
علما و عملاً فاذا فاته حظ من العزة والرفعة ففي مقابلة ما فاته من حقائق الايمان علما و عملاً وكذا النصر
اور ایمان حقائقی ہوئی ہیں ہر اگر آدمی عزت اور رفعت کہہ کہ جانی ہو سو تبتی ہی اور اسکی ایمان میں باعتبار علم اور عمل کی فرق آئی ہی اور ایسی ہی اور ہی
التام والتأيد الكامل انما يكون لأهل الايمان الكامل وقد يقع الغلط في كثير من الناس ويعتقد انه تعا
اخذ اور کامل تأید آدمی کی ہی کہ جسکا ایمان کامل ہی اور بیشک اکثر لوگوں کو غلطی ہو جاتی ہی کہ یہ اعتقاد کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ
لا یؤید صاحب الدین الحق ولا یضره ولا یجعل له العاقبة في الدنيا بوجه من الوجوه بل يعيش فيها طول
دین حق والی کی نہ تأید کرنا ہی اور نہ نصرت اور نہ اسکو سیدھی دنیا میں الہم و دنیا ہی
عمرہ مظلوماً مقهوراً مع امتثال بهما أمره بظاهره وباطنه وانتهاه عما فني عنه ظاهره وباطنه واظن ان
مظلم اور مغلوب رہتا ہی باوجود یہاں سورہ کی ظاہر و باطن میں اور انکشت کرتا ہی اور نہایت ہی ظاہر اور باطن میں ہی جتا ہی اور یہ خیال کرتا ہی
اهل الدین الحق یكونون في الدنيا اذلاء مقهورين فاذا ذکر ما وعد في القرآن يقول هذا في الآخرة فقط ولا یؤید
کہ دین حق والی دنیا میں خوار و مغلوب ہی آتی ہیں اور جب اسکی سامنی قرآن کا وعدہ بیان کرو تو کہیں گی کہ یہ صرف آخرت میں ہی ہی اور اسکو کہ عدا
بوجد الله تعالی بنصر دینیہ و اهلہ فی الدنيا والآخرة وهذا من سوء الفهم لانه تعالیٰ بین فی کتابہ انه ی نصر
پر یقین نہیں کرتا کہ اپنی دین اور دینداروں کا دنیا اور آخرت دونوں میں مدد کار ہی اور یہ اسکی نافرمانی ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہی
المؤمنين في الدنيا والآخرة قال ان النصر لسناء والذين آمنوا في الحیوة الدنيا وبوم یقوم الاشرار وقال تعالیٰ
کہ مؤمنوں کی دنیا اور آخرت میں مدد کار ہی بیشک فرمایا ہم مدد کی یہاں اپنی رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی جنتی اور جنت بکری ہون کی گواہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ
ولو قاتلكم الذین کفروا لولوا الا بأسر ثم لا یجرون ولایا ولا نصیر اسنة الله التي قد خلعت من قبل ولن تجد
اور اگر تم کی قسمی کا فر تو یہی کہ چاہے بہر نہ باورینکی حاجتی نہ مدد کار رسم پر ہی اسکی جو چاہی ہی ہی پہاڑی اور نہ تو یہ کہیں
لسنة الله تبدیلا وهذا خطاب للمؤمنین القائمين بحقائق الايمان ظاهره وباطنه وقال الله تعالیٰ
رسم اسکی جانتی اسے یہ خطاب اولیٰ مؤمنوں کو ہی جو حقائق ایمان پر ظاہر و باطن میں قائم ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی
والعاقبة للمتقين والمزاد بالعاقبة العاقبة في الدنيا قبل الآخرة لانه تعالیٰ وعد في سورة الاحزاب حکایہ عما
اور آخرت میں ہی درداون کا اور عدا عاقبت میں دنیا کا انجام ہی آخرت میں ہی پہلی اسکی کہ اللہ تعالیٰ فی السکوہ اعداؤں میں موسیٰ ہی علیہ السلام کی
قال موسیٰ انی علیہ السلام لبقیہ استعینوا بالله واصبر وان الارض لله یومئذ من شاء من عبادة
زبان سے فرمائی بیان فرمایا ہمدانکو اسکی اور ثابت رہو زمین ہی اسکی اور اسکا وارثہ کی جسکو چاہی اپنی بندوں میں سے
والعاقبة للمتقين بل ذکر مثل ذلك في سورة هود عقوب قصة نوح علیہ السلام ونصره على قومه
اور آخرت میں ہی درداون کا بلکہ ایسا ہی سورہ ہود میں بعد قصہ نوح علیہ السلام کی اسکی قوم پر نصرت کر فرمایا ہی

فقال تارك من انباء الغيب نوحيا اليك ما كنت تعلمها انت ولا قومك من قبل هذا فاصبر ان العاقبة
 يه بعض جبرين بين غيب که ہم پہنچتے ہیں تیری طرف انکو جانتا ہوتا تو اور نہ تیری قوم اسی پہلے سوزو پڑا رہا البتہ آخر سہا ہی
 المتقين فيكون المعنى ان عاقبة الصالحين انهم لا يكونون كمثل قومك انما كانت لنوح النوح عليه السلام ولم تبعه و
 ودينارون کا سوا بعضی ہم پہنچتی کہ آخر کو کھرت تیری اور تیری ساتھیوں کی ایسی جیسی نوح علیہ السلام کی اور اسکی ساتھیوں کی جیسی تھی اور
 قال تعالى وكان حقا علينا نصر المؤمنين وقال تعالى فابدينا الذين امنوا على عدوهم فاصبحوا ظاهرين فمن
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور حق ہی ہم پر دیا ایمان والوں کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیہر زور دیا جنہی اور انکو جو یقین لائی تھی اور دشمنوں پر پہر جو ہی غالب پہنچی
 عمله بمقتضى الايمان ينقص ضيجه من النصر والتأييد ولهذا قيل ما اصاب العبد من مصيبة في نفسه او
 اعماله بمقتضى ايمانه من كثر هو في بين اوسكا حصصه في نصر اور تايد کا کتنی ہوتا جتنی اسی ہی کی گئی کہ ایسی کوئی مصیبت آتی ہی جان پر یا
 صالحه او بغيلة العدو عليه فانها هوبن نوبة ما يترك واجب او فعل محرم ثم ان ههنا امور لا بد من معرفتها
 ہاں پر یا دشمن کی غلبہ سے تو یہ سب گناہوں کا وبال ہی یا تو واجب ترک ہوتا ہی یا حرام عمل میں آتا ہی پیہر یہاں کی بات ہیں سمجھنی چاہئیں
 الأول ان ما يصيب الانسان في بعض الامور من غلبة العدو عليه وايدائه له فامر الله بالظبعة البشرية
 اول یہ کہ آدمی پر بعضی وقت جو مصیبت آتی ہی دشمن کی غلبہ اور اسکی ایدائی سبب سے بات موافق ارادہ الہی اور صحت رہائی کی
 والشقا الانسانية بالازلة الالهية والحكمة الربانية كالحر الشديد والبرد القوي والامراض والظهور و
 طبیعت بشری اور عادات انسانی کی لوازم سی ہی جیسی گرمی کی شدت اور جھاری کی ٹہر اور بیماریاں اور غم و غصہ
 الغوم الا محقة له حق الاطفال واليه اثم فلم تجرد الخمر عن الشر والنفع عن الضرر والذلة عن الالم كان هذا
 جو آدمی پر گزرتا ہی یہاں تک کہ بچوں اور جانوروں پر ہم اگر خیر شرعی اور نفع شرعی اور لذت المسمی خالی اور صاف ہو کر ہی
 العالم عالم اخر غير هذا العالم ونشأة اخرى غير هذا النشأة والثاني ان الانسان مدف بالظبعة لا يمكنه ان
 تو یہ عالم اور ہی عالم ہوتا ہی پیہر عالم شرعی اور پیہر دینارون جو آدمی سوا اس پیہر پیش کی اور دوسری بات یہ یہی کہ آدمی میں سادہ ہوتا ہی کہیں
 يعيش وحده بل لابد له ان يعيش مع الناس وللناس ابدان واعتبارات يطالبون منه ان يوافقهم عليها
 زندگی میں کر سکتا ہو بلکہ اسکو ضروری کہ آدمیوں کی ساتھ رہا کرے اور ان کو گناہ کی کچھ کچھ لادے اور اعتبارات ہوئی ہیں کہ انہیں دوسری کو اپنی موافق
 وان لم يوافقهم يؤذونه ويعدونونه وان وافقهم وكان موافقتهم اياهم على باطل يحصل له العذاب والالام من
 کیا کہ ہیں اور اگر موافق نہ ہو تو ایذا دیتی ہیں اور سزا دیتی ہیں اور اگر دشمنی وافق ہو اور وہ موافقت باطل پر ہوئی تو اسکو اور طرح کا عذاب اور الم ہو گا
 وجه اخر له من ان الم الحال في ظفره باطلهم ايسر من الالم للفرقة على موافقتهم فالم تيسر فالبقية لذة
 اور آئین کچھ شک نہیں کہ باطل میں من مخالفت قائم اور الم ہی بہت سہل ہی کہ آدمی کو موافقت نہ ہو کہ کچھ نہیں تہوڑا سا الم کہ آدمی کو پیچھے رہی لذت
 عظيم دائمة أولى بالاحتمال من لذة يسيرة فاقو فيها الم عظيم دائم والثالث ان الم الذي يصيب
 دائم ہو کہ او ہوتا اولی ہی ہم نسبت بہ تہوڑی ہی لذت کی کہ آدمی کو جلد الم دائم ہو ہی تہوڑی ہی تہوڑی بات جو ہلکا آدمی پر جی کہ راہ میں گذر ہی ہی
 الانسان في طريق الحق لا يخلو ان يكون في نفسه او امانه او عرضه او اهله واشد هذه الاقسام ما كان
 اس حال میں غالی نہیں ہی کہ ایک جگہ پہر آدمی یا اسکی مال پر یا تہوڑے یا باطل پر ان قدر نہیں ہی سخت وہی
 في نفسه واهليته ان يقتل ويكون شهيدا وهذا الشر الموات واسهلها لان الشهيد لا يجد من الالم الا
 جو جہاں پر آدمی اور اسکا خاتم نہیں ہی کہ مارا جادی اور شہید ہو جا دیکھا اور بہت سبب موتوں میں ان میں ہی اوسبب ہی سہل اسکی کہ شہید کو کشتائی الم تو ہی
 مثل القرصة وليس في حق الشهيد الم من ان لا يخلو ان يكون الم عند موتهم على فرشتهم و في وقت مقدم على
 کہ جیہ ہوتا کہ یا پیچھے کو اور شہید کی قتل میں کوئی الم نہ پڑتا ہی نہیں ہوتا جو جی آدمی کی کسی تہوڑی ہی دوسرے ہی آدمی کی موت اجا جی پر مقدم نہیں

فی بیان ان الشیطن مجری من الانساجیم

وہ نفسہ واللہ تعالیٰ یعفو عن کثیر منها فلا یعاقب علیہا فی الدنیا واما فی العقبیٰ فهو فی مشیئۃ اللہ تعالیٰ
وہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی کرماء معاف کرتا ہے سو اس پر دین میں عذاب نہیں کرتا اور عقیب میں اگر تو نہیں کی تو مشیت الہی میں ہی

اور جیسا کہ مولانا نے ان شاء یعفو عنہ ویدخلہ الجنة بتلا عذاب وان شاء بعد فی جمعۃ اور جیسا کہ مولانا نے ان شاء یعفو عنہ ویدخلہ الجنة بتلا عذاب وان شاء بعد فی جمعۃ

بقدرة نوبه ثم يخرج منه ما يدخله الجنة قال علي المؤمن عند الله تعالى خمس نعمات ولها المرض

تَمِ الْمَصَائِبُ فَإِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ يَعْنِي بِفَقْرِهِ فَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ يَحْسِبُ عَلَى الصَّرْطِ

پہر مصلحتیں بہر اگر اس کی گناہ اس ہی زلیلہ ہوئی تو کون میں عذاب ہوگا پہر اگر اس کی ہی زلیلہ میں کو مصلحت ہو پھر

کان اکثر من ذلك يعذب في جهنم على قدر ذنوبه ثم يخرج منه بالترديد المجلس كحد والنسوة

کون اکثر من ذلک یعذب فی جہنم علی قدر ذنوبہ ثم یرجئ منه بالمجلس کحد والنسوة

فَمَا بَانَ الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَا يَجْرِي الدَّمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بیان میں کہ شیطان انسان کی اندر
مثال خون کی چمٹائی

ان الشیطان یجرا من اذنہ خون فی مثل پرتازی بہ حدیث مصباح حجۃ المبینین ضعیف کی روایت سے کہ

[illegible]

الشیطن ووسوستہ یجری فی الانسان جريان الدم وان الدم یجری فی عظامه انسان
 کہ شیطان کا کمر اور وسوسہ انسان میں
 لوہو کی طرح بہا رہتا ہے۔ لیکن جو شیطان انسان کی اعضا میں بہتا ہے اور کسی کو کسی چیز میں بہتی ہے

بحر یا نہاں فکرانک وسوسہ الشیطان بحر فی اعضاء الانسان من غیر احساس الانسان بحیرت و سرکری گہنہای اور کوی گہنہای ک جانیہ ہی

ان برادر الشیطان نفسه لا وسوسه له فانه لو كان غير نبيه ليعبدان يحرق في عذاب الاسنان ان ير
که عین شیطان مراد این وسوسه نه مراد این است که شیطان مادی جوهری نیست و تکیه نموده که انسان را که درون بین بهر تاج و
اسلکی که می موهشی

الكثيف يدخل في الكثيف كالهواء النافذ في البدن في مجرى الشيطان في الإنسان فيجري الدم ويصادف النفس
ملوئى من حسن طاعتى جيسى هو ابدن بين سوبه جهان بستانى اندر خون فى طرح پير ناهى اورا وى كان كى پاس هوكر

و یستغفرها عما اتجه و تریده فاذا عرف مقصودها و مرادها یستغفرین بها علی الانسان فی ضلالتہ و اخرجا
 یرجعنا فی غمکما یکسبندی تیرہ کیا ارادہ می پیر اوکا مقصود او مراد کیا کہ راہ سے بچلا کر میں اور میں استغفر می نکالی میں

عن الطريق المستقيم فإنه يورثه المورث التي يتجمل إليه ان فيها منفعة ثم يصدره المصادر التي فيها عظم

نه پند برآمنه و سبيله و يقف شيمت به و يضحك منه فانه يامر بالسرقه و الزنا و قتل النفس ثم يدع عليه

[illegible]

فضیلت کردیتا ہی جیسی ایک راہب کی سہانتہ کیا کہ اسی ایک عورت سی زمانا بیا بہرہ دہی کو اسی اولاد اور اسی بچہ کو مل لایا یہ عورت کی اہم کو بھلا

الا من بشاء الله تعالى قال سرب بما اغويتني لاخرين لهم في الارض ولاخوتهم اجمعين لا عباد لك
 مگر چنانکه او تشیطان ای سرب بسا توئی محکوم ای کبریا من انکو بهار دکن از زمین من اورا ہی کور دکن بگو گوی تیری
 منهم المخلصين واستسنى عباد الله الذين اخلصهم الله تعالى لطاعته وعبادته وظفرهم تاشیر
 چنی بندی میں اورا وئی اور بندوں کو جدا کیا چنانکہ او تعالیٰ فی واسطی اینی طاعت اور عبادت کی خاص کیا ہی اورا دکن واسک بھاوی تیری
 اغتربا فيهم فلما استنشاها وكان طريقهم ضياء عند الله تعالى قال لله تعالى هذا صراط على مستقيم
 پاک کر کہا ہی بہر جب اورا کو جدا کیا اورا کو چلن اندھا کی کو پند ہتا تو اسد تعالیٰ فی ذوالا
 ان عبادي ليس لك عليهم سلطان الا من اتبعك من الغاوين فانه تعالى قد اخبر في هذه الاية ان عباد
 جو میری بند کی میں چھو اور نہر دہنیں گھر جو تیری راہ چلا خراب تو کن میں بیشک اسد تعالیٰ فی اس آیت میں خبر دی کہ میری بند
 الذين اخلصهم لطاعته وعبادته لعدوه عليهم سلطان بل سلطانه على الذين اتبعوه من الغاوين واخبر
 جو خاص طاعت اور عبادت کی میں ہیں اور نہر میری دشمن کو غلبہ نہیں ہی بلکہ اسکا غلبہ ان کو کن پر ہی جو گراہ وکی تابع ہیں اور دوسری
 في اية اخرى ان عباد الله المؤمنين المتوكلين لا سلطان له عليهم فقال انه ليس له سلطان على الذين امنوا
 آیت میں خبر دی کہ کبہ شک میری بند کی مؤمن اور متوکل اور نہر تشیطان کو غلبہ نہیں ہی فرمایا اسکا زور نہیں چلتا اور نہر برحقین راہی ہیں اور
 على انهم يتوكلون انما سلطانه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون وهذه الاية تضمنت امرين احدهما
 این سرب بہر دوسرے کرتی ہیں اسکا زور نہی پر ہی جو اسکو رفیق سمجھتی ہیں اور جو اسکو شریک مانتی ہیں اور اس آیت میں دو باتیں ہیں ایک تو یہ
 نفى سلطانه على اهل الايمان وعلى الذين يقضون امرهم الى الله تعالى في كل ما ياتون ويدرون فان وسوسته
 انکار ان و ان پر اور جو لو کہ اپنی کار بار اسد پر حوالہ کرتی ہیں تمام جو کرتی ہیں یا نہیں کرتی ان پر غلبہ نہیں ہی بیشک تشیطان دوسرے
 لا تؤثر فيهم ودعوته غير مستجابة عندهم والثاني اثبات سلطانه على اهل الشر وعلى الذين يتخذونه وليا
 اولین اثر نہیں رہتا اور جو لو کہ او کو مقبول ہیں ہی اور دوسری یہ کہ مشرکوں پر اور جو لو کہ تشیطان ان پنا دوست رکھتی ہیں
 ويطيعن وسوسته ويستجبون لدعوته والمراد بسلطانه عليهم سلطه عليهم بالوسوسة والدعوة المستعنة
 اورا وکی وسوسہ کی مطیع ہیں اورا وکی ولما متی ہیں اور نہر غلبہ نہیں ہی اورا وکی ہی ہم راوی کہ تسلط وسوسہ سی اور پولی سی ہی
 الاستجابة لا بالقصر والالحاء لانه مستغنى عن الكل لما سبق من قوله تعالى حكايته عنه وما كان في علي كرم سلطان
 کہ ترستان چلن پند نہی اورا چار کر کہ ہیں کی کیونکہ ایسا تسلط تو کسی پر ہی نہیں ہی اسلی کہ اسکا قول بطور حکایت کی گذر چکا ہی اور چھو بہر حکومت ہی
 الا ان دعوتكم فاستجبتم لي وما كعد والله تعالى انه تعالى لا سلطان له على عباد الله المخلصين قال فيعز ذلك
 کہ میں فی محکوم ہی یا خبر میں ان لہا اور جب تشیطان کو یقین ہو کہ اسد تعالیٰ اپنی محض بندوں پر غلبہ نہیں دیتا تو ان قسم ہی تیری عزت کی
 لاخوتهم اجمعين لا عبادك منهم المخلصين وقد اخبر الله تعالى ان عروه اليس حينئذ لم يقوله تعالى
 میں کہہ کر کہ ان سکو گھر جو بند کی میں ہیں تیری چنی اور اسد تعالیٰ فی خبری ہی کہ جب تشیطان کو یہ چہ کی ہی
 واطاعتك الاستعداد امرك قال فيما اغويتني هم صراطك المستقيم ثم لا تنبم من بين ايديهم ومن خلفهم
 اور چھو کہ یا مانے تاکہ سہی کتیا جب میں فرمایا ولا ترجع لی فی عجبی بہ راہ کیا ہی میں بیہوش گا ان کی تاکہ میں تیری سہی راہ بہر نہر کو گناہی ہی اور سچ ہی
 وعن ايمانهم وعن شاكلهم ولا تخدر اكثرهم بشاكرين قال جمهور المفسرين والخالف كلهم على هذا وارض صراطك
 اور دینی سی اور باطنی ہی اور نہر پادشاہ کو اکثر انھیں شک گذار تمام مفسر اور محقق ہیں کہ میں کی باطنی لفظ کا مخدوف ہی اور بہر صراط
 على نزع الخافض كانه قيل لا قدك على صراطك المستقيم ثم لا تنبم من جميع جهاتهم وهذا لفصل لما اجمل له
 حرف جر و در کی سی ہی گویا عبارتوں ہی لا قدك على صراطك المستقيم بہر ان پاس سب طرفوں ہی آؤ گنا اور یہ تفصیل اس لہجہ کی ہی

خارج عن حد الاستطاعة والاختيارية هو الخواطر التي تدخل في القلب وتستجلبها الطبع وتنبهها النفس فزودها
لقد سمعنا من بعض الحكماء واختياراً في ذلك خيالاً من جود عين التي هي نور طبعها وتكون كمنع لاني في اوفض اوكي يجرى كنهات في ادبارها
 وتلك من غير ان تقبل في العمل والتكلم بها وهذا النوع هو الذي عني عن هذه الاقوال سائر الهم نشرها في البنية ونقصها
 في اولدلت انما تاتي بهما من عمل في الجان كمنع كمنع في اوربهم في قسم في جواس استي في علاوة تمام انتم في سيرة شرافت هاركي ورضيت انكي امت في
 لامته واما العقائد الفاسدة ومساوي الاخلاق وما ينضم اليها من اعمال القلوب ففي غير عن الدخول في جهلها مما
 صاف هو في اورب في فاسد عقيدة اورصادات به اورجوا من على هو في في اعمال فلوب سوبه وسوبه في من داخل بوسه في الموقية
 وسوت به الصدق من عمل من اعمال القلوب التي يولج بها الانسان والحاصل ان ما يقع في القلب على خمس مرات اول
 بكم به ودخل قلوبهم جبين انسان في مواخذه هو بكم اوراصل به في كدكي خيلات باج روجه به في بونو
 لها جبر هو ما يقع فيه ابتداء ثم الخاطرو هو جبر ان ما يقع فيه ثم حديث النفس وهو التردد في البقاء فيه هل يفعل
 اجس كوده من يمين في آياتي بهما اوكي بعد خاطري اوكا جاري هو با جود عين آياتي بهما بصيرت النفس يمين تردد جود عين آياتي ككون
 ام لا ثم اثم وهو ترجم جانك الفعل ثم العزم وهو القفط على الفعل والجزم به وهذه الخواطر ان كانت في المعاصي فيها
 فيهم به في كافي في جانب كغالب كرا به عزم كمن عمل به ثوب ثا اورجهم كرا اوربهم خيلات اوكا هون في هو في قواسم
 تفصيل اما لما جبر فلا يبرح به احد اجماعا لانه ليس من فعل العبد ولما هو شي من عزم عليه لا قدرة له على دفعه لا
 تفصيل في اجس في مشق عليه كذا فخره به من كيو كيو به بنده كايها جواس في بهم قواسم بات في كخو جبر آياتي في كخو جبر ككون في ككون في ككون في
 على منعه واما الخاطر الذي يعر به فالعبد قادر على دفعه بصرف الجبر ولزمه ومع هذا هو ما بعد من حديث
 ككون في اورض جواس كيو في سوا كيو اوكي دفع به قدرت هو في كيو اجس كافي في بهم في سيرة بهما اوركي بعد كيني حديث النفس
 لنفس من فخره حق كاة الى البيت الصحيح لار في رفعا حديث النفس عن هذه الامة وهو قوله عليه السلام عني عن امر
 اس من توب منهم بدين حديث صحيح كيو كيو كافي في كيو حديث النفس اس امت كمو عاف في و حديث بهم في كيو في امت كمو عاف في
 طار حديث به نفوسهم فاذا ارتفع حديث النفس يرتفع ما قبله بالطريق الاولى وهذه الثلاثة لو كانت في الحسنات لا
 جوا في نفس حديث ككون في به جبر حديث النفس هو انما في كيو خيلات بطريق اولي مع بونكي اوربهم تيزون الحسنات من بهن تواسكا
 يكتب له بها اجر لعدم القصد واما المرفقدين في الحديث الصحيح ان الله بالمحسنة يكتب حسنة وان لم يفعل لظهور
 كيو في اس من بونكي كيو قفدين في اوربهم سوبه صحيح من آياتي كنيك بهم ثواب هوتا في كيو سوب كسي مانع في عمل من
 مانع ولهم بالسبي كاة يكتب سبيته بل ينظر فان تركها العبد لله تعالى يكتب عليه حسنة وان فعلها يكتب عليه
 نأوي اوربهم كيو كيو كاهه من هوتا بكون في سيرة بهما كافي في اوكو سركيا تواسكو ثواب هوتا اوربهم سيرة بهما كافي في سيرة بهما كافي في سيرة بهما
 ان الفعل حرة لا اثر لها لان الهم مرفوع عن هذه الامة واما العزم على السيئة فبعض العلماء وان جعله من الهم المرفوع
 هوتا في بهم كيو كيو كاهه من هوتا بكون في سيرة بهما كافي في اوكو سركيا تواسكو ثواب هوتا اوربهم سيرة بهما كافي في سيرة بهما كافي في سيرة بهما
 لان المحققين على كون العبد مواخذا به لكن ان ندم على عزمه وترك الفعل خوفا من الله تعالى يكتب له حسنة
 بهم تحقيق كيو بهم كاهه من هوتا بكون في سيرة بهما كافي في اوكو سركيا تواسكو ثواب هوتا اوربهم سيرة بهما كافي في سيرة بهما كافي في سيرة بهما
 لان عزمه على السيئة وان كان سيئة لكن امتناعه عنها حسنة فكتب حسنة واما اذا فات عنه الفعل بعثا او
 كيو عزم كاهه كاهه من هوتا بكون في سيرة بهما كافي في اوكو سركيا تواسكو ثواب هوتا اوربهم سيرة بهما كافي في سيرة بهما كافي في سيرة بهما
 تركه بعد ذلك لاحق لا خوف من الله تعالى يكتب عليه سبيته لان عزمه فعل اختيار من فعل القلوب فيكون به
 كيو عزم كاهه كاهه من هوتا بكون في سيرة بهما كافي في اوكو سركيا تواسكو ثواب هوتا اوربهم سيرة بهما كافي في سيرة بهما كافي في سيرة بهما

والويل وصم هذا بعد هذا لغزو بالجنان مع الكفر والفسوق والعصيان ويخوف المؤمنين من جنده والويل له
 بهنسا وياي ونيشوراس كذا وفسوق وعصيان به دخول جنه كادعه كراي
 حتى لا يجاهد منهم ولا يمازهم بالمعروف ولا يهونهم عن المنكر وهذا من عظيم كيد اهل الكيما وقد اخبر الله
 كذا ونيشوراس كذا في قوله واما المعروف اورثي عن المنكر كراي
 بل الذي في كتابه فقال انما ذلك الشيطان يخوف اوليائه فلا تخافوه وخافوا ان كنتم مؤمنين والمعنى عند جميع
 الكتابين من قرأتها يبرح الشيطان كما كذا ياتي ايجي ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 المفتر ان لا يخوفكم باوليائه فلا تخافوه قال قتادة يعظمهم في صدرهم وهذا قال فلا تخافوه وخافوا ان كنتم
 مؤمنين فان ايمان المؤمنين كل كان قويا يزول عنه خوف اوليائه الشيطان فياخر بالمعروف ويمنع عن المنكر
 مؤمنين يبرح الشيطان كذا ياتي ونيشوراس كذا في قوله واما المعروف اورثي عن المنكر كراي
 وكلما كان ضميها بقوى فيه خوف اوليائه الشيطان ولا يمازهم بالمعروف ولا يهونهم عن المنكر ومن كيد اصفاءه المجذوم
 اورثي سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 الذين احكموا العلوم الشرعية العلمية والعملية حتى انهم كانوا يشتغلون بها ويتعمقون فيها فكيف يمكن تفقد
 جهنم في علمهم شري علمي اورثي سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 الجورح ولا يحفظون ما عن العاصي ولا يستعملونها في الطاعات ويظنون انهم بلغوا عند الله تعالى من العلم منزلة
 نعيم جلا في اورثي سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 لا يعدلون ولا يبالون بل ينوبهم بل يقبل في الخلق شفاعتهم فانهم لو تاملوا العلوان العلم طمان علم المعاملات
 كعبه نعيم سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 وعلم الكاشفة فاعلم المعاملة في معرفة الخلال والجزم ومعرفة الاخلاق الحمودة والمنعومة وهي علوم لا تزداد
 ينظرها كذا ياتي كاشفة كذا ياتي علم المعاملة كذا ياتي ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 الا للعلم ولا الحاجة الى العمل لم تكن لعنه العلوم قيمة فكل علم يراد للعمل لا يكون له قيمة بدون العمل فمن احكم
 مقصود كذا ياتي في قوله واما المعروف اورثي عن المنكر كراي
 علم الطاعات ولم يفعلها ولمحكم علم المعاصي ولم يحتنبها واحكم علم الاخلاق الحمودة ولم يزين نفسه بها واحكم علم
 طاعات كذا ياتي كاشفة كذا ياتي علم المعاملة كذا ياتي ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 الاخلاق المنعومة ولم يظهر نفسه عنها في مغفر وزكيد الشيطان اذ يقول له الشيطان مطلبك القريب
 خلق فيمضيه زكيد الشيطان اورثي سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت ورسولني سومت
 من الله تعالى وشيل ثوابه والعام يقر برك من الله ويرصلك الى ثوابه ويتلو عليه الايات ولا خوار الورد
 في فضائل المعلم فمن كان من اهل الهدى يرب ذلك موافقا لمواهبه فيطمش اليه قلبه ويهمل العمل ومن كان
 من اهل التقوى يقبل للشيطان ان يترك في ما يرضى من اهل الهدى يرب ذلك موافقا لمواهبه فيطمش اليه قلبه ويهمل العمل ومن كان
 من اهل التقوى يقبل للشيطان ان يترك في ما يرضى من اهل الهدى يرب ذلك موافقا لمواهبه فيطمش اليه قلبه ويهمل العمل ومن كان

في بيان علم الموازنة بالروسية

صلاحاً متساویاً لا یرجح احدھما علی الآخر لا بتام الھوی ولا کتاب علی الشہوت او بجماع الھوی والاعراض
برابر باریک جانب کو دوسری پر غلبہ نہیں ہوتا گویا اعتبار پیروی ہر کی اور شہوت پر اور نہ اگر کسی یا باعتبار مخالفت ہر کی اور شہوت سے
عن الشہوت فان الانسان اذا تتبع مقتضى الشهوة والغضب يظفر تسلط الشيطان على قلبه بواسطة الھوی یصیر
منہد بپیروی کی بیشک انسان جب شہوت اور غضب کی پیروی کرتا ہی تو اس کی دل پر شیطان کا غلبہ ہو سیکے ہر کی ظاہر کرتا ہی اور اس کا دل
قلبه عن الشيطان ومقره مكن الھوی مرغی الشيطان ومنزعه واذاجها نفسه ولم يتبع مقتضى الشهوة و
شیطان کا صحتی اور مقام ہر جہا ہی کو کہ ہوا ہوس شیطان کی چراگاہ اور پیروی اور اگر کسی نفس کو مارا اور لازم شہوت اور
الغضب يكون قلبه مستقر المثلثة وهم يظفر بكن لما يمكن قلبه من القلوب خالي عن الشهوة والغضب المحرص
غضب کی پیروی کی تو اس کا دل طارکہ کا مقام اور نگاہ ہوا جہا ہی لیکن چونکہ کوئی دل کیسی ہی شہوت اور غضب اور حرص
والطمع وغير ذلك من الصفات البشرية المشبعة عن الھوی لم يتصور ان يوجد قلب خال من ان يكون فيه
اور طمع وغیرہ صفات بشری کسی ہوا جہا ہی شائیں میں خالی نہیں ہوتا تو خیال میں نہیں آتا کہ کوئی انبیا ہو کہ جہا شیطان کی وسوسہ
للشيطان جولان بالسوسه ولا يزل وسوسه الا بد كشيء سوى وسوسه به فيه اذ عند حصول ذكر شيء
کا گذر نہ ہوتا ہو اور اس کا وسوسہ کہی نہیں جاتا بدون ذکر کسی اور بات جزا ہی وسوسہ کی اس واسطی کہ جب کسی اور چیز کا ذکر آتا ہی ان
فيه ينعدم ما كان فيه من قبل الا ان كل شيء سوى ذكر الله تعالى وما يتعلق به يحزن ان يكون مجال الشيطان
توسل بات جاتی بہتی ہی اتنا ہی کہ ہر یک بات سواء ذکر الہی کی اور جہا ہی متعلق ہی گذر گاہ شیطان کا ہو سکتا ہی
فان كواله تعالى هو الذي يؤمن جانبه ويعلم انه ليس مجال للشيطان فان القلب مثال حصن له ابواب
سویا تو ذکر الہی کا کہ جب کسی طرف ہی خاطر جمع ہی اور معلوم ہی گذر گاہ شیطان کا نہیں ہی بیشک دلی مثال الہی ہی جسی ایک قلعہ کئی دروازہ والا
كثيرة والشيطان يريد ان يدخل فيه من كل باب ويملكه ويستولى عليه فلا بد للعبد من حفظه ولا
اور شیطان چاہتا ہی کہ اس میں ہر یک دروازہ ہی اگر اس کا دوستی ہو جادی اب آدمی کو اس کی مخالفت کرنی چاہی اور
يقدر على حفظه الا بحراسة ابوابه وسد مداخله ومواضع قلبه وابوابه وملاحظة الصفات المدعوة
اویک مخالفت بدون نگہبانی دروازوں کی اور کوئی آدمی راہ اور کبھی کی رخصت کی نہیں ہوتا اور قلعہ کی دروازہ اولہ کی راہ صفات مذکورہ میں
فليس لادنى صفة من صفات المدعوة الا وهي قوت من اقوات الشيطان وسد من اسلحته واباب من
سوادمی کی کوئی صفت صفات مذکورہ میں ہی الہی نہیں ہی کہ وہ شیطان کا کوئی قوت اور اس کی ستاروں میں کا ایک ستارہ اور اس کی دروازوں
ابوابه ويدخل من مداخله وهذه الابواب والمداخل كثيرة بعضها ظاهرة وبعضها غامضة وكلها
میں کا ایک دروازہ اور ابواب کا گراہ نہ اور یہ دروازے اور آدمی کی راہ بہت ہیں بعضی ظاہر ہیں اور بعضی پوشیدہ اور شیطان کی لمی سب
مفتوحة للشيطان وليس للملك فيه الا باذن واحد وقد يلبس ذلك الواحد بهد الكثير فالعبد فيه مثال
کہی ہوی ہیں اور آدمی ہی فرشتہ کی لمی ایک ہی دروازہ ہی اور کہی وہ ایک ہی ان سب میں طما جی اصوات میں آدمی کی کماوت الہی ہی
مثال المسافر الذي يقي في بادية كثيرة الظفر غامضة السالك في ليلة مظلمة فلا بد ان يعلم الا بعين بصيرة وطول
جسی مسافر تھا جن کو میں جہا جا طرف باریک کشتی جاتی ہوں اندر پیروی رات میں سو یہ مسافر بدوین عن بصیرت اور قوت ہی
شمس مشرق والمرار بعين البصيرة هي ان القليل الصفي بالتقوى والمرار بالشمس الشرة هو العلم المستفاد من
سورج کی عین سنبھل سکتا اور عین بصیرت ہی بدان تقوی ہی صاف کیا ہوا دل ملو ہی اور آفتاب روشن ہی وہ علم ملو ہی جو
كتاب الله تعالى وسنة رسوله اذ به يعلم غوامض طرقه وابوابه ومداخله التي يدخل منها في القلب امراض
کتاب امہ اور سنت رسول ہی حاصل ہوا ہو کیونکہ انہی دونوں ہی باریک سنی اور اس کی دروازے اور دلیکاست جسی بیماری علاج کی

المحتاجة الى العلاج ولا يكون الا بضد وضد جميع الوسواس الشيطانية ذكر الله بالاستعاذة
 بختل دل بین اسکی کجی کجی پس اور بر هر کس علاج اسکی ضدی جزای او تمام و سوسه شیطانی خند کا کاردی سابعه اورد باسد کی
 والتبری من الحول والقوة بان يقال اعرف بالله من الشیطان الرجیم لاجل ولا قوة الا بالله العلی العظیم
 اور میری ہونا حول اور قوتی اسطوری پڑی پناہ لیتا ہوں اس کی شیطانی مردوسی اور نہ پڑا گئی ہی اور قوت طاعت کی گواہ بزرگ برتری
 فالتقبل هل یکنی والذم محمد ذکر الله تعالی ام لا بد فیہ من العلاج فالعلاج فیہ فالجواب ان العلاج فیہ سد
 اگر کسی پوچھی آیا فی کسکی صرف ذکر الله کافی یا اس میں کچھ علاج بھی چاہی پھر اس میں علاج کیا ہی سو جواب یہ ہے کہ ہمیں علاج یہ ہے
 ما دخله بتطہیر القلب من الصفات المذمومة وتعمیرہ بالتقوی حتی یتمکن ان کرفیہ ولا یقدر علی ذلك
 کہ اسکی اسکی راہ دکھو صفات مذمومہ پاک اور تقوی ہی آباد کر کے رکھو تاکہ دل کی اندر گرفتار نہ رہے اور ہمیں سوا بتقوی کی
 الا المتقون الذین ظہروا قلوبہم من الصفات المذمومة وعزوها بالتقوی وغلب علیہم ذکر الله تعالی فان
 کیسے کہتے ہیں جنہوں کی اپنی دل صفات مذمومہ پاک اور تقوی ہی آباد کر کے ہیں اور انہیں انہیں غالب ہو گئی ہی میٹھ کر رہی
 الذکر لا یتمکن فی القلب الا بعد عمارة بالتقوی وتطہیرہ من الصفات المذمومة فلا بد من تطہیرہ لیتمکن الذکر
 دل میں جب ہی کا ہم رہتا ہی کہ تقوی ہی آباد اور صفات مذمومہ پاک ہو چکی اب اسکا پاک کرنا ضرور ہوا تاکہ وہ میں ذکر قائم ہی
 فیہ لان الذکر کولہ یتمکن فیہ یصیر حدیث النفس فلا یدفع وسوسة الشیطان ولان الذکر قال لہ تعالی ان الذکر
 اسکی لہذا ذکر دل میں قائم نہ تودہ حدیث النفس ہوگا پھر اس کی شیطانی وسوسہ دفع نہیں ہو سکتا اور اسی ہی اسے تعالیٰ نواہی ہو لوگ
 اتقوا اذا صممتم ظف من الشیطان تدکروا فاذا هم مبصرون فانه تعالی قد خص ذلك بالمؤمنین فان القلب اذا
 ڈر کر ہی بین جہان پڑ گیا اور شیطانی کا گدڑ چونکہ کئی ہر شے کو سوجھ سکا بیٹھک اسے تعالیٰ فی اس بات کو برہنہ کر دے گا کہ وہ کسی خاص ہی کیونکہ دل اگر
 تطہر من الصفات المذمومة لا یتمکن للشیطان فیہ استقرار بل غایا یتوکل فیہ احتیاجا ویمینہ من الاحتیاج
 صفات مذمومہ پاک ہو جائے ہی تو وہ میں شیطانی کا قیام نہیں ہوتا بلکہ یہ ہی کہ رفت ہو ہی اور صفات مذمومہ ہی اور سوا ذکر کرتے ہی نہ کر دیتا ہی
 ذکر الله تعالی قیما لہ مثال کل شیء یقرض منک فان لم یکن بین یدیک شیء من الطعام یزجر بقرضک اخساف قد
 سوا کی مثال ایسی ہی جیسی ہو گا کہ تیری پاس چلا آوی پھر اگر تیری سامنے کچھ کھانا ہو تو اسکی ہی کھا جائے گی اور صرف یہ صرف
 الصی بدفع وان کان بین یدیک شیء من الطعام یزجر علیہ ولا یدفع بقرضک فاما القلب الخالی عن الهوی
 دہشت اور اسکو دفع کر دیتی ہی اور اگر تیری سامنے کوئی کھانا موجود ہو تو کھا کر لے گی اور صرف یہ کھا کر لے گی نہیں جاتا سو جود ہوا ہی خالی ہو
 یزجر الشیطان عنہ بقرض الذکر کاذا لایقرہ الشیطان الا عند غفلتہ وخطوہ عن ذکر الله تعالی فاذا عاد الی الذکر
 تو شیطانی دہشت صرف ذکر ہی چلا جاتا ہی کیونکہ شیطانی غفلت کی بوقت دل میں جب ذکر کرتے ہی خالی پائی تو جاسکتا ہی پھر جب وہ ذکر کرتا ہی تو
 یخس الشیطان فاما القلب المعلق بالہوی فنکون الهوی قوی الشیطان یتستقر فیہ الشیطان ولا یدفع بل ان
 پھیل پاتا ہو جاتا ہی اور جود ہوا میں لگا ہوا ہی تو ہوا میں جو شیطانی کی قوت ہلا ہی تو ان شیطانی کچھ کڑ لیتا ہی اور ذکر ہی نہیں لیتا
 والحاصل ان القلب معلق علیہ مقتضیات لہری عید الشیطان فجاء فیہ سوس فیہ وھما اشتغل بالذکر ویشغل
 خلاصہ یہ ہے کہ دل پر اگر کوئی نام ہوگا غالب ہوا ہی میں تو شیطانی کا گدڑ ہو جائے ہی پھر وہ میں دوسرے کھانا ہی اور جب ذکر میں مشغول ہوتا ہی تو شیطانی
 عنہ الشیطان ویقبل الیہ الملک فیہ ویلہم فیہ والتظاہر بین جنہی الملک والشیطان فی معركة القلب
 دہشتی چلا جاتا ہی اور فرشتہ وہاں اگر اہم کرے ہی اور قلب کی مرکز میں درمیان دونوں فرشتہ اور شیطانی کی ہمیشہ جنگ دیکھیں ہی رہتی ہی
 دائر لی ان ینفخ القلب لحدھا فاکثر القلوب قد فتحها الشیطان وعلکھا فامتلات بالوسواس الداعیۃ الی الشیطان
 اسکی کوئی ایک کی فتح ہو جاتی ہی اسکا دل تو شیطانی فتح کر کے ملک ہو گیا ہی پھر وہ ایسی دوسروں ہی پر ہو گئی ہیں جو کہ طرف اختیار کرتے دیتا

التقى المسلمان بسيفه فاقالقاتل للمقتول في الناس قيل يا رسول الله هذا القاتل فباي الالم المقتول قال لا تلامر
دوسلمان تلامر كبير مقابل برقي بين تو قاتل مقتول دون وجهي بين لستني عرضي يا رسول الله سبه تو قاتل مقتول كي كخطاي فباي الالم كودهي
ان يقتل صاحبه وهذا نص في كون المقتول من اهل النار بعد الامارة معه انه قتل مظلوما فكيف لا يؤخذ
تو كوقتن اياها ميتا تاديه صاف بيان في كهر فرادى مقتول في دورتي هي باوجود كخطوم مارا كياي اب بنده هي نيت او عزم پر كير كمر او خد هين
العبد البنية والعزم وكل يلخل تحت اختياره فهو مولخذه الا ان يكفره بحسنة ونقض العزم بالندم حسنة
هرگا اور جرات اختيار كياي سوا كين مواخذه يا اوسكا عرض كسي حسنة كياي كود عزم كياي ندامت هي تو زنا هي حسنة هوناي
فذلك بكت بحسنة واما فوات المراد بعاقب فليس بحسنة فلذلك بكت بسببته فيواخذ بها العبد فكيف لا يؤخذ
بهين ثوب كلبا جاني اور اكام كاه فوت هوناي كياي سوي حسنة هين كياي كين و كلبا جاني اور او سپر كود كياي مواخذه هي اب كودهي
العبد بالعمال القلوب والكره العجز والرياء والحسد والنفاق وحمة الخبايا من اعمال القلوب وقول الله تعالى
افغان قلوب يدي كير اور غو ديني اور باي اور كينه اور نفاق پر كير كمر مواخذه هون اور خاشا تمام اعمال قلوب هين اور انده قال فرما تاي
ان السمع والبصر الفؤاد كل واحد من هذه مسؤولا فانه تعالى اخبر في هذه الآية ان العبد بكل واحد من
يشك كان اور كلب اور دل ان سب كياي قوت يوجبه هو كياي يشك الله تعالى في اس آيت هين يه تخوي كياي كود كياي موعظ هر هر حضور
تلك الاعضاء يكون مسؤولا عنه فيما يدخل تحت اختياره مثلا او وقع بصريح علم بغير اختياره لا يؤخذ به
بواين اختيار هين يوجبه هو كياي شاك كياي كاه كسي حرم پر كياي اختيار يار كياي تواس نك كياي مواخذه هين يه هر اركي كيه دو باره
النظر فان اتبع نظرة ثانية يكون مؤاخذا بهذه النظرة الثانية لكونه مختارا فيها وكن لك خواطر القلوب تجر
كياي تواس نك كياي مواخذه هون كياي كير كياي اسين اختيار هتا اور كياي دي خطرات كاه هي
هذا الجري بل القلب اولى بالمواخذه لانه الاصل فان من حكم قلبه بشئ وكان مخاطفه يصير محميا به ان خيرا
راهي نك دل پر مواخذه اولي كياي كير كسب كياي اصل ييشك حكمي دل كياي بجا تاي پر عزم كياي تادسكا عرض هوناي اركي نيك كياي تو كيه
فخير من شر اخر كمن ظن انه منظم و حضر جمعة وصلاته ثم تذكر انه كان غير منظم يكون مثابا لفعاله وان
اورا كيه دي قوت جسي كياي خيال كياي كين ياك هون اورا كيه غار جملو كياي يه ياد كياي كين ياك هتا تواس نك كياي ثواب هون اورا كيه غار
تركها لم تذكر كير معاها بتركه ومن وجد على فرشته امة فظن انها امراته فوطها بهذا الظن لا يكون عاصيا بوطها
هون يه ترك كياي يه ياد كياي تواس نك كياي عقاب هون اورا كيه سنا يي بستر پر عورت وكياي گان كياي كير كياي دي يي يي كياي خيال پر كياي جماع كياي تواس نك كياي كيه
وان كانت جمعة وان ظن انها اجنبية فوطها بهذا الظن يكون عاصيا بوطها وان كانت زوجة فكل ذلك بالنظر
اگر چه غير عورت هون اورا كيه سنا يي خيال يه ياد كياي سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون اورا كيه سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون اورا كيه سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون
الى القلب ون الحزم فان الوستون ان تكون مرفوعة من هذه الامة اذا لم يبلغ مرتبة العزم فاما اذا بلغت تلك المرتبة
دل كياي جوارح پر هين كياي كير كيه وسواس است كيه جيك عزم كياي ربه كونه يي معاف كياي اورا كيه ربه كونه يي معاف كياي
ولا تكون مرفوعة بل يؤخذ بها العبد فيعليه ان ينقضها بالندم والاستغفار حتى تنقذ حسنة ولا يكون
توبه ميتا هين كياي كود كياي سبه مواخذه كياي سوا كود كياي كير كيه كود عزم كياي ندامت هي تو كياي اورا كيه غار كياي نك كياي ثواب هون اورا كيه غار
الشيطان مستولى على ملكة القلب وبخر اللعين وعد الذي حكاه الله تعالى عنه حيث قال بلين اخرن الى
شيطان ملكي ملكك بر غالب هون كياي اورا كيه سنا يي خيال يه ياد كياي سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون اورا كيه سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون
يوم القيامة لا حشر كذرية الا قلدا والمعنى انك ان اخرتني حيا الى يوم القيمة لا قود ثم حيث فاشئت و
قيامت كياي دن كياي تواس كياي اولاد كياي دي ديون كاه هون كياي اوسمي يه ياد كياي كير كيه قيامت نك كياي زنده با يي سني ديگه تو كياي دن اورا كيه سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون اورا كيه سنا يي خيال پر جماع كياي تواس نك كياي بر كيه هون

لا يستولون عليهم استيلاء عقربا الا قليلا منهم وهم المخلصون من عبادك الصالحين وهذا كقول اللعين كازين
او خير غيب قالوا كروني
مگر کبر تیردن پر جو تیری بندی
اور یہ ایسا ہی ہی جیسی میں کہ یہ قول ہی الیہ
هم في الارض ولا غيبهم اجمعين وانما عن اللعين حصول هذا المطلب له مع انه لا يعلم الغيب استلزاما لاول
او کو سہارن دیکھا ان کا زمین میں اور وہی کہ ہو گا تو سب کو اور شیطان مردود اس مطلب کا باوجود کہ غیب دان ہیں ہی اس لیے یہ جان گیا
فيهم من كون مبدء الشر متعدد واصدء الغيرة واحد اذ في نفس الانسان قوة بهيمية شتمانية وقوة سبعية
کہ انہیں انار بدی کی بہت بائی اور صدمہ جو کہ ایک کیوں کہ انسان نفس میں قوت یہی شہوانی ہوتی ہی اور قوت سببی غشی
غضبية وقوة وهية شيطانية وهذه الثلاثة مستوية عليه من اول الخلقة ولحمة له الى الشر وبعدها
اور قوت وہی شیطانی
اور یہ تینوں قوتیں تو آدمی پر ابتداء پیدایش ہی غالب ہوتی ہیں مگر معروف ہاں ہی میں اور ان
الثلاثة فيه قوة عقلية ملكية وهما ان كانت طعية الى الخير لكنها انما تكل بعد استيلاء الثلاثة الاول على القلب
تین کی بعد قوت عقلیہ علی ہوتی ہی اور یہ قوت اگرچہ تیر کی راہ بتاتی ہی ہر کس جب ہوتی ہی کہ بہ تینوں قوتیں دل پر غالب ہو گئیں
فلما رى اللعين ذلك علم ان ما يريد له يمكن حصوله فان الشهوة والغضب قد ينقادان للانسان اقتيادا تاما
پہر جیسی میں ہی یہ حال دیکھا تو جان گیا کہ میرا ارادہ ہو گا نا ممکن ہی کیوں کہ شہوت اور غضب بھی دفعہ انسان کی خوب مطیع ہو کر
فيسانه على طريقه اذ يسلطه ويكسنانه مرا فقتة في سفره الذي هو بصره وقد يستصيان عليه استعطاه
جس راستہ وہ چاہتی ہی اوکی ادا کرتی ہیں اور وہ جس سفر کی راہ ہوتا ہی ان زمین رفاقت خوب کرتی ہیں اور کسی اوپر نہایت مرشد ہوتا
ونذر حتى يملكه ويستعبدانه وفيه هلاكه وانقطاعه عن سفره الذي به وصوله الى سعادة الابرار فينبغي له
و نہر حتی یملک نہ و یستعبدانہ و فیہ ہلاکہ و انقطاعہ عن سفرہ الذي بہ وصولہ الی سعادتہ الابرار فینبغی لہ
او غریزی کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ ایک ہو کر او کو مطیع کر لیں میں اور اس میں انسان ہاں ہو جاتی ہی ادا ہو غری جہیں سعادت ابدی دہل ہوتی ہی و جاتی ہی
ان يستعين عليهما بالعقل وان ترك الاستعانة به وسلطهما على نفسه يهلك هلاك هائلا ويخسر خسرانا عظيما و
ان انسان کو ان کی مدد کی چاہی کہ وہ اپنے عقل سے مدد لے لی اور ان کی مدد کو تسلط دینا بہ ظاہر ہاں گیا اور ان ہی کو ادا ہوا
ذلك حال كثر الخلق فان عقولهم صارت مسخرة للشهوة ثم في استنباط الحيل لقضاء الشهوة وكان من حقهم ان يهلك
کہ خلق کی یہی حال ہی کیوں کہ وہ عقلین قضا شہوت کی ہی جیل حوالی نکالنی کو شہوت کی مطیع ہو گئی میں اور او کو یوں چاہی تاکہ
شهواتهم مسخرة لعقولهم فيبقى العقل فان المؤمن قد يقع في قلبه خاطر الهوى فيدعوه الى الشر فيلحقه
شہواتہم مسخرہ لعقولہم فیباقی العقل فان المؤمن قد یقع فی قلبہ خاطر الهوی فیدعوہ الی الشر فیلحقہ
او کی شہوت
عقلان کی مطیع ہوتی ہیں شہوت کی دین کی دین کہی خطر ہوا کہ اگر بدی کی طرف ہوتا ہی تو بہرہ او کو
خاطر الايمان فيمنعه عن الشر ويدعوه الى الخير فينبعث الشيطان الى نصرة خاطر الشر فيبقى داع الهوى يحسن التعم
خاطر ایمان فی منعہ عن الشر ویدعوہ الی الخیر فینبعث الشیطان الی نصرة خاطر الشر فیباقی داع الهوی یحسن التعم
اور
والتمتع بملذات الدنيا فيميل النفس اليها فينبعث العقل الى نصرة خاطر الخير ويدفع النفس ويقع فعلها وبشرها الى الخیر
والتمتع بملذات الدنیا فیبیل النفس الیہا فینبعث العقل الی نصرة خاطر الخیر ویدفع النفس ویقع فعلہا و بشرہا الی الخیر
عیش او جن کو پسند کرتا ہی اب نفس کو اور ہر غیبت ہوتی ہی ہر عقل او کو اور کہہ کر تکی دین لی و دین ہی اور نفس کو جبر کی ہی اور او کی راہ کہہ کر اور جس راہ
يشهدا اليها في هجوم على الشر وعدم كذا انهما بالعواقب فيميل النفس الى نصرة العقل فيميل الشيطان على النفس حملة و
شہدہا الیہا فی ہجوم علی الشر وعدم کذا انہما بالعواقب فیبیل النفس الی نصرة العقل فیبیل الشیطان علی النفس حملة و
نہیں کہہ کر تو کو یوں ملاتی ہی کہ تجملہ برائی کی کثرت اور انجام دہی کی پردائی ہی بغیر کہ عقل کی نصیحت پر غیبت ہوتی ہی ہر شیطان نفس پر کیا حکم کرے جہاں ہی
يقول لها ملائكة تسعين عن هؤلاء وهل يوجد احد من اهل عصرك يخالف هؤلاء ما ترى ان اكثر علماء زمانك لا
یقول لہا ملائکہ تسعین عن هؤلاء وهل یوجد احد من اہل عصرک یمخلف هؤلاء ما تری ان اکثر علماء زمانک لا
نہیں کہہ کر ہوا کہ جی عیش ہی ایک ہوتا ہی تیری زمانہ میں کہ کسی ایسا ہی جو عیش ہی ایک رہتا ہو
کہتا ہیں کہ تیری زمانہ کی اکثر علماء
يخترن عن الهوى ولو كان شرا لا تمتنعوا عنه افتتروا لهم ملاذ الدنيا فيتمتعون بها وتبقى محرمة مضطرا على
یخترن عن الهوی ولو کان شرا لا تمتنعوا عنہ افتتروا لہم ملاذ الدنیا فیتمتعون بہا وتبقى محرمة مضطرا علیہا
عیش راں ہی سی بہر بہر نہیں کرتی کہ عیش و لطمہ ہوا تو وہ ہی باز رہتی کیا عیش اور لذت دہنا کی او کو دیتا ہی اور تو مشت میں محرم ہی تیرے ہی ہر
کہ وہ جہن او کو یوں م

انهم الذين كانوا قديما فلا يوجد في كل قبيلة منهم الا الواحد والاثنان بل لا يوجد واحد منهم في القاتل والمرتد
 وبره لو كنتم من جنس واحد لكانت قبيلة واحدة لا يكون فيها من جنسين
 كما كان كذلك في اول الاسلام وفي حديث اخر انهم الذين يصلحون اذا فسد الناس يعني انهم قوم صالحون عاملون بالسنّة
 جسيما من جنس واحد يعني انهم قوم صالحون عاملون بالسنّة جسيما من جنس واحد يعني انهم قوم صالحون عاملون بالسنّة جسيما من جنس واحد
 في زمن فساد الناس في حديث اخر انهم الذين يصلحون ما فسد الناس بعدك من سننهم في قوله انهم الغبراء المدحون
 جنس واحد من ولد فساد كذا في الحديث انهم الذين يصلحون ما فسد الناس بعدك من سننهم في قوله انهم الغبراء المدحون
 المعبودون وطققتهم في التامر جدا سمو غرابا وهم قسما احدهما من يصلح نفسه عند فساد الناس والاثنان من يصلح
 جسدهما من يورثهم في التامر جدا سمو غرابا وهم قسما احدهما من يصلح نفسه عند فساد الناس والاثنان من يصلح
 ما فسد الناس من السنّة وهو على القسامين وهم القائلون بوطيفة الامر بالمعروف والنهي عن المنكر في كل الناس
 جود لو كنتم من جنس واحد لكانت قبيلة واحدة لا يكون فيها من جنسين
 في اخر الوطن ولانك وصفا بالفرقة لقلتم كما جاء في بعض الروايات انهم قوم صالحون قليل في قوم سوء كثيرين
 بعضهم اكثر منهم بطيخهم في هذا الشارة الى قلتم وقلة المستجيبين لهم وكثرة الخالفين لهم والعاصين لامرهم وهذا
 جود لو كنتم من جنس واحد لكانت قبيلة واحدة لا يكون فيها من جنسين
 الفضل العظيم الموعود لاهل الغربة انما اهلهم فيهم بين الناس وتقسيمهم بالسنّة بين ظلم الاهل فاداروا المؤمنين كما
 فضلهم كما جاز في غربة كذا في حديث اخر انهم الذين يصلحون ما فسد الناس بعدك من سننهم في قوله انهم الغبراء المدحون
 عليه الناس في هذا الزمان من البدء والضلالات وصلحهم عن الصراط المستقيم الذي كان عليه رسل الله على السلا
 حال كذا في حديث اخر انهم الذين يصلحون ما فسد الناس بعدك من سننهم في قوله انهم الغبراء المدحون
 واصحابه ودعاهم اليه وقد عرفناهم عليه من المنكرات فبذلك تقوم قضايتهم او يصبون له الحبال ويجعلون
 اوراكي اصحاب بني اوراكي ومن استقيم برهاني اوراكي على منكرات كوثومى ليراجعوا من قدام الله تعالى
 عليهم بجهلهم ورجلهم فغريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 ابي سوار اوراكي من غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 لفساد عقائدهم غريب في طريقة لفساد طرقهم غريب في معاشرته معهم لانه لا يعيش هم في اتمهم فيهم ولا الخلة
 تنكح فيهم بين اعتقادهم غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 فهو غريب في امور دينه واخرته لا يحل مساعد ولا معينا وقد قال الله تعالى تعاونا على البر والتقوى ولا تعاونا
 كرهه تمام امور دينهم غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 على انهم والذين انتموا على دينهم غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 كراهه تمام امور دينهم غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 بين دعاة الى البدع والضلالات امر بالمعروف ناه عن المنكرين قوم المعروف عندهم منكر والمنكر معروف ولهذا قال النبي
 بلاتاي اهل قريظ من جود عتق اوراكي من غريب في دينه لفساد ادانهم غريب في سنه بالسنّة لتسليمهم بالدين غريب في اعتقاده
 ياتي على الناس زمان الصابونهم على دينه كالعابض على الجرف فانه عليه السلام بين في هذا الحديث الذي يخلو الناس
 لو كنتم من جنس واحد لكانت قبيلة واحدة لا يكون فيها من جنسين

وقد تقدم في بيان ظاهر الاسلام غريبا في المجلس الرابع والتسعون

فان من كانت له امرتان او اكثر يجب عليه ان يقسم ويعمل بينهما سواء كان صحيحا او مريضا فيكون عنه
 يشك كالحج من نحو من دونهن لان زيادة هون توابعه واجب كما دلت عليه اقسامه وادعاءه ان كل واحد منهن
 كل واحدة منهن يوم وليلة او ثلثة ايام وليا اليها ولا يقسم عند احدهن اكثر من ذلك الا بان من والتمس
 ايك او اثنتين او ثلثة او اكثر او كس في ايسر سبب فزاد في اركى كادون في اجازة من ايسر سبب فزاد في اركى
 البكر والمرهقة والمبالغة والمعلقة والمجترنة والمسلية والكثابة والصحيحة والمرهقة سواء في القسم ولذا
 رافد كوارى اورقرب كجاني اور جوان اور پشيار اور باولي اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 الجديدة والعقيقة سواء في القسم عند اسواء كانت الجديدة بكونها قانها قانم عند الجديدة ثلثة ايام
 من هجره من قسم من هجره كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 او سبعة ايام يقسم عند العقيقة كذلك ولا عمل الى بعض من مكره ان عليه السلام قال من كانت له امرتان
 ياستان من هجره تو بداني في پاس نه و تنای هجره اور كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 فمال الى احدهما دون الاخرى وفي ثمانية ولم يعدل بينهما جاء يوم العقيقة واحد فقبه ما حظ يعنى احد جنبيه
 هجره من هجره ايك طرف چاوسب بار چي اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 يكون مجردا ساقط بحيث يراه اهل المعصاة ليكون له هذا من زيادة في التعديب فان لا يقسم عند احد
 كوني زمني هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 لكن ينبغي ان يعلم ان القسم والعدل انما يجزي العطاء والمبيت دون الحب والواقع ان الحب لا يدخل تحت الاختيار
 لكن جانا چاوسب بار چي اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 والواقع يقتضي على النشاط فلا يقدر على التسوية فيما ذكره في ان عليه السلام كان يقسم بين نسائه فيقول لهم
 اور صحبت كرنا نشاط پير موقوف به سوان دونو من برابرى اختيار من هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 يقول اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا اهلك قبل ارجاءه الحب لان عائشة رضي الله عنها كانت احب اليه
 بهر فواني الهي بهر هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 اليه وكانت سائئله يعرف ذلك الا انه عليه السلام كان يقسم بينهما ويعمل في العطاء والمبيت حتى
 سبب زاده محبوب هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 في مرضه الذي توفي فيه اذ مرضي انه عليه السلام كان يطأونه محو في مرضه في كل يوم وليلة فقبه عند كل
 اور مرض من هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 واحدة منهن وكان يقول اين انا غدا قعد از واجهانه يريه يوم عائشة فاذا له ان يكون حيث شاء فقا
 هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 فقد رضيت بذلك فقل نعم قال حولوني الى بيت عائشة فكان في بيتها حتى مات عند ما وجب على الزوج من
 او چاوسب بار چي اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 حقها ان يؤدى اليها مهرها كما لان كان قادرا على اداؤه وان لم يكن قادرا على اداؤه فيؤدى اليها اذ قدر
 بهر هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي
 لانه تعالى قال واتوا النساء صدقاتهن نحلة في فرضه من الله تعالى فان اعطاه النساء مهرهن ما فرض الله تعالى
 اور دي والى هجره ايك هجره ايك ايسر ايسر ميلان والى يد كنييه اور سله اور كنييه اور اچي چي اور چاوسب بار چين اور اچي

ويطيب قلبها بان يعطيها شيئا يزيد على مهرها على سبيل المنفعة وهو درهم وخمس وطفعة عوضا عن ايجاشها
اوراد وسكال خوش كروي اسطر كهرسي زاده كچه جوره و غيره بطور متعدي يعني كرتا اور و بيا اور چارده وحشت اور بركي بدلين بدلي
والترايم ان لا يقضى سرها ثم انه ان طلقها عول وهو خلع يكره له ان ياخذ ذلك المال ان كان اللشتم من
اور چته بيه كه ايكه بيه نه ظاهر كوي بيه كرتي ان كي بدلين دي جسمي خلع كوي بيه تو خاوند كرهده كي كه ايس مال كوي بيه كرتي ناساز كاري
جانبه لانه اوجشها بالاسهال ولا يزيد في ايجاشها ياخذ المال وقد قال الله تعالى وان امرتكم بالاستبدل من زوجكم
خاوند كي طرفتي اي ايكي كه ايكه جوره في سي ايكي ترويج ديا بيه اوسكال ايكي وحشت نه بزي اوي بدلين دعاي انا سي اوكله ايل جابه ايكي عورت كي
من زوج واتيقة احد من قطار فلا تاخذ وانه شيئا فانه تعالى يحيى عن كشي سي من القطر الذي هو المال
دوسره كي عورت اور دي چلي بويكيه بيز مال تو بيه نه بويكيه سي بيه بيشك بعد تعالي في قطار من سي جوبت مال بيه نه بويكيه سا بيه سي منخ كيا بيه
الكثير فضلا عن الكثير وان كان اللشتم من جانبها يكره له ان ياخذ الزائد على ما دفع اليه من المهر ثم انه ان
يست بيه كا تو كيا با تو بيه اور كرتا سا بيه كوي عورت كي جانب سي بيه تو اوس سي زياده لينا جوهر او كوي بيه كرتي كرهده بيه بيه كرتي
اكرها على الخلع والتمت ان تعطيه مالا للخص من ماله واسقطت ماله من المهر ونحوه بقية الطلاق بلا لزوم
اوسه خلع كي زير ديكي اور عورت كي ايسا بيه چرتي كوان ليا كه مال دونكي يا جواوند كي زمره و غيره نه اساقه كه بليزون لان لم بوني
مال التزمته من المال وبلا سقوط ماله عليه من المهر ونحوه لان الرضا شرط في لزوم المال وسقوطه والا كراه يعيم
مال ماني بويكي اور بيه دن ساقه بوني مهر و غيره كي جواوند كي زمره بطلاق چرتي كي ايكي كمال زمره چرتي من لور ساقه بوني من رضامنه بيه بيه
الرضا على ما بين في موضعه هذا الذي ذكر المهر ما كان على الزوج من حقوق الزوجة واما ما كان على الزوجة
زير كي من رضامني بيه بوني چرتي چرتي حكمن ميان بويكيه ميان كرهده حقوق بيان هوي چرتي كي جواوند كي زمره بيه اور دي چرتي خاوند كي حقوق
من حقوق الزوج فالقول الشافي فيه ان النكاح نوع عرق والزوجة مرفقة الزوج كما قال النبي عليه السلام
چرتي كي زمره بيه سوو شافي وامين بيه كي كه كاخ عفاي كي قسم كي اور زوجه خاوند كي لومدي بوني چرتي چرتي بيه عيله السلام في فدايا
النكاح عرق فلينظر احدكم ان يضع كيمته فانه عليه السلام بين في عهد الخدمان الاحتياط في حقها
كه كاخ عفاي بيه سوو ديكه لو كرهني بيلاري بيه كو كمان بيه بويكيه بيه عيله السلام في اسيرت من بيان فدايا كه عورت كي حق من احتياط ضروري
لكونها مرفقة بالنكاح لا يخلص لها بوجه من الوجه لا ينطبق الزوج واما الزوج فهو قانس على التخلص منها
ليكونه كاخ كي بيه سي لومدي بيه بوني بيه بدون خاوند كي چرتي كسبط چرتي چرتي اور با خاوند سوطاق ديكه عورت سي آب چرتي سكا بيه
بتطبيقها واذ كانت المرأة مرفقة الزوج يلزمها ان تصبر على غيره وتزوج على ذلك من الله الثواب فان ذلك
بيه جب عورت خاوند كي لومدي بيه بوني لومدي كي خاوند كي عورت بيه بيه اور بيه نه بويكيه سي تو اوس كي اميد اور دي اور بيه ايسا بيه
جهادها ما ورد في الحديث ان جهاد المرأة حسن التعل وهو حسن المعاشرة مع من زوجها فقلها ان طبعه في كل
جهاد اي اسلي كي حديث من ايا سي عورت كا جهاد حسن تعلق بيه يعني خاوند كي سانه نيك كرتال بيه عورت كي زمره كي خاوند كي طاعت كوي
ما يامرهما بالمعصية فيه فاذا قدر في عظيم حقه عليها الخبر كثيرة من جملتها ما روي انه عليه السلام قال
جوي جيهن سانه نهوي اسلي طي كد حشيت بهت وارده بوني من كه خاوند كي لومدي بيه بيه ازان حله كرهده بيه بيه عيله السلام في فدايا
لو كنت امرأة احدا لم يجر احد لامر المرأة ان تصد زوجها من عظم حقه عليها وقالت عائشة انت فتا
اكر من كسيكي بيه كا كهم ديكه كسيكي بيه قله عورت كو كاخ بيه كاخ خاوند كوي كيا كي كيو كاخ خاوند كي لومدي بيه بيه ازان حله كرهده بيه بيه عيله السلام في فدايا
الي النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا بني الله اني فتاة اعطيت فاحق الزوج على الزوجة فقل النبي صلى الله عليه وسلم
نبي عيله السلام كي پاس اي عرض كيا اي سي اسد كي من جوان عورت بون كاخ كيا جاتي بون سو خاوند كي لومدي بيه بيه عيله السلام في فدايا

وروی عنه علیه السلام اقدم المدينة خرج الى جنازة فرأى النساء يتبعن الجنازة فقال لمن اتهم منكم
اور روایت ہی کہ جب نبی علیہ السلام مدینہ میں کسی توکیم جنازہ کی سادہ سی پر عبور یوں کو دیکھا کہ جنازہ کی پیچی آتی ہیں آپ کی اونٹ پر چڑھا گیا کہ سب کی سادہ
یجمل فقلن لا فقال علیه السلام اتصلن مع من یصلی فقلن لا فقال علیه السلام انضرن من انزورن
جنازہ اور ہڈی کی عرض کیا ہیں کہ ہر نبی علیہ السلام کی طرف کیا تم سب کی سادہ نماز پر ہوگی جو تم کیا ہیں کہ میں نے فرمایا کہ گھنگر ہو کر کی تو اب جاؤ
غیر حضرت فدل ذلك على ان المرأة لا یجزلها الزوج الى المقبرة ولا تشیم الجنازة بل یزیرها ان یكون من ههنا
اسی ہی معلوم ہوا کہ عورت کو گورستان میں جانا جائز نہیں ہی اور نہ جنازہ کی ہر لہو جایا کری
اصلا شتمنا وتلدی بمنزلها ولا تتحل فی بیت زوجها من یکره دخوله فیہ من الرجال والنساء وتقدم حقہ على
ابا حال درست اور گھر کا کلہ بار کیا کی اور خداوند کی ہر میں کسی مرد و عورت کو جس کا آنا خاوند یا سہرا نہ ہو نہ آتی دی
حق نفسها واسرائافا رها ولا ترفع صوتها فوق صوته ولا تجهر له بالقول ولا تكون منفعتهما عن كسبه اذا
اور اپنی خراج خاوند کی حرام کا ہی میں ہی ہوگی
كان حراما اذا كانت النساء في السلف اذا خرج الرجل من منزله تنقل اليه امراته ولبنه ايداك وكسب الحرام فانا
کیونکہ سلف کی عورتیں ایسی تھیں کہ جب مرد گھر میں ہی یا باہر جاتا تو ان کی جمعی میں کہہ دیتا تھا حرام کی ہی پر ہرگز کیا کسی بولہ پر صبر نہ ہو سکتا ہی کچھ پر
نصار علی الجوع ولا تضرب علی الناس منک فاعة من زوجها بل امرته لله تعالى ولا تكلفه مالا يطيقه ولا تخط
مہربن ہو سکتا اور جو خدا تعالیٰ کا خداوند کو رزق دے ہی اور ہر قسم کا کسب اور خاوند کو زیادہ تکلیف نہ دی اپنی خراج کا عہد ہادی
عما في امر النفقة بل تكون صابرة متوكلة كما حكي ان رجلا من السلف عظم بالسفر بكرة حجنا بسفر فقالوا لزوجته
بلکہ مرد کا توکل پر ہی چاہیے کہ عورت کی کہیں کسی سلف میں سفر کا کارا کیا کیا مسابون کو کیا مسافر ہند نہ کیا مسابون فلا کسی کی ہی کیا کیا
لم ترضين بسفر ولم يدع النفقة فقالت زوجي عرفته اكل الاوما عرفت صرنا قادی ربات بين هيك كمال وبيع
اور وہاں کہہ کر کہہ کر لائی ہوگی اور کچھ شہری کی طرح ہیں وہی جاتا وہی جواب دین ہوگا کسی فی والا جانی ہوں مذہب ہیں جانی اور میری ہی رزاق اور ہوا کا جانی
الوزن ولا تفتخر بما اهل بيتك كما روى عن اصبغ انه قال دخلت المدينة فرايت امرأة من احسن الناس وجهها
اور رزاق باقی ہی اور اپنی حال پر ناز کیا کی بلکہ ایسی ہی جس میں ہی روایت ہی کہ وہ کہتی ہی کہ میں مجھ میں کیا تو میں ایک عورت نہایت خوبصورت لباس
تحت رجل قيم الوجه في الغاية فقلت يا عجباً مثلك تحت مثله فقالت يا هذا قد اخطأت في قولك لعله احسن
ایک مرد نہایت بہ صورت کی ہیں میں ہی کیا کیا عجب ہی تجھی پری ایسی دیکھ کہ وہ بولی ہی شخص تو نہ جیسا کہ شاید کہ اس ہی خالق کی
فيا بينه وبين خالقه فجعلني ثوابه ونعلي اسأت فيا بيني وبين خالقي فجعله عقوقني افلا رضى الله لي واما
کو ہی عیلت کی ہی سوچو کہ کسی لڑی اور عبادت کا ثواب اور شاید جس ہی خالق کی کو ہی خطا ہوگی ہی سوا کہ میری ہی خدا پر حق ہی ہم ہر آدمی
يجب من حقه علينا ديانته ان تفعل كل خدمة في داخل الدار من الطبخ والحز وغسل الثياب وغيرها حتى لو لم تفعل
کیونکہ ناپسند کروں اور جو میں خدا کا باقی ہی رزق ہی دانت کی واجب ہی بہ ہی کہ گھر میں تمام کار بار جس ہی رزق ہی نکاتا کہہ کر ہر سو ہی دوسرہ کیا کیا کہاں نہ کہ کہ کچھ
نشیامہ ہاں نہ گن نشاء و ان لم تجبر عیلم او ترى القصير هان في خدمته ولا تسأل طلاق صرنا لان لها ما قدر لها ولا
ہی نہ کر کی تو کہہ گی کہ جو کہ اگرچہ اس میں کچھ اور نہیں ہی اور خداوند کی خدمت میں اپنی ایک مقدر سمجھ ہی اور میں سو کہ طلاق خواہش ہی کیونکہ جو کہ اس کا
تصعب عن نكاح ثلاث عسوها لانه تعالى جعل له ذلك خلا لشرط العدل حيث قتل وانكحوا طاب لكم من النساء
سرمجھا اور خداوند کو دین کل ہی منہ کر کیا کہ خدا تعالیٰ کو کہہ یہ اختیار دیا ہی بشرط عدالت حال ہی چنانچہ فرمایا ہی تو کہہ کر جو جو خوش باطن ہو میں
مشتی وثلاث ورمي فان خفتم لاتعدوا لواحده وتصور على غير الضل اشرار لاجية من الله تعالى الثواب كما نصبت
وودد تین چار چار پہر اگر درو کہ بار خرمو کی تو ایسی ہی اور سو کہ نہ کی بلکہ یہ صبر کر اسد تعالیٰ ہی اسید وار ثواب کی ہی جس ہی علی علیہ السلام کی

بالمعروف فانكم اخذتم من بعد الله الذي عهد اليكم من الوفاء بهن والشفقة عليهن واستعملتم في وجوههن
 منعقول كيون كنتم تنتموا ولو كان الله الذي عهد اليكم في وجوههن فقال في اول كتابه نهيكم عن ذلك
 بامر الله تعالى وحكمه فان نقصتم عهد الذي عهد اليكم في حقهن وختمتم في امانته ينتقم منكم الله
 حكيم سي حالكم اي
 بهر گشتي اسکا عهد نورا جو تهايد ساسته ادي حق تين کيا هي اور اوکي امانت من ضمانت کی قواعد متسي اوکا بدل لگا
 وذلک لان ما عا له الله تعالى فمن تزوجهن بامر الله تعالى وحكمه تکت عنده امانة ووديعه من الله تعالى
 اور يہ کہ عورتين اسد کی لودہ لان بين پير جيتي اوکو اسکا عاقل حکم سي اپنا جو ايتا يا تو وہ اوکا پاس اسد قال کی امانت اور سپرد کی بين بين
 فاذا اذبح بالباطل وليعاش هن بالمعروف يصير كانه نقض عهد الله تعالى وخان في امانته فينتقم منهن
 پير جيتي اوکو باحق ستا يا اور نحو سي گردان هي توگو يا ووسي اسکا عهد نورا ديا اور اوکي امانت من ضمانت کی سوا اسد سي اوکا بدل لگا
 فعل هذا يلزم للرجل حسن الخلق معهن واحتمال الاذى منهن وعدم الالتفات الى بعض معاصيهم ما لم يكن انشأ
 اس بيان کی موافق مرد کو لازم هي کہ اوکي مانتہ نيک چلين رتي اور اوکي ايتا کی برداشت کري اور بعضي عبيدن پر رحم کی راقي جيکي گناه نهون تو جبر کري
 ترجما عليهم لنقصه فقولهم فذلك بعض العلماء يفتي بالاحتمال على اذى واحد من المرأة فهو في الحقيقة
 کيونکہ عقل جو حق بين اور بعضي مانتہ کا قول هي کہ عورت کی ایک ايتا پر برداشت کري حقيقت من بهت سي ايتا دن کی برداشت هي
 صلي اذ كتيرة اذ في ذلك الاحتمال الواحد نجا الولد من الطمة والقدرة من الكسر والتشيع من الخوف بل ينبغي ان
 کيونکہ اکبر برداشت کري من فزونہ کی نجات طاري کيا هي اور نوري کی نجات نوشي سي ادي پر هي کی نجات پيستي سي اي بلکہ خاوند کو نرم هي
 يزيد على احتمال الاذى الملاعبة معهن فيلاعين به الا ان فيه فان ملاعبة الرجل مع نسائه ليست من الملام
 کري اوکي برداشت کري اوکي مانتہ طاعت زياده کري سوا اوکي مانتہ وکيل کيا کري جيکي گناه نهو جيکي طاعت خاوند کی بي کيا ساسته ليو باطل بين داخل
 الباطل الذي نهى عنه في الدين بل هي من الملام الجائز الذي انحصر فيه في الدين فانه عليه السلام كان يزوجهم مع
 نهين جي مکتبي دين من مخالفت هي بلکہ يہ هو جائز هي جيکي دين بين امانت هي بيشک هي عليه السلام ازواج کی مانتہ خوش طبعي کيا کري تهي
 نسائه ويذل الى امرجهن فعقولهن حتى يودي انه عليه السلام كان يسابق مع عائشة في العدو وجاؤ في الخبز
 اور اوکي هي موافق بخاقي تهي بيان نکه روايت هي کي هي عليه السلام حضرت عائشہ کی مانتہ شرط کر دو رتي اور حديث بين اوکي کري عليه السلام
 كان من افكاه الناس مع نسائه اي من طيبهم ولامرهم معهن وروى عنه عليه السلام قال خيركم خيركم لاهله
 ازواج کی مانتہ زياده طرفت کري يعني اوکي مانتہ بهت خوش طبعي اور بهت مزاج فرما تي اور روايت هي کري عليه السلام في فرمايم بين ايمانده هي چولي نه کري
 وفي حديث اخر انه عليه السلام قال لكل المؤمنين ايادنا احسن خلقا والطهر باهلها لکن لا يسيق اهلها بغير
 اچا سو اوکي اور حديث بين هي کي هي عليه السلام في فرمايم باسب مؤمنين من کامل ايمان والاوه هي جو بين اي کيا ساسته نيک خلق اور طهر بر في ليکن الياسين کيا کيا
 معهن في حسن الخلق والملاعبة لا يجد يفسد خلقهن ويسقط بالكلية هيبة عندهن بل ايعى لا عسر
 کري اوکي مانتہ س درجہ کا حسن خلق اور طاعت رتي کري اوکي عاقل وچل چاوي اور وني پر اسر پيستي جي رتي بلکہ اسباب من اعتدال کا طاق کري
 ذلك فلا يدع الهيبة ولا انقباض مما راى منهن منكرا ولا يفتقر بالامساعة اليه بل يهمل امرى منهن ما يلحق الشرع
 سويکي اور مرد کو توقف کري اگر اوکي اکبر رتي ايت ديکي تو دروازه اسد کا باطل نه کيوسي بلکہ اس جي کي اور خوف شرع ديکي
 يقتضيه الله تعالى جهله قوا ما علم من حيث قال الرجال قوامون على النساء فينزلون ان يقوم عليهم به الا انهم
 تو غصه کري کيونکہ الله تعالی في مرد کو عورتون پر حکم بنایا هي چا تو خبر فرماي هي مرد حکم بين عورتون پر سو کو لازم هي کي اوکي پر حکومت کی مانتہ نه کري
 ولا يفتقر عن مبادي الامر التي يخشى عواثلها بل ينبغي ان لا يكون صاحب غيرة لكن لا يبالغ في التفتت والسألة
 اور ايسی حکم کی مبادي غفلت کري جيکي بر اجماعی کا خوف نه کيون چا هي کہ غيبت کی مانتہ هي ليکن حاجت درجہ کی عيب جري اور به کافي

کلام في التلخيص والبيان

بل لابد لها ان تكون قاصده في قبريتها ملازمة لمغفرتها من حين دفنت الى زوجها الى ان توفى القبرها ولا تغرب من
بلکه عزت که به نامی که هر که از اندرین روز میگذرد اگر کسی است که خاندان کایاس کای است که جنگ که گویم چاویم

بيته اغير اذ تزوجها قال ابن الهمام وحيث ايم لها الخروب فاعلمنا يا بل بشرط عدم الزينة وتغيير الهيئة الى ان لا يكون بدون اجازت خاوندك نه كل شيء من الهمام كشيء عتيق عورتك وحين جانا صباح يوم تاسوس تراسي كاستغفار كزك اهورا ميت بناتي كوا وسمير مرادو

داعیاً علی نظر رجال و ساداتہم از قافل اللہ تعالی و لا یرجئ الجاہلیۃ الاولی و التدریج علی ذکر فی الصحیحہ اظہار
فکر و رعیت اور میلان بہرہی اسکی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اور دیکھتی نہ پہر و حبیبی اور کہا کہ ما ستر نہ پہلی وقت دانائی کہ اور تدریج کہ میں مطلق مبالغہ و محال

الفرقة بينهما وتحاسنهما للرجل وكان ذلك عادة نساء اهل الجاهلية الاولى وهي على مايل الى ادم ونوح عليه السلام فهو
وكما نعرفت كالبها يستنكها اورخوي مردوان كو اورجا بليت اولي بن موروئول كي بيب عادت تي اورجا بليت اولي موفتي الكور كي اولي السلام بنو سام عليه

اللہ المومنانع التشبه بهم وافرهم بالقرار فيوتهم فان المرأة كلما كانت مخفية عن الرجل يكون دينها اسلم لها
اسلم نكحها الله تعالى في مؤمنه عورتون كونهن على ثياب مستحايه اور كوكبره كراعي كرمون من شجر رومينك عورت حشك مردون من درخت رومينك

[illegible]

وہمہ الیہ وقل ذریعہ بعضہا من بعض فان اصاب النبی علیہ السلام یسد من الثقب والکوی فی الخیطان لدلا
ہسند کر سب سے نکالیا اور فرمایا اولاد الیک ہی کی اور نبی علیہ السلام کی اصحاب پر ہوا دن کی سوا نہ ہو ورنہ وہ دن بزرگوار کی فتح تاکہ

تقطع النساء على الرجال ودری معاذ امر تقطع في قوة فصرى ما يفتبع للرجل ان يفعل كذلك ويمنع امراته عن مثل ذلك
 اور معاذ رضي الله عنه في رجل سأل عن رجل اصاب امرأة من نسائه فوجدها قد اغتسلت فقال له انك لا تعلم ان النساء على الرجال
 يعزبن من دونك وانهن جانيبن

ثم انهم ان كان في قلبها بدعة يزيلها ويلقيها اعتقاد اهل السنة والجماعة ويعلم بها من احكام الصلوة والحج والنفقة
 من غير ان يبرأ من اجرة كقولنا بعت من ثوبه كذا دفع كذا الى اهل عقيدة اهل السنة والجماعة كما تعين كذا او دسالى كذا او ارجع الى اهل انفاك

[illegible]

بالله تعالى إن لم نجتمع في الميقات هذه في الصحيحه ونفرد دعائها بالفرش وهي جهات ثلاث لئلا وإن لم نجتمع بضر بها ضرا
وإلا أن لا يكون في الميقات هذه في الصحيحه ونفرد دعائها بالفرش وهي جهات ثلاث لئلا وإن لم نجتمع بضر بها ضرا

غير من تحت يديهم ولا تسر عظمهم ولا يدي جسمهم ولا يضرب وجههم ليرود النضر عنه فان لم ينزع يطقها كما
 كرهت في سوتها فيسلك دكره تهبو به في سوتها في ادراهم كايون هي نحو امان نوحوا دور منهن برسته اكل كمانت اكل في اسبهي ماني نطوطا وادي ك جاني

قال فاصبر الى ما امره لا تصلي بطنه وان لم يكن له مال يوفيه مهرها قال لم تزدى لان يبق الله
تاضيفان في انهي فتاويهم كتابي اكر شخص في بي بي نماز بود و سوكو قافه ديدى اگر چه خواندنى باس استقلال نهو كه مهر پورا كردى اورى نمازى كه استجابا اگر مهر دهر

وہرہا رنعدہ اولی من ان یطامرہ لانصلی وقد مدحہ اللہ تعالیٰ لسماعیل النبی علیہ السلام بقولہ وکان یأمر
کونہی پر لیکر دے کہ سماعی حاکم تو کسی بہتر کی معصورت و مہم کر کا اور بیشک اللہ تعالیٰ فی اسمہ علین نبی علیہ السلام کی اس آیت میں مرجع کی اور حکم کتابت

اهله بالصلوۃ والركوع والواحد اهل بيته على الصلوۃ سبب لافتتاح باب الرزق وقال صاحب الخلاصة للزوج ان
ابني كبر والآن كثر ما اراد ان يركع كما اركعتي حين كان ابي ميتا فانه لم يستدرك في شيء ودلله ان ذلك كان كمالا في
اداء الصلوۃ والركوع والواحد اهل بيته على الصلوۃ سبب لافتتاح باب الرزق وقال صاحب الخلاصة للزوج ان

[illegible]

تفقه
وإلى

وضبطه اصل حسب محاورته سهل اللسان ودر برهانه البرهان في حل لغائه مع اختصارها كالترجمة القاصدية للقران ثم عمل عليه عند كتابته لطبعه بالنظر للكثرة لان كل تكرار تكرر في جملة محاورته المستعان كما تكرر الانفس وقلوب نوع الانسان اسط الله نور فيضها على المتقسين مادام بقاء السموات والارضين فحق المشتاقين بعينهم وتيسر للطلابين منبتهم فيادى اليه اليها المشتاقين لعلكم بعد ايام لا تجدون دفنهم عند طبعه بكتابه كاتبه **محمد منصور علي اليوسفي الشيرازي البركزي الحنفى** عفى الله عنه الورع جعل الله الخلق متعافيه انه قريب مجيبه ما توفيق لا بالله عليه وتوكلت عليه انب قطعت تاريخ طبعه جاءه النور من حجاب المطم اعفى هذا الكتاب بالاسم لا ينبغي ان يكون في الافاق كالسراج لئلا اخيرا ما ختم بليقه من ان افوه شتم مجلس الامراء *

مزيل الاغلاط كتاب مجالس الامراء

صفحه	سطر	غلط	صحيح	ص	س	غ	ص	ص	س	غ	ص	صفحه	س	غ	صحيح
٢	٢	ساقته ساقته	٢٣	٢١	جميع	٩٩	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٤	١٣	اجن اجنكا	٢٣	١٤	كثير كثير	١١	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٠	١٤	الظلت الظل	٢٣	٢٣	نور نور	١٢	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٠	٢٠	وصلها اصلها	٥٩	٣٢	نور نور	١٥	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١١	٣	كي سي	٥٩	١٩	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٩	٢٩	لا حكام	٥٩	٥٩	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٣٣	٢٨	سزا سزا	٥٩	١٨	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٣٢	٣٢	توجه توجه	٥٩	٤٠	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٣	٢	چاچي چاچي	٦٣	١٥	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٥	١٥	الابام الابام	٦٣	٨	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٥	٢٣	درويشي درويشي	٦٣	١٨	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٣	٣	تقليف تقليف	٦٣	٦٩	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٦	١١	زلا زلا	٦٣	١٤	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٤	٢٠	دركل دركل	٦٣	٢٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
١٩	١	من داخل من داخل	٦٣	٥٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٠	٢٢	هوتي هوتي	٦٣	٤٤	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٣	٣٠	شخص شخص	٦٣	٤٨	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٣١	٣١	لرافه لرافه	٦٣	٤٩	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٣٢	٣٢	حكم حكم	٦٣	٨٠	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢١	٢١	طرفي طرفي	٦٣	٨٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٩	٩	يقضي يقضي	٦٣	٩٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٣٤	١٤	عقل عقل	٦٣	٩٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٠	١٤	بهم بهم	٦٣	٩٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١
٢٩	٢٩	فيما فيما	٦٣	٩٢	نور نور	١٦	٢٠	٢٠	١٠١	٢٠	١٠١	٢٣	١٠١	٢٣	١٠١

